وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا بیشک وہ صریح گمراہی بہکا (الاحزاب ۳۶)

صحیح مسلم شریف

(مترجم)

مصنفہ:

امام المحدثین ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ:

علامہ غلام رسول سعیدی

فہرست

صحیح مسلم (جلد دوئم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

١٤ - كِتَابُ الْإِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

١ - بَابُ اِعْتِكَافِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کا بیان

٢٧٧٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٨٤٩٠)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔

٢٧٧٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللّٰهِ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ. البخاری (٢٠٢٥) ابوداؤد (٢٤٦٥) ابن ماجہ (١٧٧٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف کیا کرتے تھے۔

٢٧٧٤- وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٥٠٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔

٢٧٧٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٧٨٩-١٦٩٩٩-١٧٢٢٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔

٢٧٧٦- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ آپ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ آپ کے بعد آپ کی ازواج

حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

البخاری (٢٠٢٦) ابوداؤد (٢٤٦٢)

اعتکاف کرتی تھیں۔

٢- بَابُ مَتٰى يَدْخُلُ مَنْ أَرَادَ الْاِعْتِكَافَ فِيْ مُعْتَكَفِهِ

جائے اعتکاف میں بیٹھنے کے وقت کا بیان

٢٧٧٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ وَإِنَّهُ أَمَرَ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ أَرَادَ الْاِعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَتْ زَيْنَبُ بِخِبَائِهَا فَضُرِبَ وَأَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأَخْبِيَةُ فَقَالَ آلْبِرَّ تُرِدْنَ فَأَمَرَ بِخِبَائِهِ فَقُوِّضَ وَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ.

البخاری (٢٠٣٣-٢٠٣٤-٢٠٤١-٢٠٤٥) ابوداؤد (٢٤٦٤)
الترمذی (٧٩١) النسائی (٧٠٨) ابن ماجہ (١٧٧١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھتے' پھر جائے اعتکاف میں بیٹھتے' ایک مرتبہ آپ نے اپنا خیمہ لگانے کا حکم دیا اور خیمہ لگا دیا گیا اور آپ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا۔ پھر حضرت زینب نے حکم دیا تو ان کا خیمہ بھی لگا دیا گیا' نبی ﷺ کی باقی ازواج نے بھی خیمے لگانے کا حکم دیا اور ان کے خیمے بھی لگا دیے گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکھا اور فرمایا: کیا انہوں نے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ آپ نے اپنے خیمے کو کھولنے کا حکم دیا' وہ کھول دیا گیا اور رمضان میں اعتکاف ترک کر دیا پھر شوال کے پہلے عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

٢٧٧٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ إِسْحَاقَ ذِكْرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأَخْبِيَةَ لِلْاِعْتِكَافِ.

سابقہ حوالہ (٢٧٧٧)

ایک اور سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت حسب سابق ہے اور ابن عیینہ' عمرو بن حارث اور ابن اسحاق کی روایت میں حضرت عائشہ' حضرت حفصہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہن کا تذکرہ ہے کہ ان کے لیے خیمے لگائے گئے تاکہ وہ اعتکاف کریں۔

٣- بَابُ الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جدوجہد

۲۷۷۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ.

البخاری (۲۰۲٤) ابوداؤد (۱۳۷٦) النسائی (۱٦۳۸) ابن ماجہ (۱۷٦۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں رسول اللہ ﷺ تمام شب بیدار رہتے تھے اپنے اہل کو بھی بیدار کرتے تھے عبادت کے لیے کمر ہمت کس لیتے تھے اور جنسی عمل سے دور رہتے تھے۔

۲۷۸۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ.

الترمذی (۷۹٦) ابن ماجہ (۱۷٦۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں باقی دنوں کی بہ نسبت عبادت میں زیادہ جد و جہد کرتے تھے۔

ف: اس باب کی احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ عبادت کے لیے تمام رات جاگنا بلا کراہت جائز ہے بلکہ آپ کی سنت ہے خصوصاً رمضان کے آخری عشرے میں' علامہ نووی فرماتے ہیں کہ شوافع سے تمام رات جاگنے کی جو کراہت منقول ہے اس سے مراد اس پر دوام ہے یعنی اگر کوئی شخص دائماً ہر رات جاگ کر گزارتا ہے اور پوری رات عبادت کرتا ہے تو اس کا یہ عمل مکروہ ہے اور "احب الاعمال الی الله ادومه" "اللہ کے نزدیک پسندیدہ اعمال وہ ہیں جن پر دوام کیا جائے" سے مراد وہ اعمال ہیں جن میں دوام مطلوب ہو جبکہ پوری رات جاگ کر عبادت کرنے کو رسول اللہ ﷺ نے ناپسند فرمایا ہے۔

٤- بَابُ صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا حکم

۲۷۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ.

ابوداؤد (۲٤۳۹) الترمذی (۷۵٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عشرہ ذی الحجہ کے روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

۲۷۸۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ. سابقہ حوالہ (۲۷۸۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عشرہ (ذی الحجہ) کے روزے کبھی نہیں رکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۵ - كِتَابُ الْحَجِّ

حج کا بیان

۱ - بَابُ مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ لُبْسُهُ وَمَا لَا يُبَاحُ!

محرم کے لباس کے احکام

۲۷۸۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَالْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ.

البخاری (۱۵٤۲-۳-۵۸۰۳) ابوداؤد (۱۸۲٤) النسائی (۲٦٧۳- ۲٦٦٨) ابن ماجہ (۲۹۲۹-۲۹۳۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ محرم کس قسم کا لباس پہنے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قمیص نہ پہنو' پگڑیاں نہ باندھو' شلواریں نہ پہنو' ٹوپیاں نہ اوڑھو اور نہ موزے پہنو' الا یہ کہ کسی شخص کو جوتی میسر نہ ہو تو وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے اور ایسا لباس بالکل نہ پہنو جس میں ورس (ایک قسم کی خوشبودار گھاس) یا زعفران کا رنگ یا خوشبو ہو۔

۲۷۸٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

البخاری (۵۸۰٦) ابوداؤد (۱۸۲۳) النسائی (۲٦٦٦)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ محرم کس قسم کا لباس پہنے؟ آپ نے فرمایا: محرم قمیص نہ پہنے' عمامہ نہ باندھے' نہ ٹوپی اوڑھے' نہ شلوار پہنے' نہ ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنے' نہ موزے پہنے الا یہ کہ وہ جوتے نہ پائے تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن لے۔

۲۷۸۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

البخاری (۵۸۵۲) النسائی (۲٦٦۵) ابن ماجہ (۲۹۳۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محرم کو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑے کو پہننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: جس کے پاس جوتیاں نہ ہوں وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کے پہن لے۔

۲۷۸٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جس شخص کو چادر نہ ملے

أخبرنا حماد بن زيد عن عمرو عن جابر بن زيد عن ابن عباس قال سمعت رسول الله ﷺ وهو يخطب يقول السراويل لمن لم يجد الإزار والخفاف لمن لم يجد النعلين يعني المحرم. البخاری (١٨٤١-١٨٤٣-٥٨٠٤-٥٨٥٣) ابوداؤد (١٨٢٩) الترمذی (٨٣٤) النسائی (٢٦٧٠-٢٦٧١-٢٦٧٨--٥٣٤) ابن ماجہ (٢٩٣١)

وہ شلوار پہن لے اور جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں یعنی جو شخص محرم ہو۔

٢٧٨٧- وحدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد يعني ابن جعفر ح وحدثني أبو غسان الرازي حدثنا بهز قال جميعا حدثنا شعبة عن عمرو بن دينار بهذا الإسناد سمع النبي ﷺ يخطب بعرفات فذكر هذا الحديث.

سابقہ حوالہ (٢٧٨٦)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اس میں ہے کہ آپ عرفات میں خطبہ دے رہے تھے۔

٢٧٨٨- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا سفيان بن عيينة ح وحدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا هشيم ح وحدثنا أبو كريب حدثنا وكيع عن سفيان ح وحدثني علي بن خشرم أخبرنا عيسى بن يونس عن ابن جريج ح وحدثني علي بن حجر حدثنا إسماعيل عن أيوب كل هؤلاء عن عمرو بن دينار بهذا الإسناد ولم يذكر أحد منهم يخطب بعرفات غير شعبة وحده.

سابقہ حوالہ (٢٧٨٦)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے لیکن شعبہ کے علاوہ اور کسی نے میدان عرفات میں خطبہ کا ذکر نہیں کیا۔

٢٧٨٩- وحدثنا أحمد بن عبد الله بن يونس حدثنا زهير حدثنا أبو الزبير عن جابر قال قال رسول الله ﷺ من لم يجد نعلين فليلبس خفين ومن لم يجد إزارا فليلبس سراويل. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٧٢٨)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے اور جس شخص کو چادر نہ مل سکے وہ شلوار پہن لے۔

٢٧٩٠- وحدثنا شيبان بن فروخ حدثنا همام حدثنا عطاء بن أبي رباح عن صفوان بن يعلى بن منية عن أبيه قال جاء رجل إلى النبي ﷺ وهو بالجعرانة عليه جبة وعليها خلوق أو قال أثر صفرة فقال كيف تأمرني أن أصنع في عمرتي قال وأنزل على النبي ﷺ الوحي فستر بثوب وكان يعلى يقول وددت أني أرى النبي ﷺ وقد نزل عليه الوحي قال فقال أيسرك أن تنظر

صفوان بن یعلیٰ بن منیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص جعرانہ میں آیا درآں حالیکہ وہ شخص ایک جبہ (لمبا کوٹ) پہنے ہوئے تھا، جس پر کچھ خوشبو لگی ہوئی تھی یا کچھ زردی کا اثر تھا۔ اس نے پوچھا: آپ مجھے بتائیے کہ میں عمرہ میں کیا کروں؟ راوی کہتے ہیں کہ اس وقت نبی ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور آپ کو کپڑا اوڑھا دیا گیا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری یہ تمنا تھی کہ

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ قَالَ وَأَحْسِبُهُ كَغَطِيطِ الْبَكْرِ قَالَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ أَوْ قَالَ أَثَرَ الْخَلُوقِ وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجِّكَ. البخاري (١٥٣٦-١٧٨٩-٤٣٢٩-٤٩٨٥-١٨٤٧) ابوداؤد (١٨١٩-١٨٢٢) الترمذي (٨٣٦) النسائي (٢٦٦٧-٢٧٠٩-٢٧٠٨)

میں نبی ﷺ پر وحی نازل ہونے کی کیفیت دیکھوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم نبی ﷺ پر وحی نازل ہونے کی کیفیت دیکھو؟ یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے کا ایک کنارہ ہٹا دیا' میں نے نبی ﷺ کی طرف دیکھا' آپ خراٹے لے رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ آواز اونٹ کے خراٹوں کی طرح تھی۔ جب وہ کیفیت منقطع ہو گئی تو آپ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جو عمرہ کے متعلق سوال کر رہا تھا اور فرمایا: زردی یا خوشبو کا اثر دھو ڈالو' جبہ اتار دو اور عمرہ میں اسی طرح کرو جیسا کہ حج میں کرتے ہو۔

٢٧٩١- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ يَعْنِي جُبَّةً وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هَذَا وَأَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ أَنْزِعُ عَنِّي هَذِهِ الثِّيَابَ وَأَغْسِلُ عَنِّي هَذَا الْخَلُوقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ.

سابقہ حوالہ (٢٧٩٠)

صفوان بن یعلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جعرانہ میں ایک شخص آیا اور میں بھی اس وقت نبی ﷺ کے پاس تھا' وہ شخص ایک جبہ پہنے ہوئے تھا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اس نے کہا: میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور مجھ پر یہ جبہ ہے اور اس پر خوشبو لگی ہوئی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کچھ حج میں کرتے ہو وہ کرو' اس نے کہا: میں یہ کپڑے اتار دوں اور یہ خوشبو دھو ڈالوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ اپنے حج میں کرتے ہو وہی اپنے عمرہ میں کرو۔

٢٧٩٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللَّهِ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ عَلَيْهِ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِيَدِهِ إِلَى

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ کاش! میں نبی ﷺ پر وحی نازل ہونے کی کیفیت دیکھوں' پھر جب نبی ﷺ جعرانہ میں تھے اور آپ پر ایک کپڑے سے سایہ کیا ہوا تھا اور آپ کے ساتھ کچھ صحابہ تھے جن میں حضرت عمر بھی تھے' اس وقت آپ کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے ایک جبہ پہنا ہوا تھا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی' اس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے متعلق کیا ارشاد ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور ایک جبہ پہن لیا جس پر خوشبو لگائی ہوئی ہے؟ نبی ﷺ نے ایک ساعت اس شخص کی طرف دیکھا' پھر آپ خاموش ہو گئے' پھر آپ پر وحی نازل ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ آؤ' یعلیٰ آئے اور انہوں نے کپڑے میں سر ڈال کر دیکھا'

يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ. سابقہ حوالہ (۲۷۹۰)

ناگاہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا' کچھ دیر آپ خراٹے لیتے رہے پھر آپ سے وہ کیفیت منقطع ہو گئی۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جو ابھی مجھ سے عمرہ کے متعلق سوال کر رہا تھا؟ اس شخص کو لایا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: خوشبو کو تین مرتبہ دھو لو اور جبہ کو اتار دو پھر اپنے عمرہ میں وہی کرو جو اپنے حج میں کرتے ہو۔

۲۷۹۳- وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ.

سابقہ حوالہ (۲۷۹۰)

حضرت یعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص جعرانہ میں آیا' اس نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا اور اس کی داڑھی اور سر کے بال زرد رنگ کے خضاب سے رنگے ہوئے تھے اور اس نے ایک جبہ پہنا ہوا تھا' وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور میں جس حالت میں ہوں اس کو آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جبہ اتار دو اور یہ خضاب دھو ڈالو اور جو کچھ حج میں کرتے ہو وہ سب عمرہ میں کرو۔

۲۷۹۴- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلُوقٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتُرُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُظِلُّهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنِّي أُحِبُّ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ خَمَّرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالثَّوْبِ فَجِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ الَّذِي بِكَ وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجِّكَ.

سابقہ حوالہ (۲۷۹۰)

حضرت یعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھے' آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے' میں اس میں کیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے اور آپ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا اور جب نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کو کپڑا اوڑھا دیتے تھے' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا: میری خواہش ہے کہ جب آپ پر وحی نازل ہو تو میں اپنا سر آپ کے ساتھ کپڑے میں کر لوں۔ جب آپ پر وحی نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ پر کپڑے سے پردہ کر لیا' میں نے بھی اپنا سر اس کپڑے میں داخل کر لیا اور آپ کو دیکھا' جب آپ سے یہ کیفیت زائل ہو گئی تو آپ نے فرمایا: ابھی جو شخص عمرہ کے متعلق سوال کر رہا تھا وہ کہاں ہے؟ وہ شخص کھڑا ہو گیا اور آپ نے فرمایا: اس جبہ کو اتار دو اور جو خوشبو لگائی ہوئی ہے اس کو دھو ڈالو اور عمرہ میں وہی افعال کرو جو تم حج میں کرتے ہو۔

۲۔ بَابُ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

مواقیت حج اور عمرہ کا بیان

۲۷۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا فَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا.

البخاری (۱۵۲۶-۱۵۲۹) ابوداؤد (۱۷۳۸) النسائی (۲۶۵۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کیلئے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا‘ اہل شام کے لیے جحفہ کو‘ اہل نجد کے لیے قرن کو اور اہل یمن کے لیے یلملم کو‘ فرمایا: یہ مواقیت ان علاقوں کے رہنے والوں کے لیے بھی ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو دوسرے علاقوں سے ان مواقیت کی حدود میں آئیں خواہ ان کا ارادہ حج کا ہو یا عمرہ کا اور جو لوگ ان مواقیت کے اندر ہوں وہ اسی جگہ سے احرام باندھیں حتیٰ کہ اہل مکہ‘ مکہ (مکرمہ) سے احرام باندھیں۔

۲۷۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ.

البخاری (۱۵۲۴-۱۵۳۰-۱۸۴۵) النسائی (۲۶۵۳-۲۶۵۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو‘ اہل شام کے لیے جحفہ کو‘ اہل نجد کے لیے قرن المنازل کو اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا اور فرمایا: یہ میقات ان علاقوں کے رہنے والوں کے لیے بھی ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جو حج یا عمرہ کے ارادے سے دوسری جگہوں سے ان علاقوں میں آئیں اور جو ان مواقیت کے اندر ہوں وہ اسی جگہ سے احرام باندھ لیں حتیٰ کہ اہل مکہ‘ مکہ سے احرام باندھیں۔

۲۷۹۷۔ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

البخاری (۱۵۲۵) ابوداؤد (۱۷۳۷) النسائی (۲۶۵۰) ابن ماجہ (۲۹۱۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں‘ اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن المنازل سے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

۲۷۹۸۔ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذُكِرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں‘ اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن المنازل سے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے خود تو نہیں سنا لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل یمن

اللہ ﷺ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

یلملم سے احرام باندھیں۔

البخاری (۱۵۲۷) النسائی (۲٦۵٤)

۲۷۹۹- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کے لیے مہیعہ یعنی جحفہ ہے اور اہل نجد کے لیے قرن ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے تو نہیں سنا لیکن لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل یمن کے لیے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے۔

البخاری (۱۵۲۸)

۲۸۰۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کو ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم دیا، اہل شام کو جحفہ سے اور اہل نجد کو قرن المنازل سے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا: اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۱۳۲)

۲۸۰۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهَى فَقَالَ أُرَاهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

ابو الزبیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مواقیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے ...... ابو الزبیر کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸٤۳)

۲۸۰۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ أَحْسَبُهُ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے گمان میں انہوں نے یہ حدیث مرفوعاً بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور دوسرا راستہ جحفہ ہے اور اہل عراق کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ذات عرق ہے اہل نجد کے لیے قرن المنازل ہے اور اہل یمن کے لیے یلملم ہے۔

تُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ. مسلم تحفة الاشراف (٢٨٤٣)

٣- بَابُ التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتِهَا

تلبیہ کا طریقہ اور اس کا وقت

٢٨٠٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَقَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

البخاري (١٥٤٩) ابوداؤد (١٨١٢) النسائي (٢٧٤٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح تلبیہ کہتے تھے (ترجمہ:) "اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں' بے شک تمام تعریفیں' نعمتیں اور بادشاہت تیری ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے"۔ حضرت عبداللہ بن عمر ان کلمات میں یہ اضافہ کرتے تھے: میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرے احکام کی اطاعت کے لیے موجود ہوں' تمام بھلائیاں تیرے قبضہ میں ہیں' میں حاضر ہوں' رغبت اور عمل تیری طرف ہے۔

٢٨٠٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَنَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالُوا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ هٰذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَزِيدُ مَعَ هٰذَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ. البخاري (١٥٤١) مسلم (٢٨٠٨- ٢٨٠٩) ابوداؤد (١٧٧١) الترمذي (٨١٨) النسائي (٢٧٥٦)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور وہ آپ کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے قریب سیدھی کھڑی ہوگئی۔ تب آپ نے احرام باندھا اور فرمایا: میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں' تمام تعریفیں' نعمتیں اور بادشاہی تیری ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر اس تلبیہ کے ساتھ ان کلمات کا اضافہ کرتے تھے: میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیری اطاعت کے لیے موجود ہوں' تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ میں حاضر ہوں اور رغبت اور عمل تیری طرف ہے۔

٢٨٠٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ. مسلم تحفة الاشراف (٨٢٠٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تلبیہ سیکھا ہے' اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٢٨٠٦- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَإِنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تلبیہ سنا ہے آپ اپنے بالوں کو

بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُهِلُّ بِإِهْلَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

البخاری (١٥٤٠-٥٩١٥) ابوداؤد (١٧٤٧) النسائی (٢٦٨٢-٢٧٤٦) ابن ماجہ (٣٠٤٧)

(گوندیا مہندی سے) جمائے ہوئے تلبیہ کہہ رہے تھے: میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں' تمام تعریفیں' نعمتیں اور بادشاہی تیرے لیے ہے' تیرا کوئی شریک نہیں' آپ ان کلمات پر اضافہ نہیں کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھی' پھر جب آپ کی اونٹنی مسجد ذوالحلیفہ کے قریب آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ نے ان کلمات کے ساتھ تلبیہ کہہ کر احرام باندھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کلمات کے ساتھ تلبیہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے: میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیری اطاعت کے لیے موجود ہوں اور ساری خیر تیرے قبضہ میں ہے' میں حاضر ہوں اور رغبت اور عمل تیری طرف ہے۔

٢٨٠٧- وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُولُونَ إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٥٦٢٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مشرکین مکہ "لبیک لا شریک لک" کہتے تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: تمہیں عذاب ہو' اس سے آگے نہ کہو۔ لیکن مشرکین اس کے بعد کہتے: مگر ایک شریک ہے' اے اللہ! تو اس کا مالک ہے اور اس کے مملوک کا مالک نہیں اور یونہی کہتے کہتے بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔

٤- بَابُ أَمْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْإِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم

٢٨٠٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ بَيْدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ. سابقہ حوالہ (٢٨٠٤)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ یہ تمہارا بیداء ہے جس میں تم رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہو۔ آپ نے مسجد ذوالحلیفہ کے سوا اور کسی جگہ سے تلبیہ نہیں کیا۔

٢٨٠٩- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ

سالم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب کہا جاتا کہ احرام بیداء سے ہے تو فرماتے: وہی بیداء جس

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ.

کے متعلق تم رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ صرف اس درخت کے پاس سے کیا ہے جہاں آپ کا اونٹ آپ کو لے کر کھڑا ہو گیا۔

سابقہ حوالہ (۲۸۰۴)

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل مدینہ کو چاہیے کہ احرام باندھنے کو مقام بیداء تک موخر نہ کریں اور مسجد ذوالحلیفہ پر احرام باندھ لیا کریں۔

۵- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْأَفْضَلَ أَنْ يُحْرِمَ حِينَ تَنْبَعِثُ بِهِ رَاحِلَتُهُ مُتَوَجِّهَةً إِلَى مَكَّةَ لَا عَقِبَ الرَّكْعَتَيْنِ

جب سواری مکہ کی طرف کھڑی ہو اس وقت احرام باندھنے کی فضیلت

۲۸۱۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

البخاری (۱۶۶-۵۸۵۱) ابوداؤد (۱۷۷۲) النسائی (۱۱۷-۲۷۵۹-۲۹۵۰-۵۲۵۸) ابن ماجہ (۳۶۲۶)

عبید بن جریج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے دیکھا ہے جو آپ کے ساتھیوں میں سے کسی اور کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت ابن عمر نے پوچھا: اے ابن جریج! وہ کیا چار کام ہیں؟ انہوں نے کہا: ایک کام یہ ہے کہ آپ کعبہ کے کونوں میں سے دو رکن یمانیوں کے سوا اور کسی کونے کو مس نہیں کرتے' دوسرا یہ کہ آپ بغیر بالوں والے چمڑے کی جوتیاں پہنتے تھے۔ تیسرا یہ کہ آپ زرد رنگ کے ساتھ رنگتے ہیں اور چوتھا کام یہ ہے کہ مکہ میں لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور آپ آٹھ ذی الحجہ کو احرام باندھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دو رکن یمانیوں کو مس کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو صرف رکن یمانی ہی کو مس کرتے دیکھا ہے اور بغیر بالوں کے چمڑے کی جوتی کی وجہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بغیر بالوں کے چمڑے کی جوتی پہنتے تھے اور اسی کے ساتھ وضو کرتے تھے اور زرد رنگ کے خضاب کی وجہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ زرد رنگ کے ساتھ رنگتے تھے۔ اس لیے میں بھی زرد خضاب کو پسند کرتا ہوں۔ رہا آٹھ ذی الحجہ کو احرام باندھنا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ احرام اس وقت باندھتے تھے جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہو جاتی تھی۔

٢٨١١- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعْنًى سِوَى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ.

سابقہ حوالہ (٢٨١٠)

عبید بن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارہ مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب کے ساتھ حج اور عمرہ کیا۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ میں چار چیزیں دیکھی ہیں۔۔۔۔۔۔۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

٢٨١٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٨٠٢٠)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے رکاب میں پیر رکھا اور اونٹنی آپ کو لے کر مقام ذوالحلیفہ میں کھڑی ہوگئی تب آپ نے احرام باندھا۔

٢٨١٣- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً. البخاري (١٥٥٢) النسائي (٢٧٥٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے احرام باندھ لیا۔

٢٨١٤- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً. البخاري (١٥١٤) النسائي (٢٧٥٧)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مقام ذوالحلیفہ میں جب رسول اللہ ﷺ کو لے کر اونٹنی کھڑی ہوگئی تو آپ نے احرام باندھ لیا۔

٦- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

مسجد ذوالحلیفہ میں نماز پڑھنے کا بیان

٢٨١٥- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مَبْدَأَهُ وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا.

النسائي (٢٦٥٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ افعال حج کی ابتداء میں رسول اللہ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ میں رات گزاری اور پھر اس میں نماز پڑھی۔

۷- بَابُ اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ قَبْلَ الْإِحْرَامِ فِي الْبَدَنِ وَاسْتِحْبَابِهِ بِالْمِسْكِ وَأَنَّهُ لَا بَأْسَ بِبَقَاءِ وَبِيصِهِ

احرام سے پہلے خوشبو لگانے کا استحباب

۲۸۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ. النسائی (۲۶۸۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا تو میں نے آپ کو خوشبو لگائی اور بیت اللہ کے طواف سے قبل جب آپ نے احرام کھولا اس وقت بھی خوشبو لگائی۔

۲۸۱۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ حِينَ حَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۴۳۹)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے احرام کی وجہ سے نبی ﷺ کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی جب آپ نے احرام باندھا اور جب آپ نے بیت اللہ کے طواف سے پہلے احرام کھولا۔

۲۸۱۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ. البخاری (۱۵۳۹) ابوداؤد (۱۷۴۵) النسائی (۲۶۸۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں احرام کی وجہ سے نبی ﷺ کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگایا کرتی تھی اور جب آپ طواف بیت اللہ سے پہلے احرام کھولتے۔

۲۸۱۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.
ابن ماجہ (۳۰۴۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولنے اور باندھنے کے وقت خوشبو لگایا کرتی تھی۔

۲۸۲۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ. البخاری (۵۹۳۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولتے اور باندھتے وقت اپنے ہاتھوں سے ذریرہ (ایک قسم کی خوشبو) لگائی۔

۲۸۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے احرام کے وقت کون سی خوشبو لگائی تھی؟ آپ نے فرمایا: سب سے اچھی خوشبو۔

الله تعالى عنها بأي شيء طيبت رسول الله ﷺ عند حرمه قالت بأطيب الطيب.

البخاری (٥٩٢٨) النسائی (٢٦٨٨-٢٦٨٩)

٢٨٢٢ - وحدثنا أبو كريب حدثنا أبو أسامة عن هشام عن عثمان بن عروة قال سمعت عروة يحدث عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كنت أطيب رسول الله ﷺ بأطيب ما أقدر عليه قبل أن يحرم ثم يحرم.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے احرام سے پہلے جو سب سے اچھی خوشبو لگا سکتی تھی وہ خوشبو لگاتی تھی۔ اس کے بعد آپ احرام باندھتے تھے۔

سابقہ حوالہ (٢٨٢١)

٢٨٢٣ - وحدثنا محمد بن رافع حدثنا ابن أبي فديك أخبرنا الضحاك عن أبي الرجال عن أمه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت طيبت رسول الله ﷺ لحرمه حين أحرم ولحله قبل أن يفيض بأطيب ما وجدت.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھتے وقت اور طواف افاضہ سے پہلے جب آپ احرام کھولنے لگے جو سب سے اچھی خوشبو میسر ہوئی وہ خوشبو لگائی تھی۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٦١٨)

٢٨٢٤ - وحدثنا يحيى بن يحيى وسعيد بن منصور وأبو الربيع وخلف بن هشام وقتيبة بن سعيد قال يحيى أخبرنا وقال الآخرون حدثنا حماد بن زيد عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كأني أنظر إلى وبيص الطيب في مفرق رسول الله ﷺ وهو محرم ولم يقل خلف وهو محرم ولكنه قال وذاك طيب إحرامه.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اب بھی وہ منظر میرے سامنے ہے جب رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو چمک رہی تھی۔ اس وقت آپ محرم تھے راوی خلف نے یہ نہیں کہا کہ آپ اس وقت محرم تھے لیکن یہ کہا کہ وہ خوشبو احرام کی وجہ سے تھی۔

البخاری (١٥٣٨) النسائی (٢٦٩٣-٢٦٩٤-٢٦٩٥)

٢٨٢٥ - وحدثنا يحيى بن يحيى وأبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب قال يحيى أخبرنا وقال الآخران حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت لكأني أنظر إلى وبيص الطيب في مفارق رسول الله ﷺ وهو يهل.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اب بھی یہ منظر میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے اور آپ تلبیہ کر رہے ہیں۔

النسائی (٢٦٩٧-٢٦٩٨)

٢٨٢٦ - وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب وأبو سعيد الأشج قالوا حدثنا وكيع حدثنا الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق عن عائشة رضي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اب بھی یہ منظر میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے اور آپ تلبیہ کر رہے ہیں۔

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَهُوَ یُلَبِّیْ. ابن ماجہ(۲۹۲۷)

۲۸۲۷- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ لَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ. سابقہ حوالہ (۲۸۲۵-۲۸۲۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ منظر میرے سامنے ہے۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۲۸۲۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِیْمَ یُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

البخاری (۵۹۱۸-۲۷۱) النسائی (۲۶۹۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ منظر میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ ﷺ محرم ہیں اور آپ کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے۔

۲۸۲۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اِنْ کُنْتُ لَاَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

البخاری (۵۹۲۳) النسائی (۲۷۰۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ ﷺ محرم ہیں اور آپ کی مانگ میں خوشبو چمک رہی ہے۔

۲۸۳۰- وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَهُوَ السَّلُوْلِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ وَهُوَ ابْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ السَّبِیْعِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَمِعَ ابْنَ الْاَسْوَدِ یَذْکُرُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّحْرِمَ یَتَطَیَّبُ بِاَطْیَبِ مَا یَجِدُ ثُمَّ اَرٰی وَبِیْصَ الدُّهْنِ فِیْ رَاْسِهٖ وَلِحْیَتِهٖ بَعْدَ ذٰلِکَ. سابقہ حوالہ (۲۸۲۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ احرام باندھتے تو سب سے اچھی خوشبو لگاتے پھر میں آپ کی ڈاڑھی اور سر میں تیل کی چمک دیکھتی۔

۲۸۳۱- وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ الْمِسْکِ فِیْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

ابوداؤد (۱۷۴۶) النسائی (۲۶۹۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ رسول اللہ ﷺ محرم ہیں اور آپ کی مانگ میں مشک کی خوشبو چمک رہی ہے۔

۲۸۳۲- وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاکُ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۲۸۳۱)

۲۸۲۳- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا نَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ.

الترمذی (۹۱۷) النسائی (۲۶۹۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کے طواف سے پہلے میں آپ کو مشک آمیز خوشبو لگایا کرتی تھی۔

۲۸۲۴- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا.

البخاری (۲۶۷-۲۷۰) النسائی (۴۱۵-۴۲۹-۲۷۰۳-۲۷۰۴)

محمد بن منتشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جو خوشبو لگائے اور پھر صبح احرام باندھے حضرت ابن عمر نے کہا: میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ میں صبح اس حال میں احرام باندھوں کہ میرے بدن سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔ اگر میں اپنے بدن پر اس کی بجائے تارکول مل لوں تو وہ زیادہ اچھا ہے۔ محمد بن منتشر کہتے ہیں: پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ میں صبح احرام باندھوں اور میرے بدن سے خوشبو آ رہی ہو اگر میں اپنے بدن پر تارکول مل لوں تو وہ میرے نزدیک اس خوشبو سے زیادہ بہتر ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کے وقت خوشبو لگائی رات میں آپ نے ازواج کو مشرف کیا اور صبح احرام باندھا۔

۲۸۲۵- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا.

سابقہ حوالہ (۲۸۲۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی تھی پھر آپ ازواج کے پاس جاتے اور صبح احرام باندھتے درآں حالیکہ آپ کے بدن سے خوشبو آ رہی ہوتی تھی۔

۲۸۲۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا

محمد بن منتشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا: تارکول مل کر صبح کرنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں صبح اس حال میں احرام باندھوں کہ میرے بدن سے خوشبو آ رہی ہو۔ محمد بن منتشر کہتے ہیں: پھر میں حضرت عائشہ رضی

أَصْبَحَ طِيبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا. سابقہ حوالہ (۲۸۳٤)

اللہ عنہا کے پاس گیا اور انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کی خبر دی۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی پھر آپ ازواج کے پاس گئے اور پھر احرام باندھ لیا۔

۸- بَابُ تَحْرِيمِ الصَّيْدِ الْمَأْكُولِ الْبَرِّيِّ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا

محرم کے لیے خشکی (جنگل) کے شکار کی ممانعت

۲۸۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِي قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ.

البخاری (۱۸۲۵-۲۵۷۳-۲۵۹۶) الترمذی (۸٤۹) النسائی (۲۸۱۸-۲۸۱۹) ابن ماجہ (۳۰۹۰)

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام ابواء یا ودان میں ایک جنگلی گدھا پیش کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو واپس کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے پر ملال کا اثر دیکھا' تو فرمایا: ہم نے اس کو صرف اس وجہ سے واپس کیا ہے کہ ہم محرم ہیں۔

۲۸۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ. سابقہ حوالہ (۲۸۳۷)

حضرت صعب بن جثامہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جنگلی گدھا پیش کیا' اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۲۸۳۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ. سابقہ حوالہ (۲۸۳۷)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں نے آپ کی خدمت میں جنگلی گدھے کا گوشت پیش کیا۔

۲۸٤۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں جنگلی گدھا ہدیہ کیا۔ آپ نے اس کو واپس کر دیا اور فرمایا: اگر ہم محرم نہ ہوتے تو اس کو تم سے قبول کر لیتے۔

حمار وحش وهو محرم فرده عليه وقال لولا انا محرمون لقبلناه منك. النسائی (۲۸۲۲-۲۸۲۳)

۲۸۴۱- وحدثنا يحيى بن يحيى اخبرنا المعتمر بن سليمان قال سمعت منصورا يحدث عن الحكم ح وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن الحكم ح وحدثنا عبيد الله بن معاذ حدثنا ابي حدثنا شعبة جميعا عن حبيب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما في رواية منصور عن الحكم اهدى الصعب بن جثامة رضي الله تعالى عنه الى النبي ﷺ رجل حمار وحش وفي رواية شعبة عن الحكم عجز حمار وحش يقطر دما وفي رواية شعبة عن حبيب اهدي للنبي ﷺ شق حمار وحش فرده.

سابقہ حوالہ (۲۸۴۰)

حکم بیان کرتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جنگلی گدھے کی ایک ٹانگ ہدیہ کی اور ایک روایت میں ہے کہ جنگلی گدھے کا پچھلا دھڑ بھیجا جس سے خون ٹپک رہا تھا اور ایک اور روایت میں ہے کہ جنگلی گدھے کا ایک پہلو بھیجا جس کو رسول اللہ ﷺ نے واپس کر دیا۔

۲۸۴۲- وحدثني زهير بن حرب حدثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال اخبرني الحسن بن مسلم عن طاوس عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قدم زيد بن ارقم رضي الله تعالى عنه فقال له عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما يستذكره كيف اخبرتني عن لحم صيد اهدي الى رسول الله ﷺ وهو حرام قال اهدي له عضو من لحم صيد فرده فقال انا لا ناكله انا حرم.

النسائی (۲۸۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ جب تشریف لائے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے پوچھا: آپ نے شکار کے اس گوشت کے بارے میں مجھ سے کیا کہا تھا جو رسول اللہ ﷺ کو حالت احرام میں ہدیۃً دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو شکار کے گوشت کا ایک عضو ہدیۃً دیا گیا تھا جس کو آپ نے واپس کر دیا اور فرمایا: ہم اس کو نہیں کھاتے کیونکہ ہم محرم ہیں۔

۲۸۴۳- وحدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا سفيان عن صالح بن كيسان ح وحدثنا ابن ابي عمر واللفظ له حدثنا سفيان حدثنا صالح بن كيسان قال سمعت ابا محمد مولى ابي قتادة يقول سمعت ابا قتادة رضي الله تعالى عنه يقول خرجنا مع رسول الله ﷺ حتى اذا كنا بالقاحة فمنا المحرم ومنا غير المحرم اذ بصرت باصحابي يتراءون شيئا فنظرت فاذا حمار وحش فاسرجت فرسي واخذت رمحي ثم ركبت فسقط مني سوطي فقلت لاصحابي وكانوا محرمين ناولوني

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے حتی کہ ہم "قاحہ" میں پہنچے، ہم میں سے بعض محرم اور بعض غیر محرم تھے۔ اچانک میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں، میں نے دیکھا کہ وہ ایک جنگلی گدھا تھا، میں نے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی، اپنا نیزہ سنبھالا اور سوار ہو گیا اتفاقاً میرا چابک گر گیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے چابک اٹھا دو، وہ ساتھی محرم تھے انہوں نے کہا: خدا کی قسم! ہم تمہاری اس معاملہ میں بالکل مدد نہیں کریں گے۔ میں نے اتر کر چابک اٹھایا اور سوار ہو گیا۔ میں

السوط فقالوا والله لا نعينك عليه بشيء فنزلت فتناولته ثم ركبت فأدركت الحمار من خلفه وهو وراء أكمة فطعنته برمحي فعقرته فأتيت به أصحابي فقال بعضهم لا تأكلوه وكان النبي ﷺ أمامنا فحركت فرسي فأدركته فقال هو حلال فكلوه. البخاری (١٨٢٣- ٥٤٩٠-٥٤٩٢) ابوداؤد (١٨٥٢) الترمذی (٨٤٧) النسائی (٢٨١٥)

نے اس جنگلی گدھے کو پیچھے سے جا کر پکڑ لیا' درآں حالیکہ وہ ٹیلے کے پیچھے تھا۔ میں نے نیزہ مار کر اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اس کو اپنے ساتھیوں کے پاس لایا۔ بعض ساتھیوں نے کہا: کھا لو اور بعض نے کہا: نہ کھاؤ' نبی ﷺ ہم سے آگے تھے۔ میں گھوڑا بڑھا کر آپ تک پہنچا' آپ نے فرمایا: وہ حلال ہے' اس کو کھا لو۔

٢٨٤٤- وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك ح وحدثنا قتيبة عن مالك فيما قرئ عليه عن أبي النضر عن نافع مولى أبي قتادة عن أبي قتادة رضي الله تعالى عنه أنه كان مع رسول الله ﷺ حتى إذا كان ببعض طريق مكة تخلف مع أصحاب له محرمين وهو غير محرم فرأى حمارا وحشيا فاستوى على فرسه فسأل أصحابه أن يناولوه سوطه فأبوا فسألهم رمحه فأبوا عليه فأخذه ثم شد على الحمار فقتله فأكل منه بعض أصحاب النبي ﷺ وأبى بعضهم فأدركوا رسول الله ﷺ فسألوه عن ذلك فقال إنما هي طعمة أطعمكموها الله عز وجل. سابقہ حوالہ (٢٨٤٣)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے' جب مکہ کے کسی راستے پر پہنچے تو اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے۔ حضرت ابو قتادہ خود غیر محرم تھے' اچانک حضرت ابو قتادہ نے ایک جنگلی گدھا دیکھا' وہ گھوڑے پر سوار ہو گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ انہیں چابک اٹھا دیں' انہوں نے انکار کر دیا' پھر ساتھیوں سے کہا کہ نیزہ دے دیں' انہوں نے انکار کیا۔ انہوں نے خود نیزہ لے کر گھوڑا دوڑ لیا اور اس جنگلی گدھے کو مار لیا۔ نبی ﷺ کے بعض صحابہ نے اس میں سے کھا لیا اور بعض نے انکار کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔

٢٨٤٥- وحدثنا قتيبة عن مالك عن زيد بن أسلم عن عطاء ابن يسار عن أبي قتادة في حمار الوحش مثل حديث أبي النضر غير أن في حديث زيد ابن أسلم أن رسول الله ﷺ قال هل معكم من لحمه شيء؟

البخاری (٥٤٩١-٢٩١٤-٥٤٠٧) الترمذی (٨٤٨)

زید بن اسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ گوشت ہے؟

٢٨٤٦- وحدثنا صالح بن مسمار السلمي حدثنا معاذ بن هشام حدثني أبي عن يحيى بن أبي كثير حدثني عبد الله ابن أبي قتادة قال انطلق أبي رضي الله تعالى عنه مع رسول الله ﷺ عام الحديبية فأحرم أصحابه ولم يحرم وحدث رسول الله ﷺ أن عدوا بغيقة فانطلق رسول الله ﷺ قال فبينما أنا مع أصحابه يضحك بعضهم إلى بعض نظرت فإذا أنا بحمار وحش

عبداللہ بن ابی قتادہ کہتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے سال میرے والد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ آپ کے صحابہ نے احرام باندھا ہوا تھا اور میرے والد نے احرام نہیں باندھا تھا' رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ دشمن غیقہ میں ہے' رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے۔ حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا' وہ میری طرف دیکھ کر ہنس رہے تھے' اچانک میں نے ایک جنگلی گدھے کو دیکھا' میں نے

فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ لَقِيتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ انْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اصَّدْتُ وَمَعِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ. البخاري (١٨٢١-١٨٢٢-٤١٤٩) مسلم (٢٨٤٩) النسائي (٢٨٢٤-٢٨٢٥) ابن ماجه (٣٠٩٣)

اس پر حملہ کیا اور نیزہ مار کر اس کو روک لیا' پھر اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی' انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا' ہم نے اس کا گوشت کھایا اور ہمیں یہ خدشہ ہوا کہ کہیں ہم رسول اللہ ﷺ سے بچھڑ نہ جائیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈنے کے لیے نکلا' کبھی گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا' راستے میں آدھی رات کو میری بنو غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی' میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ کہاں ملے تھے؟ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام تعہن میں چھوڑا ہے اور آپ مقام سقیا میں قیلولہ کریں گے۔ میں اس جگہ جا کر آپ سے ملا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور انہیں یہ خوف ہے کہ کہیں آپ سے بچھڑ نہ جائیں۔ آپ ان کا انتظار کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا انتظار کیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے شکار کیا ہے اور میرے پاس اس میں سے کچھ بچا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: کھاؤ حالانکہ وہ سب محرم تھے۔

٢٨٤٧- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاجًّا وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي قَالَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قِبَلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْرَمُوا إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا قَالَ فَقَالُوا أَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ قَالَ فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حج کے لیے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے بعض صحابہ کو ایک طرف موڑ دیا جن میں حضرت ابوقتادہ بھی تھے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ چلو' پھر مجھ سے آ ملنا' پھر وہ سب سمندر کے کنارے کنارے چل پڑے۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جانے لگے تو ابو قتادہ کے سوا سب نے احرام باندھ لیا' انہوں نے احرام نہیں باندھا۔ چلتے چلتے انہوں نے جنگلی گدھے دیکھے۔ حضرت ابو قتادہ نے ان پر حملہ کیا اور ایک گدھی کی کوچیں کاٹ ڈالیں' پھر سب نے اتر کر اس کا گوشت کھایا۔ حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے سوچا کہ ہم نے (شکار کا) گوشت کھا لیا ہے حالانکہ ہم محرم ہیں' حضرت ابوقتادہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس جنگلی گدھی کا باقی ماندہ گوشت اپنے ساتھ رکھ لیا اور جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ!

فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ قَالَ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا.

البخاری (١٨٢٤) النسائی (٢٨٢٦)

ہم نے احرام باندھ لیا تھا اور ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے جنگلی گدھے دیکھے۔ ابوقتادہ نے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک گدھی کی کونچیں کاٹ ڈالیں' پھر ہم نے اتر کر اس کا گوشت کھایا' پھر ہمیں خیال آیا کہ ہم محرم تھے اور ہم نے شکار کا گوشت کھا لیا۔ پھر ہم نے باقی گوشت رکھ لیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے شکار کا امر کیا تھا یا اس کی طرف کسی قسم کا اشارہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اس کا باقی ماندہ گوشت بھی کھا لو۔

٢٨٤٨- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَوْهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ شَيْبَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَدْرِي قَالَ أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ.

سابقہ حوالہ (٢٨٤٧)

شیبان کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی شخص نے اس کو حملہ کرنے کا حکم دیا تھا' یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ اور شعبہ کی روایت میں ہے: کیا تم نے اشارہ کیا تھا یا امداد کی تھی یا شکار کیا تھا؟ شعبہ کہتے: مجھے یاد نہیں کہ کیا کہا تھا؟ کیا تم نے امداد کی تھی یا تم نے اشارہ کیا تھا۔

٢٨٤٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ. سابقہ حوالہ (٢٨٤٦)

عبداللہ بن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں تھے' حضرت ابوقتادہ نے کہا: میرے سوا سب نے عمرہ کا احرام باندھ لیا' میں نے ایک جنگلی گدھے کا شکار کیا اور اسے اپنے محرم ساتھیوں کو کھلایا' پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ کو خبر دی کہ ہمارے پاس اس کا بچا ہوا گوشت ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کو کھاؤ حالانکہ وہ سب محرم تھے۔

٢٨٥٠- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رِجْلُهُ قَالَ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلَهَا.

ابن ابی قتادہ اپنے والد (ابوقتادہ) سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ سب نے احرام باندھا ہوا تھا اور حضرت ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا' اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ چیز ہے؟ صحابہ نے کہا: ہمارے پاس اس کی ایک ٹانگ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ

تک سے لے کر تناول فرمائی۔

البخاري (٢٥٧٠-٢٨٥٤-٥٤٠٦-٥٤٠٧) النسائي (٤٣٥٦)

٢٨٥١- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَإِسْحَقُ عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي نَفَرٍ مُحْرِمِينَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَكُلُوهُ.

مسلم تحفة الاشراف (١٢١٠١)

ابن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا؟ باقی محرم تھے۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے اس کی طرف کسی انسان نے اشارہ کیا تھا؟ یا کسی چیز کا حکم دیا تھا؟ صحابہ نے کہا: نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: پھر اس کو کھالو۔

٢٨٥٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. النسائي (٢٨١٦)

عبدالرحمن تیمی بیان کرتے ہیں کہ ہم طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے درآں حالیکہ ہم محرم تھے۔ ان کے پاس ایک پرندہ ہدیۃً لایا گیا۔ اس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے۔ ہم میں سے بعض نے کھالیا اور بعض نے پرہیز کیا۔ جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے کھانے والوں کی موافقت کی اور کہا کہ ہم نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا ہے۔

٩- بَابُ مَا يُنْدَبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ

محرم اور غیر محرم کے لیے حرم اور غیر حرم میں جن جانوروں کا مارنا جائز ہے

٢٨٥٣- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مِقْسَمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ قَالَ تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَهَا. مسلم تحفة الاشراف (١٧٥٤٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چار جانور فاسق (موذی) ہیں جن کو حرم اور غیر حرم میں قتل کر دیا جائے: چیل، کوا، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔ میں نے قاسم سے کہا: اللہ صاحب کے متعلق کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس کو اس کی ذلت کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔

٢٨٥٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور فاسق (موذی) ہیں جنہیں حرم اور غیر حرم میں قتل کر دیا جائے: سانپ، سیاہ اور سفید رنگوں والا کوا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔

ﷺ أَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا.

النسائی (۲۸۲۹-۲۸۸۲) ابن ماجہ (۳۰۸۷)

۲۸۵۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ. النسائی (۲۸۹۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور فاسق (موذی) ہیں جنہیں حرم میں (بھی) قتل کر دیا جائے: بچھو، چوہا، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

۲۸۵۶- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۰۰۰)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۸۵۷- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

البخاری (۳۳۱٤) الترمذی (۸۳۷) النسائی (۲۸۹۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں جن کو حرم میں (بھی) قتل کر دیا جائے: چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

۲۸۵۸- وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ ابْنِ زُرَيْعٍ. سابقہ حوالہ (۲۸۵۷)

اسی سند سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ فاسق (موذی) جانوروں کو حرم میں اور غیر حرم میں قتل کرنے کا حکم دیا' اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۲۸۵۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ.

البخاری (۱۸۲۹) النسائی (۲۸۸۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور کل کے کل فاسق ہیں۔ انہیں حرم میں (بھی) قتل کر دیا جائے: کوا، چیل، کاٹنے والا کتا، بچھو اور چوہا۔

۲۸۶۰- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو حرم اور حالت احرام میں قتل کرنا کوئی گناہ نہیں ہے: چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔

الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ.

(ابوداؤد(١٨٤٦) النسائي(٢٨٣٥))

٢٨٦١- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

(البخاري(١٨٢٨) النسائي(٢٨٨٩))

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور کل کے کل فاسق ہیں جن کے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے: بچھو کوا چیل چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

٢٨٦٢- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ أَوْ أُمِرَ أَنْ يَقْتُلَ الْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ.

(البخاري(١٨٢٧))

زید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ محرم کن جانوروں کو قتل کرسکتا ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے کسی ایک نے خبر دی ہے کہ آپ نے حکم دیا ہے کہ چوہے، بچھو، چیل، کاٹنے والے کتے اور کوے کو قتل کر دیا جائے۔

٢٨٦٣- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ وَالْفَأْرَةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابِ وَالْحَيَّةِ قَالَ وَفِي الصَّلَاةِ أَيْضًا. (سابقہ حوالہ(٢٨٦٢))

زید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ محرم کن جانوروں کو قتل کرسکتا ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے کسی ایک نے خبر دی ہے کہ آپ نے کاٹنے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل، کوے اور سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ فرمایا کہ نماز میں بھی ان کو قتل کر دیا جائے۔

٢٨٦٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ. (البخاري(١٨٢٦) النسائي(٢٨٢٨))

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کے قتل کرنے میں محرم کے لیے کوئی گناہ نہیں ہے: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

٢٨٦٥- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَاذَا سَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ يُحِلُّ لِلْحَرَامِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ لِي نَافِعٌ قَالَ

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع سے پوچھا: کیا تم نے حضرت ابن عمر سے ان جانوروں کے بارے میں کچھ سنا ہے جن کو محرم قتل کرسکتا ہے؟ نافع نے کہا: حضرت عبد

عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي قَتْلِهِنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

مسلم تحفة الاشراف (٧٢٨٧)

اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو قتل کرنا کوئی گناہ نہیں ہے: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

٢٨٦٦- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحْدَهُ وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ عَلَى ذَلِكَ ابْنُ إِسْحَاقَ.

النسائي (٢٨٣٠-٢٨٣٣-٢٨٣٤) ابن ماجه (٣٠٨٨)

امام مسلم نے متعدد اسانید بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ ان اسانید سے بھی نافع نے حضرت ابن عمر سے اسی کی روایت بیان کی ہے۔

٢٨٦٧- وَحَدَّثَنِيهِ فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفة الاشراف (٧٣١١)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو حرم میں قتل کرنا کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس کے بعد حسب سابق ہے۔

٢٨٦٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيهِنَّ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى. مسلم تحفة الاشراف (٧١٣٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کو حالت احرام میں قتل کرنا گناہ نہیں ہے۔ ان میں بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا، کوا اور چیل ہے۔

١٠ - بَابُ جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا كَانَ بِهِ أَذًى وَوُجُوبِ الْفِدْيَةِ

تکلیف لاحق ہونے کی وجہ سے محرم کو سر منڈانے کی اجازت اور اس

بِحَلْقِهِ وَبَيَانِ قَدْرِهَا

٢٨٦٩- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لِي وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ بُرْمَةٍ لِي وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَدْرِي بِأَيِّ ذَلِكَ بَدَأَ.

البخاري (١٨١٤-١٨١٥-١٨١٧-١٨١٨-٤١٥٩-٤١٩٠-٤١٩١-٥٦٦٥-٥٧٠٣-٦٧٠٨) ابوداؤد (١٨٥٦ تا ١٨٦١) الترمذي (٩٥٣-٢٩٧٣-٢٩٧٤) النسائي (٢٨٥١)

پر فدیہ کا بیان

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت پتیلی (دیگچی) کے نیچے آگ جلا رہا تھا، اور میرے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں، آپ نے فرمایا: کیا تم کو جوؤں نے بہت ستا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی! آپ نے فرمایا: تو سر منڈوا دو اور تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک قربانی کرو۔ راوی ایوب کہتے ہیں کہ مجھے پتہ نہیں کہ آپ نے پہلے کس چیز کا ذکر فرمایا تھا۔

٢٨٧٠- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (٢٨٦٩)

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے۔

٢٨٧١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَظُنُّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَنِي بِفِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ مَا تَيَسَّرَ. سابقہ حوالہ (٢٨٦٩)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت کریمہ (ترجمہ:) ”جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو وہ اس کے فدیے میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے“ میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: قریب آ جا، میں قریب ہوا آپ نے فرمایا: کیا تمہیں جوئیں بہت تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے کہا: جی! پھر آپ نے فرمایا: روزے، صدقہ یا قربانی میں سے جو آسان ہو کر لو۔

٢٨٧٢- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس کھڑے ہوئے دراں حالیکہ میرے سر سے جوئیں جھڑ رہی تھیں، آپ نے فرمایا: تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: تم اپنا سر منڈوا دو اور یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی (ترجمہ:) ”تم میں سے جو بیمار ہو یا اس

صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ مَا تَيَسَّرَ.

سابقہ حوالہ (۲۸۶۹)

کے سر میں تکلیف ہو (تو وہ منڈوا کر) اس کے فدیہ میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے" رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تین دن کے روزے رکھو یا ایک ٹوکرا چھ مسکینوں میں خیرات کردو یا جو تمہیں میسر ہو اس کی قربانی کرو۔

۲۸۷۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَأَيُّوبَ وَحُمَيْدٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هَذِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوِ اذْبَحْ شَاةً. سابقہ حوالہ (۲۸۶۹)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں تھے اور اس وقت تک مکہ میں داخل نہیں ہوئے تھے اور میں حالت احرام میں بیٹھا دیگچی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میرے چہرے پر جوئیں جھڑ رہی تھیں اس وقت رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: کیا یہ جوئیں تم کو تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: سر منڈوا دو اور چھ مسکینوں میں ایک فرق کھانا تقسیم کردو (فرق تین صاع کا ہے اور ایک صاع ساڑھے چار سیر کا ہے) یا تین دن روزے رکھو یا قربانی کرو ایک روایت ہے یا ایک بکری ذبح کردو۔

۲۸۷۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهُ آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ احْلِقْ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ.

سابقہ حوالہ (۲۸۶۹)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور پوچھا: کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سر منڈوا دو پھر ایک بکری ذبح کردو یا تین دن کے روزے رکھو یا تین صاع چھوہارے چھ مسکینوں کو کھلا دو۔

۲۸۷۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَقَالَ كَعْبٌ نَزَلَتْ فِيَّ كَانَ بِي أَذًى مِنْ رَأْسِي فَحُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرَى

عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ میں ایک مسجد میں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا اور ان سے اس آیت کے متعلق پوچھا: "ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک" حضرت کعب نے کہا کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے سر میں تکلیف تھی اس لیے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا درآں حالیکہ جوئیں میرے چہرے پر جھڑ رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں بہت تکلیف ہو رہی ہے میرے خیال میں تمہیں بکری تک نہیں مل

تجد شاة فقلت لا فنزلت هذه الآية ففدية من صيام أو صدقة أو نسك قال صوم ثلاثة أيام أو إطعام ستة مساكين نصف صاع طعاما لكل مسكين قال فنزلت في خاصة وهي لكم عامة.

البخاري (١٨١٦-٤٥١٧) الترمذي (٢٩٧٣) ابن ماجه (٣٠٧٩)

سکتی۔ میں نے کہا: نہیں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) "اس کا فدیہ روزے ہیں یا صدقہ ہے یا قربانی"۔ آپ نے فرمایا: تین دن کے روزے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، ہر مسکین کو نصف صاع کھلانا، حضرت کعب نے کہا کہ یہ آیت خاص میرے لیے نازل ہوئی تھی لیکن اس کا حکم تمہارے لیے بھی عام ہے۔

٢٨٧٦- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا عبد الله بن نمير عن زكرياء بن أبي زائدة حدثنا عبد الرحمن الأصبهاني حدثني عبد الله بن معقل حدثني كعب بن عجرة رضي الله تعالى عنه أنه خرج مع النبي ﷺ محرما فقمل رأسه ولحيته فبلغ ذلك النبي ﷺ فأرسل إليه فدعا الحلاق فحلق رأسه ثم قال له هل عندك نسك قال ما أقدر عليه فأمره أن يصوم ثلاثة أيام أو يطعم ستة مساكين لكل مسكينين صاع فأنزل الله عز وجل فيه خاصة فمن كان منكم مريضا أو به أذى من رأسه ثم كانت للمسلمين عامة. سابقہ حوالہ (٢٨٧٥)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حالت احرام میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا اور میرے سر اور داڑھی میں جوئیں پڑ گئیں۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ہوگئی۔ آپ نے مجھے بلا بھیجا اور ایک نائی کو بلایا جس نے میرا سر مونڈ دیا پھر فرمایا: کیا تمہارے پاس قربانی کے لیے کوئی جانور ہے؟ میں نے کہا: میں قربانی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ پھر آپ نے مجھے حکم دیا کہ تین دن کے روزے رکھوں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤں، ہر دو مسکینوں کو ایک صاع۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ"۔ پھر اس آیت کا حکم تمام مسلمانوں کے لیے عام ہو گیا۔

١١ - باب جواز الحجامة للمحرم

محرم کو پچھنے لگانے کا جواز

٢٨٧٧- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب وإسحاق بن إبراهيم قال إسحاق أخبرنا وقال الآخران حدثنا سفيان بن عيينة عن عمرو عن طاوس وعطاء عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن النبي ﷺ احتجم وهو محرم. البخاري (١٨٣٥-٥٦٩٥) ابوداود (١٨٣٥) الترمذي (٨٣٩) النسائي (٢٨٤٥-٢٨٤٦-٢٨٤٧)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے دراں حالیکہ آپ محرم تھے۔

٢٨٧٨- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا المعلى بن منصور حدثنا سليمان بن بلال عن علقمة بن أبي علقمة عن عبد الرحمن الأعرج عن ابن بحينة رضي الله عنه أن النبي ﷺ احتجم بطريق مكة وهو محرم وسط رأسه.

البخاري (١٨٣٦-٥٦٩٨) النسائي (٢٨٥٠) ابن ماجه (٣٤٨١)

ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مکہ میں سر کے درمیانی حصہ میں پچھنے لگوائے دراں حالیکہ آپ محرم تھے۔

١٢ - باب جواز مداواة المحرم عينيه

محرم کے لیے آنکھوں کا علاج کرانا جائز ہے

۲۸۷۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ.

ابوداؤد (۱۸۳۸-۱۸۳۹) الترمذی (۹۵۲) النسائی (۲۷۱۰)

نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ گئے جب مقام ملل پر پہنچے تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں اور جب مقام روحاء پر پہنچے تو ان میں شدید درد ہوا۔ انہوں نے ابان بن عثمان سے مسئلہ دریافت کرنے کے لیے ایک قاصد بھیجا۔ انہوں نے جواب بھیجا کہ ایلوے کا لیپ لگا لو کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کی آنکھیں دکھتی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی آنکھوں پر ایلوے کا لیپ کرایا تھا درآں حالیکہ وہ محرم تھا۔

۲۸۸۰- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ عَيْنُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ.

سابقہ حوالہ (۲۸۷۹)

نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں وہ سرمہ لگانے لگے تو ابان بن عثمان نے انہیں منع کیا اور کہا کہ ایلوے کا لیپ لگا لو کیونکہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

۱۳- بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ

محرم کو غسل کی اجازت

۲۸۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ

عبد اللہ بن حنین کہتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان مقام ابواء میں اختلاف ہو گیا۔ حضرت ابن عباس فرماتے تھے کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور کہتے تھے کہ محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔ حضرت ابن عباس نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے یہ مسئلہ معلوم کروں۔ میں گیا تو دیکھا کہ حضرت ابو ایوب دو لکڑیوں کے درمیان ایک کپڑے سے پردہ کیے ہوئے غسل کر رہے تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں عبد اللہ بن حنین، حضرت ابن عباس نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ سے یہ پوچھوں کہ حالت احرام میں رسول اللہ ﷺ اپنا سر کیسے دھوتے تھے؟

كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ. البخاری (١٨٤٠) ابوداؤد (١٨٤٠) النسائی (٢٦٦٤) ابن ماجہ (٢٩٣٤)

حضرت ابوایوب نے میرا سوال سن کر ہاتھ سے کپڑے کو نیچا کیا حتیٰ کہ ان کا سر دکھائی دینے لگا پھر انہوں نے پانی ڈالنے والے سے کہا: پانی ڈالو، اس نے سر پر پانی ڈالا۔ حضرت ابوایوب نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر سر ہلایا پھر ہاتھوں کو سر پر پھیرا آگے سے پیچھے لائے اور پیچھے سے آگے لائے پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

٢٨٨٢- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَأَمَرَّ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا أَوْ عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا.

سابقہ حوالہ (٢٨٨١)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے کہ حضرت ابوایوب نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر آگے اور پیچھے پھیرے اور حضرت مسور نے حضرت ابن عباس سے کہا: آج کے بعد میں آپ سے کبھی بحث نہیں کروں گا۔

١٤ - بَابُ مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

محرم کی موت کے بعد کے احکام

٢٨٨٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا. البخاری (١٢٦٨-١٨٤٩) ابوداؤد (٣٢٣٨-٣٢٣٩) الترمذی (٩٥١) النسائی (١٩٠٣-٢٧١٣-٢٨٥٨) ابن ماجہ (٣٠٨٤)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اونٹ سے گرا اور اس کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: اس کو بیری کے پتوں اور پانی کے ساتھ غسل دو اور اس کے دو کپڑوں میں اس کو کفن دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تلبیہ پکارتے ہوئے اٹھائے گا۔

٢٨٨٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَأَوْقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَوَقَصَتْهُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ قَالَ أَيُّوبُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا وَقَالَ عَمْرٌو فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي. البخاری (١٢٦٥-١٢٦٦-١٢٦٨-١٨٥٠) ابوداؤد (٣٢٣٩-٣٢٤٠) النسائی (٢٨٥٥)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص میدان عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا اچانک وہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو، خوشبو لگاؤ نہ سر ڈھکو کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں اٹھائے گا کہ یہ لبیک پکار رہا ہوگا۔

٢٨٨٥- وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں

إبراهيم عن أيوب قال نبئت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن رجلا كان واقفا مع النبي ﷺ وهو محرم فذكر نحو ما ذكر حماد عن أيوب.

مسلم تحفۃ الاشراف (۵۶۵۵)

کہ ایک شخص احرام باندھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۲۸۸۶- وحدثنا علي بن خشرم أخبرنا عيسى يعني ابن يونس عن ابن جريج أخبرني عمرو بن دينار عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال أقبل رجل حراما مع رسول الله ﷺ فخر من بعيره فوقص وقصا فمات فقال رسول الله ﷺ اغسلوه بماء وسدر وألبسوه ثوبيه ولا تخمروا رأسه فإنه يأتي يوم القيامة يلبي. سابقہ حوالہ (۲۸۸۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص احرام باندھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا اور اپنے اونٹ سے گرا۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو بیری کے پتوں اور پانی کے ساتھ غسل دو اور اس کو اس کے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا۔

۲۸۸۷- وحدثنيه عبد بن حميد أخبرنا محمد بن بكر البرساني أخبرنا ابن جريج أخبرني عمرو بن دينار أن سعيد بن جبير أخبره عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال أقبل رجل حرام مع رسول الله ﷺ بمثله غير أنه قال فإنه يبعث يوم القيامة ملبيا وزاد لم يسم سعيد بن جبير حيث خر. سابقہ حوالہ (۲۸۸۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے آیا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ البتہ اس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔

۲۸۸۸- وحدثنا أبو كريب حدثنا وكيع عن سفيان عن عمرو بن دينار عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن رجلا أوقصته راحلته وهو محرم فمات فقال رسول الله ﷺ اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تخمروا وجهه ولا رأسه فإنه يبعث يوم القيامة ملبيا. سابقہ حوالہ (۲۸۸۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک محرم شخص کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی اور وہ اسی وقت فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کے دونوں کپڑوں میں اسے کفن دو اور اس کا چہرہ اور سر نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

۲۸۸۹- وحدثنا محمد بن الصباح حدثنا هشيم أخبرنا أبو بشر حدثنا سعيد بن جبير عن ابن عباس ح وحدثنا يحيى بن يحيى واللفظ له أخبرنا هشيم عن أبي بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن رجلا كان مع رسول الله ﷺ محرما فوقصته ناقته فمات فقال رسول الله ﷺ اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبيه ولا تمسوه بطيب ولا تخمروا رأسه

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حالت احرام میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، ناگاہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسی کے دو کپڑوں میں اس کو کفن دو، اس کو خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھکو، کیونکہ قیامت کے دن وہ اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے بال جمے ہوئے ہوں گے۔

فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا. البخاری (۱۲۶۷-۱۸۵۱) النسائی (۲۷۱۲-۲۸۵۳-۲۸۵۴-۲۸۵۷) ابن ماجہ (۳۰۸۴م)

۲۸۹۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا يُمَسَّ طِيبًا وَلَا يُخَمَّرَ رَأْسُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کی اس کے اونٹ نے گردن توڑ دی درآں حالیکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھا، رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے خوشبو لگائی جائے نہ اس کا سر ڈھکا جائے کیونکہ یہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے بال جمے ہوئے ہوں گے۔

سابقہ حوالہ (۲۸۸۹)

۲۸۹۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بِشْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَقَعَ مِنْ نَاقَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يُكَفَّنَ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا يُمَسَّ طِيبًا خَارِجٌ رَأْسُهُ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ خَارِجٌ رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حالت احرام میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی اونٹنی سے گر پڑا جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ نبی ﷺ نے حکم دیا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اور دو کپڑوں میں اس طرح کفن دیا جائے کہ اس کا سر اور چہرہ باہر رہے اسے خوشبو نہ لگائی جائے، کیونکہ یہ قیامت کے دن جمے ہوئے بالوں کے ساتھ اٹھے گا۔

سابقہ حوالہ (۲۸۸۹)

۲۸۹۲- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يَكْشِفُوا وَجْهَهُ حَسِبْتُهُ قَالَ وَرَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُهِلُّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی، رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کو بیری کے پتوں اور پانی کے ساتھ غسل دو اور اس کا چہرہ اور سر کھلا رکھو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۵۶۰۹)

۲۸۹۳- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اغْسِلُوهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا وَلَا تُغَطُّوا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّي.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص تھا، اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی وہ مر گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: اس کو غسل دو، خوشبو نہ لگاؤ اور چہرہ نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۵٦٢۵)

۱۵- بَابُ جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ

محرم کا شرط لگانا کہ اگر میں بیمار ہوا تو احرام کھول دوں گا

۲۸۹٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

البخاری (۵۰۸۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف لائے اور ان سے پوچھا: کیا تم نے حج کا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: خدا کی قسم! مجھے درد ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: حج کرلو اور یہ شرط لگا دو کہ "اے اللہ! میرا حج کھولنا اسی جگہ ہوگا جس جگہ تو مجھے روک لے گا"۔ حضرت ضباعہ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

۲۸۹۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي. النسائی (۲۷٦۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا حج کا ارادہ ہے اور میں بیمار ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: حج کرو اور یہ شرط لگالو کہ میرے احرام کھولنے کا وہی مقام ہے جہاں تو مجھے روک دے گا۔

۲۸۹٦- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۲۸۹۵)

ایک اور سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسب سابق روایت ہے۔

۲۸۹۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَأَبُو عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَهِلِّي بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي قَالَ فَأَدْرَكَتْ.

النسائی (۲۷٦٦) ابن ماجہ (۲۹۳۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں بیمار عورت ہوں اور میرا حج کا ارادہ ہے، آپ اس بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: حج کا احرام باندھ لو اور یہ شرط لگالو کہ میرے احرام کھولنے کا وہی مقام ہے جس مقام پر تو مجھے روک دے گا۔ حضرت ابن عباس نے کہا کہ انہوں نے وہ حج پالیا تھا۔

۲۸۹۸- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

الكلابي حدثنا حبيب بن يزيد عن عمرو بن هرم عن سعيد بن جبير وعكرمة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن ضباعة رضي الله تعالى عنها أرادت الحج فأمرها النبي ﷺ أن تشترط ففعلت ذلك عن أمر رسول الله ﷺ. النسائي(٢٧٦٤)

حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں شرط لگانے کا حکم فرمایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ایسا ہی کیا۔

٢٨٩٩- وحدثنا إسحق بن إبراهيم وأيوب الغيلاني وأحمد بن خراش قال إسحق أخبرنا وقال الآخران حدثنا أبو عامر وهو عبد الملك بن عمرو حدثنا رباح وهو ابن أبي معروف عن عطاء عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن النبي ﷺ قال لضباعة حجي واشترطي أن محلي حيث تحبسني وفي رواية إسحق أمر ضباعة رضي الله عنها. مسلم تحفة الاشراف(٥٨٩٤)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: حج کرو اور شرط لگاؤ کہ میرے احرام کھولنے کی وہی جگہ ہے جہاں تو مجھے روک دے گا۔ اسحاق کی روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس بات کا حکم دیا تھا۔

١٦- باب إحرام النفساء واستحباب اغتسالها للإحرام وكذا الحائض

حیض اور نفاس والی عورتوں کے احرام کا بیان

٢٩٠٠- وحدثنا هناد بن السري وزهير بن حرب وعثمان بن أبي شيبة كلهم عن عبدة قال زهير حدثنا عبدة بن سليمان عن عبيد الله بن عمر عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت نفست أسماء بنت عميس بمحمد بن أبي بكر بالشجرة فأمر رسول الله ﷺ أبا بكر أن تغتسل وتهل.

ابوداود(١٧٤٣) ابن ماجه(٢٩١١)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو مقام ذوالحلیفہ میں حضرت محمد بن ابی بکر کی ولادت سے نفاس شروع ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان سے کہیں کہ یہ غسل کریں اور احرام باندھ لیں۔

٢٩٠١- وحدثنا أبو غسان محمد بن عمرو حدثنا جرير بن عبد الحميد عن يحيى بن سعيد عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما في حديث أسماء بنت عميس حين نفست بذي الحليفة أن رسول الله ﷺ أمر أبا بكر فأمرها أن تغتسل وتهل. النسائي(٢١٤-٢٩٠-٢٧٦٠-٢٧٦١) ابن ماجه(٢٩١٣)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو جب مقام ذوالحلیفہ میں نفاس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اسماء سے کہو کہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

١٧- باب بيان وجوه الإحرام

احرام کی اقسام

٢٩٠٢- وحدثنا يحيى بن يحيى التميمي قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضي

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم نے عمرہ کا احرام

اللہ تعالی عنہا انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ ﷺ عام حجۃ الوداع فاھللنا بعمرۃ ثم قال رسول اللہ ﷺ من کان معہ ھدی فلیھلل بالحج مع العمرۃ ثم لا یحل حتی یحل منھما جمیعا قالت فقدمت مکۃ وانا حائض لم اطف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ فشکوت ذلک الی رسول اللہ ﷺ فقال انقضی راسک وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرۃ قالت ففعلت فلما قضینا الحج ارسلنی رسول اللہ ﷺ مع عبد الرحمن ابن ابی بکر الصدیق الی التنعیم فاعتمرت فقال ھذہ مکان عمرتک فطاف الذین اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منی لحجھم واما الذین کانوا جمعوا الحج والعمرۃ فانما طافوا طوافا واحدا. البخاری (۱۵۵۶-۱۶۳۸) ابوداؤد (۱۷۸۱) النسائی (۲۴۲-۲۷۶۳)

باندھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس ہدی ہے وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھے، پھر اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک حج اور عمرہ دونوں سے حلال نہیں ہو جاتا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ پھر میں مکہ میں آئی درآں حالیکہ میں حائضہ تھی۔ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا نہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا: اپنے سر کے بال کھول ڈالو، کنگھی کرو، حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کو چھوڑ دو۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب ہم نے حج کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق کے ساتھ مقام تنعیم میں بھیجا، پھر میں نے عمرہ کیا، آپ نے فرمایا: یہ تمہارے عمرہ کا بدلہ ہے۔ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ اور صفا ومروہ کا طواف کیا، پھر وہ حلال ہو گئے۔ پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد انہوں نے اپنے حج کے لیے ایک اور طواف کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا ایک احرام باندھا تھا انہوں نے ایک (قسم کا) طواف کیا۔

۲۹۰۳- وحدثنا عبد الملک بن شعیب بن اللیث حدثنی ابی عن جدی حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شھاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ زوج النبی ﷺ انھا قالت خرجنا مع رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحج حتی قدمنا مکۃ فقال رسول اللہ ﷺ من احرم بعمرۃ ولم یھد فلیحلل ومن احرم بعمرۃ واھدی فلا یحل حتی ینحر ھدیہ ومن اھل بحج فلیتم حجہ قالت عائشۃ فحضت فلم ازل حائضا حتی کان یوم عرفۃ ولم اھلل الا بعمرۃ فامرنی رسول اللہ ﷺ ان انقض راسی وامتشط واھل بحج واترک العمرۃ قالت ففعلت ذلک حتی اذا قضیت حجتی بعث معی رسول اللہ ﷺ عبد الرحمن ابن ابی بکر وامرنی ان اعتمر من التنعیم مکان عمرتی التی ادرکنی الحج ولم احلل منھا. البخاری (۳۱۹)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ ہم میں سے کسی نے حج کا احرام باندھا اور کسی نے عمرہ کا، مکہ پہنچنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی بھی لایا ہے وہ ہدی کو ذبح کرنے سے پہلے احرام نہ کھولے اور جس نے صرف حج کا احرام باندھا ہے وہ حج پورا کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا اور عرفہ کے دن تک میں حائضہ رہی۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں چوٹی کھول دوں اور کنگھی کر لوں۔ اور حج کا احرام باندھ لوں اور عمرے کو چھوڑ دوں، میں نے ایسا ہی کیا۔ جب میں حج سے فارغ ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو

روانہ کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں تنعیم سے عمرہ کروں، یہ اس عمرہ کے بدلے میں تھا جس کو میں نے (حیض کی وجہ سے) پورا نہیں کیا تھا اور اس کا احرام کھولنے سے پہلے میں نے حج کا احرام باندھ لیا تھا۔

۲۹۰۴- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ أَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجَّتِي فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِي أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَمْسَكْتُ عَنْهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٦٥٧)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا، میں ہدی نہیں لائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس ہدی ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے اور جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو احرام نہ کھولے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہیں حیض آ گیا تھا۔ پھر عرفہ کی شب میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اب میں حج کس طرح کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سر (کے بال) کھول ڈالو، کنگھی کرو اور عمرہ کے افعال چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو۔ حضرت عائشہ نے کہا: جب میں نے حج کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر کو حکم دیا، وہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور مجھے تنعیم سے عمرہ کرایا، یہ اس عمرہ کی جگہ تھا جس کے افعال میں نے چھوڑ دیے تھے۔

۲۹۰۵- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَجٍّ فَأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ وَأَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَأَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٤٥٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کا ارادہ کرے، وہ احرام باندھ لے اور جو حج کا احرام باندھنے کا ارادہ کرے وہ حج کا احرام باندھ لے اور جو عمرہ کا احرام باندھنے کا ارادہ کرے وہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا اور صحابہ نے بھی آپ کے ساتھ حج کا احرام باندھا اور بعض صحابہ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور بعض صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

۲۹۰۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم ذوالحجہ کے چاند کے مطابق حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے

قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ.

البخاري (۱۷۸۳) ابن ماجه (۳۰۰۰)

ساتھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھ لے اور اگر میں ہدی نہ لاتا تو میں بھی عمرہ کا احرام باندھتا۔ پھر بعض صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا، میں ان میں سے تھی جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ ہم چل کر مکہ کرمہ پہنچے، عرفہ کے دن بھی میں حائضہ تھی، اس وقت تک میں عمرہ کے احرام سے حلال نہیں ہوئی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا: عمرہ کو چھوڑ دو، بال کھول لو، کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا، جب حصبہ کی رات ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج کو پورا کر دیا تو آپ نے میرے ساتھ حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو روانہ کیا، وہ مجھے اپنے ساتھ بٹھا کر مقام تنعیم لے گئے۔ پھر میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج اور عمرہ دونوں کو پورا کر دیا۔ اس میں کوئی ہدی تھی، صدقہ تھا نہ روزہ۔

۲۹۰۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدَةَ.

مسلم تحفة الاشراف (۱۷۰۱٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ذوالحجہ کے چاند کے مطابق ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے، ہمارا صرف حج کا ارادہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرہ کا احرام باندھ لے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۲۹۰۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِيهِ قَالَ عُرْوَةُ فِي ذٰلِكَ إِنَّهُ قَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ. مسلم تحفة الاشراف (۱۷۲۷۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ذوالحجہ کے چاند کے مطابق ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا، بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا، بعض نے صرف حج کا۔ میں ان میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، عروہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ کے حج اور عمرہ دونوں کو پورا کر دیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ (حیض آنے کے باوجود) اس میں ہدی (قربانی) واجب ہوئی، نہ روزہ نہ صدقہ۔

٢٩٠٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ أَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ. البخاري (١٥٦٢-٤٤٠٨) ابوداؤد (١٧٧٩--١٧٨٠) النسائي (٢٧١٥) ابن ماجه (٢٩٦٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا بعض نے حج کا احرام باندھ رکھا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا۔ اس لیے جن صحابہ نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا وہ تو حلال ہو گئے اور جنہوں نے صرف حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا ہوا تھا وہ یوم نحر (دس ذوالحج) سے پہلے حلال نہیں ہوئے۔

٢٩١٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ أَنَفِسْتِ يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَغْتَسِلِي قَالَتْ وَضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ. البخاري (٢٩٤-٥٥٤٨-٥٥٥٩) النسائي (٢٨٩-٣٤٧-٢٧٤٠-٢٩٩٠) ابن ماجه (٢٩٦٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے اور ہمارا صرف حج کا ارادہ تھا، حتیٰ کہ جب ہم مقام سرف یا اس کے قریب آئے تو میں حائضہ ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ میں رو رہی تھی، آپ نے پوچھا: کیا تمہیں حیض (ماہواری کا خون) آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی! آپ نے فرمایا: یہ تو وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقدر کر دیا ہے، لہٰذا حج کرنے والوں کے سارے کام کرو البتہ غسل (طہارت) کے بغیر بیت اللہ کا طواف نہ کرنا، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

٢٩١١- وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے، ہم صرف حج کا ذکر کر رہے تھے جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں رو رہی تھی۔ آپ نے استفسار فرمایا: کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: کاش! میں اس سال نہ آتی۔ آپ نے فرمایا: کیا ہوا؟ لگتا ہے تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی! آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھ دیا ہے، حج کرنے والے جو اعمال کرتے ہیں وہ سب کرو۔ البتہ پاکیزگی کے بغیر بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ حضرت

حَتَّى تَطْهُرِي قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَأَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهَرْتُ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَفَضْتُ قَالَتْ فَأُتِيَنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالُوا أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ قَالَتْ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِي عَلَى جَمَلِهِ قَالَتْ فَإِنِّي لَأَذْكُرُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ حَتَّى جِئْنَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَاءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا.

البخاری (۳۰۵)

عائشہ کہتی ہیں کہ جب میں مکہ میں آئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے کہا: اس احرام کو عمرہ کا احرام کرلو، پھر جن لوگوں کے پاس ہدی تھی ان کے سوا سب نے احرام کھول دیا۔ نبی ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور دوسرے مالدار لوگوں کے پاس ہدی تھی جب وہ روانہ ہوئے تو انہوں نے حج کا احرام باندھ لیا یوم نحر (دس ذی الحجہ) کو میں پاک ہوگئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے میں نے طواف زیارت کیا۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ پھر ہمیں گائے کا گوشت پیش کیا گیا، میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے، جب شب محصب ہوئی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے واپس ہوں گی؟ حضرت عائشہ کہتی ہیں: آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو حکم دیا وہ مجھے اپنے اونٹ پر اپنے ساتھ بٹھا کر لے گئے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں: مجھے یاد ہے، میں ان دنوں کم عمر لڑکی تھی اور مجھے (سواری پر سفر کرتے ہوئے) اونگھ آ لیتی تھی اور پالان کی پچھلی لکڑی میرے چہرہ پر لگ جاتی تھی، حتیٰ کہ ہم تنعیم تک آئے، وہاں میں نے عمرہ کا احرام باندھا، یہ اس عمرہ کے بدلہ میں تھا جو لوگوں نے ادا کیا تھا۔

۲۹۱۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْمَاجِشُونِ غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا وَلَا قَوْلُهَا وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ. ابوداؤد (۱۷۸۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے حج کا احرام باندھا، حتیٰ کہ جب ہم سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ میں رو رہی تھی۔ اس کے بعد ماجشون کی روایت کے مطابق حدیث ہے۔ البتہ حماد کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق اور دوسرے مالدار صحابہ کے ساتھ ہدی تھی اور نہ ہی حضرت عائشہ کا یہ قول ہے کہ میں کم سن لڑکی تھی اور اونگھنے لگتی تھی جس کی وجہ سے میرے چہرے پر کجاوے کی پچھلی لکڑی لگ جاتی تھی۔

۲۹۱۳- وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي خَالِي

ایک اور سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ. ابوداود(۱۷۷۷) الترمذی(۸۲۰) النسائی(۲۷۱٤) ابن ماجہ(۲۹٦٤)

روایت ہے جس میں ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف حج (افراد) کیا ہے۔

۲۹۱٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي حُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ حَتَّى نَزَلْنَا بِسَرِفَ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا فَمِنْهُمُ الْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَمَعَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ وَمَا لَكِ قُلْتُ لَا أُصَلِّي قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ فَكُونِي فِي حَجِّكِ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتَّى نَزَلْنَا مِنًى فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لِتَطُفْ بِالْبَيْتِ فَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمَا هَاهُنَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَآذَنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ

البخاری(۱۵٦۰-۱۷۸۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے مہینوں میں، حج کے ایام میں حج کا احرام باندھے ہوئے گئے۔ جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے پاس گئے اور فرمایا: تم میں سے جس شخص کے پاس ہدی نہ ہو اور وہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کرنا پسند کرے تو وہ ایسا کر لے اور جس شخص کے پاس ہدی ہو وہ ایسا نہ کرے، جس کے پاس ہدی نہیں تھی ان میں سے بعض نے اس پر عمل کیا اور بعض نے عمل نہیں کیا۔ بہر حال رسول اللہ ﷺ کے پاس ہدی تھی اور آپ کے ساتھ کچھ صحابہ تھے جن کو ہدی کی طاقت تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: تم کس وجہ سے رو رہی ہو؟ میں نے کہا: آپ نے صحابہ سے جو فرمایا ہے وہ میں نے سن لیا ہے میں نے عمرہ کے بارے میں سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہیں اس سے کیا سروکار ہے؟ میں نے کہا: میں نماز نہیں پڑھ سکتی، آپ نے فرمایا: تمہیں اس سے کوئی کمی نہیں ہو گی۔ تم اپنے حج کے افعال میں مصروف رہو، اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ تمہیں عمرہ بھی عطا کر دے گا۔ بات یہ ہے کہ تم حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں میں سے ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھی وہی مقدر کیا جو حضرت آدم کی دوسری بیٹیوں کے لیے مقدر کیا ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا میں اپنے حج کے افعال میں مشغول رہی حتیٰ کہ ہم منیٰ پہنچ گئے۔ وہاں میں پاک ہو گئی۔ پھر ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا، رسول اللہ ﷺ وادی محصب میں پہنچے اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کو بلا کر فرمایا: اپنی بہن کو حرم سے لے کر جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لیں۔ پھر بیت اللہ کا طواف کریں اور میں تم دونوں کا یہاں انتظار کروں گا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ہم گئے، میں نے عمرہ کا احرام باندھا، پھر بیت

اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی، پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس پہنچ گئے درآں حالیکہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت اسی مقام پر تھے، آپ نے فرمایا: کیا تم عمرہ سے فارغ ہو گئیں؟ میں نے عرض کیا: جی! پھر آپ نے اپنے اصحاب میں کوچ کا اعلان کر دیا۔ چلتے چلتے جب آپ بیت اللہ کے پاس سے گزرے تو آپ نے صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر آپ مدینہ کی طرف گئے۔

٢٩١٥- وحدثني يحيى بن أيوب حدثنا عباد بن عباد المهلبي حدثنا عبيد الله بن عمر عن القاسم بن محمد عن أم المؤمنين عائشة رضي الله تعالى عنها قالت منا من أهل بالحج مفردا ومنا من قرن ومنا من تمتع.

مسلم تحفة الاشراف (١٧٥٤١)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے بعض نے صرف حج کا احرام باندھا (افراد) بعض نے قران کا احرام باندھا اور بعض نے تمتع کا۔

٢٩١٦- وحدثنا عبد بن حميد أخبرنا محمد بن بكر أخبرنا ابن جريج أخبرني عبيد الله بن عمر عن القاسم بن محمد قال جاءت عائشة رضي الله تعالى عنها حاجة.

مسلم تحفة الاشراف (١٧٥٤١)

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

٢٩١٧- وحدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب حدثنا سليمان يعني ابن بلال عن يحيى وهو ابن سعيد عن عمرة قالت سمعت عائشة رضي الله تعالى عنها تقول خرجنا مع رسول الله ﷺ لخمس بقين من ذي القعدة ولا نرى إلا أنه الحج حتى إذا دنونا من مكة أمر رسول الله ﷺ من لم يكن معه هدي إذا طاف بالبيت وبين الصفا والمروة أن يحل قالت عائشة رضي الله تعالى عنها فدخل علينا يوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقيل ذبح رسول الله ﷺ عن أزواجه قال يحيى فذكرت هذا الحديث للقاسم بن محمد فقال أتتك والله بالحديث على وجهه.

البخاري (١٧٠٩-١٧٢٠-٢٩٥٢) النسائي (٢٦٤٩-٢٨٠٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ذوالقعدہ گزرنے سے پانچ دن پہلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے، ہمارا حج کے سوا اور کوئی ارادہ نہیں تھا حتیٰ کہ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد حلال ہو جائے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یوم نحر (دس ذوالحج) کو ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا۔ میں نے پوچھا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی جانب سے قربانی کی ہے۔ یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت قاسم بن محمد کے سامنے بیان کی تو انہوں نے کہا: خدا کی قسم! تم نے یہ حدیث بعینہ بیان کی ہے۔

٢٩١٨- وحدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب قال سمعت يحيى بن سعيد يقول أخبرتني عمرة أنها

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح منقول ہے۔

سَمِعْتُ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَمِثْلَهُ۔ ساقبہ حوالہ (۲۹۱۷)

۲۹۱۹- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ قَالَ انْتَظِرِي فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي مِنْهُ ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ غَدًا وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَصَبِكِ أَوْ قَالَ نَفَقَتِكِ۔ البخاری (۱۷۸۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ دو عبادتیں کر کے لوٹیں گے اور میری ایک عبادت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: تم انتظار کرو، جب تم پاک ہو جاؤ تو مقام تنعیم جانا اور وہاں سے احرام باندھنا اور ہم سے فلاں مقام پر آ کر ملنا، (راوی کہتے ہیں) میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا تھا: کل اور تمہارے اس عمرہ کا ثواب تمہاری تکلیف اور تمہارے خرچ کے مطابق ہے۔

۲۹۲۰- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخَرِ أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔ ساقبہ حوالہ (۲۹۱۹)

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دوسرے لوگ دو عبادتیں کر کے لوٹیں گے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۲۹۲۱- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے اور ہمارا حج کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہیں تھا۔ جب ہم مکہ آئے تو بیت اللہ کا طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا: جو شخص ہدی ساتھ نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر جو لوگ ہدی ساتھ نہیں لائے تھے انہوں نے احرام کھول ڈالا۔ آپ کی ازواج مطہرات بھی ہدی ساتھ نہیں لائی تھیں۔ انہوں نے بھی احرام کھول ڈالا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا اور میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی۔ جب شب حصبہ ہوئی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور لوگ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہوں گے اور میں صرف حج کر کے لوٹوں گی؟ آپ نے فرمایا: کیا جن راتوں میں ہم مکہ آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی نہیں! آپ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم چلی جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو اور فلاں مقام پر آ کر ہم سے مل جانا۔ حضرت صفیہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ میں تم لوگوں کو روکنے والی ہوں۔ آپ نے فرمایا: زخمی اور سر

مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا وَقَالَ إِسْحَاقُ مُتَهَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطٌ.

البخاري(۱۵٦۱-۱۷٦۲-۱۷۷۲)ابوداؤد(۱۷۸۳)النسائي (۲۸۰۲)

منڈی! (پیار کے کلمات ہیں) کیا تم نے یوم نحر کو طواف نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: پھر کوئی مضائقہ نہیں ہے، روانہ ہو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ مکہ سے (بلندی پر) چڑھ رہے تھے اور میں اتر رہی تھی۔ یا میں بلندی پر چڑھ رہی تھی اور آپ اتر رہے تھے۔

۲۹۲۲- وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نُلَبِّي لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ. النسائي (۲۷۱۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے گئے ہمارا ارادہ حج کا تھا نہ عمرہ کا۔ (یعنی خصوصیت سے)

۲۹۲۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ قَالَ أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ قَالَ الْحَكَمُ كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا. مسلم تحفة الاشراف (۱٦۰۷۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چار یا پانچ ذوالحج کو میرے پاس رسول اللہ ﷺ غصہ کی حالت میں تشریف لائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کس نے ناراض کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم میں ڈال دے، آپ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتیں کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا تھا اور وہ اس کے کرنے میں تردد کر رہے ہیں۔ راوی حکم کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا: جس چیز کا مجھے بعد میں علم ہوا ہے اگر مجھے اس کا پہلے علم ہو جاتا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا۔ حتیٰ کہ میں ہدی کو خریدتا پھر اس طرح احرام کھولتا جس طرح انہوں نے احرام کھولا ہے۔

۲۹۲٤- وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُونَ.

مسلم تحفة الاشراف (۱٦۰۷۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ذوالحج کی چار یا پانچ تاریخ کو تشریف لائے اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۲۹۲۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ مَكَّةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا، وہ مکہ مکرمہ آ گئیں اور بیت اللہ کے طواف سے پہلے حائضہ ہو گئیں، پھر انہوں نے

وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّفْرِ يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَأَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٦۱٦۱)

احرام باندھ کر حج کی تمام عبادات ادا کیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے کوچ کے دن فرمایا: تمہارا طواف، حج اور عمرہ دونوں کے لیے کافی ہو جائے گا۔ حضرت عائشہ اس پر راضی نہیں تھیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کو حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم بھیج دیا تاکہ وہ حج کے بعد عمرہ کرلیں۔

۲۹۲٦- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۵۷۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مقام سرف میں انہیں حیض آگیا اور وہ اس سے یوم عرفہ میں پاک ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا: صفا اور مروہ میں طواف تمہارے حج اور عمرہ کے طواف سے کفایت کرے گا۔

۲۹۲۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَرْجِعُ النَّاسُ بِأَجْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ خِمَارِي أَحْسُرُهُ عَنْ عُنُقِي فَيَضْرِبُ رِجْلِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ.

النسائی (۲۹۱۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا لوگ دو اجر لے کر لوٹیں گے اور میں ایک اجر لے کر لوٹوں گی، پھر آپ نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہ کو لے کر تنعیم جائیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں: وہ مجھے اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھا کر لے گئے۔ میں اپنے دوپٹے کو اپنی گردن سے ہٹا دیتی اور وہ سواری کے بہانے سے میرے پیر پر مارتے تھے۔ میں ان سے کہتی تھی: کیا یہاں تمہیں کوئی نظر آرہا ہے؟ حضرت عائشہ نے کہا: میں نے احرام باندھا پھر ہم واپس لوٹے حتیٰ کہ وادی حصبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔

۲۹۲۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

البخاری (۱۷۸٤-۲۹۸۵) الترمذی (۹۳٤) ابن ماجہ (۲۹۹۹)

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ساتھ لے جائیں اور انہیں تنعیم سے عمرہ کرا لائیں۔

۲۹۲۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھ کر گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صرف عمرہ کا احرام باندھ کر

بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِعُمْرَةٍ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتّٰى إِذَا طَهَرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذٰلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ. ابوداؤد(١٧٨٥)النسائی(٢٧٦٣)

تھیں۔ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حائضہ ہو گئیں۔ جب ہم (مکہ میں) آئے تو ہم نے کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے۔ ہم نے پوچھا: حلال ہونے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: مکمل حلال ہو جائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی بیویوں سے جنسی عمل کیا' خوشبو لگائی اور سلے ہوئے کپڑے پہن لیے' اس وقت یوم عرفہ میں چار دن باقی تھے' پھر یوم ترویہ (آٹھ ذوالحج) کو ہم نے حج کا احرام باندھا۔ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا: بات یہ ہے کہ مجھے حیض آ گیا ہے' لوگ (عمرہ کے احرام سے) حلال ہو چکے ہیں اور میں حلال نہیں ہو سکی' نہ ہی میں نے بیت اللہ کا طواف کیا ہے اور لوگ اب حج کے لیے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقدر کر دیا ہے' تم غسل کرو اور حج کا احرام باندھ لو' انہوں نے ایسا ہی کیا اور تمام مواقف پر ٹھہریں۔ جب وہ پاک ہو گئیں تو انہوں نے کعبہ اور صفا اور مروہ کا طواف کیا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہو گئیں۔ حضرت عائشہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں اپنے دل میں کھٹک محسوس کرتی ہوں کہ میں نے حج سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا' آپ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! جاؤ اور ان کو تنعیم سے عمرہ کراؤ اور یہ واقعہ شب محصب کو پیش آیا۔

٢٩٣٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِي فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

ابوداؤد(١٧٨٦)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے درآں حالیکہ وہ رو رہی تھیں' اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۲۹۳۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا سَهْلًا إِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ مَطَرٌ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹٤٥)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ اس کے بعد لیث کی روایت کی طرح ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نرم دل تھے۔ حضرت عائشہ جب بھی آپ سے کچھ فرمائش کرتیں تو آپ اس کو پورا کر دیتے۔ آپ نے انہیں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ بھیجا وہ انہیں تنعیم سے عمرہ کرا کے لے آئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب حج کرتیں تو اس طرح کرتیں جس طرح انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تھا۔

۲۹۳۲- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ قَالَ قُلْنَا أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ قَالَ فَأَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَمَسِسْنَا الطِّيبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۷۲۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم حج کا احرام باندھے ہوئے نکلے۔ ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے جب مکہ مکرمہ پہنچے کے بعد ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے، ہم نے پوچھا: کس طرح حلال ہوں؟ آپ نے فرمایا: مکمل طور پر حلال ہو جائے۔ ہم نے اپنی بیویوں سے مقاربت کی، سلے ہوئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی، یوم ترویہ (آٹھ ذوالحج) کو ہم نے احرام باندھا اور صفا اور مروہ کا پہلا طواف ہی ہمیں کافی ہو گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے میں ہم میں سے سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

۲۹۳۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَحْلَلْنَا أَنْ نُحْرِمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مِنًى قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸٤٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حلال ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں احرام باندھ کر منیٰ جانے کا حکم دیا لہٰذا مقام ابطح سے ہم نے احرام باندھا۔

۲۹۳٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے صفا اور مروہ

مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ طَوَافَهُ الْأَوَّلَ.

ابوداؤد (۱۸۹۵) النسائی (۲۹۸۶)

کے درمیان ایک (قسم کا) ہی طواف کیا۔

۲۹۳۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي نَاسٍ مَعِي قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوا وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نُفْضِيَ إِلَى نِسَائِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُولُ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِيَدِهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ بِيَدِهِ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِينَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتَ فَقَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَقَالَ لِأَبَدٍ.

البخاری (۲۵۰۵) النسائی (۲۸۷۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ چار ذوالحج کی صبح کو آئے اور ہمیں احرام کھولنے کا حکم دیا۔ عطاء کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اپنے احرام کھول دو اور بیویوں کے پاس جاؤ۔ عطاء کہتے ہیں کہ یہ حکم ان پر واجب نہیں تھا، البتہ ان کی عورتوں کو ان پر حلال کر دیا تھا۔ حضرت جابر نے کہا: اب عرفہ میں پانچ دن رہ گئے ہیں اور ہمیں بیویوں سے جنسی عمل کی اجازت دے دی ہے اور ہم اس حال میں عرفہ جائیں گے کہ ہم سے جنسی عمل کے آثار ظاہر ہو رہے ہوں گے۔ عطاء کہتے ہیں کہ حضرت جابر یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ ہلاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ سچا اور نیک ہوں اگر میں نے ہدی روانہ نہ کی ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح حلال ہو جاتا اور اگر میں اس کی طرف پہلے توجہ کر لیتا جس کی طرف بعد میں توجہ کی ہے تو میں ہدی ہی روانہ نہ کرتا، پس اب احرام کھول دو، ہم نے احرام کھول دیے اور ہم نے آپ کا فرمان سنا اور اس کی اطاعت کی۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضرت علی صدقات وصول کر کے آئے تو آپ نے پوچھا: تم نے احرام میں کیا نیت کی تھی؟ حضرت علی نے کہا: میں نے یہ نیت کی تھی کہ جو رسول اللہ ﷺ کی نیت ہے وہی میری نیت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی ہدی روانہ کرو اور احرام باندھے رکھو، حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضرت علی آپ کے لیے بھی ہدی لائے تھے۔ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ یہ (قران اور تمتع کا) حکم صرف اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ کے لیے

۲۹۳۶- وحدثنا ابن نمير حدثنا أبي حدثنا عبد الملك بن أبي سليمان عن عطاء عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال أهللنا مع رسول الله ﷺ بالحج فلما قدمنا مكة أمرنا أن نحل ونجعلها عمرة فكبر ذلك علينا وضاقت به صدورنا فبلغ ذلك النبي ﷺ فما ندري أشيء بلغه من السماء أم شيء من قبل الناس فقال أيها الناس أحلوا فلولا الهدي الذي معي فعلت كما فعلتم قال فأحللنا حتى وطئنا النساء وفعلنا ما يفعل الحلال حتى إذا كان يوم التروية وجعلنا مكة بظهر أهللنا بالحج. بخاری (۱۶۵۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس احرام کو عمرہ کا احرام قرار دے کر حلال ہو جائیں۔ (رسول اللہ ﷺ کی متابعت سے محرومی کی بناء پر) ہمیں یہ حکم دشوار معلوم ہوا اور ہمارے سینوں میں گھٹن پیدا ہوئی۔ نبی ﷺ تک یہ بات پہنچ گئی، خدا جانے آپ کو اس بات کا علم آسمانی وحی سے ہوا یا لوگوں میں سے کسی نے بتایا۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! احرام کھول دو اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح حلال ہو جاتا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ پھر ہم نے احرام کھول دیا اور اپنی بیویوں سے جنسی عمل کیا اور وہ سارے کام کیے جو حلال کرتے ہیں حتیٰ کہ آٹھ تاریخ کو ہم نے مکہ سے پیٹھ پھیری اور حج کا تلبیہ کہا۔

۲۹۳۷- وحدثنا ابن نمير حدثنا أبو نعيم حدثنا موسى بن نافع قال قدمت مكة متمتعا بعمرة قبل التروية بأربعة أيام فقال الناس تصير حجتك الآن مكية فدخلت على عطاء بن أبي رباح فاستفتيته فقال عطاء حدثني جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله تعالى عنهما أنه حج مع رسول الله ﷺ عام ساق الهدي معه وقد أهلوا بالحج مفردا فقال رسول الله ﷺ أحلوا من إحرامكم فطوفوا بالبيت وبين الصفا والمروة وقصروا وأقيموا حلالا حتى إذا كان يوم التروية فأهلوا بالحج واجعلوا التي قدمتم بها متعة قالوا كيف نجعلها متعة وقد سمينا الحج قال افعلوا ما آمركم به فإني لولا أني سقت الهدي لفعلت مثل الذي أمرتكم به ولكن لا يحل مني حرام حتى يبلغ الهدي محله ففعلوا.

البخاری (۱۵۶۸)

موسیٰ بن نافع کہتے ہیں کہ میں عمرہ سے تمتع کرکے یوم ترویہ سے چار روز پہلے مکہ آیا لوگوں نے کہا: اب تمہارا حج اہل مکہ کی طرح کا ہو گیا ہے۔ میں نے جا کر عطاء بن ابی رباح سے پوچھا، عطاء نے کہا: مجھے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جس سال رسول اللہ ﷺ ہدی لے کر آئے تھے انہوں نے اس سال حج کیا تھا اور (بعض) صحابہ نے حج افراد کا احرام باندھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنا احرام کھول دو اور بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کی سعی کرو اور بال کاٹ کے حلال ہو کر رہو اور یوم ترویہ کو حج کا احرام باندھ لینا اور اپنے پہلے احرام کو تمتع کر دو۔ لوگوں نے کہا: ہم اس کو تمتع کیسے کریں حالانکہ ہم نے حج کی نیت کی تھی؟ آپ نے فرمایا: وہی کرو جس کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے اور اگر میں نے ہدی روانہ نہ کی ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جس کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے، لیکن میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک ہدی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے، پھر صحابہ نے اسی طرح کیا۔

۲۹۳۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ ابْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً.

مسلم تحفة الاشراف (٢٤٠٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر گئے۔ رسول اللہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس احرام کو عمرہ کر دیں اور حلال ہو جائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے ساتھ چونکہ ہدی تھی اس لیے آپ اس کو عمرہ نہ کر سکے۔

۱۸- بَابٌ فِي الْمُتْعَةِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج تمتع اور عمرہ کا بیان

۲۹۳۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَأْمُرُ بِالْمُتْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ عَلَى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثُ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ ﷺ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهُ فَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ وَأَبِتُّوا نِكَاحَ هَذِهِ النِّسَاءِ فَلَنْ أُوتَى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً إِلَى أَجَلٍ إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ.

ابونضرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمیں حج تمتع کا حکم دیتے تھے اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمیں حج تمتع سے روکتے تھے۔ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ حدیث تو میرے ہی ہاتھوں سے لوگوں میں پھیلی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمتع کیا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دور خلافت آیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کے لیے جس چیز کو جیسے چاہتا ہے حلال کر دیتا ہے اور قرآن مجید نے ٹھیک ٹھیک احکام نازل کر دیے ہیں لہذا تم حج اور عمرہ اس طرح پورا کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے اور ان عورتوں سے نکاح کرو۔ میرے پاس جو ایسا شخص لایا گیا جس نے متعہ (عارضی نکاح) کیا ہو تو میں اس کو پتھر مار مار کر رجم کروں گا۔

وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ

مسلم تحفة الاشراف (١٠٤٣٥)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے جس میں ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ حج اور عمرہ کو الگ الگ کرو اس طرح حج بھی پورا ہوگا اور عمرہ بھی۔

۲۹۴۰- وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً. البخاری (١٥٧٠)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ حج کے احرام کو عمرہ کا احرام کر دو (تو ہم نے ایسا ہی کیا)۔

۱۹- بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

٢٩٤١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ حَاتِمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَنَزَعَ زِرِّي الْأَعْلَى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلَّى بِنَا فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَلْبِيَتَهُ قَالَ

رسول اللہ ﷺ کے حج کا بیان

جعفر بن محمد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت جابر نے سب لوگوں کا حال دریافت کیا، جب میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے کہا: میں محمد بن علی بن حسین بن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہوں۔ حضرت جابر نے میری طرف ہاتھ بڑھایا اور میرے سر پر ہاتھ رکھا اور پہلے میری قمیص کا اوپر کا بٹن کھولا اور پھر نیچے کا بٹن کھولا، پھر اپنی ہتھیلی میرے سینے پر دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھی، میں ان دنوں نوجوان لڑکا تھا، پھر فرمایا: اے بھتیجے مرحبا! جو چاہو دریافت کرو، میں نے حضرت جابر سے کچھ سوالات کیے، حضرت جابر اس وقت نابینا ہو چکے تھے، اتنے میں نماز کا وقت آ گیا اور حضرت جابر ایک چادر اوڑھ کر کھڑے ہو گئے، حضرت جابر جب بھی چادر کے دونوں پلوؤں کو اپنے کندھوں پر رکھتے تو چادر کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے وہ پلو پھر گر جاتے اور ان کے بائیں جانب ایک چادر کھونٹی پر رکھی ہوئی تھی۔ حضرت جابر نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر میں نے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں بتایئے۔ حضرت جابر نے اپنے ہاتھ سے نو کا اشارہ کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نو سال تک مدینہ رہے اور حج نہیں کیا، پھر دسویں سال اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کو جانے والے ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور وہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنا چاہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج پر جانا چاہتے تھے تاکہ حج کے افعال میں آپ کی اقتداء کریں۔ ہم سب لوگ آپ کے ساتھ گئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرایا اب میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: غسل کرو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب اونٹنی مقام بیداء میں

جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا
نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ
فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلٰى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ
وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْبَيْتِ فَكَانَ أَبِي يَقُولُ وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ
الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ
عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ
وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا
بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى
الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعٰى حَتّٰى
إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ
كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى
الْمَرْوَةِ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا
اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ
مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ
ابْنُ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ
فَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرٰى
وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدٍ أَبَدٍ
وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ
حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ
فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهٰذَا قَالَ فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ
فَذَهَبْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ لِلَّذِي
صَنَعَتْ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ
فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ
مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ

سیدھی کھڑی ہوگئی تو میں نے منتہیٰ نظر تک اپنے آگے دیکھا تو
مجھے سوار اور پیادے نظر آ رہے تھے اور دائیں اور بائیں جانب
اور میرے پیچھے لوگوں کا ہجوم تھا۔ رسول اللہ ﷺ
ہمارے ساتھ تھے۔ آپ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور اس کی مراد
کو آپ ہی خوب جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جو عمل کرتے
تھے ہم بھی وہی عمل کرتے تھے، آپ نے توحید کے ساتھ تلبیہ
پڑھا "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ"۔ لوگوں نے بھی اسی طرح تلبیہ کے کلمات ادا کیے۔
رسول اللہ ﷺ نے اس تلبیہ پر کچھ زیادتی نہیں کی اور یہی
تلبیہ پڑھتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم
صرف حج کی نیت کرتے تھے، ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے، جب
ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپ نے رکن کی تعظیم کی پھر
آپ نے طواف کے تین چکروں میں رمل کیا اور چار میں
معمول کے مطابق طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ
آیت پڑھی: "وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى" اور
مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا۔ آپ نے
دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" اور "قُلْ
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" کی قرأت کی۔ پھر آپ نے رکن کے
پاس جا کر اس کی تعظیم کی، پھر صفا کے قریب جو (بیت اللہ کا)
دروازہ ہے اس سے نکل کر کوہ صفا پر گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ
آیت پڑھی: "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ" پھر
آپ نے فرمایا: میں وہاں سے ابتداء کروں گا جہاں سے اللہ
تعالیٰ نے ابتداء کی ہے، پھر آپ نے صفا سے ابتداء کی اور صفا
پر چڑھے۔ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا
اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی بزرگی بیان کی اور فرمایا:
(ترجمہ) "اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ ایک ہے
اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے"
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ
ایک ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی، اس

بما أهل به رسولك ﷺ قال: فإن معي الهدي فلا تحل. قال: فكان جماعة الهدي الذي قدم به علي رضي الله تعالى عنه من اليمن والذي أتى به النبي ﷺ مائة قال فحل الناس كلهم وقصروا إلا النبي ﷺ ومن كان معه هدي فلما كان يوم التروية توجهوا إلى منى فأهلوا بالحج وركب رسول الله ﷺ فصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس وأمر بقبة من شعر تضرب له بنمرة فسار رسول الله ﷺ ولا تشك قريش إلا أنه واقف عند المشعر الحرام كما كانت قريش تصنع في الجاهلية فأجاز رسول الله ﷺ حتى أتى عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتى إذا زاغت الشمس أمر بالقصواء فرحلت له فأتى بطن الوادي فخطب الناس وقال إن دماءكم وأموالكم حرام عليكم كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا ألا كل شيء من أمر الجاهلية تحت قدمي موضوع ودماء الجاهلية موضوعة وإن أول دم أضع من دمائنا دم ابن ربيعة بن الحارث كان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل وربا الجاهلية موضوع وأول ربا أضع ربانا ربا عباس بن عبد المطلب فإنه موضوع كله فاتقوا الله في النساء فإنكم أخذتموهن بأمان الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله ولكم عليهن أن لا يوطئن فرشكم أحدا تكرهونه فإن فعلن ذلك فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف وقد تركت فيكم ما لن تضلوا بعده إن اعتصمتم به كتاب الله وأنتم تسألون عني فما أنتم قائلون قالوا نشهد أنك قد بلغت وأديت ونصحت فقال بإصبعه السبابة يرفعها إلى السماء وينكتها إلى الناس اللهم اشهد اللهم اشهد ثلاث مرات ثم أذن ثم أقام فصلى الظهر ثم أقام فصلى العصر ولم يصل بينهما شيئا ثم ركب رسول الله ﷺ حتى أتى

نے تنہا تمام لشکروں کو شکست دی" اس کے بعد آپ نے دعا کی اور یہ کلمات تین مرتبہ کہے۔ پھر آپ مروہ کی طرف اترے اور جب آپ کے قدم مبارک وادی میں پہنچ گئے تو پھر آپ نے سعی کی (یعنی دوڑے) حتی کہ جب ہم چڑھ گئے تو پھر آپ آہستہ چلنے لگے۔ حتی کہ مروہ پر پہنچے اور مروہ پر بھی وہی کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا۔ جب مروہ کا آخری چکر ہوا تو فرمایا: جس چیز کی طرف میں بعد میں متوجہ ہوا اگر اس کی طرف پہلے متوجہ ہو جاتا تو میں ہدی روانہ نہ کرتا اور اس احرام کو عمرہ کر دیتا، پس تم میں سے جس شخص کے پاس ہدی نہیں ہے وہ حلال ہو جائے اور اس کو عمرہ کا احرام کر دے، یہ سن کر حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ حکم اس سال کے لیے ہے یا یہ حکم ہمیشہ کے لیے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈال کر دوبارہ فرمایا: ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عمرہ حج میں داخل ہو گیا، حضرت علی یمن سے نبی ﷺ کے اونٹ لے کر آئے اور دیکھا کہ حضرت فاطمہ بھی ان لوگوں میں سے تھیں جو حلال ہو چکے تھے، انہوں نے رنگین کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا تھا۔ حضرت علی نے اس پر اعتراض کیا تو حضرت فاطمہ نے کہا کہ میرے والد نے مجھے حکم دیا تھا، حضرت علی عراق میں یہ کہہ رہے تھے کہ میں حضرت فاطمہ کے احرام کھولنے کی شکایت لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور حضرت فاطمہ نے جو مجھے بتایا تھا اس کی رسول اللہ ﷺ کو خبر دی اپنے اعتراض کا ذکر کیا اور آپ سے اس بارے میں مسئلہ پوچھا" آپ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے سچ کہا ہے۔ جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا؟ حضرت علی نے کہا: میں نے یہ نیت کی تھی: میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس ہدی ہے تم حلال نہ ہونا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضرت علی جو یمن سے اونٹ لائے تھے اور جو اونٹ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سب مل کر سو (۱۰۰) ہو گئے۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ پھر سب لوگ حلال

الموقف فجعل بطن ناقته القصواء إلى الصخرات وجعل حبل المشاة بين يديه واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة قليلا حتى غاب القرص وأردف أسامة خلفه ودفع رسول الله ﷺ وقد شنق للقصواء الزمام حتى إن رأسها ليصيب مورك رحله ويقول بيده اليمنى أيها الناس السكينة السكينة كلما أتى حبلا من الحبال أرخى لها قليلا حتى تصعد حتى أتى المزدلفة فصلى بها المغرب والعشاء بأذان واحد وإقامتين ولم يسبح بينهما شيئا ثم اضطجع رسول الله ﷺ حتى طلع الفجر فصلى الفجر حين تبين له الصبح بأذان وإقامة ثم ركب القصواء حتى أتى المشعر الحرام فاستقبل القبلة فدعاه وكبره وهلله ووحده فلم يزل واقفا حتى أسفر جدا فدفع قبل أن تطلع الشمس وأردف الفضل ابن عباس رضي الله تعالى عنهما وكان رجلا حسن الشعر أبيض وسيما فلما دفع رسول الله ﷺ مرت به ظعن يجرين فطفق الفضل ينظر إليهن فوضع رسول الله ﷺ يده على وجه الفضل فحول الفضل وجهه إلى الشق الآخر ينظر فحول رسول الله ﷺ يده من الشق الآخر على وجه الفضل يصرف وجهه من الشق الآخر ينظر حتى أتى بطن محسر فحرك قليلا ثم سلك الطريق الوسطى التي تخرج على الجمرة الكبرى حتى أتى الجمرة التي عند الشجرة فرماها بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة منها مثل حصى الخذف رمى من بطن الوادي ثم انصرف إلى المنحر فنحر ثلاثا وستين بيده ثم أعطى عليا رضي الله تعالى عنه فنحر ما غبر وأشركه في هديه ثم أمر من كل بدنة ببضعة فجعلت في قدر فطبخت فأكلا من لحمها وشربا من مرقها ثم ركب رسول الله ﷺ فأفاض إلى البيت فصلى بمكة الظهر فأتى بني عبد المطلب يسقون على زمزم فقال انزعوا بني عبد

ہو گئے اور انہوں نے بال کاٹ لیے، ماسوا رسول اللہ ﷺ اور ان لوگوں کے جن کے پاس ہدی تھی، جب آٹھ ذوالحج ہوئی تو ان لوگوں نے منیٰ جا کر احرام باندھا، رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر تھوڑی دیر ٹھہرے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ نے بالوں سے بنے ہوئے ایک خیمہ کو مقام نمرہ میں نصب کرنے کا حکم دیا، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے۔ قریش کو یقین تھا کہ آپ مشعر حرام میں ٹھہریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزر کر عرفات میں پہنچے وہاں آپ نے مقام نمرہ میں اپنا خیمہ نصب کیا ہوا پایا، آپ اس خیمہ میں ٹھہرے حتیٰ کہ سورج ڈھل گیا، پھر آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے بطن وادی میں آ کر لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس شہر اور اس مہینہ میں آج کے دن کی حرمت ہے۔ سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے ان قدموں کے نیچے پامال ہے۔ زمانہ جاہلیت کے ایک دوسرے پر خون پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے، وہ بنو سعد میں دودھ پیتا بچہ تھا جس کو ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ اسی طرح زمانہ جاہلیت کے تمام سود پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے سود کو چھوڑنے کا اعلان کرتا ہوں اور وہ حضرت عباس بن عبد المطلب کا سود ہے ان کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے، تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ تم لوگوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے، تم نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے اوپر حلال کر لیا ہے، تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو اس پر ایسی سزا دو جس سے چوٹ نہ لگے اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کو خوراک اور لباس

المطلب فلولا أن يغلبكم الناس على سقايتكم لنزعت معكم فناولوه دلوا فشرب منه

ابوداؤد(۱۹۰۵-۱۹۰۹) ابن ماجہ(۳۰۷۴)

فراہم کرو، میں تمہارے پاس ایک ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے تم لوگوں سے قیامت کے دن میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ سب نے کہا: ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور حق رسالت ادا کر دیا اور آپ نے امت کی خیرخواہی کی پھر آپ نے انگشت سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے تین بار فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا۔ پھر اذان اور اقامت ہوئی اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت ہوئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی اور نماز نہیں پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر موقف گئے اور آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی جانب کر دیا اور ایک ڈنڈی کو اپنے سامنے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا تھوڑی تھوڑی زردی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا غائب ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور واپس لوٹے اور قصواء اونٹنی کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے حصے سے لگ رہا تھا نبی ﷺ ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو آہستہ چلنے کی تلقین کرتے، جب راستے میں کوئی پہاڑی آ جاتی تو آپ اونٹنی کی مہار ڈھیلی کر دیتے تاکہ اونٹنی (آسانی سے) چڑھ سکے۔ حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچے وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں فرضوں کے درمیان نفل بالکل نہیں پڑھے، پھر رسول اللہ ﷺ لیٹ گئے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی، جب صبح کی روشنی نکل گئی تو آپ نے صبح کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی پھر آپ قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر حرام پہنچے، قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کہا اور روشنی اچھی طرح پھیلنے تک وہیں ٹھہرے رہے اور طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے لوٹ گئے، حضرت فضل ابن عباس کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھایا۔ حضرت فضل کے

بال خوبصورت تھے، گورا رنگ تھا اور وہ ایک خوبصورت نوجوان تھے۔ جب آپ روانہ ہوئے تو عورتوں کی ایک جماعت بھی جا رہی تھی ایک ایک اونٹ پر ایک ایک عورت سوار تھی۔ حضرت فضل ان کی جانب دیکھنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا، حضرت فضل اپنا منہ دوسری طرف کر کے دیکھنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے پھر ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور ان کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچ گئے، آپ نے اونٹنی کو ذرا تیز چلایا اور جمرہ کبریٰ جانے والی درمیانی راہ اختیار کی اور درخت کے قریب جو جمرہ ہے اس کے پاس پہنچے اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر ایک کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، یہ وہ کنکریاں تھیں جن کو چٹکی سے پکڑ کر پھینکا جاتا ہے، آپ نے وادی کے درمیان سے کنکریاں ماریں، پھر آپ منیٰ گئے اور وہاں تریسٹھ اونٹوں کو اپنے ہاتھوں سے نحر (قربان) کیا، پھر باقی اونٹ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نحر کے لیے دیے، آپ نے حضرت علی کو اپنی ہدی میں شریک کر لیا تھا پھر آپ نے حکم دیا کہ ہر قربانی سے گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے پھر آپ اور حضرت علی دونوں نے اس گوشت کو کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔ اس کے بعد آپ سوار ہوئے اور طواف افاضہ فرمایا۔ آپ نے ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھی اور آپ بنو عبد المطلب کے پاس گئے وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے، آپ نے فرمایا: اے بنو عبد المطلب! پانی بھرو اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمہاری پانی کی خدمت پر غالب آجائیں گے (یعنی تم سے یہ منصب چھین لیں گے) تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی بھرتا انہوں نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپ نے اس سے پانی پیا۔

۲۹۴۲- وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے حاتم بن اسماعیل کی طرح مثل سابق حدیث بیان کی۔ اس

إسماعيل وزاد في الحديث وكانت العرب يدفع بهم أبو سيارة على حمار عري فلما أجاز رسول الله ﷺ من المزدلفة بالمشعر الحرام لم تشك قريش أنه سيقتصر عليه ويكون منزله ثم فأجاز ولم يعرض له حتى أتى عرفات فنزل. سابقہ حوالہ (۲۹۴۱)

میں یہ مزید بیان کیا کہ عرب کا دستور تھا کہ ابو سیارہ نامی ایک آدمی گدھے کی ننگی پشت پر سوار ہو کر انہیں مزدلفہ سے واپس لاتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے مشعر حرام کی طرف بڑھ گئے تو قریش کو یقین ہو گیا کہ آپ مشعر حرام میں قیام فرمائیں گے اور وہیں آپ کا پڑاؤ ہوگا، مگر آپ اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور اس جگہ پر کوئی توجہ نہیں کی حتیٰ کہ آپ میدان عرفات پہنچ کر اترے۔

٢٠- باب ما جاء أن عرفة كلها موقف

اس امر کا بیان کہ عرفات تمام کا تمام وقوف کی جگہ ہے

٢٩٤٣- وحدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا أبي عن جعفر حدثني أبي عن جابر رضي الله تعالى عنه في حديثه ذلك أن رسول الله ﷺ قال نحرت ههنا ومنى كلها منحر فانحروا في رحالكم ووقفت ههنا وعرفة كلها موقف ووقفت ههنا وجمع كلها موقف.

ابو داؤد (۱۹۰۷-۱۹۰۸-۱۹۳۶) النسائی (۳۰۱۵-۳۰۴۵)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہاں نحر کیا ہے اور منیٰ ساری کی ساری نحر کی جگہ ہے لہٰذا جس جگہ اترو وہیں نحر کرو۔ میں نے یہاں قیام کیا ہے اور (میدان) عرفات سارا کا سارا قیام کی جگہ ہے اور مشعر حرام اور مزدلفہ سب قیام کے مقامات ہیں اور میں نے بھی یہیں قیام کیا ہے۔

٢٩٤٤- وحدثنا إسحق بن إبراهيم أخبرنا يحيى بن آدم حدثنا سفيان عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله ﷺ لما قدم مكة أتى الحجر فاستلمه ثم مشى على يمينه فرمل ثلاثا ومشى أربعا. الترمذی (۸۵۶) النسائی (۲۹۳۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر دائیں جانب گئے اور تین طوافوں میں رمل کیا اور چار میں حسب معمول چل کر طواف کیا۔

٢١- باب في الوقوف وقوله تعالى (ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس)

وقوف (میدان عرفات میں ٹھہرنے) کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو! تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں"

٢٩٤٥- وحدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان قريش ومن دان دينها يقفون بالمزدلفة وكانوا يسمون الحمس وكان سائر العرب يقفون بعرفة فلما جاء الإسلام أمر الله نبيه ﷺ أن يأتي

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش اور ان سے مناسبت رکھنے والے مزدلفہ میں قیام کرتے تھے اور خود کو حمس کہتے تھے، اور باقی عرب عرفہ میں قیام کرتے تھے۔ جب دین اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ عرفات میں آ کر وقوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں۔ اللہ تعالیٰ

عَرَفَاتٍ فَيَقِفُ بِهَا ثُمَّ يُفِيضُ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ.

البخاري (٤٥٢٠) ابوداود (١٩١٠) النسائي (٣٠١٢)

کے فرمان "ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ" کا یہی مطلب ہے کہ جس جگہ سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں تم بھی وہیں سے لوٹو۔

٢٩٤٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتِ الْعَرَبُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً إِلاَّ الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ كَانُوا يَطُوفُونَ عُرَاةً إِلاَّ أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ وَكَانَتِ الْحُمْسُ لاَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَكَانَ كُلُّهُمْ يَبْلُغُونَ عَرَفَاتٍ قَالَ هِشَامٌ فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتِ الْحُمْسُ هُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَكَانَ الْحُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ يَقُولُونَ لاَ نُفِيضُ إِلاَّ مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ.

مسلم تحفة الاشراف (١٦٨٥٢)

ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حمس (قریش) کے علاوہ باقی عرب بیت اللہ کا برہنہ طواف کرتے تھے۔ حمس قریش اور ان کی اولاد کو کہتے ہیں قریش جن کو کپڑے دیتے تھے ان کے سوا باقی سب برہنہ طواف کرتے تھے، مرد مردوں کو کپڑے تقسیم کرتے تھے اور عورتیں عورتوں کو کپڑے تقسیم کرتی تھیں اور حمس مزدلفہ سے آگے نہیں جاتے تھے اور باقی لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حمس وہی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ" "جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں وہیں سے لوٹو"۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حمس مزدلفہ سے لوٹتے تھے اور باقی عرب عرفات سے۔ حمس کہتے تھے کہ ہم حرم کے سوا اور کسی جگہ سے نہیں لوٹتے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: "أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ" "جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں وہیں سے لوٹو"۔

٢٩٤٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَا هُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ. البخاري (١٦٦٤) النسائي (٣٠١٣)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا اونٹ گم ہو گیا میں یوم عرفہ کو اس کی تلاش میں نکلا، کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں کھڑے ہیں، میں نے (دل میں) کہا: خدا کی قسم! یہ تو حمس (قریش) ہیں، کیا سبب ہے کہ یہ آج یہاں تک آگئے ہیں، قریش حمس میں شمار کیے جاتے تھے۔

٢٢- بَابٌ فِي نَسْخِ التَّحَلُّلِ مِنَ الإِحْرَامِ وَالأَمْرِ بِالتَّمَامِ

احرام حج کو کھول کر حلال ہونے کے نسخ اور اس احرام سے حج مکمل کرنے کے حکم کا بیان

٢٩٤٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا درآں حالیکہ آپ بطحائے مکہ میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے، آپ نے مجھ

تعالى عنه قال قدمت على رسول الله ﷺ وهو منيخ بالبطحاء فقال لي أحججت فقلت نعم فقال بم أهللت قال قلت لبيك بإهلال كإهلال النبي ﷺ قال فقد أحسنت طف بالبيت وبالصفا والمروة وأحل قال فطفت بالبيت وبالصفا والمروة ثم أتيت امرأة من بني قيس ففلت رأسي ثم أهللت بالحج قال فكنت أفتي به الناس حتى كان في خلافة عمر رضي الله تعالى عنه فقال له رجل يا أبا موسى أو يا عبد الله بن قيس رويدك بعض فتياك فإنك لا تدري ما أحدث أمير المؤمنين في النسك بعدك فقال يا أيها الناس من كنا أفتيناه فتيا فليتئد فإن أمير المؤمنين قادم عليكم فبه فأتموا قال فقدم عمر رضي الله تعالى عنه فذكرت ذلك له فقال إن نأخذ بكتاب الله تعالى فإن كتاب الله يأمر بالتمام وإن نأخذ بسنة رسول الله ﷺ فإن رسول الله ﷺ لم يحل حتى بلغ الهدي محله.

البخاري (١٥٥٩- ١٥٦٥- ١٧٢٤- ١٧٩٥- ٤٣٤٦- ٤٣٩٧) النسائي (٢٧٣٧- ٢٧٤١)

سے پوچھا کہ تم نے حج کی نیت کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے نیت کی تھی کہ میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں جس کا رسول ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا، اب بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے حلال ہو جاؤ، حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا، صفا مروہ کی سعی کی۔ پھر میں بنو قیس کی ایک عورت کے پاس آیا جس نے میرے سر کی جوئیں دیکھیں، پھر میں نے حج کا احرام باندھا اور میں لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا تھا۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا زمانہ آ گیا، مجھ سے ایک شخص نے کہا: اے ابوموسیٰ! یا اے عبد اللہ بن قیس! یہ فتویٰ دینا چھوڑ دو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد امیر المومنین نے حج میں کیا نئے احکام جاری کیے ہیں! پھر حضرت ابوموسیٰ نے جن لوگوں کو فتوے دیے تھے ان سے کہا: ٹھہر جاؤ، امیر المومنین آنے والے ہیں ان کی پیروی کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو میں نے ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا، حضرت عمر نے فرمایا: اگر ہم کتاب اللہ کی پیروی کریں تو کتاب اللہ ہمیں حج اور عمرہ پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کریں تو رسول اللہ ﷺ اس وقت تک حلال نہیں ہوئے جب تک ہدی اپنے محل میں نہیں پہنچ گئی۔

٢٩٤٩- وحدثناه عبيد الله بن معاذ حدثنا أبي حدثنا شعبة في هذا الإسناد نحوه. سابقہ حوالہ (٢٩٤٨)

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے۔

٢٩٥٠- وحدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الرحمن يعني ابن مهدي حدثنا سفيان عن قيس عن طارق بن شهاب عن أبي موسى رضي الله تعالى عنه قال قدمت على رسول الله ﷺ وهو منيخ بالبطحاء فقال بم أهللت قال قلت أهللت بإهلال النبي ﷺ قال هل سقت من هدي قلت لا قال فطف بالبيت وبالصفا والمروة ثم حل فطفت بالبيت وبالصفا والمروة ثم أتيت امرأة

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا درآں حالیکہ آپ بطحاء مکہ میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے آپ نے پوچھا: تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے نیت کی تھی کہ جو رسول اللہ ﷺ کا احرام ہے وہی میرا احرام ہے آپ نے پوچھا: کیا تم نے ہدی روانہ کی ہے؟ میں نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا: بیت اللہ کا طواف کرو، اور صفا مروہ کی

مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ. سابقہ حوالہ (۲۹۴۸)

سعی کرو پھر حلال ہو جاؤ، پھر میں نے طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے بالوں میں کنگھی کی اور میرا سر دھویا۔ میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے دور خلافت میں یہی فتویٰ دیتا تھا۔ ایک مرتبہ حج کے ایام میں ایک شخص سے میری ملاقات ہوئی اس نے کہا: تمہیں نہیں معلوم کہ امیر المومنین نے حج کے بارے میں کیا نئے احکام جاری کیے ہیں؟ پھر میں نے اعلان کیا کہ جن لوگوں کو میں نے حج کے بارے میں فتویٰ دیا ہے وہ اس پر عمل نہ کریں کیونکہ امیر المومنین آنے والے ہیں اس معاملے میں تم ان کے احکام پر عمل کرنا، جب امیر المومنین تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: آپ نے حج کے متعلق کیا حکم نافذ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اتموا الحج والعمرۃ للہ" "حج اور عمرہ (دونوں کو) اللہ کے لیے پورا کرو"۔ اور اگر ہم اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر عمل کریں تو آپ اس وقت تک حلال نہیں ہوئے جب تک آپ نے ہدی کو ذبح نہیں کر دیا۔

۲۹۵۱- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا مُوسَى كَيْفَ قُلْتَ حِينَ أَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ.

سابقہ حوالہ (۲۹۴۸)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تھا اور میں اس سال واپس آیا جس سال رسول اللہ ﷺ نے حج کیا تھا، آپ نے پوچھا: اے ابوموسیٰ! تم نے احرام باندھتے وقت کیا نیت کی تھی؟ میں نے عرض کیا: میں نے نیت کی تھی کہ جو رسول اللہ ﷺ کا احرام ہے وہی میرا احرام ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا تم نے ہدی روانہ کی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ بیت اللہ کا طواف کرو، صفا اور مروہ کی سعی کرو، پھر حلال ہو جاؤ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۲۹۵۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تمتع کا فتویٰ دیتے تھے، ایک شخص نے ان سے کہا: آپ اپنے فتووں کو روک دیں کیونکہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ امیر المومنین نے تمہارے بعد حج میں کیا نئے احکام جاری کیے ہیں۔ حضرت

رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُونَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوسُهُمْ.

النسائی (٢٧٣٤) ابن ماجہ (٢٩٧٩)

ابو موسیٰ اس کے بعد حضرت عمر سے ملے اور ان سے اس سلسلہ میں سوال کیا۔ حضرت عمر نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ نے تمتع کیا ہے لیکن میں اس کو اس لیے ناپسند کرتا ہوں کہ لوگ پیلو کے درختوں کے نیچے اپنی عورتوں سے عمل زوجیت کریں اور پھر اس حال میں حج کرنے کے لیے جائیں کہ ان کے سروں سے (غسل جنابت کے سبب) پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں۔

٢٣- بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ

حج تمتع کا جواز

٢٩٥٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَأْمُرُ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَجَلْ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ.

وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٠١٩٢)

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمتع سے منع کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمتع کا حکم دیتے تھے، حضرت عثمان نے اس سلسلے میں حضرت علی سے کچھ فرمایا۔ حضرت علی نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمتع کیا ہے؟ حضرت عثمان نے کہا: ہاں! لیکن ہم اس وقت خوف زدہ تھے۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٢٩٥٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ أَوِ الْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَنْهَى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ قَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذَلِكَ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا.

البخاری (١٥٦٩) النسائی (٢٧٣٢)

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان دونوں مقام عسفان میں جمع ہوئے۔ حضرت عثمان تمتع یا (حج کے ایام میں) عمرہ سے منع کرتے تھے حضرت علی نے فرمایا: کیا بات ہے کہ آپ اس کام سے منع کر رہے ہیں جس کو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے؟ حضرت عثمان نے کہا: ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو حضرت علی نے فرمایا: میں تم کو نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا احرام (ملا کر) باندھا۔

٢٩٥٥- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً.

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حج تمتع رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے ساتھ خاص تھا۔

النسائی (۲۸۰۸، ۲۸۱۱) ابن ماجہ (۲۹۸۵)

۲۹۵۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ.

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حج تمتع کی ہمارے لیے رخصت تھی۔

سابقہ حوالہ (۲۹۵۵)

۲۹۵۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ إِلَّا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ. سابقہ حوالہ (۲۹۵۵)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو تمتع ہمارے ساتھ خاص تھے تمتع بالحج اور تمتع بالنساء۔

۲۹۵۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ فَقُلْتُ إِنِّي أَهُمُّ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ لَكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذَلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُونَكُمْ.

عبد الرحمن بن ابی الشعثاء بیان کرتے ہیں کہ میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس گیا اور کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اس سال حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ کروں۔ ابراہیم نخعی نے کہا: لیکن تمہارے والد تو حج اور عمرہ کو ملا کر نہیں کرتے تھے، نیز ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ربذہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے ان سے اس کا ذکر کیا، حضرت ابوذر نے کہا: یہ (حج اور عمرہ کو ملا کر کرنا) ہمارے ساتھ خاص تھا، یہ تمہارے لیے نہیں ہے۔

سابقہ حوالہ (۲۹۵۵)

۲۹۵۹- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَهَذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ.

غنیم ابن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمتع کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت سعد نے کہا: ہم نے تمتع کیا ہے اور یہ (حضرت معاویہ) اس وقت مکہ کے مکانوں میں حالت کفر میں تھے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۹۱۱)

۲۹۶۰- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ يَعْنِي مُعَاوِيَةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۹۱۱)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۲۹۶۱- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس میں تمتع فی الحج کا ذکر ہے۔

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِمَا وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۱۱)

۲۹۶۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنِّي لَأُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذَلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ ارْتَأَى كُلُّ امْرِئٍ بَعْدُ مَا شَاءَ أَنْ يَرْتَئِيَ.

ابن ماجہ (۲۹۷۸)

مطرف کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آج میں تمہیں ایک ایسی حدیث بیان کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں آج کے بعد نفع دے گا۔ جان لو کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل خانہ میں سے ایک جماعت کو عشرہ ذی الحج میں تمتع کرایا، پھر اس کے بعد کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جس نے اس حکم کو منسوخ کیا ہو، نہ (بعد میں) آپ نے ان ایام میں عمرہ کرنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ آپ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اس کے بعد (اس مسئلہ میں) جس شخص نے بھی (اس کے خلاف) کہا وہ شخص اپنی رائے سے کہا۔

۲۹۶۳- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهِ ارْتَأَى رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ يَعْنِي عُمَرَ. سابقہ حوالہ (۲۹۶۲)

ایک اور سند سے ہے کہ ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا یعنی حضرت عمر نے۔

۲۹۶۴- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ حَتَّى اكْتَوَيْتُ فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ. النسائی (۲۷۲۵)

مطرف کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین نے مجھ سے فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس سے فائدہ پہنچائے گا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کو جمع کیا اور پھر اس سے منع نہیں کیا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا، نہ قرآن مجید میں اس کی تحریم کا کوئی حکم نازل ہوا اور مجھ پر اس وقت تک (فرشتے) سلام کرتے تھے جب تک میں نے (علاج کے لیے) داغ نہیں لگوایا تھا اور جب میں نے (مرض کی شدت کی وجہ سے) داغ لگوالیا تو یہ سلام موقوف ہو گیا اور جب داغ لگوانے کو چھوڑ دیا تو یہ سلسلہ پھر شروع ہو گیا۔

ف: فرشتوں کی طرف سے سلام اس وقت پڑھا جاتا ہے جب مسلمان رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہیں اس لیے تمتع جو رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اس سے منع نہیں کرنا چاہیے۔ یاد رہے کہ تمتع اور قران کا اصطلاحی فرق بعد کی اصطلاح ہے، صحابہ ان میں فرق نہیں کرتے تھے۔

٢٩٦٥- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ. سابقہ حوالہ (٢٩٦٤)

ایک اور سند سے بھی حضرت عمران کی یہ حدیث مروی ہے۔

٢٩٦٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مُحَدِّثَكَ بِأَحَادِيثَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِي فَإِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّي وَإِنْ مُتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ إِنَّهُ قَدْ سُلِّمَ عَلَيَّ وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

النسائی (٢٧٢٦)

مطرف کہتے ہیں کہ جب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں ان کا وصال ہو گیا تو انہوں نے مجھے بلایا اور فرمایا: میں تمہیں چند احادیث بیان کروں گا شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے میرے بعد فائدہ پہنچائے اگر میں زندہ رہ گیا تو ان کو تم مجھ سے روایت نہ کرنا اور اگر میں مر گیا تو اگر تم چاہو تو بیان کر دینا، مجھ پر (فرشتوں کا) سلام پڑھا گیا اور جان لو کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرہ کو جمع کیا۔ پھر اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جس میں اس سے منع کیا ہو اور نہ نبی ﷺ نے اس سے روکا اور جس شخص نے (اس کے خلاف) جو کہا وہ محض اپنی رائے سے کہا۔

٢٩٦٧- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيهَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ. سابقہ حوالہ (٢٩٦٦)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کو جمع کیا پھر کتاب اللہ میں ایسا کوئی حکم نازل نہیں ہوا جس میں اس سے روکا ہو۔ نہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور جس شخص نے (اس کے خلاف) جو کہا وہ محض اپنی رائے سے کہا۔

٢٩٦٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

البخاری (١٥٧١)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمتع کیا اور اس کی ممانعت میں قرآن مجید میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا اور جس شخص نے (اس کے خلاف) جو کہا وہ محض اپنی رائے سے کہا۔

٢٩٦٩- وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ. النسائی (٢٧٢٧-٢٧٢٨)

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔

۲۹۷۰- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ آيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ بَعْدُ مَا شَاءَ.

البخاری (٤٥١٨)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ تمتع کی آیت قرآن مجید میں نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کا حکم دیا، پھر کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جس نے حج تمتع کو منسوخ کر دیا ہو، نہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا، اس کے بعد ایک شخص نے جو چاہا اپنی رائے سے (اس کے خلاف) کہہ دیا۔

۲۹۷۱- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ وَأَمَرَنَا بِهَا. سابقہ حوالہ (٢٩٧٠)

ایک اور سند سے یہ روایت معمولی تغیر کے ساتھ مروی ہے۔

٢٤- بَابُ وُجُوبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَأَنَّهُ إِذَا عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ

تمتع کرنے والے پر قربانی یا دس روزوں کے واجب ہونے کا بیان

۲۹۷۲- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں حج اور عمرہ کو ملا کر تمتع کیا اور ہدی دی۔ آپ ہدی (قربانی کے جانور) کو ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلے عمرہ کا تلبیہ کہا اور اس کے بعد حج کا تلبیہ پڑھا۔ لوگوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا، بعض لوگوں کے پاس ہدی تھی اور انہوں نے ہدی روانہ کر دی تھی اور بعض لوگوں کے پاس ہدی نہیں تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم میں سے جو شخص ہدی روانہ کر چکا ہے وہ اس وقت تک ان چیزوں سے حلال نہ ہو جو اس پر حج میں حرام ہو چکی ہیں جب تک کہ اپنے حج سے فارغ نہ ہو جائے اور تم میں سے جس شخص نے ہدی روانہ نہیں کی ہے اسے چاہیے کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کی سعی کرے اور بال کاٹ کر حلال ہو جائے اور اس کے بعد حج کا احرام باندھے اور قربانی کرے اور جس شخص کو قربانی میسر نہ

مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ.

البخاري (۱۶۹۱) ابوداؤد (۱۸۰۵) النسائي (۲۷۳۱)

ہو وہ ایام حج میں تین دن کے روزے رکھے اور سات روزے گھر لوٹنے کے بعد رکھے، جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے طواف کیا، آپ نے سب سے پہلے حجر اسود کو تعظیم دی پھر آپ نے طواف کے سات چکروں میں سے تین چکر دوڑ کر لگائے اور چار چکر معمول کے مطابق چل کر لگائے پھر جب آپ نے طواف کر لیا تو آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی پھر آپ سلام پھیر کر فارغ ہو گئے اس کے بعد آپ صفا پر آئے اور آپ نے صفا اور مروہ کے سات چکر لگائے اور حج میں جو چیزیں آپ پر حرام ہو گئی تھیں آپ ان میں سے کسی سے حلال نہیں ہوئے حتیٰ کہ آپ نے اپنا حج پورا کیا اور قربانی کے دن اپنی ہدی کو ذبح کیا، پھر آپ نے بیت اللہ کا طواف افاضہ کیا اور آپ ان تمام چیزوں کے لیے حلال ہو گئے جو حج میں آپ پر حرام تھیں اور صحابہ میں سے جن لوگوں نے ہدی روانہ کی تھی انہوں نے بھی اسی طرح کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

۲۹۷۳- وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. البخاري (۱۶۹۲)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کو ملا کر تمتع کیا، لوگوں نے بھی تمتع کیا اس کے بعد اسی طرح روایت ہے جیسے حضرت ابن عمر نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

۲۵- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِي وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ

قارن کے احرام کھولنے کا وقت

۲۹۷۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ.

البخاري (۱۵۶۶- ۱۶۹۷- ۱۷۲۵- ۴۳۹۸- ۵۹۱۶)

ابوداؤد (۱۸۰۶) النسائي (۲۷۸۰-۲۶۸۱) ابن ماجه (۳۰۴۶)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ لوگ حلال ہو گئے اور آپ اپنے عمرہ سے حلال نہیں ہوئے؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے بالوں کو چپکا لیا اور ہدی کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے۔ اس لیے میں ہدی کو ذبح کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوں گا۔

٢٩٧٥- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ بِنَحْوِهِ. سابقہ حوالہ (٢٩٧٤)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے احرام کیوں نہیں کھولا؟ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

٢٩٧٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي قَلَّدْتُ هَدْيِي وَلَبَّدْتُ رَأْسِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ. سابقہ حوالہ (٢٩٧٤)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے کہ لوگ تو اپنے عمرہ سے حلال ہو گئے ہیں اور آپ حلال نہیں ہوئے، آپ نے فرمایا: میں نے اپنی ہدی کے گلے میں قلادہ ڈالا ہے اور اپنے سر کے بال چپکا لیے ہیں اس لیے میں حج سے فارغ ہونے سے پہلے حلال نہیں ہوں گا۔

٢٩٧٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ.

سابقہ حوالہ (٢٩٧٤)

ایک اور سند سے بھی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح روایت ہے۔

٢٩٧٨- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحِلَّ فَقَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي.

سابقہ حوالہ (٢٩٧٤)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات کو حکم دیا کہ وہ حلال ہو جائیں، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ حلال کیوں نہیں ہو رہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے بال چپکا لیے اور ہدی کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے، میں اس وقت تک حلال نہیں ہوں گا جب تک میں اپنی ہدی کو ذبح نہ کرلوں۔

٢٦- بَابُ جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ وَسَعْيٍ وَاحِدٍ

احصار کے وقت احرام کھولنے کا جواز اور قران کا بیان

٢٩٧٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتَّى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کرنے کے لیے گئے اور فرمایا: اگر مجھے بیت اللہ جانے سے روک دیا گیا تو ہم اس طرح کریں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، پھر حضرت ابن عمر عمرہ کا احرام باندھ کر گئے، جب مقام بیداء پر پہنچے تو انہوں نے اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: حج اور عمرہ

أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَأَى أَنَّهُ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَأَهْدَى. البخاری(۱۸۰٦-٤۱۸۳)

دونوں کا حکم ایک جیسا ہے، میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرہ کی بھی نیت کر لی ہے، پھر بیت اللہ پہنچ کر انہوں نے سات چکر لگا کے طواف کیا اور صفا و مروہ میں سات چکر لگائے اور ان پر زیادتی نہیں کی، ان کا خیال تھا کہ یہ چکر کافی ہیں، پھر انہوں نے ہدی کو ذبح کر دیا۔

۲۹۸۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبَّى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ إِنْ خُلِّيَ سَبِيلِي قَضَيْتُ عُمْرَتِي وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْحَجِّ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَانْطَلَقَ حَتَّى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يُحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى أَحَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ. البخاری(٤۱۸٤)

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں حجاج، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جنگ کے لیے گیا ہوا تھا' عبداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ (حضرت ابن عمر کے صاحبزادے) نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو آپ کو کوئی حرج نہیں ہو گا' ہمیں خدشہ ہے کہ مسلمانوں میں جنگ ہو گی جو آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ بن جائے گی، حضرت ابن عمر نے فرمایا: اگر میرے اور حج کے درمیان جنگ حائل ہو گی تو میں اس طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، جس وقت رسول اللہ ﷺ اور بیت اللہ کے درمیان کفار قریش حائل ہو گئے تھے اس وقت میں بھی آپ کے ساتھ تھا، میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کی نیت کی ہے، حضرت ابن عمر چل دیے حتیٰ کہ جب مقام ذوالحلیفہ پر پہنچے تو عمرہ کا تلبیہ کیا' پھر کہا: اگر میرا راستہ صاف رہا تو میں عمرہ پورا کروں گا اور اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ پیدا ہو گی تو میں اس طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور اس وقت میں آپ کے ساتھ تھا، پھر یہ آیت تلاوت کی، "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" "تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے" پھر چلے گئے' جب مقام ظہر البیداء میں پہنچے تو کہا: حج اور عمرہ کا ایک حکم ہے، اگر میرے اور عمرہ کے درمیان کوئی رکاوٹ ہوئی تو میرے حج کے درمیان بھی رکاوٹ ہو گی' میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے' پھر انہوں نے قدید جا کر ہدی خریدی' پھر ان دونوں کے لیے بیت اللہ میں ایک طواف (قدوم) کیا اور صفا و مروہ میں سعی کی' پھر

عمرہ سے اس وقت تک حلال نہیں ہوئے جب تک کہ یوم نحر (قربانی کے دن) کو حج سے حلال نہیں ہو گئے۔

۲۹۸۱- وحدثناه ابن نمير حدثنا أبي حدثنا عبيد الله عن نافع قال أراد ابن عمر رضي الله تعالى عنهما الحج حين نزل الحجاج بابن الزبير رضي الله تعالى عنهما واقتص الحديث بمثل هذه القصة وقال في آخر الحديث وكان يقول من جمع بين الحج والعمرة كفاه طواف واحد ولم يحل حتى يحل منهما جميعا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۸۱)

نافع بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حجاج نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر حملہ کیا اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس حدیث کے آخر میں ہے: جس شخص نے حج اور عمرہ کو جمع کیا اسے ایک طواف (قدوم) کافی ہوتا ہے اور وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوتا جب تک کہ دونوں سے حلال نہ ہو جائے۔

۲۹۸۲- وحدثنا محمد بن رمح أخبرنا الليث ح وحدثنا قتيبة واللفظ له حدثنا ليث عن نافع أن ابن عمر أراد الحج عام نزل الحجاج بابن الزبير رضي الله تعالى عنهما فقيل له إن الناس كائن بينهم قتال وإنا نخاف أن يصدوك قال فقال لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة أصنع كما صنع رسول الله ﷺ إني أشهدكم أني قد أوجبت عمرة ثم خرج حتى إذا كان بظاهر البيداء قال ما شأن الحج والعمرة إلا واحد اشهدوا قال ابن رمح أشهدكم أني قد أوجبت حجا مع عمرتي وأهدى هديا اشتراه بقديد ثم انطلق يهل بهما جميعا حتى قدم مكة فطاف بالبيت وبالصفا والمروة ولم يزد على ذلك ولم ينحر ولم يحلق ولم يقصر ولم يحلل من شيء حرم منه حتى كان يوم النحر فنحر وحلق ورأى أن قد قضى طواف الحج والعمرة بطوافه الأول وقال ابن عمر رضي الله تعالى عنهما كذلك فعل رسول الله ﷺ. البخاري (۱٦٤۰) النسائي (۲۷٤٥)

نافع بیان کرتے ہیں کہ جس سال حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر حملہ کیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سال کے حج کا ارادہ کیا، حضرت ابن عمر سے کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے اور ہمیں یہ خدشہ ہے کہ یہ لوگ آپ کو حج سے روک دیں گے، حضرت ابن عمر نے کہا: تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے میں ایسا کروں گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کی نیت کر لی ہے، پھر حضرت ابن عمر چلے گئے حتیٰ کہ جب مقام ظاہر البیداء پر پہنچے تو کہا: حج اور عمرہ دونوں کا ایک حکم ہے۔ ابن رمح کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کی نیت کر لی ہے۔ حضرت ابن عمر نے مقام قدید میں ہدی خریدی، پھر روانہ ہوئے اور حج اور عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے حتیٰ کہ مکہ پہنچ گئے پھر انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی، انہوں نے اس پر کوئی زیادتی نہیں کی اور نہ قربانی کی، نہ سر منڈایا نہ بال کاٹے اور جو چیزیں ان پر (حج کے سبب) حرام ہوئی تھیں ان میں سے کسی کے لیے حلال نہیں ہوئے حتیٰ کہ قربانی کا دن آ گیا، پھر انہوں نے قربانی کی اور سر منڈایا اور ان کا خیال تھا کہ ان کے پہلے طواف سے حج اور عمرہ کا طواف (قدوم) پورا ہو گیا ہے، حضرت ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

۲۹۸۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ حِينَ قِيلَ لَهُ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ.

البخاری (۱۶۳۹-۱۶۹۳)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سے یہ قصہ روایت کیا گیا ہے اس حدیث کے شروع میں ہے کہ جب حضرت ابن عمر سے کہا گیا کہ لوگ آپ کو روک دیں گے تو انہوں نے کہا: میں اس وقت وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور اس حدیث کے آخر میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کیا تھا۔

۲۷- بَابٌ فِي الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج افراد حج قران اور عمرہ کا بیان

۲۹۸۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي رِوَايَةِ يَحْيَى قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۲۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم نے حج افراد کا احرام باندھا اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج افراد کا احرام باندھا۔

۲۹۸۵- وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا قَالَ بَكْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبَّى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا تَعُدُّونَنَا إِلَّا صِبْيَانًا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا.

البخاری (۴۳۵۳-۴۳۵۴) النسائی (۲۷۳۰)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔ بکر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر سے یہ روایت بیان کی تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف حج کا تلبیہ پڑھا تھا، بکر کہتے ہیں کہ میری حضرت انس سے پھر ملاقات ہوئی میں نے ان کو حضرت ابن عمر کا قول سنایا۔ حضرت انس نے کہا: کیا تم ہمیں بچہ سمجھتے ہو، میں نے خود سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا" یعنی آپ نے حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ تلبیہ کیا۔

۲۹۸۶- وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ كَأَنَّمَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کو ایک ساتھ جمع کیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے حج کا احرام باندھا تھا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس کو بتایا کہ

كُنَّا صِبْيَانًا. سابقہ حوالہ (۲۹۸۵)

حضرت ابن عمر نے کیا کہا ہے۔ حضرت انس نے فرمایا: گویا اس وقت ہم بچے تھے۔

۲۸- بَابُ مَا يَلْزَمُ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ، ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ، مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ

حج کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہونے والے شخص پر طواف اور سعی کے وجوب کا بیان

۲۹۸۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيَصْلُحُ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ أَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنْ كُنْتَ صَادِقًا.

النسائی (۲۹۲۶)

وبرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر پوچھا کیا وقوف عرفات سے پہلے میرا طواف کرنا صحیح ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: ہاں! اس نے کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو کہتے ہیں کہ عرفات جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف مت کر۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حج کیا اور عرفات جانے سے پہلے آپ نے طواف کیا، اب بتاؤ کہ رسول اللہ ﷺ کے قول پر عمل کرنا صحیح ہے یا ابن عباس کے قول پر؟ بشرطیکہ تم اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہو۔

۲۹۸۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا فَقَالَ فَأَيُّنَا أَوْ أَيُّكُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا. سابقہ حوالہ (۲۹۸۷)

وبرہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا: میں نے حج کا احرام باندھا ہوا ہے کیا میں طواف کر سکتا ہوں؟ آپ نے کہا: تمہیں اس میں کیا چیز مانع ہے؟ اس نے کہا: میں نے ابن فلاں کو دیکھا ہے وہ اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں اور آپ ہمیں ان سے زیادہ عزیز ہیں ہم نے دیکھا کہ دنیا کی محبت نے ان کو غافل کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: ہم میں اور تم میں کون ایسا ہے جس کو دنیا نے غافل نہ کر دیا ہو؟ پھر فرمایا کہ ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ میں سعی کی اور اللہ اور رسول کی سنت پیروی کرنے کے زیادہ لائق ہے بہ نسبت اس ابن فلاں کے جس کا تم نے ذکر کیا ہے۔ بشرطیکہ تم اپنے اسلام کے دعویٰ میں سچے ہو۔

۲۹- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ

عمرہ کرنے والا سعی سے اور حج کرنے والا طواف قدوم سے پہلے احرام

الْمُحْرِمُ بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذٰلِكَ الْقَارِنُ

نہیں کھول سکتا

۲۹۸۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

البخاری (۳۹۵- ۱۶۲۳- ۱۶۲۷- ۱۶۴۵- ۱۶۴۷- ۱۷۹۳) النسائی (۲۹۳۰- ۲۹۶۰- ۲۹۶۶) ابن ماجہ (۲۹۵۹)

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ ایک شخص نے عمرہ کا احرام باندھا، بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ میں سعی نہیں کی آیا وہ اپنی بیوی کے قریب جا سکتا ہے؟ حضرت ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات نماز پڑھی اور صفا اور مروہ میں سات مرتبہ سعی کی اور تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

۲۹۹۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

سابقہ حوالہ (۲۹۸۹)

ایک اور سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت ہے۔

۲۹- بَابُ مَا يَلْزَمُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى مِنَ الْبَقَاءِ عَلَى الْإِحْرَامِ وَتَرْكِ التَّحَلُّلِ

طواف اور سعی کرنے والے شخص پر (حج تک) حالت احرام میں باقی رہنے کے وجوب کا بیان

۲۹۹۱- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَيَحِلُّ أَمْ لَا فَإِنْ قَالَ لَكَ لَا يَحِلُّ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَا يَحِلُّ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ إِلَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَأَلَنِي فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ فَقُلْ لَهُ فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ وَمَا شَأْنُ أَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ فَعَلَا ذَلِكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ فَمَا بَالُهُ لَا يَأْتِينِي بِنَفْسِهِ يَسْأَلُنِي أَظُنُّهُ عِرَاقِيًّا قُلْتُ لَا

محمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ ایک عراقی نے ان سے کہا کہ عروہ بن زبیر سے پوچھو جس شخص نے حج کا احرام باندھا آیا وہ بیت اللہ کے طواف کے بعد حلال ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ کہیں کہ وہ حلال نہیں ہو سکتا تو ان سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو سکتا ہے۔ محمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے عروہ سے سوال کیا، عروہ نے کہا: جس شخص نے حج کا احرام باندھا ہے وہ حج پورا کیے بغیر حلال نہیں ہو سکتا۔ میں نے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو سکتا ہے، عروہ نے کہا: اس نے بری بات کہی، پھر وہ عراقی مجھ سے ملا اور مجھ سے پوچھا۔ میں نے اس کو عروہ کا فتویٰ سنایا، اس نے کہا: عروہ سے کہو: ایک شخص کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا ہے اور حضرت اسماء اور زبیر نے بھی ایسا ہی کیا ہے، محمد بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں

آخَرُ فَقَالَ لَهُ إِنَّهُ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا يَسْأَلُوْنَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوْا يَبْدَءُوْنَ بِشَيْءٍ حِيْنَ يَضَعُوْنَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّوْنَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّيْ وَخَالَتِيْ حِيْنَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَآنِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوْفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِيْ أُمِّيْ أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا وَقَدْ كَذَبَ فِيْمَا ذَكَرَ مِنْ ذَلِكَ.

البخاري (١٦١٤-١٦١٥-١٦٤١)

پھر عروہ کے پاس گیا اور ان سے یہ بیان کیا انہوں نے پوچھا یہ شخص کون ہے؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا انہوں نے کہا: کیا بات ہے، وہ خود میرے پاس آ کر کیوں نہیں سوال کرتا؟ میرا خیال ہے وہ عراقی ہوگا میں نے کہا: میں نہیں جانتا، عروہ نے کہا: وہ جھوٹ بولتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حج کیا اور مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ حدیث بیان کی کہ ﷺ کہ آپ نے سب سے پہلے وضو کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا اور انہوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر حج کے سوا کچھ نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر نے بھی اسی طرح کیا۔ پھر حضرت عثمان نے حج کیا۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا اور حج کے علاوہ کچھ نہیں کیا پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حج کیا پھر میں نے اپنے والد حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف اور حج کے علاوہ کچھ نہیں کیا اور میں نے مہاجرین اور انصار کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا، وہ اس کے سوا کچھ نہیں کرتے تھے اور سب سے آخر میں میں نے جس کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے، انہوں نے بھی عمرہ کے بعد حج کے احرام کو نہیں کھولا اور حضرت ابن عمران کے پاس موجود ہیں وہ ان سے سوال کیوں نہیں کرتے؟ اسی طرح جو صحابہ بھی گزر چکے ہیں جب وہ مکہ مکرمہ جاتے تھے تو سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ پھر وہ حلال نہیں ہوتے تھے اور میں نے اپنی والدہ حضرت اسماء اور اپنی خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا ہے کہ وہ مکہ جا کر سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتیں اور حلال نہیں ہوتی تھیں اور میری والدہ نے مجھے بتایا کہ وہ اور ان کی بہن اور حضرت زبیر اور فلاں فلاں شخص نے فقط عمرہ کیا جب انہوں نے حجر اسود کی تقبیل کر لی تو حلال ہو گئے اور عراقی نے اس مسئلہ میں جو کچھ کہا ہے جھوٹ کہا ہے۔

٢٩٩٢- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلٰى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَحَلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبِسْتُ ثِيَابِي ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُومِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشٰى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ. النسائي (٢٩٩٢) ابن ماجه (٢٩٨٣)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس ہدی ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جس شخص کے پاس ہدی نہیں ہے وہ حلال ہو جائے، میرے پاس ہدی نہیں تھی میں حلال ہو گئی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہدی تھی وہ حلال نہیں ہوئے، حضرت اسماء کہتی ہیں کہ میں اپنے کپڑے پہن کر گئی اور حضرت زبیر کے پاس جا بیٹھی، حضرت زبیر نے کہا: میرے پاس سے اٹھو، انہوں نے کہا: کیا تم کو یہ خدشہ ہے کہ میں تم پر جھپٹ پڑوں گی۔

٢٩٩٣- وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْخِي عَنِّي اسْتَرْخِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشٰى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ. سابقہ حوالہ (٢٩٩١)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر گئے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس میں ہے کہ حضرت زبیر نے ان سے کہا: مجھ سے دور رہو، مجھ سے دور رہو۔ حضرت اسماء نے کہا: کیا تم کو یہ خدشہ ہے کہ میں تم پر جھپٹ پڑوں گی۔

٢٩٩٤- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ أَنَّ مَوْلٰى أَسْمَاءَ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ. البخاري (١٧٩٦)

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب بھی مقام حجون سے گزرتیں تو فرماتیں: اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر صلوٰۃ نازل فرمائے، ہم آپ کے ساتھ یہاں ٹھہرے تھے ان دنوں ہمارے پاس سامان کم تھا اور سواریاں بھی کم تھیں اور زاد راہ بھی کم تھا۔ میں، میری بہن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فلاں فلاں شخص نے عمرہ کیا، ہم بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہو کر حلال ہو گئے، پھر شام کو ہم نے حج کا احرام باندھا۔

٣٠- بَابٌ فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ

حج تمتع کا بیان

٢٩٩٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ

مسلم قری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن

عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ هٰذِهٖ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيهَا فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٧٢٣)

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا: آیا حج میں تمتع کرنا جائز ہے؟ انہوں نے اس کی اجازت دیدی اور حضرت ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس سے منع کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس نے کہا: یہ حضرت ابن الزبیر کی والدہ ہیں جو یہ حدیث بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تمتع کی اجازت دی، ان کے پاس جاؤ اور ان سے یہ مسئلہ پوچھو، لوگوں نے جا کر حضرت ابن الزبیر کی والدہ سے یہ سوال کیا، وہ ایک بھاری جسم کی نابینا عورت تھیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمتع کی اجازت دی ہے۔

٢٩٩٦- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٧٢٣)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے۔ بعض راویوں نے متعہ کا لفظ استعمال کیا ہے، "متعة الحج" کا لفظ نہیں اور امام مسلم نے کہا: پتہ نہیں اس سے متعہ الحج مراد ہے یا متعۃ النساء۔

٢٩٩٧- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ الْقُرِّيُّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ. ابوداؤد (١٨٠٤) النسائی (٢٨١٣)

مسلم قری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا، پھر (عمرہ کے بعد) نبی ﷺ حلال ہوئے نہ وہ صحابہ جو ہدی لائے تھے اور باقی صحابہ حلال ہو گئے اور طلحہ بن عبید اللہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے ساتھ ہدی تھی اور وہ حلال نہیں ہوئے۔

٢٩٩٨- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَحَلَّا. سابقہ حوالہ (٢٩٩٧)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ اور ایک اور شخص کے پاس ہدی نہیں تھی اور وہ دونوں حلال ہو گئے۔

٣١- بَابُ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز

٢٩٩٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (زمانہ جاہلیت میں) لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر سب سے بڑا گناہ ہے اور وہ محرم کے مہینہ کو صفر قرار دیتے تھے، وہ کہتے تھے کہ جب اونٹوں کی

الْمُحَرَّمَ صَفَرَ وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَةَ أَرْبَعٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ. البخاری (۱۵٦٤-۳۸۳۲) النسائی (۲۸۱۳)

ختم ہو جائیں اور راستہ سے حاجیوں کے نشان قدم مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے تو عمرہ کرنے والوں کے لیے عمرہ حلال ہو جاتا ہے۔ جب ذوالحج کی چار تاریخ کو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ احرام باندھے ہوئے مکہ میں آئے تو آپ نے حکم دیا کہ اس احرام کو عمرے کا احرام کر ڈالو، صحابہ کرام پر یہ بات گراں گزری۔ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم کس طرح حلال ہوں؟ فرمایا: پورے حلال ہو جاؤ۔

۳۰۰۰- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً. البخاری (۱۰۸۵) النسائی (۲۸۷۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ چار ذوالحجہ کو رسول اللہ ﷺ حج کا احرام باندھے ہوئے آئے، آپ نے صبح کی نماز پڑھی، صبح کی نماز پڑھنے کے بعد آپ نے فرمایا: جو شخص اس احرام کو عمرے کا احرام قرار دینا چاہے وہ اس کو عمرے کا احرام قرار دے دے۔

۳۰۰۱- وَحَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ فَقَالَا كَمَا قَالَ نَصْرٌ أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ وَأَمَّا أَبُو شِهَابٍ فَفِي رِوَايَتِهِ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نُهِلُّ بِالْحَجِّ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ خَلَا الْجَهْضَمِيِّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْهُ. سابقہ حوالہ (۳۰۰۰)

ایک اور سند سے یہ حدیث اختلاف الفاظ کے ساتھ مروی ہے، روح اور یحییٰ بن کثیر نے نصر کی طرح روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا اور ابو شہاب کی روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے درآں حالیکہ ہم سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور جہضمی کی روایت کے علاوہ باقی سب کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام بطحاء میں صبح کی نماز پڑھی۔

۳۰۰۲- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً.

سابقہ حوالہ (۳۰۰۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ چار ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے، آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اس احرام کو عمرہ کا احرام کر دیں۔

۳۰۰۳- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز مقام ذی طویٰ میں پڑھی اور

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ بِذِيْ طُوًى وَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحَوِّلُوْا إِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ. سابقہ حوالہ (۳۰۰۰)

چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے، اور صحابہ کو حکم دیا کہ جن کے پاس ہدی نہیں ہے وہ اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کر دیں۔

۳۰۰۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ابوداود (۱۷۹۰) النسائی (۲۸۱٤)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے نفع حاصل کیا ہے، پس جس کے پاس ہدی نہیں ہے وہ پوری طرح حلال ہو جائے کیونکہ قیامت تک کے لیے عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔

۳۰۰۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِيْ نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَنِيْ بِهَا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ فَأَتَانِيْ آتٍ فِيْ مَنَامِيْ فَقَالَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ رَأَيْتُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

البخاری (۱۵٦۷-۱٦۸۸)

ابو جمرہ ضبعی کہتے ہیں کہ میں نے تمتع کیا، لوگوں نے مجھ کو اس سے منع کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جا کر ان سے تمتع کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے مجھے تمتع کرنے کا حکم دیا۔ میں جا کر بیت اللہ میں سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کسی آنے والے نے میرے پاس آ کر کہا عمرہ قبول کیا گیا اور حج کو نیک قرار دیا گیا ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس کے پاس آ کر انہیں اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے کہا اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، ابوالقاسم ﷺ کی یہی سنت ہے۔

۳۲- بَابُ إِشْعَارِ الْهَدْيِ وَتَقْلِيْدِهِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام کے وقت قربانی میں اشعار کرنا اور قلادہ ڈالنا

۳۰۰٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ.

ابوداود (۱۷۵۲-۱۷۵۳) الترمذی (۹۰٦) النسائی (۲۷۷۲)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز پڑھی پھر اپنی اونٹنی کو منگوایا اور اس کے کوہان کے اوپر دائیں طرف اشعار کیا (چیر دیا) جس سے خون بہا، پھر اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈالا، پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے، جب مقام بیداء پر اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے حج کا احرام باندھا۔

۲۷۷۳-۲۷۸۱-۲۷۹۰) ابن ماجہ (۳۰۹۷)

۳۰۰۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَمْ يَقُلْ صَلَّى بِهَا الظُّهْرَ. سابقہ حوالہ (۳۰۰۶)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے کہ جب نبی ﷺ ذوالحلیفہ آئے اس میں ظہر کی نماز پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۰۰۰- بَابُ قَوْلِهِ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هَذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ

حضرت ابن عباس سے لوگوں کا کہنا کہ آپ کے فتویٰ نے لوگوں کو پریشان کر دیا

۳۰۰۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا هَذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ وَإِنْ رَغِمْتُمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٦٤٦٠)

اعرج کہتے ہیں کہ بنو ہجیم کے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: اس فتویٰ سے لوگوں میں شور مچ گیا ہے کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کیا وہ حلال ہو گیا، حضرت ابن عباس نے کہا: یہ تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے خواہ تم کو ناگوار ہو۔

۳۰۰۹- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ عُمْرَةٌ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ وَإِنْ رَغِمْتُمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٦٤٦٠)

ابوحسان کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس سے کہا گیا کہ لوگوں میں اس مسئلہ سے بہت شور مچ گیا ہے کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا وہ حلال ہو گیا اور وہ اس کو عمرہ کر لے، حضرت ابن عباس نے فرمایا: یہ تمہارے نبی ﷺ کی سنت ہے، خواہ تم کو ناگوار ہو۔

۳۰۱۰- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ وَكَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. البخاری (٤٣٩٦)

عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے کہ بیت اللہ کا طواف کرنے سے حلال ہو جاتا ہے خواہ وہ شخص حج کرنے والا ہو یا عمرہ کرنے والا ہو۔ راوی نے عطاء سے پوچھا کہ ابن عباس نے یہ مسئلہ کہاں سے نکالا، انہوں نے کہا: قرآن مجید کی اس آیت سے "ثم محلها الى البيت العتيق" "قربانی کے ذبح ہونے کی جگہ بیت اللہ ہے"۔ راوی نے کہا: قربانی تو عرفات سے آنے کے بعد ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت ابن عباس یہی کہتے ہیں خواہ وہ عرفات سے پہلے ہو یا بعد اور اس کا استنباط وہ اس حدیث سے کرتے تھے جب حجۃ الوداع میں نبی ﷺ نے صحابہ کو

احرام کھولنے کا حکم دیا تھا۔

٣٣- بَابُ جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَنَّهُ لَا يَجِبُ حَلْقُهُ وَأَنَّهُ يُسْتَحَبُّ كَوْنُ حَلْقِهِ أَوْ تَقْصِيرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ

عمرہ کرنے والے کے سر منڈانے اور بال کٹانے کا بیان

٣٠١١- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ أَعَلِمْتَ أَنِّي قَدْ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَعْلَمُ هٰذِهِ إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ.

البخاري (١٧٣٠) ابوداود (١٨٠٢-١٨٠٣) النسائي (٢٧٣٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم جانتے ہو کہ میں نے مروہ کے قریب تیر کے پیکان سے نبی ﷺ کے سر کے بال کاٹے تھے' میں نے ان سے کہا: مجھے اس کا علم نہیں۔ اس کے آپ ذمہ دار ہیں۔

٣٠١٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ.

سابقہ حوالہ (٣٠١١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ میں نے مروہ پر تیر کے پیکان سے رسول اللہ ﷺ کے بال کاٹے یا کہا کہ میں نے دیکھا کہ آپ مروہ پر تیر کے پیکان سے بال کٹوا رہے ہیں۔

٠٠٠- بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ

تمتع اور قران کا جواز

٣٠١٣- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا إِلَى مِنًى أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ.

مسلم تحفة الاشراف (٤٣٢٢)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے درآں حالیکہ ہم بلند آواز سے حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے، جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے حکم دیا کہ جن لوگوں نے ہدی روانہ کی ہے ان کے سوا باقی لوگ اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کر دیں، پھر جب ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو ہم منیٰ گئے اور ہم نے حج کا احرام باندھا۔

٣٠١٤- وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے درآں حالیکہ ہم بآواز بلند حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٢٢)

٣٠١٥- وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا. مسلم (٣٤٠٣)

ابو نضرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا ان کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما متعوں میں اختلاف کر رہے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ دو متعے کیے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم کو ان سے منع کر دیا، پھر ہم نے ان کو نہیں کیا۔

٣٤- بَابُ إِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَدْيِهِ

نبی کریم ﷺ کے احرام اور قربانی کا جانور ساتھ لے جانے کا بیان

٣٠١٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمَ أَهْلَلْتَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ.

البخاری (١٥٥٨) الترمذی (٩٥٦)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے آئے، نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ حضرت علی نے کہا: میں نے وہی نیت کی تھی جو رسول اللہ ﷺ کی نیت ہے، آپ نے فرمایا: اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

٣٠١٧- وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ بَهْزٍ لَحَلَلْتُ. سابقہ حوالہ (٣٠١٦)

ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی روایت ہے۔

٣٠١٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَقَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا.

ابوداؤد (١٧٩٥) النسائی (٢٧٢٨) ابن ماجہ (٢٩٦٨)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور فرمایا: **لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔**

٣٠١٩- وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ وَحُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا وَقَالَ حُمَيْدٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا"۔ ایک اور روایت ہے کہ حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو "لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ" کہتے ہوئے سنا۔

قال انس رضي الله تعالى عنه سمعت رسول الله ﷺ يقول لبيك بعمرة وحج. سابقہ حوالہ (٣٠١٨)

٣٠٢٠- وحدثنا سعيد بن منصور وعمرو الناقد وزهير بن حرب جميعا عن ابن عيينة قال سعيد حدثنا سفيان حدثني الزهري عن حنظلة الاسلمي قال سمعت ابا هريرة رضي الله تعالى عنه يحدث عن النبي ﷺ قال والذي نفسي بيده ليهلن ابن مريم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او ليثنينهما. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٢٩٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بلاشبہ حضرت ابن مریم فج الروحاء میں حج یا عمرہ یا دونوں کا تلبیہ کہیں گے۔

٣٠٢١- وحدثناه قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن ابن شهاب بهذا الاسناد مثله قال والذي نفس محمد بيده. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٢٩٣)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں ہے کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔

٣٠٢٢- وحدثنيه حرملة بن يحيى اخبرنا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب عن حنظلة بن علي الاسلمي انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ والذي نفسي بيده بمثل حديثهما. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٢٩٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

٣٥- باب بيان عدد عمر النبي ﷺ وزمانهن

رسول اللہ ﷺ کے عمروں کی تعداد

٣٠٢٣- وحدثنا هداب بن خالد حدثنا همام حدثنا قتادة ان انسا رضي الله تعالى عنه اخبره ان رسول الله ﷺ اعتمر اربع عمر كلهن في ذي القعدة الا التي مع حجته عمرة من الحديبية او زمن الحديبية في ذي القعدة وعمرة من العام المقبل في ذي القعدة وعمرة من جعرانة حيث قسم غنائم حنين في ذي القعدة وعمرة مع حجته. البخاري (١٧٧٨-١٧٧٩-١٧٨٠-٣٠٦٦-٤١٤٨) ابوداود (١٩٩٤) الترمذي (٨١٥)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے ہیں اور یہ سب ذوالقعدہ میں کیے ہیں، سوا اس ایک عمرے کے جو آپ نے اپنے حج کے ساتھ کیا تھا، ایک عمرہ حدیبیہ تھا جو (صلح) حدیبیہ کے زمانہ میں ذوالقعدہ میں کیا، دوسرا اس کے بعد والے سال ذوالقعدہ میں کیا، تیسرا عمرہ جعرانہ جب آپ نے غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا، یہ بھی ذوالقعدہ میں کیا اور چوتھا عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا۔

٣٠٢٤- وحدثنا محمد بن مثنى حدثني عبد الصمد حدثنا همام حدثنا قتادة قال سالت انسا رضي الله تعالى عنه كم حج رسول الله ﷺ قال حجة واحدة واعتمر اربع عمر ثم ذكر بمثل حديث هداب. سابقہ حوالہ (٣٠٢٣)

قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا: رسول اللہ ﷺ نے کتنے حج کیے؟ انہوں نے کہا کہ (فرضیت حج کے بعد) آپ نے ایک حج کیا ہے اور چار عمرے کیے ہیں۔

٣٠٢٥- وحدثني زهير بن حرب حدثنا الحسن بن موسى حدثنا زهير عن أبي إسحق قال سألت زيد ابن أرقم كم غزوت مع رسول الله ﷺ قال سبع عشرة قال وحدثني زيد ابن أرقم أن رسول الله ﷺ غزا تسع عشرة وأنه حج بعد ما هاجر حجة واحدة حجة الوداع قال أبو إسحق وبمكة أخرى. البخاری(٣٩٤٩-٤٤٠٤-٤٤٧١)مسلم(٤٦٦٩-٤٦٧٠)الترمذی(١٦٧٦)

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے؟ انہوں نے کہا: سترہ میں اور حضرت زید بن ارقم نے مجھے بتلایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوات میں شرکت کی ہے اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا ہے جو حجۃ الوداع ہے۔ ابو اسحاق نے کہا کہ مکہ میں رہتے ہوئے آپ نے ایک اور حج بھی کیا۔

٣٠٢٦- وحدثني هارون بن عبد الله أخبرنا محمد بن بكر البرساني أخبرنا ابن جريج قال سمعت عطاء يخبر قال أخبرني عروة بن الزبير رضي الله تعالى عنهما قال كنت أنا وابن عمر مستندين إلى حجرة عائشة رضي الله تعالى عنها وإنا لنسمع ضربها بالسواك تستن قال فقلت يا أبا عبد الرحمن اعتمر النبي ﷺ في رجب قال نعم فقلت لعائشة رضي الله تعالى عنها أي أمتاه ألا تسمعين ما يقول أبو عبد الرحمن قالت وما يقول قلت يقول اعتمر النبي ﷺ في رجب فقالت يغفر الله لأبي عبد الرحمن لعمري ما اعتمر في رجب وما اعتمر من عمرة إلا وإنه لمعه قال وابن عمر يسمع فما قال لا ولا نعم سكت.

البخاری(١٧٧٦_١٧٧٧)الترمذی(٩٣٦)ابن ماجہ(٢٩٩٨)

عروہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسواک کر رہی تھیں اور ہم ان کی مسواک کرنے کی آواز سن رہے تھے، میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! کیا نبی ﷺ نے رجب میں عمرہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ سے کہا: اے میری ماں! کیا آپ نہیں سن رہیں جو ابو عبدالرحمٰن کہہ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا: وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے کہا: وہ کہہ رہے ہیں کہ نبی ﷺ نے رجب میں عمرہ کیا ہے' حضرت عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن کی مغفرت فرمائے۔ مجھے اپنی زندگی کی قسم! آپ نے رجب میں عمرہ نہیں کیا، آپ نے رجب میں عمرہ نہیں کیا اور آپ نے جب بھی عمرہ کیا تو ابن عمر آپ کے ساتھ تھے، عروہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر یہ سب سن رہے تھے۔ انہوں نے نہ کہا نہ ہاں کہا' وہ خاموش رہے۔

٣٠٢٧- وحدثنا إسحق بن إبراهيم أخبرنا جرير عن منصور عن مجاهد قال دخلت أنا وعروة ابن الزبير رضي الله تعالى عنهما المسجد فإذا عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما جالس إلى حجرة عائشة رضي الله تعالى عنها والناس يصلون الضحى في المسجد فسألناه عن صلاتهم فقال بدعة فقال له عروة رضي الله تعالى عنه يا أبا عبد الرحمن كم اعتمر رسول الله ﷺ

مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں اور عروہ مسجد نبوی میں گئے وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے حضرت ابن عمر سے اس نماز کے بارے میں سوال کیا، حضرت ابن عمر نے فرمایا: بدعت ہے، پھر عروہ نے ان سے دریافت کیا: اے ابو عبدالرحمٰن! رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے ہیں؟ انہوں نے کہا: چار

فَقَالَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ أَلَا تَسْمَعِينَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَتْ وَمَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ. البخاري(١٧٧٥-٤٢٥٣-٤٢٥٤)ابوداؤد(١٩٩٢)الترمذي(٩٣٧)

عمرے کیے ہیں اور ان میں سے ایک عمرہ رجب میں کیا ہے، ہم نے ان کی بات کا رد کرنا یا جھٹلانا ناپسند کیا، پھر ہم نے حجرے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو عروہ نے کہا: اے ام المومنین! کیا آپ سن رہی ہیں ابو عبدالرحمٰن کیا کہہ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا: وہ کیا کہتے ہیں؟ عروہ نے کہا: وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے ہیں اور ان میں سے ایک عمرہ رجب میں کیا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے، رسول اللہ ﷺ نے جب بھی عمرہ کیا ابو عبدالرحمٰن ان کے ساتھ تھے اور آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

٣٦- بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت

٣٠٢٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَنَسِيتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً. البخاري(١٧٨٢)النسائي(٢١٠٩)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت سے کہا (راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے اس عورت کا نام بھی لیا تھا لیکن میں بھول گیا) تم ہمارے ساتھ حج کرنے کیوں نہیں جاتیں، اس نے کہا: ہمارے پانی لانے کے دو ہی اونٹ تھے، ایک پر میرا شوہر اور بیٹا حج کرنے کے لیے گیا ہوا ہے اور دوسرا اونٹ ہمارا پانی لانے کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔

٣٠٢٩- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِأَبِي فُلَانٍ زَوْجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا وَكَانَ الْآخَرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غُلَامُنَا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي. البخاري(١٨٦٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت تھی ام سنان کہا جاتا تھا، اس سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کیا چیز مانع ہے؟ اس نے کہا: میرے شوہر کے دو اونٹ تھے ایک پر وہ اور ان کا بیٹا حج کے لیے گیا ہے اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی لاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا فرمایا: میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔

٣٧- بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجِ مِنْهَا مِنَ

مکہ مکرمہ میں بالائی حصے سے داخل ہونے اور نچلے حصے سے نکلنے کا استحباب

الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى

٣٠٣٠- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى.
وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ.

البخاري (١٥٧٦) ابوداؤد (١٨٦٦) النسائي (٢٨٦٥)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ درخت والے راستہ سے نکلتے اور معرس کے راستہ سے واپس آتے اور جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو بالائی گھاٹی سے داخل ہوتے اور جب وہاں سے نکلتے تو نچلی گھاٹی سے نکلتے۔

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٣٠٣١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا. البخاري (١٥٧٧) ابوداؤد (١٨٦٩) الترمذي (٨٥٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لاتے تو بالائی جانب سے داخل ہوتے اور جب لوٹتے تو نیچے کی جانب سے لوٹتے۔

٣٠٣٢- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ اَبِيْ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ اَبِيْ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ. البخاري (١٥٧٨) ابوداؤد (١٨٦٨)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے جو مکہ کا بالائی حصہ ہے، ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد ان دونوں جانبوں سے داخل ہوتے تھے اور اکثر کداء کی جانب سے داخل ہوتے تھے۔

٣٨- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَبِيْتِ بِذِيْ طُوًى عِنْدَ اِرَادَةِ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِهَا وَدُخُوْلِهَا نَهَارًا

مکہ میں داخل ہوتے وقت ذی طویٰ میں رات گزارنے کا استحباب

٣٠٣٣- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيْدٍ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ يَحْيٰى اَوْ قَالَ حَتّٰى اَصْبَحَ.

البخاري (١٥٧٤)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح ہونے تک ذی طویٰ میں رات گزاری، پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، حضرت عبداللہ بن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے تھے، ابن سعید کی روایت میں ہے حتیٰ کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھی۔ یا کہا: یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

٣٠٣٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَهُ.

البخاري (٥٥٣)-١٥٧٣-١٧٦٩) ابوداؤد (١٨٦٥)

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر جب بھی مکہ آتے تھے، ذی طویٰ میں رات گزارتے تھے حتیٰ کہ صبح کرتے اور غسل کرتے پھر دن میں مکہ داخل ہوتے تھے، وہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

٣٠٣٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَيَبِيتُ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ.

البخاري (٤٩١) النسائي (٢٨٦٢)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی مکہ تشریف لاتے تو ذی طویٰ میں اترتے اور رات وہیں گزارتے حتیٰ کہ صبح کی نماز پڑھتے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کی جگہ ایک بڑے ٹیلے پر ہے اس مسجد میں نہیں ہے جو بعد میں بنائی گئی، لیکن اس کے نیچے ایک بڑے ٹیلے پر ہے۔

٣٠٣٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ يَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشْرَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ﷺ۔ البخاري (٤٩٢)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس طویل پہاڑ کی دونوں چوٹیوں کے درمیان قبلہ کی طرف منہ کرتے اور جو مسجد وہاں بنی ہوئی ہے اس کو ٹیلے کے بائیں طرف کر دیتے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کی جگہ اس کالے ٹیلے سے نیچے ہے۔ اس کالے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ کر یا کم وبیش اور پھر اس لمبے پہاڑ کے دونوں ٹیلوں کی طرف منہ کر کے جو تمہارے اور بیت اللہ شریف کے درمیان ہے نماز ادا فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ جاتے وقت ذی طویٰ میں رات گزارنا چاہیے اور صبح تک وہیں رہے اور صبح کی نماز پڑھ کر غسل کر کے مکہ میں دن کے وقت داخل ہو۔

٣٩- بَابُ اسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ وَالْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ فِي الْحَجِّ

حج اور عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کا استحباب

٣٠٣٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے تو پہلے تین چکروں میں تیز تیز دوڑ کر طواف کرتے اور باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق چلتے اور جب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے تو دو سبز نشانوں کے درمیان دوڑتے تھے، نافع

الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹٦٨)

کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۰۲۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. البخاری (۱٦۱٦) ابوداود (۱۸۹۳) النسائی (۲۹٤۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مکہ) آنے کے بعد جب حج یا عمرہ کا پہلا طواف کرتے تو تین مرتبہ دوڑ کر طواف کرتے اور چار مرتبہ معمول کے مطابق چل کر طواف کرتے۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے (دوڑ لگاتے)۔

۳۰۳۹- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ.

البخاری (۱٦۰۳) النسائی (۲۹٤۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لاتے تو حجر اسود کو بوسہ دیتے اور آنے کے بعد پہلے طواف کے سات میں سے تین چکروں میں دوڑتے۔

۳۰٤۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۳۵)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل فرمایا اور باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق چلے۔

۳۰٤۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَهُ. ابوداود (۱۸۹۱)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

۳۰٤۲- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ.

الترمذی (۸۵۷) النسائی (۲۹٤٤) ابن ماجہ (۲۹۵۱)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل فرمایا یہاں تک کہ اس تک تین چکر پورے ہو گئے۔

٣٠٤٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ. ابن ماجہ، رقم (٣٠٤٢) -

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل فرمایا۔

٣٠٤٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشْيَ أَرْبَعَةِ أَطْوَافٍ أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ قَالَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثًا وَيَمْشُوا أَرْبَعًا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا أَسُنَّةٌ هُوَ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ وَمَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ هَذَا مُحَمَّدٌ هَذَا مُحَمَّدٌ حَتَّى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ.

ابوداؤد (١٨٨٥)

ابو الطفیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ مجھے بیت اللہ کے طواف اور اس میں تین مرتبہ رمل کرنے اور چار مرتبہ معمول کے مطابق چلنے کے بارے میں بتاؤ، کیا یہ سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم اس کو سنت کہتی ہے، حضرت ابن عباس نے فرمایا: وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی، میں نے کہا: آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو کفار مکہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب دبلے ہونے کی وجہ سے طواف نہیں کر سکتے، انہوں نے کہا کہ مشرکین آپ سے حسد کرتے تھے، پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ طواف کے پہلے تین چکروں میں کندھے ہلا ہلا کر تیز تیز چلیں (دوڑیں) اور باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق چلیں۔ ابو الطفیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا: مجھے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کے بارے میں بھی بتلایئے کیا سوار ہو کر طواف کرنا سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم سوار ہو کر طواف کرنے کو سنت کہتی ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا: وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی، میں نے کہا: آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی؟ حضرت ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بہت ہجوم اکٹھا ہو گیا لوگ کہتے تھے کہ یہ محمد ہیں' یہ محمد ہیں' (ﷺ) حتیٰ کہ جوان عورتیں بھی گھروں سے نکل آئیں اور رسول اللہ ﷺ اپنے سامنے سے لوگوں کو نہیں ہٹاتے تھے، غرضیکہ جب بھیڑ بہت زیادہ ہو گئی تو آپ سوار ہو گئے اور پیدل چلنا اور دوڑنا افضل ہے۔

٣٠٤٥- وحدثنا محمد بن المثنى حدثنا يزيد أخبرنا الجريري بهذا الإسناد نحوه غير أنه قال وكان أهل مكة قوم حسدة ولم يقل يحسدونه. سابقہ حوالہ (٣٠٤٤)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں ہے کہ اہل مکہ حاسد تھے۔

٣٠٤٦- وحدثنا ابن أبي عمر حدثنا سفيان عن ابن أبي حسين عن أبي الطفيل قال قلت لابن عباس إن قومك يزعمون أن رسول الله ﷺ رمل بالبيت وبين الصفا والمروة وهي سنة قال صدقوا وكذبوا.

سابقہ حوالہ (٣٠٤٤)

ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: آپ کی قوم کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے طواف میں رمل کیا تھا اور صفا اور مروہ میں سعی کی تھی اور یہ سنت ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا: وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی۔

٣٠٤٧- وحدثني محمد بن رافع حدثنا يحيى بن آدم حدثنا زهير عن عبد الملك بن سعيد بن الأبجر عن أبي الطفيل قال قلت لابن عباس رضي الله تعالى عنهما أراني قد رأيت رسول الله ﷺ قال فصفه لي قال قلت رأيته عند المروة على ناقة وقد كثر الناس عليه قال فقال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ذاك رسول الله ﷺ إنهم كانوا لا يدعون عنه ولا يكهرون.

سابقہ حوالہ (٣٠٤٤)

ابو الطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا: میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، حضرت ابن عباس نے کہا: مجھ سے بیان کرو۔ میں نے کہا: میں نے آپ کو مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا، آپ کے گرد لوگوں کا ہجوم تھا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تھے، کیونکہ صحابہ کی عادت تھی کہ وہ آپ کو چھوڑتے تھے نہ دور ہوتے تھے۔

٣٠٤٨- وحدثني أبو الربيع الزهراني حدثنا حماد يعني ابن زيد عن أيوب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قدم رسول الله ﷺ وأصحابه مكة وقد وهنتهم حمى يثرب قال المشركون إنه يقدم عليكم غدا قوم قد وهنتهم الحمى ولقوا منها شدة فجلسوا مما يلي الحجر وأمرهم النبي ﷺ أن يرملوا ثلاثة أشواط ويمشوا ما بين الركنين ليرى المشركون جلدهم فقال المشركون هؤلاء الذين زعمتم أن الحمى قد وهنتهم هؤلاء أجلد من كذا وكذا قال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ولم يمنعه أن يأمرهم أن يرملوا الأشواط كلها إلا الإبقاء عليهم.

البخاري (١٦٠٢-٤٢٥٦) ابوداود (١٨٨٦) النسائي (٢٩٤٥)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب مکہ تشریف لائے درآں حالیکہ انہیں مدینہ کے بخار نے کمزور کیا ہوا تھا، مشرکین نے کہا تھا کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں گے جنہیں بخار نے دبلا کر دیا ہے اور انہیں اس سے تکلیف پہنچی ہے، مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل کریں (کندھے ہلا کر دوڑیں) اور دو رکنوں کے درمیان معمول کے مطابق چلیں تاکہ آپ مشرکین کو صحابہ کی توانائی دکھائیں۔ مشرکین نے دیکھ کر کہا: یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں تم کہتے تھے کہ ان کو بخار نے کمزور کر دیا ہے یہ تو فلاں فلاں سے بھی زیادہ طاقت ور ہیں، حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ آپ نے تمام چکروں میں رمل کرنے کا حکم ان کی تھکاوٹ کے خیال سے نہیں دیا تھا۔

٣٠٤٩- وحدثنا عمرو الناقد وابن أبي عمر وأحمد

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں

بن عبدة جميعا عن ابن عيينة قال ابن عبدة حدثنا سفيان عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال إنما سعى رسول الله ﷺ ورمل بالبيت ليري المشركين قوته. البخاري (١٦٤٩-٤٢٥٧) النسائي (٢٩٧٩)

کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے طواف میں اس لیے رمل کیا تھا کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔

٤٠- باب استحباب استلام الركنين اليمانيين في الطواف

طواف میں یمانی رکنوں کی تعظیم کا استحباب

٣٠٥٠- وحدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا الليث ح وحدثنا قتيبة حدثنا ليث عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما أنه قال لم أر رسول الله ﷺ يمسح من البيت إلا الركنين اليمانيين.

البخاري (١٦٠٩) ابوداؤد (١٨٧٤) النسائي (٢٩٤٩)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے صرف دو ارکان یمانیہ کی تعظیم کرتے تھے۔

٣٠٥١- وحدثني أبو الطاهر وحرملة قال أبو الطاهر أخبرنا عبد الله بن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن سالم عن أبيه رضي الله تعالى عنه قال لم يكن رسول الله ﷺ يستلم من أركان البيت إلا الركن الأسود والذي يليه من نحو دور الجمحيين.

النسائي (٢٩٥١) ابن ماجہ (٢٩٤٦)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے ارکان میں سے صرف حجر اسود اور اس کے ساتھ والے کونے کی تعظیم کرتے تھے جو بنو جمح کے مکانوں کی سمت ہے۔

٣٠٥٢- وحدثنا محمد بن المثنى حدثنا خالد بن الحارث عن عبيد الله عن نافع عن عبد الله رضي الله تعالى عنه ذكر أن رسول الله ﷺ كان لا يستلم إلا الحجر والركن اليماني. النسائي (٢٩٤٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صرف حجر اسود اور رکن یمانی کی تعظیم کرتے تھے۔

٣٠٥٣- وحدثنا محمد بن المثنى وزهير بن حرب وعبيد الله بن سعيد جميعا عن يحيى القطان قال ابن المثنى حدثنا يحيى عن عبيد الله حدثني نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال ما تركت استلام هذين الركنين اليماني والحجر مذ رأيت رسول الله ﷺ يستلمهما في شدة ولا رخاء.

البخاري (١٦٠٦) النسائي (٢٩٥٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کی تعظیم کرتے دیکھا ہے تب سے میں نے ان دو رکنوں کی تعظیم کو کبھی نہیں چھوڑا شدت میں نہ آسانی میں۔

٣٠٥٤- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وابن نمير جميعا عن أبي خالد قال أبو بكر حدثنا أبو خالد

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا پھر ہاتھ کو چوم لیا اور فرمایا: جب سے میں نے

وَالْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۱۰)

رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے بھی اس کو ترک نہیں کیا۔

۳۰۵۵- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۵۷۷۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دو یمانی رکنوں کے علاوہ اور کسی رکن کی تعظیم کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۴۱- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان

۳۰۵۶- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرٌو ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ.

البخاری (۱۶۰۵-۱۶۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا: بخدا! میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بھی بوسہ نہ دیتا۔

۳۰۵۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۵۶۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا: میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

۳۰۵۸- وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَالْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ يَعْنِي عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ

عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے: بخدا! میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے تو نفع دیتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا

أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِي رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَأَبِي كَامِلٍ رَأَيْتُ الْأُصَيْلِعَ. ابن ماجہ(٢٩٤٣)

ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

٣٠٥٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ. البخاری(١٥٩٧) ابوداود(١٨٧٣) الترمذی(٨٦٠) النسائی(٢٩٣٧)

عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے: میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں، حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

٣٠٦٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا. النسائی(٢٩٣٦)

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس سے چمٹ گئے اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تجھے بہت چاہتے تھے۔

٣٠٦١- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ وَلَكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا وَلَمْ يَقُلْ وَالْتَزَمَهُ. سابقہ حوالہ(٣٠٦٠)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے، اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تجھے بہت چاہتے تھے اور اس میں یہ نہیں ہے کہ حضرت عمر حجر اسود سے چمٹ گئے۔

٤٢- بَابُ جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَنَحْوِهِ لِلرَّاكِبِ

اونٹ وغیرہ پر سوار ہو کر طواف کرنے کا جواز

٣٠٦٢- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ. البخاری(١٦٠٧) النسائی(٢٩٥٤-٧١٢) ابن ماجہ(٢٩٤٨)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر (سوار ہو کر) طواف کیا اور چھڑی سے حجر اسود کی تعظیم کی۔

٣٠٦٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ لِأَنْ يَرَاهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ کا طواف اپنی سواری پر بیٹھ کر کیا اور اپنی چھڑی سے حجر اسود کی تعظیم کی تاکہ بلند ہونے کی وجہ سے لوگ آپ کو دیکھ لیں اور آپ سے

النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ.

ابوداؤد (۱۸۸۰)

سوالات کر سکیں کیونکہ لوگوں نے آپ کو گھیرا ہوا تھا۔

۳۰۶۴- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْأَلُوهُ فَقَطْ. سابقہ حوالہ (۳۰۶۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنی سواری پر بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا تاکہ بلند ہونے کی وجہ سے لوگ آپ کو دیکھ لیں اور آپ سے سوالات کر سکیں کیونکہ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔

۳۰۶۵- وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ. النسائی (۲۹۲۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں کعبہ کے گرد اپنے اونٹ پر طواف کیا، آپ نے حجر اسود کی تعظیم کی، آپ نے لوگوں کے ہٹائے جانے کو ناپسند کرنے کے سبب سے سوار ہو کر طواف کیا تھا۔

۳۰۶۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ ابْنُ خَرَّبُوذَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ.

ابوداؤد (۱۸۷۹) ابن ماجہ (۲۹۴۹)

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، آپ اپنی چھڑی سے حجر اسود کو چھوتے پھر اس چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔

۳۰۶۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ.

البخاری (۴۶۴-۱۶۱۹-۱۶۲۶-۱۶۳۳-۴۸۵۳) ابوداؤد (۱۸۸۲) النسائی (۲۹۲۵-۲۹۲۷) ابن ماجہ (۲۹۶۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے بیمار ہونے کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرو۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ جس وقت میں نے طواف کیا رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے جس میں آپ سورۂ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

۴۳- بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَا يَصِحُّ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ

صفا اور مروہ کی سعی حج کا رکن ہے

۳۰۶۸- وحدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قال قلت لها إني لأظن رجلا لو لم يطف بين الصفا والمروة ما ضره قالت لم قلت لأن الله يقول إن الصفا والمروة من شعائر الله إلى آخر الآية فقالت ما أتم الله حج امرئ ولا عمرته لم يطف بين الصفا والمروة ولو كان كما تقول لكان فلا جناح عليه أن لا يطوف بهما وهل تدري فيما كان ذاك إنما كان ذاك أن الأنصار كانوا يهلون في الجاهلية لصنمين على شط البحر يقال لهما إساف ونائلة ثم يجيئون فيطوفون بين الصفا والمروة ثم يحلقون فلما جاء الإسلام كرهوا أن يطوفوا بينهما للذي كانوا يصنعون في الجاهلية قالت فأنزل الله عز وجل إن الصفا والمروة من شعائر الله إلى آخرها قالت فطافوا. مسلم تحفة الاشراف (۱۷۲۲۳)

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: یہ تم کس وجہ سے کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: قرآن مجید میں ہے (ترجمہ:) "صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص حج اور عمرہ کرے اور ان کا طواف کر لے تو کوئی حرج نہیں ہے"۔ (حرج کی نفی سے عروہ نے اباحت کا گمان کیا) حضرت عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کا حج یا عمرہ قبول نہیں کرے گا جو صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرے اور جس طرح تم نے سمجھا ہے اگر اس طرح ہوتا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا: "جو صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے"۔ اور تم جانتے ہو کہ اس آیت کا شان نزول کیا ہے؟ اس کا شان نزول یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ساحل سمندر پر دو بت رکھے ہوئے تھے اساف اور نائلہ اور انصار ان کے نام کا احرام باندھتے تھے پھر جا کر صفا اور مروہ میں سعی کرتے (دوڑتے) اور اس کے بعد سر منڈاتے۔ جب اسلام آیا تو انصار نے زمانہ جاہلیت میں اپنی سعی کے خیال سے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کو مکروہ جانا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ میں طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لہٰذا نفی حرج کا ذکر اباحت بتلانے کے لیے نہیں بلکہ انصار کے دل میں جو کراہت تھی اس کو دور کرنے کے لیے ہے۔

۳۰۶۹- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا أبو أسامة حدثنا هشام بن عروة أخبرني أبي قال قلت لعائشة رضي الله تعالى عنها ما أرى علي جناحا أن لا أتطوف بين الصفا والمروة قالت لم قلت لأن الله عز وجل يقول إن الصفا والمروة من شعائر الله الآية فقالت لو كان كما تقول لكان فلا جناح عليه أن لا يطوف بهما إنما أنزل هذا في أناس من الأنصار كانوا إذا أهلوا أهلوا لمناة في الجاهلية فلا يحل لهم أن يطوفوا بين الصفا والمروة فلما قدموا مع النبي ﷺ للحج ذكروا ذلك

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کروں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا: کیوں؟ میں نے کہا: کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ:) "صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص حج اور عمرہ کرے اور ان کا طواف کر لے تو کوئی حرج نہیں ہے" حضرت عائشہ نے فرمایا: جس طرح تم کہہ رہے ہو اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا: اگر وہ صفا اور مروہ کا طواف نہ کریں تو کوئی حرج نہیں ہے" در حقیقت یہ آیت انصار کے کچھ لوگوں کے

لَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَعَمْرِيْ مَا أَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ابن ماجہ (۲۹۸۶)

بارے میں نازل ہوئی، جو زمانہ جاہلیت میں مناۃ کا احرام باندھتے تھے اور صفا اور مروہ کے درمیان طواف کو حلال نہیں سمجھتے تھے، جب وہ نبی ﷺ کے ساتھ حج کو گئے تو انہوں نے آپ سے اس چیز کا ذکر کیا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ پس مجھے اپنی جان کی قسم! جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کرے گا اس کا حج اللہ پورا نہیں کرے گا۔

۳۰۷۰- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِيْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أُبَالِيْ أَنْ لَا أَطُوْفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِيْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُوْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ.

البخاری (٤٨٦١) الترمذی (٢٩٦٥) النسائی (٢٩٦٧)

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا کہ میری رائے یہ ہے کہ جو شخص صفا اور مروہ میں طواف نہ کرے تو کوئی حرج نہیں ہے اور میں اس میں طواف نہ کروں تو کوئی پروا نہیں کرتا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: اے بھانجے! تم نے یہ غلط کہا ہے، رسول اللہ ﷺ اور تمام مسلمانوں نے صفا اور مروہ میں سعی کی ہے تو یہ سنت ہے (سنت کا اطلاق واجب پر بھی ہوتا ہے)، بات یہ ہے کہ جو لوگ مشلل میں مناۃ کے لیے احرام باندھتے تھے وہ صفا اور مروہ میں سعی نہیں کرتے تھے، جب اسلام آیا تو ہم نے نبی ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، جو شخص حج یا عمرہ کرے اس پر ان کا طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ایسا ہوتا جیسا تم کہہ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا کہ ان کے طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ زہری کہتے ہیں: میں نے اس کا ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے ذکر کیا تو وہ حضرت عائشہ کے اس جواب سے بہت خوش ہوئے اور کہا: یہی درحقیقت علم ہے اور میں نے بہت سے اہل علم سے سنا ہے کہ عرب صفا اور مروہ میں طواف نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ان دو پتھروں میں ہمارا طواف کرنا افعال جاہلیت میں سے تھا اور دوسرے انصار یہ کہتے تھے کہ ہمیں بیت اللہ میں طواف کا حکم دیا گیا ہے اور صفا اور مروہ میں طواف کا حکم نہیں دیا گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا: میرا خیال ہے کہ ان دونوں گروہوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

٣٠٧١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٥٦٦)

عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا: اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کے طواف میں حرج محسوس کرتے ہیں تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: "صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرے اس پر صفا اور مروہ کے طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کو مسنون فرمایا، اب کسی شخص کے لیے ان کے طواف کا چھوڑنا جائز نہیں ہے۔

٣٠٧٢- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذَلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٤٣٦)

عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ انصار اور غسان اسلام قبول کرنے سے پہلے منات کا احرام باندھتے تھے، اس لیے وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے اور یہ ان کا آبائی طریقہ تھا کہ جو شخص منات کا احرام باندھتا تھا وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتا تھا، اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی کہ "صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان کا طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص زائد نیکی کرے گا تو اللہ تعالیٰ شکر کی جزا دینے والا اور علم والا ہے"۔

٣٠٧٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى نَزَلَتْ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا.

البخاری (١٦٤٨-٤٤٩٥) الترمذی (٢٩٦٦)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار صفا اور مروہ میں سعی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ "صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر ان کا طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

٤٤- بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ

سعی کی تکرار نہیں ہوتی

٣٠٧٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے

سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا. سابقہ حوالہ (٢٩٣٤)

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ کے درمیان صرف ایک مرتبہ سعی کی ہے۔

٣٠٧٥- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْأَوَّلَ. سابقہ حوالہ (٣٠٧٤)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ وہی پہلا طواف کیا تھا۔

٤٥- بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَشْرَعَ فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

یوم نحر میں جمرہ عقبہ تک تلبیہ کہنا

٣٠٧٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ.

البخاری (١٦٦٩)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: میں عرفات سے سواری پر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ کے بائیں جانب گھاٹی پر پہنچے تو آپ نے اپنا اونٹ بٹھا کر پیشاب کیا، پھر آپ تشریف لائے اور میں نے آپ کو وضو کرایا' آپ نے خفیف وضو کیا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! نماز کا وقت آ گیا ہے، آپ نے فرمایا: نماز آگے ہے، پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر مزدلفہ تشریف لائے، آپ نے وہاں نماز پڑھی پھر حضرت فضل کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھالیا، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمرہ عقبہ تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

٣٠٧٧- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الْفَضْلَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. البخاری (١٦٨٥) ابوداود

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھالیا اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمرہ عقبہ میں کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

(1815) الترمذی (918) النسائی (3055)

۳۰۷۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ.

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں سے کہتے تھے کہ آرام سے چلو، آپ اپنی اونٹنی کو روکتے ہوئے جاتے حتیٰ کہ آپ وادی محسر میں داخل ہوئے۔ محسر منیٰ میں ہے، وہاں آپ نے فرمایا کہ کنکریاں مارنے کے لیے کنکریاں چن لو۔ حضرت فضل نے کہا کہ جمرہ کی رمی تک رسول اللہ ﷺ مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔

وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهَذَا الإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الإِنْسَانُ.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے، جیسے چٹکی سے پکڑ کر آدمی کنکری مارتا ہے۔

النسائی (3020-3052-3058)

۳۰۷۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَقَامِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ. النسائی (3046)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اس وقت مزدلفہ میں تھے جب میں نے اس ذات سے سنا جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی ہے، وہ اس جگہ فرما رہے تھے: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ۔

۳۰۸۰- وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ لَبَّى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيلَ أَعْرَابِيٌّ هَذَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَسِيَ النَّاسُ أَمْ ضَلُّوا سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ. سابقہ حوالہ (3076)

عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزدلفہ سے لوٹے تو انہوں نے تلبیہ کہا، لوگوں نے سمجھا کہ شاید کوئی دیہاتی آدمی ہیں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: لوگ بھول گئے ہیں یا گمراہ ہو چکے ہیں، میں نے اس جگہ اس ذات کو "لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ" کہتے ہوئے سنا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو نازل فرمایا۔

۳۰۸۱- وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

سابقہ حوالہ (3079)

٣٠٨٢- وَحَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي الْبَكَّائِيَّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هٰهُنَا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ثُمَّ لَبَّى وَلَبَّيْنَا مَعَهُ. سابقہ حوالہ (٣٠٧٩)

عبدالرحمٰن بن یزید اور اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزدلفہ میں کہہ رہے تھے: میں نے اس جگہ اس ذات کو "لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" کہتے ہوئے سنا ہے جس پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی ہے پھر حضرت ابن مسعود نے تلبیہ کہا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تلبیہ کہا۔

٤٦- بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ

یوم عرفہ کو منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ کہنا

٣٠٨٣- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.

ابوداود (١٨١٦)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کے وقت منیٰ سے عرفات گئے ہم میں سے کوئی تلبیہ کہتا تھا اور کوئی تکبیر کہتا تھا۔

٣٠٨٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَأَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَعَجَبًا مِنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ. سابقہ حوالہ (٣٠٨٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم عرفہ کی صبح کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے بعض تکبیر کہہ رہے تھے بعض لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھ رہے تھے، البتہ ہم اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہہ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عبداللہ سے کہا: بڑے تعجب کی بات ہے تم نے حضرت ابن عمر سے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کیا پڑھ رہے تھے؟

٣٠٨٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ. البخاري (٩٧٠-١٦٥٩) النسائي (٣٠٠١-٣٠٠٢) ابن ماجہ (٣٠٠٨)

محمد بن ابی بکر ثقفی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا درآں حالیکہ وہ دونوں منیٰ سے عرفات جا رہے تھے، تم آج کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ حضرت انس نے کہا: ہم میں سے کوئی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھتا تھا اور اسے کوئی منع نہیں کرتا تھا اور کوئی اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہتا تھا اسے بھی کوئی منع نہیں کرتا تھا۔

٣٠٨٦- وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ هَذَا الْيَوْمَ قَالَ سِرْتُ هَذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ وَلَا يَعِيبُ أَحَدُنَا عَلَى صَاحِبِهِ. سابقہ حوالہ (٣٠٨٥)

محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ میں نے عرفہ کی صبح حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: آج کے تلبیہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ انھوں نے کہا: میں اور دوسرے صحابہ اس سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم میں سے بعض تکبیر کہہ رہے تھے بعض لا الٰہ الا اللہ کہہ رہے تھے اور کوئی شخص دوسرے کو منع نہیں کر رہا تھا۔

٤٧- بَابُ الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتَيِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنا

٣٠٨٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. البخاری (١٣٩-١٨١-١٦٦٧-١٦٧٢) ابوداود (١٩٢٥) النسائی (٣٠٢٤-٣٠٢٥)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے، ایک گھاٹی میں اتر کر پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور خفیف وضو کیا، میں نے عرض کیا: "نماز" آپ نے فرمایا: نماز (کی جگہ) تمہارے آگے ہے پھر سوار ہوئے، جب مزدلفہ میں آئے تو آپ اترے، آپ نے وضو کیا اور مکمل وضو کیا، پھر نماز کی اقامت کہی گئی پھر آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اس کی جگہ بٹھا دیا، پھر عشاء کی اقامت کہی گئی آپ نے نماز عشاء پڑھی اور آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل نہیں پڑھے۔

٣٠٨٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ لِحَاجَتِهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ أَتُصَلِّي قَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ. سابقہ حوالہ (٣٠٨٧)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپسی کے موقع پر قضاء حاجت کے لیے بعض گھاٹیوں میں گئے۔ میں نے آپ کو وضو کرایا، پھر عرض کیا: کیا آپ نماز پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: نماز (کی جگہ) آگے ہے۔

٣٠٨٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات سے واپسی پر ایک گھاٹی میں پیشاب کیا (اس روایت میں حضرت اسامہ نے وضو کرانے کا ذکر نہیں کیا) پھر آپ نے پانی منگوا کر خفیف وضو

يَقُولُ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أُسَامَةُ أَرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ. سابقہ حوالہ (۳۰۸۷)

کیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا: نماز (کی جگہ) تمہارے آگے ہے، پھر آپ گئے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچے اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

۳۰۹۰- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمَغْرِبِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاقَتَهُ وَبَالَ وَمَا قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتَّى جِئْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلُّوا قُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ. سابقہ حوالہ (۳۰۸۷)

کریب نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ جب عرفہ کی شام کو آپ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار ہوئے تھے تو آپ نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہم اس گھاٹی تک آئے جہاں مغرب کی نماز کے لیے لوگ اپنے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور پیشاب کیا (حضرت اسامہ نے اپنے وضو کرانے کا تذکرہ نہیں کیا) پھر آپ نے پانی منگوایا اور خفیف وضو کیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: نماز (کی جگہ) آگے ہے۔ پھر ہم سوار ہوئے حتیٰ کہ مزدلفہ آئے، پھر مغرب کی اقامت ہوئی اور لوگوں نے اپنے ٹھکانوں پر اونٹ بٹھا دیے اور انہیں کھولا نہیں، حتیٰ کہ عشاء کی اقامت ہوئی اور آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی، پھر لوگوں نے اونٹ کھول دیے، میں نے پوچھا: تم نے صبح کے وقت کیا کیا تھا؟ کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے فضل بن عباس کو بٹھایا اور میں قریش کے پہلے جانے والوں کے ساتھ پیدل تھا۔

۳۰۹۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَتَى النَّقْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ. سابقہ حوالہ (۳۰۸۷)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اس گھاٹی پر آئے جہاں امراء اترتے ہیں تو آپ نے اتر کر پیشاب کیا (اس میں وضو کرانے کا ذکر نہیں ہے) پھر آپ نے وضو کے لیے پانی منگایا اور خفیف وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! "نماز"؟ فرمایا: نماز (کی جگہ) تمہارے آگے ہے۔

۳۰۹۲- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى سِبَاعٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشِّعْبَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ میدان عرفات سے واپس لوٹے تو میں سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا تھا، جب آپ گھاٹی پر آئے تو آپ نے سواری بٹھائی اور قضاء حاجت کے لیے

الْغَائِطِ فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. مسلم کتاب الطہارۃ (۱۱۲)

ہو گئے۔ جب آپ واپس لوٹے تو میں نے برتن سے پانی لے کر آپ کو وضو کرایا پھر آپ سوار ہو کر مزدلفہ گئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھا۔

۳۰۹۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَأُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رِدْفُهُ قَالَ أُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا.

البخاري (۱۵۴۳) النسائي (۳۰۱۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے لوٹے تو حضرت اسامہ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے تھے۔ حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چلتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔

۳۰۹۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَنَا شَاهِدٌ أَوْ قَالَ سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ. البخاري (۱۶۶۶-۲۹۹۹-۴۴۱۳) ابوداؤد (۱۹۲۳) النسائي (۳۰۲۳-۳۰۵۱) ابن ماجہ (۳۰۱۷)

ہشام کے والد (حضرت عروہ) کہتے ہیں کہ میرے سامنے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ جب عرفات سے واپسی پر آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر بیٹھے تھے تو رسول اللہ ﷺ عرفات سے مزدلفہ کی طرف کیسے جا رہے تھے؟ حضرت اسامہ نے کہا: آپ آہستہ آہستہ جا رہے تھے جب ذرا کشادگی ہوتی تو سواری کو تیز کرتے۔

۳۰۹۵- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ. سابقہ حوالہ (۳۰۹۴)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۰۹۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ. البخاري (۱۶۷۴-۴۴۱۴)

النسائي (۶۰۴-۳۰۲۶) ابن ماجہ (۳۰۲۰)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ملا کر پڑھی۔

۳۰۹۷- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے۔ ابن رمح نے عبداللہ بن یزید خطمی کی روایت میں یہ بیان کیا کہ عبداللہ بن

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْكُوْفَةِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. سابقہ حوالہ(۳۰۹۶)

زبیر کے دور میں کوفہ کے امیر تھے۔

۳۰۹۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا.

ابوداؤد(۱۹۲۶) النسائی(۶۰۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں ملا کر پڑھی۔

۳۰۹۹- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ اللّٰهَ. النسائی(۳۰۲۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر ایک ساتھ پڑھی اور ان کے ساتھ نوافل بالکل نہیں پڑھے، مغرب تین رکعات پڑھیں اور عشاء دو رکعت پڑھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر بھی مزدلفہ میں ایسے ہی نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

۳۱۰۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ صَلّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

ابوداؤد(۱۹۳۰-۱۹۳۱-۱۹۳۲) الترمذی(۸۸۸) النسائی (۴۸۲-۴۸۳-۶۰۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۳۰۳۰)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اقامت کے ساتھ پڑھی، پھر انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور حضرت ابن عمر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

۳۱۰۱- وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ صَلَّاهُمَا بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

سابقہ حوالہ(۳۱۰۰)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۱۰۲- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ. سابقہ حوالہ(۳۱۰۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھی۔ آپ نے مغرب کی تین رکعات اور عشاء کی دو رکعات ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں۔

٣١٠٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هَكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ.

سابقہ حوالہ (٣١٠٠)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر کے ساتھ گئے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچے وہاں انہوں نے ہمیں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اقامت کے ساتھ پڑھائیں، پھر واپس لوٹے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ اسی طرح ہمیں نماز پڑھائی تھی۔

٤٨ - بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيسِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

یوم نحر کو مزدلفہ میں صبح کی نماز جلدی پڑھنا

٣١٠٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا.

البخاری (١٦٨٢) ابوداود (١٩٣٤) النسائی (٦٠٧-٣٠١٠-٣٠٣٧-٣٠٣٨)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ نماز اپنے وقت میں پڑھتے دیکھا ہے، ماسوا مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کے، آپ نے ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھا اور ماسوا مزدلفہ میں صبح کی نماز کے، آپ نے یہ نماز اس کے (معروف) وقت سے پہلے پڑھی۔

٣١٠٥ - وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ. سابقہ حوالہ (٣١٠٤)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے، اس میں ہے کہ آپ نے صبح کی نماز اس کے (معروف) وقت سے پہلے منہ اندھیرے پڑھی۔

٤٩ - بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ الضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِلَى مِنًى فِي أَوَاخِرِ اللَّيَالِي قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ

ضعیفوں اور عورتوں کو رات کے آخری حصہ میں منیٰ روانہ کرنے کا استحباب

٣١٠٦ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ تَدْفَعُ قَبْلَهُ وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتْ امْرَأَةً ثَبِطَةً يَقُولُ الْقَاسِمُ وَالثَّبِطَةُ الثَّقِيلَةُ قَالَ فَأَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ وَحَبَسَنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ وَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مزدلفہ کی شب حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ سے اجازت طلب کی کہ وہ آپ سے پہلے منیٰ چلی جائیں تاکہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے نکل جائیں، وہ بھاری جسم کی عورت تھیں، آپ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے لوٹنے سے قبل روانہ ہو گئیں، ہم صبح تک رکے رہے اور آپ کے ساتھ لوٹے، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اگر میں بھی

سَوْدَةُ فَأَكُونَ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.
البخاری (۱۶۸۱)

حضرت سودہ کی طرح رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کر لیتی اور آپ کی اجازت سے چلی جاتی تو یہ میرے لیے اس سے بہتر تھا جس سے میں خوش ہو رہی تھی۔

۳۱۰۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَا تُفِيضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۴۷۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سودہ بھاری بدن کی عورت تھیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے رات ہی کو مزدلفہ سے واپس چلے جانے کی اجازت طلب کی، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ کاش! میں بھی حضرت سودہ کی طرح رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لیتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مزدلفہ سے امام کے ساتھ ہی واپس جایا کرتی تھیں۔

۳۱۰۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَأُصَلِّي الصُّبْحَ بِمِنًى فَأَرْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ فَقِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنَتْهُ قَالَتْ نَعَمْ إِنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا. النسائی (۳۰۴۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے چاہا کہ میں بھی حضرت سودہ کی طرح رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کر لیتی اور صبح کی نماز منیٰ میں پڑھتی اور لوگوں کے آنے سے پہلے جمرہ میں کنکریاں مار لیتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا: کیا حضرت سودہ نے اجازت لے لی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں وہ ایک بھاری بدن کی عورت تھیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی اور آپ نے اجازت دے دی۔

۳۱۰۹- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
البخاری (۱۶۸۰) ابن ماجہ (۳۰۲۷)

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے۔

۳۱۱۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ قَالَ قَالَتْ لِي أَسْمَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتِ ارْحَلْ بِي فَارْتَحَلْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ

حضرت اسماء کے غلام عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا در آں حالیکہ وہ دار مزدلفہ کے نزدیک تھیں، کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا: نہیں انہوں نے کچھ دیر نماز پڑھی پھر دریافت کیا: بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا: جی! انہوں نے کہا: میرے ساتھ چلو پھر ہم ان کے ساتھ گئے حتیٰ کہ اسماء نے جمرہ کی رمی

لَهَا أَيْ هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا أَيْ بُنَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

کی، پھر اپنی جائے قیام پر نماز پڑھی۔ میں نے کہا: بیگم صاحبہ! ہم بہت جلد روانہ ہو گئے ہیں؟ انھوں نے کہا: اے بیٹے! کوئی حرج نہیں، رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو جلد روانہ ہونے کی اجازت دی ہے۔

وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَتْ لَا أَيْ بُنَيَّ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ لِظُعُنِهِ. بخاری(۱۶۷۹)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت اسماء نے کہا کہ نبی ﷺ نے اپنی بیوی کو سفر کی اجازت دی تھی۔

۳۱۱۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.
نسائی(۳۰۳۵-۳۰۳۶)

ابن شوال کہتے ہیں کہ وہ حضرت ام حبیبہ کے پاس گئے تو انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ کر دیا تھا۔

۳۱۱۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى وَفِي رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ.
ابن ماجہ(۳۱۱۱)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم ہمیشہ منہ اندھیرے مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جاتے تھے۔

۳۱۱۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الثَّقَلِ أَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ. بخاری(۱۲۵۷-۱۶۷۸-۱۸۵۶-۴۵۸۷) ابوداؤد(۱۹۳۹) نسائی(۳۰۳۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جن ضعیف لوگوں کو رات میں مزدلفہ سے پہلے روانہ کر دیا تھا ان میں میں بھی تھا۔

۳۱۱۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ. ابن ماجہ(۳۱۱۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے اپنے اہل کے جن ضعیف لوگوں کو پہلے روانہ کر دیا تھا میں بھی ان میں تھا۔

۳۱۱۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں

عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ. النسائی (٣٠٣٢_٣٠٤٨) ابن ماجہ (٣٠٢٦)

کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے جن ضعیف لوگوں کو پہلے بھیجا تھا میں بھی ان میں تھا۔

٣١١٦- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ بِي نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِسَحَرٍ مِنْ جَمْعٍ فِي ثَقَلِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ قُلْتُ أَبَلَغَكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ بِي بِلَيْلٍ طَوِيلٍ قَالَ لَا إِلَّا كَذَلِكَ بِسَحَرٍ قُلْتُ لَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَأَيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ لَا إِلَّا كَذَلِكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (٥٩٢٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سحر کے وقت مزدلفہ سے مجھے اپنے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا تھا۔ ابن جریج نے عطاء سے کہا: کیا حضرت ابن عباس نے یہ کہا تھا کہ مجھے رات کو بہت پہلے روانہ کر دیا تھا۔ عطاء نے کہا: نہیں بلکہ یہ کہا تھا کہ سحر کے وقت بھیج دیا۔ ابن جریج کہتے ہیں: پھر میں نے کہا کہ کیا حضرت ابن عباس نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ہم نے فجر سے پہلے جمرہ کو کنکریاں ماریں تو فجر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا: اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا۔

٣١١٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ فَيَذْكُرُونَ اللهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوْا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ أَرْخَصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. البخاری (١٦٧٦)

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے گھر کے ضعیف لوگوں کو پہلے روانہ کر دیا کرتے تھے اور وہ مزدلفہ میں رات ہی کو مشعر حرام پر وقوف کرتے تھے اور جتنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے، پھر امام کے وقوف اور اس کی روانگی سے پہلے روانہ ہو جاتے تھے، ان میں سے بعض لوگ صبح کی نماز کے وقت منیٰ پہنچتے اور بعض اس کے بعد، جب وہ پہنچ جاتے تو اس وقت جمرہ کو کنکریاں مارتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے کہ ان ضعیفوں کو رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی ہے۔

٥٠- بَابُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَتَكُونُ مَكَّةُ عَنْ يَسَارِهِ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

بطن وادی سے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا

٣١١٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أُنَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ هَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ

عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطن وادی سے سات بار جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں وہ ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، ان سے کہا گیا کہ لوگ تو جمرہ عقبہ کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ایسا اس کا مقام ہے جس

عَلَيْهِ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔

البخاری (۱۷۴۷، ۱۷۵۰) ابوداؤد (۱۹۷٤) الترمذی (۹۰۱)

النسائی (۲۰۷۰، ۳۰۷۳،۳۰۷۰) ابن ماجہ (۳۰۳۰)

۳۱۱۹- وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلِّفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلَّفَهُ جِبْرِيلُ السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ فَسَبَّهُ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّاسَ يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ. سابقہ حوالہ (۳۱۱۸)

اعمش کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ قرآن کو اس طرح جمع کرو جس طرح جبرائیل نے جمع کیا ہے۔ وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں نساء کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر ہے۔ اعمش کہتے ہیں کہ پھر میری ملاقات ابراہیم سے ہوئی، میں نے ان کو حجاج کے قول کی خبر دی، انھوں نے حجاج کو برا بھلا کہا اور کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن یزید نے کہا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، وہ جمرہ عقبہ پر گئے اور جمرہ عقبہ کے سامنے جمرہ عقبہ پر بطن وادی سے سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری پر اللہ اکبر پڑھتے تھے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! لوگ اس کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں، حضرت ابن مسعود نے کہا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، یہی ان کے کنکریاں مارنے کی جگہ ہے جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

۳۱۲۰- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ لَا تَقُولُوا سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ.

سابقہ حوالہ (۳۱۱۸)

اعمش کہتے ہیں کہ حجاج نے کہا کہ سورۂ بقرہ نہ کہو، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۳۱۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ. سابقہ حوالہ (۳۱۱۸)

عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا، انھوں نے سات کنکریوں کے ساتھ جمرہ کی رمی کی، بیت اللہ کے بائیں جانب اور منیٰ کی دائیں جانب کھڑے ہوئے اور کہا کہ یہاں ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

۳۱۲۲- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

سابقہ حوالہ (۳۱۱۸)

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت منقول ہے۔

۳۱۲۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيَّاةِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَيَّاةِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَاهَا عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ مِنْ هَا هُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَاهَا الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

سابقہ حوالہ (۳۱۱۸)

عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ لوگ تو جمرہ عقبہ کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں، حضرت ابن مسعود نے بطن وادی سے کنکریاں ماریں اور کہا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے اس جگہ سے انہوں نے کنکریاں ماری ہیں جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

۵۱- بَابُ اسْتِحْبَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَبَيَانِ قَوْلِهِ ﷺ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ

یوم نحر کو سوار ہو کر جمرہ عقبہ کی رمی کرنا

۳۱۲۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ.

ابوداؤد (۱۹۷۰) النسائی (۳۰۶۲)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سے جمرہ عقبہ کی کنکریاں پھینک رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ مجھ سے حج کے احکام سیکھ لو، کیونکہ میں از خود نہیں جانتا شاید اس حج کے بعد میرا حج نہیں ہوگا۔

۳۱۲۵- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَأُسَامَةُ أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ رَاحِلَتَهُ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ

حضرت ام الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں تھی، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں درآں حالیکہ آپ سواری پر سوار تھے، آپ کے ساتھ حضرت بلال اور حضرت اسامہ تھے، ان میں سے ایک سواری کی مہار پکڑ کر چل رہا تھا اور دوسرے نے اپنے کپڑے سے رسول اللہ ﷺ کے سر پر سایہ کیا ہوا تھا تاکہ آپ دھوپ سے محفوظ رہیں، حضرت ام حصین کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کافی باتیں فرمائیں، پھر میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: اگر ایک نکٹا حبشی غلام بھی کتاب اللہ سے

بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا. ابوداود(۱۸۳٤)

تمہاری راہنمائی کرے تو اس کے احکام سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

۳۱۲٦- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ مُسْلِمٌ وَاسْمُ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَهُوَ خَالُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَحَجَّاجٌ الْأَعْوَرُ. سابقہ حوالہ(۳۱۲٥)

حضرت ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کیا میں نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا، ان میں سے ایک نے نبی ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑی ہوئی تھی اور دوسرا اپنے کپڑے کو اوپر اٹھا کر نبی ﷺ پر سایہ کیے ہوئے تھا تاکہ آپ گرمی سے محفوظ رہیں حتیٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

٥٢- بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ

ٹھیکری کے برابر کنکریاں مارنے کا استحباب

۳۱۲۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

الترمذی(۸۹۷) النسائی(۳۰۷٥)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹھیکریوں کے برابر جمرہ پر کنکریاں ماریں۔

٥۳- بَابُ بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ

کنکریاں مارنے کا مستحب وقت

۳۱۲۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

ابوداود(۱۹۷۱) الترمذی(۸۹٤) النسائی(۳۰٦۳) ابن ماجہ(۳۰٥۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کے وقت جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں اور بعد کے دنوں میں آفتاب ڈھلنے کے بعد۔

۳۱۲۹- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ(۳۱۲۸)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اسی طرح (رمی کرتے) تھے۔

ف: کنکریاں مارنے کے بارے میں جمہور کا نظریہ یہ ہے کہ یوم النحر کو دن چڑھے کنکریاں ماری جائیں، ایام تشریق میں

زوال کے بعد اور اگر تیسرے دن زوال سے پہلے کنکریاں ماریں تب بھی تمام ائمہ کے نزدیک درست ہے اور اگر ایام تشریق گزر گئے اور غروب آفتاب تک کنکریاں نہیں ماریں تو اس کے بعد کنکریاں نہیں مار سکتا اور اس کی تلافی دم (قربانی) کے ذریعہ کی جائے گی۔

٥٤- بَابُ بَيَانِ أَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ

سات کنکریاں مارنے کا بیان

٣١٣٠- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْجَزَرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الِاسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٩٥٣)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ڈھیلے سے استنجا طاق مرتبہ کرنا چاہیے اور جمرات کی کنکریاں بھی طاق مرتبہ ہیں اور صفا اور مروہ میں سعی بھی طاق مرتبہ ہے اور طواف بھی طاق مرتبہ ہے اور جو شخص استنجا کرے تو وہ طاق مرتبہ کرے۔

٥٥- بَابُ تَفْضِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ

سر منڈانا، بال کٹانے سے افضل ہے

٣١٣١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ حَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ. البخاری (١٧٢٩) الترمذی (٩١٣)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سر منڈایا اور آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت نے بھی سر منڈوایا اور آپ کے بعض اصحاب نے بال کٹوائے، حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یا دو بار فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے، پھر فرمایا: اور بال کٹوانے والوں پر۔

٣١٣٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ.

البخاری (١٧٢٧) ابوداؤد (١٩٧٩)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور بال کٹوانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا: اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور بال کٹوانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا: اور بال کٹوانے والوں پر۔

٣١٣٣- أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ. ابن ماجہ (٣٠٤٤)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور بال کٹوانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا: اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور بال کٹوانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا: اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور بال کٹوانے والوں پر، آپ نے

فرمایا: اور بال کٹوانے والوں پر۔

۳۱۳۴- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۰۲۷)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث ہے اس میں آپ نے چوتھی بار فرمایا: اور بال کٹوانے والوں پر بھی۔

۳۱۳۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِينَ. البخاری (۱۷۲۸) ابن ماجہ (۳۰۴۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور بال کٹانے والوں کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور بال کٹانے والوں کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور بال کٹانے والوں کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اور بال کٹانے والوں کے لیے۔

۳۱۳۶- وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۰۱۵)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۱۳۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلاَثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۳۱۲)

یحییٰ بن حصین کی دادی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں تین بار سر منڈانے والوں کے لیے دعا کی اور ایک بار بال کٹانے والوں کے لیے دعا کی۔

۳۱۳۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ كِلاَهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. البخاری (۱۷۲۶-۴۴۱۰-۴۴۱۱) ابوداؤد (۱۹۸۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنا سر مبارک منڈایا۔

۵۶- بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ يَرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ ثُمَّ يَحْلِقَ وَالاِبْتِدَاءِ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الأَيْمَنِ مِنْ رَأْسِ الْمَحْلُوقِ

دائیں طرف سے سر منڈانے کو شروع کرنے کا بیان

۳۱۳۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى مِنًى فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ. ابوداؤد (۱۹۸۱-۱۹۸۲) الترمذی (۹۱۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب منیٰ آئے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور وہاں کنکریاں ماریں، پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے وہاں قربانی کی اور حجام سے سر مونڈنے کو کہا اور اس کو دائیں جانب کی طرف اشارہ کیا، پھر بائیں جانب اشارہ کیا، پھر اپنے بال لوگوں کو عطا فرمائے۔

۳۱۴۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ لِلْحَلَّاقِ هَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ.

سابقہ حوالہ (۳۱۳۹)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے دائیں جانب اشارہ کر کے حجام سے کہا: یہاں سے، پھر جو لوگ آپ کے قریب تھے آپ نے ان میں بال مبارک تقسیم کر دیے، پھر آپ نے حجام کو بائیں جانب اشارہ کیا اس نے مونڈا اور وہ بال حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیے، ایک اور روایت میں یوں ہے کہ آپ نے دائیں جانب سے شروع کیا اور لوگوں میں ایک ایک دو دو بال تقسیم کیے، پھر بائیں جانب اشارہ کیا اور اس طرف بھی ایسا کیا (یعنی سر منڈایا) پھر فرمایا: یہاں ابوطلحہ ہیں؟ اور وہ بال ابو طلحہ کو دے دیے۔

۳۱۴۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الْآخَرَ فَقَالَ أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. سابقہ حوالہ (۳۱۳۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرہ عقبہ میں کنکریاں ماریں، پھر اونٹوں کی طرف گئے اور ان کو نحر کیا، حجام بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے اپنے ہاتھ سے سر کی طرف اشارہ کیا اس نے دائیں جانب مونڈ دی، جو لوگ قریب بیٹھے تھے آپ نے ان میں وہ بال تقسیم کر دیے، پھر آپ نے فرمایا "دوسری جانب مونڈ دو"۔ اور کہا: ابوطلحہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہاں ہیں؟ اور وہ بال ان کو دے دیے۔

۳۱۴۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرہ کی کنکریاں ماریں اور اونٹوں کو نحر کیا پھر حجام کے سامنے دائیں جانب کی اور اس نے (وہ جانب) مونڈ دی، پھر آپ نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور ان کو وہ بال دیے، پھر آپ نے (اس کے سامنے) بائیں جانب کی اور فرمایا: مونڈ دو اس نے (وہ جانب)

فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔ سابقہ حوالہ (۳۱۳۹)

مونڈ دی، پھر آپ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ کو دیے اور فرمایا: ان بالوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو۔

۵۷- باب من حلق قبل النحر أو نحر قبل الرمي

قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لینے یا شیطان کو کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر ڈالنے کا کیا حکم ہے؟

۳۱٤۳- وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن عيسى بن طلحة بن عبيد الله عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال وقف رسول الله ﷺ في حجة الوداع بمنى للناس يسألونه فجاء رجل فقال يا رسول الله لم أشعر فحلقت قبل أن أنحر فقال اذبح ولا حرج ثم جاءه رجل آخر فقال يا رسول الله لم أشعر فنحرت قبل أن أرمي فقال ارم ولا حرج قال فما سئل رسول الله ﷺ عن شيء قدم ولا أخر إلا قال افعل ولا حرج۔ بخاری (۸۳-۱۲٤-۱۷۳٦-۱۷۳۷-۱۷۳۸-٦٦٦۵) ابوداؤد (۲۰۱٤) ترمذی (۹۱٦) ابن ماجہ (۳۰۵۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں وقوف کیا تاکہ لوگ آ کر آپ سے مسائل دریافت کریں، ایک شخص نے آ کر کہا: یا رسول اللہ! میں نے لاعلمی میں ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، آپ نے فرمایا: اب ذبح کر لو کوئی حرج نہیں ہے، پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے لاعلمی میں کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی، آپ نے فرمایا: اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں، غرضیکہ رسول اللہ ﷺ سے جس چیز کی بھی تقدیم یا تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا: کر لو اور کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۱٤٤- وحدثني حرملة بن يحيى أخبرنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب حدثني عيسى بن طلحة التيمي أنه سمع عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما يقول وقف رسول الله ﷺ على راحلته فطفق ناس يسألونه فيقول القائل منهم يا رسول الله إني لم أكن أشعر أن الرمي قبل النحر فنحرت قبل الرمي فقال رسول الله ﷺ فارم ولا حرج قال وطفق آخر يقول إني لم أشعر أن النحر قبل الحلق فحلقت قبل أن أنحر فيقول انحر ولا حرج قال فما سمعته سئل يومئذ عن أمر مما ينسى المرء ويجهل من تقديم بعض الأمور قبل بعض وأشباهها إلا قال رسول الله ﷺ افعلوا ذلك ولا حرج۔ سابقہ حوالہ (۳۱٤۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر کھڑے ہوئے اور لوگوں نے آپ سے سوالات کرنے شروع کیے، ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے پتا نہ تھا کہ کنکریاں قربانی سے پہلے ماری جاتی ہیں، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر دی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مار لو، حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا: ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا کہ مجھے پتا نہ تھا کہ قربانی سر منڈانے سے پہلے کی جاتی ہے میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے اب قربانی کر لو، لاعلمی یا نسیان کی بنا پر مقدم یا مؤخر کیے جانے والے جس کام کے بارے میں بھی آپ سے سوال کیا گیا ان سب کے بارے میں آپ نے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے اب کر لو۔

۳۱۴۵- وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آخِرِهِ. سابقہ حوالہ (۳۱۴۳)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۱۴۶- وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ. سابقہ حوالہ (۳۱۴۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے معلوم نہیں تھا کہ فلاں فلاں چیز، فلاں فلاں کام سے پہلے ہے، ایک اور شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرا خیال ہے کہ فلاں چیز فلاں چیز سے پہلے ہونی چاہیے' آپ نے ان تینوں کے بارے میں فرمایا: کرلو اور کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۱۴۷- وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكَرِوَايَةِ عِيسَى إِلَّا قَوْلَهُ لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ وَأَمَّا يَحْيَى الْأُمَوِيُّ فَفِي رِوَايَتِهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ.

سابقہ حوالہ (۳۱۴۳)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے مگر اس میں تین آدمیوں کا ذکر نہیں ہے۔ یحییٰ اموی کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا یا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرلی۔

۳۱۴۸- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ. سابقہ حوالہ (۳۱۴۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ذبح سے پہلے حلق کرلیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں اب ذبح کرلو، ایک اور شخص نے کہا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ذبح کرلیا، آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مارلو۔

۳۱۴۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى نَاقَةٍ بِمِنًى فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. سابقہ حوالہ (۳۱۴۳)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہیں، آپ کی خدمت میں ایک شخص آیا، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۳۱۵۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوم نحر کو جمرہ کے پاس

مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا رَأَيْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ.

سابقہ حوالہ (۳۱٤۳)

کھڑے ہوئے تھے، ایک شخص نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں، دوسرے شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے' آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں کنکریاں مار لو، تیسرے شخص نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طواف افاضہ کر لیا، آپ نے فرمایا: اب کنکریاں مار لو کوئی حرج نہیں۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اس روز رسول اللہ ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا گیا آپ نے یہی فرمایا: اب کر لو کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۱۵۱- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ.

البخاري (١٧٣٤)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ذبح، سر منڈانے اور کنکریاں مارنے کے بارے میں تقدیم و تاخیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

٥٨- بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

قربانی کے دن طواف افاضہ کرنا

۳۱۵۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ. ابوداود (١٩٩٨)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا، پھر لوٹ کر منیٰ میں ظہر کی نماز پڑھی، نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی قربانی کے دن طواف افاضہ کرتے تھے اور پھر منیٰ میں جا کر ظہر کی نماز پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔

۳۱۵۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ مَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ.

البخاري (١٦٥٣-١٦٥٤-١٧٦٣) ابوداود (١٩١٢)

عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم ترویہ (آٹھ ذوالحج) کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ اس سلسلے میں آپ کو جو حدیث یاد ہوں وہ سنایئے، حضرت انس نے کہا: منیٰ میں، میں نے پوچھا: آپ نے روانگی کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ حضرت انس نے کہا: وادی ابطح میں، پھر کہا: تم وہی کرو جو تمہارے امراء کرتے ہیں۔

الترمذی (٩٦٤)

٥٩- بَابُ اسْتِحْبَابِ نُزُولِ الْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ

وادی محصب میں اترنے کا استحباب

٣١٥٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ. مسلم تحفة الاشراف (٧٥٢٧)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر وادی ابطح میں اترا کرتے تھے۔

٣١٥٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ ابْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيبَ سُنَّةً وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْمُحَصَّبِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ. مسلم تحفة الاشراف (٧٦٩٥)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وادی محصب میں جانے کو سنت خیال کرتے تھے، وہ قربانی کے دن ظہر کی نماز وادی محصب میں پڑھتے تھے، نافع کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد کے خلفاء وادی محصب میں جاتے تھے۔

٣١٥٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ. مسلم تحفة الاشراف (١٧٠٠١)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وادی محصب میں جانا سنت (موکدہ) نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں صرف اس لیے گئے تھے کہ کہ جاتے وقت آپ کے لیے وہاں سے نکلنا آسان تھا۔

٣١٥٧- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

الترمذی (٩٢٣) ابن ماجہ (٣٠٦٧)

٣١٥٨- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ. مسلم تحفة الاشراف (١٦٦٤٥)

سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وادی محصب میں اترتے تھے۔ عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ محصب میں نہیں جاتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ وہاں صرف اس لیے ٹھہرے تھے کہ یہ مقام آپ کی واپسی کے وقت روانہ ہونے کے لیے زیادہ مناسب تھا۔

٣١٥٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وادی محصب میں جانا کوئی حج کی مقررہ عبادت نہیں ہے، یہ

بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

البخاری(۱۷۶۶) الترمذی(۹۲۲)

ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ ٹھہرے تھے۔

۳۱۶۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَنْزِلَ الْأَبْطَحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مِنًى وَلَكِنِّي جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيهِ قُبَّتَهُ فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ. ابوداؤد(۲۰۰۹)

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ منیٰ سے گئے تو آپ نے مجھے وادی محصب میں اترنے کا حکم دیا تھا، لیکن میں آیا اور میں نے وہاں خیمہ لگا دیا، آپ وہاں آکر ٹھہر گئے، ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامان پر مقرر تھے۔

۳۱۶۱- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ نَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ.

البخاری(۱۵۸۹_۴۲۸۵_۷۴۷۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل ان شاء اللہ ہم خیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے، جہاں کفار نے آپس میں کفر پر قسمیں کھائی تھیں۔

ف: محصب، ابطح، بطحاء اور خیف بنی کنانہ سب ایک ہی جگہ کے نام ہیں۔

۳۱۶۲- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَبَنِي كِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُحَصَّبَ. البخاری(۱۵۹۰) ابوداؤد(۲۰۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا درآں حالیکہ ہم منیٰ میں تھے کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں، قریش اور بنو کنانہ نے قسم کھائی کہ ہم بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کے ساتھ اس وقت تک نکاح نہیں کریں گے، نہ خرید و فروخت کریں گے جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ہمارے سپرد نہ کردیں، اس جگہ سے آپ کی مراد وادی محصب تھی۔

۳۱۶۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے فتح دی تو ان شاء اللہ ہم خیف میں ٹھہریں گے جہاں کفار نے کفر پر قسمیں کھائی

لَعَنَ اللّٰهُ الْخَيْفَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۳۱)

تھیں۔

٦٠- بَابُ وُجُوْبِ الْمَبِيْتِ بِمِنًى لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّرْخِيْصِ فِيْ تَرْكِهِ لِأَهْلِ السِّقَايَةِ

ایام تشریق کے دوران منٰی میں رات گزارنے کا حکم

۳۱٦٤- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُوْ أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ.

البخاری (۱٦٣٤-۱۷٤٥) ابوداؤد (۱۹٥۹) ابن ماجہ (۳۰٦٥)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے رسول اللہ ﷺ سے منٰی کی راتوں میں آب زمزم پلانے کے لیے مکہ میں قیام کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دے دی۔

۳۱٦٥- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. البخاری (۱۷٤٤)

ایک اور سند سے حضرت ابن عمر سے یہ روایت منقول ہے۔

... - فَضْلُ الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلٰى أَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابُ الشُّرْبِ مِنْهَا

موسم حج میں مشروب پلانے کا استحباب

۳۱٦٦- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَا لِيْ أَرٰى بَنِيْ عَمِّكُمْ يَسْقُوْنَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَا بُخْلٍ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ فَاسْتَسْقٰى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيْذٍ فَشَرِبَ وَسَقٰى فَضْلَهُ أُسَامَةَ وَقَالَ أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا فَلَا نُرِيْدُ تَغْيِيْرَ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

ابوداؤد (۲۰۲۱)

عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک دیہاتی نے آکر حضرت ابن عباس سے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ کے چچازاد تو دودھ اور شہد پلاتے ہیں اور آپ نبیذ (کھجوروں کا پانی) پلاتے ہیں؟ اس کی وجہ غربت ہے یا بخل؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: الحمد للہ! ہم غریب ہیں نہ بخیل؟ اصل وجہ یہ ہے کہ نبی ﷺ اپنی سواری پر آئے درآں حالیکہ حضرت اسامہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے پانی مانگا تو ہم نے آپ کو ایک برتن میں نبیذ پیش کیا، آپ نے نبیذ پیا اور جو بچا وہ حضرت اسامہ کو دے دیا، حضرت اسامہ نے آپ کا تبرک پیا۔ آپ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا اور خوب کام کیا ہے، ایسا ہی کیا کرو، حضرت ابن عباس نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جو حکم دیا تھا اس میں ہم کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتے۔

٦١- بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَ جُلُودِهَا وَجِلَالِهَا وَلَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازِ الْاِسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا

قربانی کے گوشت، کھال اور جھول کو صدقہ کرنے کا حکم

٣١٦٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا.

البخاری (١٧٠٧- ١٧١٦- ١٧١٧- ١٧١٨- ٢٢٩٩)

ابوداؤد (١٧٦٩) ابن ماجہ (٣٠٩٩- ٣١٥٧)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹوں پر کھڑا رہوں اور ان کے گوشت، کھالوں اور جھولوں کو صدقہ کر دوں اور قصاب کی اجرت اس میں سے نہ دوں۔ حضرت علی نے فرمایا: قصاب کی اجرت ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

٣١٦٨- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٣١٦٧)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٣١٦٩- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَازِرِ. سابقہ حوالہ (٣١٦٧)

ایک اور سند سے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت ہے لیکن اس میں قصاب کی اجرت کا ذکر نہیں ہے۔

٣١٧٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا فِي الْمَسَاكِينِ وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا. سابقہ حوالہ (٣١٦٧)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ قربانی کے اونٹوں پر کھڑے رہیں اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنے اونٹوں کے گوشت، کھالوں اور جھولوں کو مساکین میں تقسیم کر دیں اور اس میں سے قصائی کی اجرت نہ دیں۔

٣١٧١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ

ایک اور سند سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایسا حکم

الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (۳۱۶۷)

دیا۔

٦٢- بَابُ جَوَازِ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ

اونٹ اور گائے کی قربانی میں اشتراک کا جواز

۳۱۷۲- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

ابوداؤد (۲۸۰۹) الترمذی (۹۰۴-۱۵۰۲) ابن ماجہ (۳۱۳۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک اونٹ کو سات آدمیوں کی طرف سے نحر کیا اور گائے کی قربانی بھی سات آدمیوں کی طرف سے دی۔

۳۱۷۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۷۲٤)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے گئے' رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے کی قربانی میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

۳۱۷٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۸٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا' سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ کو نحر کیا اور سات آدمیوں کی طرف سے ہی گائے کی قربانی کی۔

۳۱۷۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَيُشْتَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُورِ قَالَ مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُدْنِ وَحَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَةَ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸٤۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حج اور عمرہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور سات سات آدمی ایک قربانی میں شریک ہو گئے تھے۔ ایک شخص نے حضرت جابر سے دریافت کیا کہ جس طرح قربانی کے اونٹ میں شریک ہو سکتے ہیں، کیا اسی طرح بعد کے خریدے ہوئے اونٹ میں بھی شرکت جائز ہے؟ انہوں نے کہا کہ پہلے سے اور بعد میں خریدے ہوئے دونوں اونٹوں کا حکم ایک ہے، حضرت جابر حدیبیہ میں موجود تھے۔ حضرت جابر نے کہا کہ ہم نے ستر اونٹ ذبح کیے اور ہر اونٹ میں سات آدمی شریک تھے۔

۳۱۷۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَأَمَرَنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُهْدِيَ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِي الْهَدِيَّةِ وَذَلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ حَجِّهِمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۴۵)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کے حج کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں احرام کھولنے کے وقت قربانی کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: چند آدمیوں کی ایک جماعت ایک اونٹ یا ایک گائے میں شریک ہو جائے آپ نے یہ حکم اس وقت دیا تھا جب آپ نے انہیں حج کا احرام کھولنے کا حکم دیا تھا۔

۳۱۷۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا.

ابوداؤد (۲۸۰۷) النسائی (۴۴۰۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمتع کیا کرتے تھے اور ایک گائے کی قربانی میں سات آدمی شریک ہوتے تھے۔

۳۱۷۸- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۴۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

۳۱۷۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۴۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات کی جانب سے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کی طرف سے اپنے حج میں ایک گائے ذبح کی۔

٦٣- بَابُ اسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْإِبِلِ قِيَامًا مَعْقُولَةً

اونٹ کے پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنے کا ثبوت

۳۱۸۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارِكَةً فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ ﷺ. البخاری (۱۷۱۳) ابوداؤد (۱۷۶۸)

زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک شخص کے پاس آئے اور اسے دیکھا کہ وہ اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کو اٹھا کر کھڑا کر کے پاؤں باندھ کر نحر کرو تمہارے نبی ﷺ کی یہی سنت ہے۔

٦٤- بَابُ اسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ إِلَى الْحَرَمِ لِمَنْ لَا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ

خود حرم میں نہ جانے والے کے لیے تقلید ہدی کا استحباب

وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِيدِهِ وَفَتْلِ الْقَلاَئِدِ وَأَنَّ بَاعِثَهُ لاَ يَصِيرُ مُحْرِمًا وَلاَ يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِسَبَبِ ذَلِكَ

۳۱۸۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلاَئِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لاَ يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ. البخاري (۱٦۹۸) ابوداود (۱۷۵۸) النسائي (۲۷۷٤) ابن ماجه (۳۰۹٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور روانہ کر دیا کرتے تھے اور میں ان جانوروں کے ہار خود بناتی تھی (جانور بھیجنے کے بعد) آپ ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرتے تھے جن سے محرم پرہیز کرتا ہے (یعنی اپنے آپ کو محرم نہیں قرار دیتے تھے)۔

۳۱۸۲- وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٦٦۳۱)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۱۸۳- وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيَّ أَفْتِلُ قَلاَئِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٦۸٦٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بناتی تھی۔

۳۱۸٤- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلاَئِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لاَ يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَلاَ يَتْرُكُهُ.

النسائي (۲۷۹٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے اونٹوں کے ہار بناتی تھی مگر آپ کسی چیز سے پرہیز کرتے تھے نہ کسی چیز کو چھوڑتے تھے۔

۳۱۸۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلاَئِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلاًّ. البخاري (۱٦۹٦-۱٦۹۹) ابوداود (۱۷۵۷) النسائي (۲۷۸۲-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے اونٹوں کے ہار بنائے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے کوہان کو چیر کر اور گلے میں ہار ڈال کر ان کو بیت اللہ روانہ کر دیا اور خود مدینہ میں رہے اور آپ پر ان چیزوں میں سے کوئی چیز حرام

۲۷۷۱) ابن ماجه (۳۰۹۸)

۳۱۸۶- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ وَأَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ أَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ.
مسلم تحفة الاشراف (۱۷٤٤٤)

ٹھیں ہوئی جو پہلے حلال تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کے اونٹ روانہ کر دیا کرتے تھے اور میں ان کے ہار خود اپنے ہاتھوں سے بناتی تھی، پھر آپ کسی ایسی چیز کو نہیں چھوڑتے تھے جس کو حلال نہیں چھوڑتا۔

۳۱۸۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ أَوْ يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ.

البخاري (۱۷۰۵) ابوداؤد (۱۷۵۹) النسائي (۲۷۷۹)

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے یہ ہار اس اون سے بنائے تھے جو ہمارے پاس تھی اور رسول اللہ ﷺ صبح کو حلال ہی تھے، جس طرح حلال شخص اپنی اہلیہ سے متمتع ہوتا ہے آپ بھی متمتع ہوتے تھے۔

۳۱۸۸- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا.

البخاري (۱۷۰۳) الترمذي (۹۰۹) النسائي (۲۷۷۸- ۲۷۸٤- ۲۷۸۸- ۲۷۹٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بکری کی اون سے بٹتی تھی اور آپ انہیں روانہ کر دینے کے بعد بھی حلال ہی رہتے تھے۔

۳۱۸۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

البخاري (۱۷۰۲) النسائي (۲۷۷۷) ابن ماجه (۳۰۹۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے جانوروں کے ہار اکثر میں بناتی تھی، پھر آپ انہیں اپنی قربانیوں کے گلے میں ڈال کر روانہ کر دیا کرتے تھے اور اس کے بعد آپ ٹھہرے رہتے اور ان چیزوں سے نہیں بچتے تھے جن سے محرم بچتا ہے۔

۳۱۹۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ میں قربانی کے لیے بکریاں بھیجیں اور آپ نے ان کی گردنوں میں ہار ڈال دیے تھے۔

عَنْهَا فَقَلَّدْتُهَا. البخاری (۱۷۰۱) ابوداود (۱۷۵۵) النسائی (۲۷۸۵-۲۷۸۶-۲۷۸۷) ابن ماجہ (۳۰۹۶)

۳۱۹۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَلَالٌ لَمْ يُحْرَمْ عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ. النسائی (۲۷۸۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم بکریوں کی گردنوں میں ہار ڈال کر ان کو (مکہ مکرمہ) روانہ کر دیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ حلال ہی رہتے تھے اور کسی چیز کو اپنے اوپر حرام نہیں کرتے تھے۔

۳۱۹۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ.

البخاری (۱۷۰۰-۲۳۱۷) النسائی (۲۷۹۲)

عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لکھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے قربانی کا جانور (مکہ مکرمہ) روانہ کر دیا تو جب تک قربانی ذبح نہ ہو جائے اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہیں جو حاجیوں پر بحالت احرام میں حرام ہوتی ہیں۔ میں نے بھی قربانی کا جانور بھیجا ہوا ہے، آپ اس مسئلہ میں مجھے اپنی رائے لکھ کر بھیجیں۔ عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ نے جواب میں فرمایا: ابن عباس کا قول صحیح نہیں ہے، میں نے خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے ہار بنائے تھے اور آپ نے ان کو میرے والد کے ساتھ مکہ روانہ کر دیا تھا اور جانور بھیجنے کے بعد قربانی کے وقت تک رسول اللہ ﷺ نے اپنے اوپر ان چیزوں میں سے کسی کو بھی حرام نہیں کیا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کی تھیں۔

ف: اس حدیث کی سند میں ابن زیاد مذکور ہے اور صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے، صحیح بخاری، موطا امام مالک اور سنن ابوداود وغیرہ میں اسی طرح ہے، ابن زیاد نے حضرت عائشہ کا زمانہ نہیں پایا تھا۔

۳۱۹۳- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ.

البخاری (۱۷۰٤) النسائی (۲۷۷٦)

مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے میں نے خود سنا ہے وہ پردہ کی اوٹ سے دستک دیتے ہوئے فرما رہی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے ہار میں خود اپنے ہاتھوں سے بنایا کرتی تھی اور پھر آپ انہیں روانہ کر دیا کرتے تھے اور قربانی کے ذبح ہونے تک کسی ایسے کام کو نہیں چھوڑتے تھے جس کو محرم چھوڑ دیتا ہے۔

۳۱۹۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ابوداؤد(۳۱۹۳)

ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح روایت ہے۔

۶۵- بَابُ جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ إِلَيْهَا

مجبوری کے وقت قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کا جواز

۳۱۹۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ. بخاری(۱۶۸۹-۲۷۵۵-۶۱۶۰) ابوداؤد(۱۷۶۰) النسائی(۲۷۹۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص قربانی کے اونٹ کو ہنکاتا ہوا لے جا رہا تھا، آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے کہا: یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ اور دوسری یا تیسری بار فرمایا: تمہیں خرابی ہو۔

۳۱۹۶- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۳۸۹۳)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ اس اونٹ کے گلے میں ہار پڑا ہوا تھا۔

۳۱۹۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا فَقَالَ بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۴۷۵۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ایسے اونٹ کو ہنکاتا ہوا لے جا رہا تھا جس کی گردن میں قلادہ پڑا ہوا تھا، اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں خرابی ہو اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے کہا: یا رسول اللہ! یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا: تمہیں خرابی ہو اس پر سوار ہو جاؤ، تمہیں خرابی ہو اس پر سوار ہو جاؤ۔

ف: تمہیں خرابی ہو یا تمہارا ستیاناس جائے، یہ دونوں غصہ کے کلمات ہیں۔ عرب ایسے موقع پر "ویلک" کہتے ہیں۔

۳۱۹۸- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. النسائی(۲۸۰۰)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے اونٹ کو ہنکا رہا تھا، آپ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ، اس نے کہا: یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے پھر فرمایا: سوار ہو جاؤ، اس نے پھر کہا: یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے دو یا تین بار فرمایا: سوار ہو جاؤ۔

۳۱۹۹- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبَدَنَةٍ اَوْ هَدِيَّةٍ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ اَوْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ وَاِنْ. مسلم تحفة الاشراف (۲۵۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک شخص قربانی کا اونٹ لیے ہوئے گزرا' آپ نے اس سے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ' اس نے کہا: یہ قربانی کا اونٹ ہے' آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

۳۲۰۰- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ الْاَخْنَسِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

مسلم تحفة الاشراف (۲۵۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۳۲۰۱- وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا.

ابوداؤد (۱۷۶۱) النسائی (۲۸۰۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شدید مجبوری ہو تو اس پر بقدر ضرورت سواری کر سکتے ہو۔

۳۲۰۲- وَحَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا.

مسلم تحفة الاشراف (۲۹۵۴)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تک دوسری سواری نہ ملے اس پر بقدر ضرورت سواری کر سکتے ہو۔

۶۶- بَابُ مَا يَفْعَلُ بِالْهَدْيِ اِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيْقِ

راستہ میں تھک جانے والے جانور کا حکم

۳۲۰۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ قَالَ وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَعَهُ بِبَدَنَةٍ يَسُوْقُهَا فَاُزْحِفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيْقِ فَعَيِيَ بِشَاْنِهَا اِنْ هِيَ اُبْدِعَتْ كَيْفَ يَاْتِيْ بِهَا فَقَالَ لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَاَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاَضْحَيْتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ قَالَ انْطَلِقْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَتَحَدَّثْ اِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ شَاْنَ بَدَنَتِهِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً

ہذلی بیان کرتے ہیں کہ میں اور سنان بن سلمہ عمرہ کرنے گئے، سنان اپنے ساتھ قربانی کا اونٹ بھی لے گئے تھے راستہ میں اونٹ تھک کر ٹھہر گیا۔ سنان پریشان ہو گئے کہ اگر یہ تھک کر چلنے سے رک گیا تو وہ کیا کریں گے، انہوں نے سوچا کہ وہ شہر جا کر اس کے بارے میں مسئلہ معلوم کریں گے۔ دوپہر کو جب ہم بطحا میں پہنچے تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جا کر صورت حال بیان کرتے ہیں، پھر ان کے پاس جا کر واقعہ بیان کیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: تم نے ایک ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو

مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ أَمَّرَهُ فِيهَا قَالَ فَمَضَى ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ. ابوداؤد (١٧٦٣)

اس مسئلہ کو جاننے والا ہے ایک بار رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہمراہ قربانی کے سولہ اونٹ روانہ کیے تھے، وہ شخص گیا اور پھر لوٹ آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک جائے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: اس اونٹ کو ذبح کر دو اور اس کے گلے میں پڑی ہوئی دو جوتیوں کو اس کے خون میں رنگ کر اس کے کوہان پر مارو اور تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی شخص بھی اس کا گوشت نہ کھائے۔

٣٢٠٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ.

سابقہ حوالہ (٣٢٠٣)

ایک اور سند سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی یہ روایت منقول ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ساتھ اٹھارہ اونٹوں کو روانہ فرمایا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٣٢٠٥- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ ذُؤَيْبًا أَبَا قَبِيصَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُولُ إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ.

ابن ماجہ (٣١٠٥)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ذویب ابو قبیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ قربانی کے اونٹ روانہ کرتے تھے اور آپ یہ حکم دیتے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک جائے اور تمہیں اس کے مرنے کا اندیشہ ہو تو اس کو ذبح کر دینا اور اس کے گلے میں پڑی ہوئی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو کر کوہان پر مارنا اور تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی شخص اس کا گوشت نہ کھائے۔

٦٧- بَابُ وُجُوبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ وَسُقُوطِهِ عَنِ الْحَائِضِ

طواف وداع کا وجوب اور حائضہ عورت سے اس کی رخصت

٣٢٠٦- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ قَالَ زُهَيْرٌ يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ وَلَمْ يَقُلْ فِي.

ابوداؤد (٢٠٠٢) ابن ماجہ (٣٠٧٠)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (حج کے بعد) لوگ ہر طور واپس چلے جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بیت اللہ کا طواف کیے بغیر نہ لوٹے۔

۳۲۰۷- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ.

البخاري (۳۲۹-۱۷۵۵-۱۷۶۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ آخر میں بیت اللہ کا طواف کریں البتہ حائضہ عورت کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا تھا۔

۳۲۰۸- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ هَلْ أَمَرَهَا بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُولُ مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۵۶۹۹)

طاؤس کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت طواف وداع سے پہلے مکہ سے جا سکتی ہیں؟ حضرت ابن عباس سے کہا: اگر آپ کو میرے فتویٰ پر یقین نہیں ہے تو فلاں انصاری عورت سے پوچھ لیجئے کہ آیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا تھا یا نہیں؟ حضرت زید بن ثابتؓ حضرت ابن عباس کے پاس سے ہنستے ہوئے لوٹے اور فرمایا: مجھے یقین ہے کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔

۳۲۰۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَذَكَرْتُ حِيضَتَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلْتَنْفِرْ.

البخاري (۴۴۰۱) ابن ماجه (۳۰۷۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ام المومنین) کو طواف افاضہ کے بعد حیض آ گیا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے ان کے حیض آنے کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ ہم کو روک لیں گی؟ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں، اس کے بعد حائضہ ہوئی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چلو پھر چلیں۔

۳۲۱۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۷۲۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حجۃ الوداع میں طواف افاضہ کے بعد حیض آ گیا، اس کے بعد روایت حسب سابق ہے۔

۳۲۱۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

الترمذی (۹۴۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ حضرت صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا ہے۔

۳۲۱۲- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ قَالَتْ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذَنْ. البخاری (۱۷۳۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں خدشہ تھا کہ حضرت صفیہ طواف سے پہلے حائضہ ہو جائیں گی رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا: کیا صفیہ ہم کو روک لیں گی؟ ہم نے عرض کیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۲۱۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَاخْرُجْنَ. البخاری (۳۲۸) النسائی (۳۸۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! صفیہ حیض میں مبتلا ہو گئی ہیں، آپ نے فرمایا: شاید وہ ہم کو روک لیں گی کیا انہوں نے تمہارے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا؟ سب نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: پھر چلو۔

۳۲۱۴- وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۷۴۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ سے وہ ارادہ کیا جو مرد اپنی زوجہ سے کرتا ہے، پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ حائضہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ ہم کو روک لیں گی؟ گھر والوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انہوں نے قربانی کے دن طواف زیارت کر لیا تھا، آپ نے فرمایا: پھر وہ بھی تمہارے ساتھ چلیں گی۔

۳۲۱۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب کوچ کا ارادہ کیا تو حضرت صفیہ اپنے خیمے کے دروازے پر غمگین ہو کر کھڑی ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا: زخمی سرمنڈی! تم ہم کو روکنے والی ہو؟ پھر فرمایا: کیا تم نے قربانی

لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً فَقَالَ عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي.

البخاری (٥٣٢٩-٦١٥٧)

کے دن طواف افاضہ کر لیا تھا؟ انہوں نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: پھر چلو۔

٢٢١٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَكَمِ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ كَئِيبَةً حَزِينَةً. البخاری (١٧٧١) ابن ماجہ (٣٠٧٣)

ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

٦٨- بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ الْكَعْبَةِ لِلْحَاجِّ وَغَيْرِهِ وَالصَّلَاةِ فِيهَا

حجاج وغیرہم کے لیے کعبہ میں داخل ہونے اور اس میں نماز پڑھنے کا استحباب

٢٢١٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ مَكَثَ فِيهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ جَعَلَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى.

البخاری (٣٩٧-٤٦٨-٥٠٤-٥٠٥-٥٠٥-٥٠٦-١١٦٧-١٥٩٨-١٥٩٩-٢٩٨٨-٤٢٨٩-٤٤٠٠) ابوداؤد (٢٠٢٣-٢٠٢٤-٢٠٢٥) النسائی (٦٩١-٧٤٨-٢٩٠٥-٢٩٠٨) ابن ماجہ (٣٠٦٣)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی داخل ہوئے پھر آپ پر کعبہ کا دروازہ بند کر دیا گیا پھر آپ اس میں ٹھہرے، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ جب آپ باہر تشریف لائے تو میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اندر کیا کیا تھا؟ حضرت بلال نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو ستونوں کو بائیں، ایک کو دائیں طرف اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کیا، پھر آپ نے نماز پڑھی، بیت اللہ کے اس وقت چھ ستون تھے۔

٢٢١٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَزَلَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ وَأَرْسَلَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَجَاءَ بِالْمِفْتَحِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور صحن کعبہ میں اترے، آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا، انہوں نے کنجی لا کر پیش کی اور دروازہ کھول دیا۔ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر گئے۔ آپ کے ساتھ حضرت بلال، حضرت اسامہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی گئے۔ آپ کے حکم سے دروازہ بند کر دیا گیا، آپ اور یہ صحابہ اس میں کافی دیر

وعثمان بن طلحة رضي الله تعالى عنهم وأمر بالباب فأغلق فلبثوا فيه مليا ثم فتح الباب فقال عبد الله فبادرت الناس فتلقيت رسول الله ﷺ خارجا وبلال على إثره فقلت لبلال هل صلى فيه رسول الله ﷺ قال نعم قلت أين قال بين العمودين تلقاء وجهه قال ونسيت أن أسأله كم صلى. سابقہ حوالہ (۳۲۱۷)

ٹھہرے، اس کے بعد دروازہ کھول دیا۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں جھپٹ کر سب لوگوں سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے باہر ملا، حضرت بلال آپ کے پیچھے تھے۔ میں نے حضرت بلال سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے پوچھا: کس جگہ؟ انہوں نے کہا: اپنے سامنے کے دو ستونوں کے درمیان۔ حضرت ابن عمر نے کہا: میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعت نماز پڑھی تھی۔

۳۲۱۹- وحدثنا ابن أبي عمر حدثنا سفيان عن أيوب السختياني عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال أقبل رسول الله ﷺ عام الفتح على ناقة لأسامة بن زيد حتى أناخ بفناء الكعبة ثم دعا عثمان بن طلحة فقال ائتني بالمفتاح فذهب إلى أمه فأبت أن تعطيه فقال والله لتعطينه أو ليخرجن هذا السيف من صلبي قال فأعطته إياه فجاء به إلى النبي ﷺ فدفعه إليه ففتح الباب ثم ذكر بمثل حديث حماد بن زيد.

سابقہ حوالہ (۳۲۱۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ حضرت اسامہ بن زید کی اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے۔ آپ نے اونٹنی کو صحن کعبہ میں بٹھایا۔ پھر حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب کیا اور فرمایا: مجھے کنجی لا کر دو۔ انہوں نے جا کر اپنی ماں سے کنجی مانگی اس نے کنجی دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت عثمان نے کہا: کنجی دے دو ورنہ میں اپنی تلوار میان سے نکال لوں گا، پھر ان کی ماں نے انہیں کنجی دی اور انہوں نے جا کر نبی ﷺ کو وہ کنجی دی، آپ نے دروازہ کھولا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۳۲۲۰- وحدثني زهير بن حرب حدثنا يحيى وهو القطان ح وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا أبو أسامة ح وحدثنا ابن نمير واللفظ له حدثنا عبدة عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال دخل رسول الله ﷺ البيت ومعه أسامة وبلال وعثمان بن طلحة رضي الله تعالى عنهم فأجافوا عليهم الباب طويلا ثم فتح فكنت أول من دخل فلقيت بلالا فقلت أين صلى رسول الله ﷺ قال بين العمودين المقدمين فنسيت أن أسأله كم صلى رسول الله ﷺ.

سابقہ حوالہ (۳۲۱۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ کے ساتھ حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ بھی گئے، پھر دروازہ بند کر دیا گیا اور کافی دیر کے بعد دروازہ کھلا، سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا، میری بلال سے ملاقات ہوئی، میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ حضرت بلال نے کہا: دو پہلے ستونوں کے درمیان اور میں بلال سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنی رکعت نماز پڑھی تھی؟

۳۲۲۱- وحدثني حميد بن مسعدة حدثنا خالد يعني ابن الحارث حدثنا عبد الله بن عون عن نافع عن عبد الله بن عمر أنه انتهى إلى الكعبة وقد دخلها النبي ﷺ وبلال وأسامة رضي الله تعالى عنهما وأجاف عليهم

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں کعبہ کے پاس پہنچا تو رسول اللہ ﷺ، حضرت بلال اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کعبہ میں داخل ہو چکے تھے اور حضرت عثمان بن طلحہ نے دروازہ بند کر دیا تھا، کافی دیر تک یہ

عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْبَابَ قَالَ فَمَكَثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالُوا هَا هُنَا قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى. سابقہ حوالہ (۳۲۱۷)

حضرات اندر رہے، پھر دروازہ کھولا گیا، نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور میں سیڑھی سے اندر گیا اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس جگہ نماز پڑھی ہے؟ کہا: اس جگہ اور میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعت نماز پڑھی ہے۔

۳۲۲۲- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

البخاري (۱۵۹۸)

سالم اپنے والد (حضرت ابن عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی گئے اور دروازہ بند کر دیا، جب انہوں نے دروازہ کھولا تو میں سب سے پہلے داخل ہوا، میری حضرت بلال سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

۳۲۲۳- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ أَحَدٌ ثُمَّ أُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَأَخْبَرَنِي بِلَالٌ أَوْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ. سابقہ حوالہ (۳۲۱۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ بھی گئے، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ وہ ساتھ نہیں جا سکے، پھر دروازہ بند کر دیا گیا، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت بلال یا حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سے کسی نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے اندر دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

۳۲۲۴- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ بَكْرٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتّٰى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ لَهُ مَا نَوَاحِيهَا أَفِي زَوَايَاهَا قَالَ بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ

ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا: کیا تم نے حضرت ابن عباس سے یہ سنا ہے کہ تمہیں کعبہ میں طواف کا حکم دیا گیا ہے، کعبہ میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا۔ عطاء نے کہا: حضرت ابن عباس کعبہ میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتے، البتہ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی اور نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ آپ باہر تشریف لائے اور باہر آ کر بیت اللہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا: یہ قبلہ ہے،

التیمی. النسائی(۲۹۱۷)

میں نے پوچھا: بیت اللہ کے کناروں اور اس کے گوشوں کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ بیت اللہ کی ہر جانب قبلہ ہے۔

۳۲۲۵- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ. مسلم تحفة الاشراف(۵۹۶۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے، اس میں چھ ستون تھے، آپ نے ہر ستون کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔

۳۲۲۶- وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ فِي عُمْرَتِهِ قَالَ لَا.

البخاری(۱۶۰۰-۱۷۹۱-۴۱۸۸-۴۲۵۵) ابوداود(۱۹۰۲)

اسماعیل بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول سے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ اپنے عمرہ کے موقع پر بیت اللہ میں داخل ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔

۶۹- بَابُ نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبِنَائِهَا

کعبہ کی عمارت توڑ کر از سر نو بنانا

۳۲۲۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ وَلَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا. البخاری(۱۵۸۵) النسائی(۲۹۰۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری قوم نے کفر کو نیا نیا چھوڑا ہوتا تو میں بیت اللہ کی عمارت توڑ کر اس کو قواعد ابراہیم پر تیار کرتا، کیونکہ قریش نے جب اس کو بنایا تو اس کو چھوٹا کر دیا اور میں اس کے پیچھے بھی دروازہ بناتا۔

۳۲۲۸- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

مسلم تحفة الاشراف(۱۷۰۰۲)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۳۲۲۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ ﷺ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے بیت اللہ بناتے وقت اس کو قواعد ابراہیم ﷺ سے چھوٹا بنا دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کعبہ کو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں لوٹا دیتے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ضرور یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو گی کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ جو دو

تَعَالَى عَنْهَا سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أُرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

البخاري (١٥٨٣-٣٣٦٨-٤٤٨٤) النسائي (٢٩٠٠)

کونے حجرے سے متصل ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کی تعظیم کرنی ہی چھوڑ دی ہے کیونکہ یہ حضرت ابراہیم کی بنیادوں پر پورا پورا بنا ہوا نہیں ہے۔

٣٢٣٠- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ أَوْ قَالَ بِكُفْرٍ لَأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ.

سابقہ حوالہ (٣٢٢٩)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری قوم نے جاہلیت یا کفر کو نیا نیا چھوڑا ہوا نہ ہوتا تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتا اور میں اس کا دروازہ زمین کے ساتھ بناتا اور حطیم کو کعبہ سے ملا دیتا۔

٣٢٣١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ حَدَّثَتْنِي خَالَتِي يَعْنِي عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِشِرْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ فَإِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ. النسائي (٢٩١٠)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری خالہ حضرت عائشہ نے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نے نیا نیا شرک نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو منہدم کر کے اسے زمین سے ملا دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا، ایک دروازہ مشرقی جانب، اور دوسرا دروازہ مغربی جانب اور حطیم میں سے چھ ہاتھ کی جگہ کعبہ میں اور شامل کر دیتا کیونکہ قریش نے جب کعبہ کو بنایا تھا تو اس کو چھوٹا کر دیا تھا۔

٣٢٣٢- وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ حِينَ غَزَاهَا أَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيدُ أَنْ يُجَرِّئَهُمْ أَوْ يُحَرِّبَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ أَنْقُضُهَا ثُمَّ أَبْنِي بِنَاءَهَا أَوْ أُصْلِحُ مَا وَهَى مِنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي قَدْ فُرِقَ لِي رَأْيٌ فِيهَا أَرَى أَنْ تُصْلِحَ

عطاء کہتے ہیں کہ یزید بن معاویہ کے زمانہ میں جب اہل شام نے مکہ میں آ کر جنگ کی اور بیت اللہ جل گیا اور اس کا جو حال ہونا تھا وہ ہو گیا تو حضرت ابن زبیر نے کعبہ کو اسی طرح رہنے دیا حتیٰ کہ حج کے موسم میں تمام مسلمان جمع ہو گئے، حضرت ابن الزبیر کا ارادہ تھا کہ لوگوں کو اہل شام کے خلاف بھاگنے کریں یا ان کے خلاف اشتعال دلائیں۔ جب لوگ لوٹنے لگے تو حضرت ابن الزبیر نے فرمایا: اے لوگو! مجھے کعبہ کے بارے میں مشورہ دو، میں کعبہ کو توڑ کر از سرِ نو بناؤں یا اس

مَا وَهَى مِنْهَا وَتَدَعُ بَيْتًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَأَحْجَارًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَوْ كَانَ أَحَدُكُمُ احْتَرَقَ بَيْتُهُ مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَّهُ فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ إِنِّي مُسْتَخِيرٌ رَبِّي ثَلَاثًا ثُمَّ عَازِمٌ عَلَى أَمْرِي فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيَهُ عَلَى أَنْ يَنْقُضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ بِأَوَّلِ النَّاسِ يَصْعَدُ فِيهِ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى صَعِدَهُ رَجُلٌ فَأَلْقَى مِنْهُ حِجَارَةً فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا فَنَقَضُوهُ حَتَّى بَلَغُوا بِهِ الْأَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَعْمِدَةً فَسَتَّرَ عَلَيْهَا السُّتُورَ حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّي عَلَى بِنَائِهِ لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ أَذْرُعٍ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ قَالَ فَأَنَا الْيَوْمَ أَجِدُ مَا أُنْفِقُ وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ قَالَ فَزَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ حَتَّى أَبْدَى أُسًّا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ فَزَادَ فِي طُولِهِ عَشْرَ أَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ أَحَدُهُمَا يُدْخَلُ مِنْهُ وَالْآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلَى أُسٍّ نَظَرَ إِلَيْهِ الْعُدُولُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي شَيْءٍ أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقِرَّهُ وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلَى بِنَائِهِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَنَقَضَهُ وَأَعَادَهُ إِلَى بِنَائِهِ۔ سابقہ حوالہ (۳۲۳۱)

میں جو حصہ خراب ہو گیا ہے صرف اس کو درست کروں؟ حضرت ابن عباس نے کہا: میری رائے یہ ہے کہ کعبہ کا جو حصہ خراب ہو گیا ہے اس کی مرمت کر دو اور اس کو اسی طرح رہنے دو جیسا کہ یہ ابتدائے اسلام میں تھا اور انہی پتھروں کو رہنے دو جن پر لوگ مشرف باسلام ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی تھی، حضرت ابن الزبیر نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی شخص کا گھر جل جائے تو وہ اس کو از سر نو بنائے بغیر چین سے نہیں بیٹھتا، تو اللہ تعالیٰ کے گھر کو دوبارہ کیوں نہیں بنایا جائے گا اور میں تین بار استخارہ کرنے کے بعد اس کو دوبارہ بنانے کا عزم کروں گا، جب حضرت ابن الزبیر نے تین بار استخارہ کر لیا تو انہوں نے اس کو توڑنے کا ارادہ کر لیا۔ لوگوں کو ڈر لگا کہ جو شخص سب سے پہلے خانہ کعبہ کو توڑنے کے لیے چڑھے گا کہیں اس پر کوئی آسمانی بلا نہ نازل ہو جائے حتیٰ کہ ایک شخص چڑھا اور اس نے اس میں سے ایک پتھر گرا دیا۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کوئی بلا نازل نہیں ہوئی تو سب نے مل کر اس کو توڑ ڈالا اور زمین کے برابر کر دیا، حضرت ابن الزبیر نے چند ستون کھڑے کر کے ان پر پردے ڈال دیے یہاں تک کہ اس کی دیواریں بلند ہو گئیں اور حضرت ابن الزبیر نے یہ کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ روایت سنی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ "اگر لوگوں نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوا ہوتا اور نہ ہی میرے پاس اتنا خرچ ہے کہ اس کو بنا سکوں تو میں حطیم میں سے پانچ ہاتھ کعبہ میں داخل کر دیتا اور ایک دروازہ اس میں ایسا بنا دیتا جس سے لوگ اندر جائیں اور دوسرا دروازہ ایسا بنا دیتا جس سے لوگ باہر جائیں"۔ حضرت ابن الزبیر نے فرمایا: آج ہمارے پاس خرچ بھی ہے اور ہمیں لوگوں کا خوف بھی نہیں ہے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن الزبیر نے حطیم کی پانچ ہاتھ زمین کعبہ میں شامل کر دی حتیٰ کہ اس جگہ سے ابراہیمی بنیاد نکل آئی اور لوگوں نے اسے اچھی طرح دیکھ لیا، حضرت ابن الزبیر نے اسی بنیاد پر دیوار اٹھانا شروع کر دی۔ اس طرح بیت اللہ کا طول اٹھارہ ہاتھ کا ہو گیا، جب اس میں زیادتی کی تو اس کا طول

کم معلوم ہونے لگا، پھر اس کے طول میں دس ہاتھ کی زیادتی کی اور اس کے دو دروازے بنائے کہ ایک سے اندر جائیں اور دوسرے سے باہر جائیں، جب ابن الزبیر شہید کر دیے گئے تو حجاج نے عبدالملک بن مروان کو اس کی اطلاع دی اور لکھا کہ حضرت ابن الزبیر نے بیت اللہ کی جو تعمیر کی ہے وہ ان بنیادوں کے مطابق ہے جنہیں مکہ کے معتبر لوگوں نے دیکھا ہے، عبد الملک نے جواب میں حجاج کو یہ لکھا کہ حضرت ابن الزبیر کے تغیر و تبدل سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے، انہوں نے طول میں جو زیادتی کی ہے اور حطیم کا جو حصہ انہوں نے کعبہ میں شامل کر دیا ہے اس کو نکال دو اور اس کو پہلی طرح بنا دو اور جو دروازہ انہوں نے کھولا ہے، اس کو بھی بند کر دو، جب حجاج نے کعبہ کو شہید کر کے پھر پہلی طرح بنا دیا۔

۳۲۳۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَالْوَلِيدَ بْنَ عَطَاءٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُبَيْدٍ وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا أَظُنُّ أَبَا خُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ الْحَارِثُ بَلَى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَلَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ أَعَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَإِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمِّي لِأُرِيَكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَأَرَاهَا قَرِيبًا مِنْ سَبْعِ أَذْرُعٍ هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ تَعَزُّزًا أَنْ لَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا يَدَعُونَهُ يَرْتَقِي حَتَّى

عبداللہ بن عبید بیان کرتے ہیں کہ حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ، عبدالملک بن مروان کے پاس اس کے زمانہ خلافت میں وفد لے کر گئے، عبدالملک نے اس سے کہا کہ ابو خبیب (یعنی حضرت ابن الزبیر) حضرت عائشہ سے بغیر سنے روایت کرتے ہیں۔ حارث نے کہا: نہیں میں نے خود حضرت عائشہ سے یہ حدیث سنی ہے۔ عبدالملک نے کہا: تم نے جو سنا ہے بیان کرو، حارث نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کو چھوٹا کر دیا ہے، اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو جتنا انہوں نے اس میں سے چھوڑ دیا ہے میں اس کو دوبارہ بنا دیتا، پس اگر میرے بعد تمہاری قوم اسے دوبارہ بنانے کا ارادہ کرے تو آؤ میں تمہیں دکھاؤں کہ انہوں نے اس تعمیر میں سے کیا چھوڑ دیا ہے، پھر آپ نے حضرت عائشہ کو وہ جگہ دکھائی جو تقریباً سات ہاتھ تھی، یہ عبداللہ بن عبید کی روایت ہے اور ولید بن عطاء نے یہ زائد بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں دو دروازے زمین کے ساتھ بنا دیتا' ایک مشرق کی جانب اور دوسرا مغرب کی، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں پتا ہے کہ تمہاری قوم نے اس کا دروازہ کیوں اونچا کر دیا

كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٠٥٦)

تھا؟ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ عوام کے لیے تا کہ جن لوگوں کو چاہیں وہی کعبہ میں داخل ہو سکیں، جب کوئی شخص کعبہ میں داخل ہونا چاہتا تو وہ اسے بلاتے اور جب وہ داخل ہونے کے قریب پہنچتا تو اس کو دھکا دے دیتے جس سے وہ گر پڑتا۔ عبدالملک نے حارث سے کہا: کیا تم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث خود سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، عبدالملک تھوڑی دیر اپنی لکڑی سے زمین کو کریدتا رہا اور بولا: کاش! میں نے اس تعمیر کو اسی حال پر چھوڑ دیا ہوتا۔

٣٢٣٤- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٠٥٦)

ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت ہے۔

٣٢٣٥- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ سَمِعْتُهَا تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى أَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَإِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرُوا فِي الْبِنَاءِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا تَقُلْ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تُحَدِّثُ هَذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ لَتَرَكْتُهُ عَلَى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٠٥٦)

ابوقزعہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہنے لگا: اللہ تعالیٰ (حضرت) ابن الزبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو ہلاک کرے وہ ام المومنین پر جھوٹ باندھتا تھا (العیاذ باللہ) اور کہتا تھا کہ میں نے ان سے سنا ہے کہ وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر اس میں حطیم کو شامل کر دیتا، کیونکہ تمہاری قوم نے بیت اللہ کی تعمیر کو چھوٹا کر دیا ہے۔ حارث بن عبداللہ بن ربیعہ نے کہا: اے امیر المومنین! ایسا مت کہو کیونکہ میں نے ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ حدیث خود سنی ہے۔ عبدالملک نے کہا: اگر یہ بات میں کعبہ کو شہید کرنے سے پہلے سن لیتا تو ابن الزبیر ہی کی تعمیر کو قائم رکھتا۔

٧٠- بَابُ جَدْرِ الْكَعْبَةِ وَبَابِهَا

خانہ کعبہ کی دیواروں اور دروازوں کا ذکر

٣٢٣٦- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ حطیم کی دیوار بیت اللہ میں شامل ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے دریافت کیا: اس کو انھوں نے بیت اللہ میں کیوں نہیں داخل کیا؟ آپ نے فرمایا:

فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوهُ الْبَيْتَ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ.

البخاری(١٥٨٤-٧٢٤٣)ابن ماجہ(٢٩٥٥)

تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہوگیا تھا! میں نے پوچھا: پھر اس کا دروازہ اونچا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: انہوں نے یہ اس لیے کیا تھا تاکہ جس کو چاہیں (کعبہ میں) داخل کریں اور جس کو چاہیں (کعبہ میں) داخل ہونے سے روک دیں اور اگر تمہاری قوم نے تازہ تازہ کفر نہ چھوڑا ہوتا اور مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ ان کو یہ ناگوار لگے گا تو میں حطیم کی دیواروں کو کعبہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔

٢٢٣٧- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحِجْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ وَقَالَ فِيهِ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلَّمٍ وَقَالَ مَخَافَةَ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ.

سابقہ حوالہ(٢٢٣٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حطیم کے بارے میں دریافت کیا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے، باقی اس میں یہ ہے کہ بیت اللہ کا دروازہ اس قدر اونچا کیوں ہے کہ اس پر بغیر سیڑھی کے نہیں چڑھ سکتے اور حضرت عائشہ کے جواب میں ہے کہ میں ان کے دلوں کے متنفر ہونے سے ڈرتا ہوں۔

٧١- بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا أَوْ لِلْمَوْتِ

عاجز، بوڑھے اور میت کی جانب سے حج کرنا

٢٢٣٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. البخاری(١٥١٣-١٨٥٤-١٨٥٥-٤٣٩٩-٦٢٢٨)ابوداؤد(١٨٠٩)النسائی(٢٦٣٣-٢٦٣٤-٢٦٣٩-٢٦٤٠-٢٦٤١-٥٤٠٥-٥٤٠٨)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواری پر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے، ناگاہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت آ کر رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھنے لگی۔ حضرت فضل اس عورت کو دیکھنے لگے اور وہ عورت حضرت فضل کو دیکھنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فضل کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے اور میرا باپ بہت بوڑھا شخص ہے "سواری پر بیٹھ نہیں سکتا" کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

٢٢٣٩- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج

خثعم قالت يا رسول الله إن أبي شيخ كبير عليه فريضة الله في الحج وهو لا يستطيع أن يستوي على ظهر بعيره فقال النبي ﷺ فحجي عنه. البخاري(١٨٥٤) الترمذي(٩٢٨) النسائي(٥٤٠٤) ابن ماجه(٢٩٠٩)

واجب ہو چکا ہے اور وہ اپنے اونٹ کی پشت پر بیٹھ نہیں سکتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی طرف سے حج کر لو۔

٧٢- باب صحة حج الصبي

نابالغ کے حج کا حکم

٣٢٤٠- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب وابن أبي عمر جميعا عن ابن عيينة قال أبو بكر حدثنا سفيان بن عيينة عن إبراهيم بن عقبة عن كريب عن ابن عباس عن النبي ﷺ لقي ركبا بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمون فقالوا من أنت قال رسول الله ﷺ فرفعت إليه امرأة صبيا فقالت ألهذا حج قال نعم ولك أجر.

ابو داود(١٧٣٦) النسائي(٢٦٤٦-٢٦٤٧-٢٦٤٨)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے مقام روحاء میں کچھ سواروں نے ملاقات کی، آپ نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: مسلمان ہیں، پھر انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ۔ ان میں سے ایک عورت نے بچے کو اوپر اٹھا کر پوچھا: کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور تم کو بھی اس کا اجر ملے گا۔

٣٢٤١- وحدثنا أبو كريب محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن سفيان عن محمد بن عقبة عن كريب عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال رفعت امرأة صبيا لها فقالت يا رسول الله ألهذا حج قال نعم ولك أجر.

مسلم تحفة الاشراف(٦٣٧٠)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے بچے کو اٹھا کر پوچھا: یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

٣٢٤٢- وحدثني محمد بن المثنى حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان حدثنا إبراهيم بن عقبة عن كريب أن امرأة رفعت صبيا فقالت يا رسول الله ألهذا حج قال نعم ولك أجر. سابقه حواله(٣٢٤٠)

کریب کہتے ہیں کہ ایک عورت نے بچہ اوپر اٹھا کر کہا: یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا۔

٣٢٤٣- وحدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الرحمن حدثنا سفيان عن محمد بن عقبة عن كريب عن ابن عباس بمثله. النسائي(٢٦٤٤-٢٦٤٥)

ایک اور سند سے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت ہے۔

٧٣- باب فرض الحج مرة في العمر

زندگی میں حج کی فرضیت ایک بار ہے

٣٢٤٤- وحدثني زهير بن حرب حدثنا يزيد بن هارون أخبرنا الربيع بن مسلم القرشي عن محمد بن زياد عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال خطبنا رسول الله ﷺ فقال أيها الناس قد فرض عليكم الحج

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض ہو گیا۔ پس حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا حج ہر سال فرض ہے؟ آپ خاموش رہے حتیٰ کہ اس

فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ. النسائی (٢٦١٨)

نے تین بار یہی عرض کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال فرض ہو جاتا اور تم اس کی ادائیگی کی طاقت نہ رکھتے۔ جن چیزوں کا بیان میں چھوڑ دیا کروں تم ان کا سوال مت کیا کرو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ وہ انبیاء علیہم السلام سے بکثرت سوال کیا کرتے تھے اور انبیاء علیہم السلام سے اختلاف کرتے تھے، لہٰذا جب میں تم کو کسی چیز کا حکم دوں تو اس پر بقدر استطاعت عمل کیا کرو اور جب میں کسی چیز سے روک دوں تو اس کو چھوڑ دیا کرو۔

٧٤- بَابُ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلَى حَجٍّ وَغَيْرِهِ

عورت کو محرم کے ساتھ حج کرنے کا حکم

٣٢٤٥- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ.

البخاری (١٠٨٧) ابوداؤد (١٧٢٧)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت بغیر محرم کے تین دن کا سفر نہ کرے۔

٣٢٤٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ ثَلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (٧٩٦٩)

ابن نمیر نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اس میں بھی محرم کے ساتھ تین دن کے سفر کا ذکر ہے۔

٣٢٤٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (٧٧٠١)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتی ہے وہ بغیر محرم کے تین راتوں کی مسافت کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔

٣٢٤٨- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ

قزعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی میں نے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف کسی ایسی بات کو منسوب کر سکتا ہوں جو میں نے آپ سے نہ سنی ہو؟

اللہ ﷺ مالم أسمع قال سمعته يقول قال رسول الله ﷺ لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد مسجدي هذا والمسجد الحرام والمسجد الأقصى وسمعته يقول لا تسافر المرأة يومين من الدهر إلا ومعها ذو محرم منها أو زوجها. سابقہ حوالہ (٣٢٦٨)

انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں کے سوا سامان سفر نہ باندھا جائے، میری مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: کوئی عورت دو دن کا سفر بغیر خاوند یا محرم کے نہ کرے۔

٣٢٤٩- وحدثنا محمد بن مثنى حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن عبد الملك بن عمير قال سمعت قزعة قال سمعت أبا سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال سمعت من رسول الله ﷺ أربعا فأعجبنني وآنقنني نهى أن تسافر المرأة مسيرة يومين إلا ومعها زوجها أو ذو محرم واقتص باقي الحديث.

سابقہ حوالہ (٣٢٤٨)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار باتیں سنی ہیں جو مجھے بہت پسند ہیں۔ آپ نے عورت کو تنہا دو دن کا سفر کرنے سے منع کیا ہے الا یہ کہ اس کے ساتھ خاوند یا محرم ہو۔

٣٢٥٠- وحدثنا عثمان بن أبي شيبة حدثنا جرير عن مغيرة عن إبراهيم عن سهم بن منجاب عن قزعة عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ لا تسافر المرأة ثلاثا إلا مع ذي محرم.

سابقہ حوالہ (٣٢٤٨)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بغیر محرم کے عورت کو تین دن کے سفر سے منع فرمایا ہے۔

٣٢٥١- وحدثني أبو غسان المسمعي ومحمد بن بشار جميعا عن معاذ بن هشام قال أبو غسان حدثنا معاذ حدثني أبي عن قتادة عن قزعة عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه أن النبي ﷺ قال لا تسافر امرأة فوق ثلاث ليال إلا ومع ذي محرم.

سابقہ حوالہ (٣٢٤٨)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت بغیر محرم کے تین راتوں سے زیادہ سفر نہ کرے۔

٣٢٥٢- وحدثناه ابن مثنى حدثنا ابن أبي عدي عن سعيد عن قتادة رضي الله تعالى عنه بهذا الإسناد وقال أكثر من ثلاث إلا مع ذي محرم. سابقہ حوالہ (٣٢٤٨)

قتادہ کی روایت میں ہے کہ کوئی عورت بغیر محرم کے تین دن سے زیادہ سفر نہ کرے۔

٣٢٥٣- وحدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث عن سعيد بن أبي سعيد عن أبيه أن أبا هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ لا يحل لامرأة مسلمة تسافر مسيرة ليلة إلا ومعها رجل ذو حرمة منها. ابوداؤد (١٧٢٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے محرم کے بغیر ایک رات کی مسافت کا سفر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

٣٢٥٤- وحدثني زهير بن حرب حدثنا يحيى بن سعيد عن ابن أبي ذئب حدثنا سعيد بن أبي سعيد عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي ﷺ قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تسافر مسيرة يوم إلا مع ذي محرم. البخاري (١٠٨٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کا بغیر محرم کے ایک دن کی مسافت کا بھی سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

٣٢٥٥- وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تسافر مسيرة يوم وليلة إلا مع ذي محرم عليها.

ابوداؤد (١٧٢٤) الترمذي (١١٧٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کا ایک دن اور رات کا سفر بغیر محرم کے کرنا جائز نہیں ہے۔

٣٢٥٦- وحدثنا أبو كامل الجحدري قال نا بشر يعني ابن المفضل قال نا سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ لا يحل لامرأة أن تسافر ثلاثا إلا ومعها ذو محرم منها.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٥٩٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے بغیر محرم کے تین دن کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

٣٢٥٧- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب جميعا عن أبي معاوية قال أبو كريب حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تسافر سفرا يكون ثلاثة أيام فصاعدا إلا ومعها أبوها أو ابنها أو زوجها أو أخوها أو ذو محرم منها.

ابوداؤد (١٧٢٦) الترمذي (١١٦٩) ابن ماجہ (٢٨٩٨)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتی ہو، اس کے لیے اس کے باپ بیٹے، بھائی، خاوند یا کسی اور محرم کے بغیر تین دن کا سفر جائز نہیں ہے۔

٣٢٥٨- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو سعيد الأشج قال نا وكيع قال نا الأعمش بهذا الإسناد.

سابقہ حوالہ (٣٢٥٧)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٣٢٥٩- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب كلاهما عن سفيان قال أبو بكر حدثنا سفيان بن عيينة قال نا عمرو بن دينار عن أبي معبد قال سمعت ابن

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے: کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے الا یہ کہ اس کا محرم

عباس رضي الله تعالى عنهما يقول سمعت النبي ﷺ يخطب يقول لا يخلون رجل بامرأة إلا ومعها ذو محرم ولا تسافر المرأة إلا مع ذي محرم فقام رجل فقال يا رسول الله إن امرأتي خرجت حاجة وإني اكتتبت في غزوة كذا وكذا قال انطلق فحج مع امرأتك.

(البخاری ۱۸۶۲-۳۰۰۶-۵۲۳۳)

ساتھ ہو اور کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میری بیوی حج کو جا رہی ہے اور میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: جاؤ تم بھی اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

۳۲۶۰- وحدثناه أبو الربيع الزهراني قال نا حماد عن عمرو بهذا الإسناد نحوه. سابقہ حوالہ (۳۲۵۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۲۶۱- وحدثناه ابن أبي عمر قال نا هشام يعني ابن سليمان المخزومي عن ابن جريج بهذا الإسناد نحوه ولم يذكر لا يخلون رجل بامرأة إلا ومعها ذو محرم.

سابقہ حوالہ (۳۲۵۹)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ بغیر محرم کے تنہائی میں نہ رہے۔

۷۵- باب استحباب الذكر إذا ركب دابته متوجها لسفر حج أو غيره وبيان الأفضل من ذلك الذكر

سفر حج کے وقت ذکر الٰہی کا استحباب

۳۲۶۲- وحدثني هارون بن عبد الله قال نا حجاج بن محمد قال قال ابن جريج أخبرني أبو الزبير أن عليا الأزدي أخبره أن ابن عمر علمهم رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله ﷺ كان إذا استوى على بعيره خارجا إلى سفر كبر ثلاثا ثم قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وإنا إلى ربنا لمنقلبون اللهم نسألك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو عنا بعده اللهم أنت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل اللهم إني أعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنظر وسوء المنقلب في المال والأهل وإذا رجع قالهن وزاد فيهن آيبون تائبون عابدون لربنا حامدون.

: ابوداؤد (۲۵۹۹) الترمذی (۳۴۴۷)

علی ازدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر پر جانے کے لیے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو تین بار اللہ اکبر فرماتے اور پھر یہ دعا پڑھتے (ترجمہ:) "پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کر دیا، ہم اس کو مسخر کرنے والے نہ تھے" اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ان کاموں کا سوال کرتے ہیں جن سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت تہہ کر دے۔ اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے اور ہمارے گھر میں نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے، رنج و غم سے اور اپنے اہل اور مال کے برے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں" اور جب آپ سفر سے لوٹ کر آتے تب بھی یہ دعا پڑھتے اور اس میں ان کلمات کا اضافہ کرتے: ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ سے توبہ کرنے

والے ہیں، اس کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

٣٢٦٣- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ. الترمذی (٣٤٣٩) النسائی (٥٥١٣-٥٥١٤-٥٥١٥) ابن ماجہ (٣٨٨٨)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر جاتے تو سفر کی تکلیفوں سے، بری چیزوں کے دیکھنے سے، برے انجام سے، راحت کے بعد تکلیف سے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل اور مال میں برے انجام سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔

٣٢٦٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ يَبْدَأُ بِالْأَهْلِ إِذَا رَجَعَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا جَمِيعًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ.
سابقہ حوالہ (٣٢٦٣)

ایک اور سند سے بھی یہی روایت منقول ہے جس میں کچھ الفاظ کا تغیر اور تبدل ہے۔

٧٦- بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ

حج اور دیگر اسفار سے واپسی پر دعاؤں کا بیان

٣٢٦٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ أَوِ السَّرَايَا أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ إِذَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (٧٨٥٧-٨١٢٩)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر، جہاد، حج یا عمرہ سے واپس آتے اور کسی ٹیلے یا ہموار میدان پر پہنچتے تو تین بار اللہ اکبر کہنے کے بعد فرماتے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی حکومت ہے اور اسی کے لیے ستائش ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا تمام لشکروں کو شکست دی۔

٣٢٦٦- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي

ایک اور سند سے بھی حضرت ابن عمر نے رسول اللہ ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

لَبَّيْكَ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا حَدِيثَ أَيُّوبَ فَإِنَّ فِيهِ التَّكْبِيرَ مَرَّتَيْنِ.

البخاري (١٧٩٧-٦٣٨٥) ابوداود (٢٧٧٠) الترمذي (٩٥٠)

٣٢٦٧- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

البخاري (٣٠٨٥-٣٠٨٦-٥٩٦٨-٦١٨٥)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس آرہے تھے اور حضرت صفیہ آپ کے پیچھے اونٹنی پر سوار تھیں، جب ہم ظہر المدینہ پہنچے تو آپ نے فرمایا: ہم لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں اور اس کی حمد کرنے والے ہیں۔ آپ انہی الفاظ کو دہراتے ہوئے مدینہ میں داخل ہوگئے۔

٣٢٦٨- وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (٣٢٦٧)

ایک اور سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

٧٧- بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُولِ بِبَطْحَاءِ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلَاةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهِمَا

حج یا عمرہ کے سلسلے میں گزرنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ کی زمین میں نماز پڑھنے کا استحباب

٣٢٦٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ.

البخاري (١٥٣٢) ابوداود (٢٠٤٤) النسائي (٢٦٦٠)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کی کنکریلی (بجری) زمین میں اپنا اونٹ بٹھایا اور وہاں نماز پڑھی۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

٣٢٧٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُنِيخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنِيخُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (٨٣٠٨)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذوالحلیفہ کی اس کنکریلی زمین میں اپنا اونٹ بٹھاتے تھے جس میں رسول اللہ ﷺ اپنا اونٹ بٹھاتے تھے اور وہاں نماز پڑھتے تھے۔

٣٢٧١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالَ

نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

حدثني أنس يعني أبا ضمرة عن موسى بن عقبة عن نافع أن عبد الله كان إذا صدر من الحج أو العمرة أناخ بالبطحاء التي بذي الحليفة التي كان ينيخ بها رسول الله ﷺ. البخاري (۱۷٦۷)

تمہا حج یا عمرہ سے واپسی پر ذوالحلیفہ کی کنکریلی زمین میں اپنا اونٹ بٹھاتے تھے جہاں رسول اللہ ﷺ اپنا اونٹ بٹھاتے تھے۔

۳۲۷۲- وحدثنا محمد بن عباد قال حدثنا حاتم يعني ابن إسمعيل عن موسى وهو ابن عقبة عن سالم عن أبيه رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ أتي في معرسه بذي الحليفة فقيل له إنك ببطحاء مباركة.

البخاري (۱۵۳۵-۲۳۳٦-۲۳٤۵) النسائي (۲٦۵۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے آخری حصہ میں ذوالحلیفہ پہنچے آپ سے کہا گیا کہ یہ بطحاء مبارک ہے۔

۳۲۷۳- وحدثنا محمد بن بكار بن الريان وسريج بن يونس واللفظ لسريج قالا حدثنا إسمعيل بن جعفر قال أخبرني موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه رضي الله تعالى عنهما أن النبي ﷺ أتي وهو في معرسه من ذي الحليفة في بطن الوادي فقيل إنك ببطحاء مباركة قال موسى وقد أناخ بنا سالم بالمناخ من المسجد الذي كان عبد الله ينيخ به يتحرى معرس رسول الله ﷺ وهو أسفل من المسجد الذي ببطن الوادي بينه وبين القبلة وسطا من ذلك.

سابقہ حوالہ (۳۲۷۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک فرشتہ آیا دراں حالیکہ آپ آخر شب میں ذوالحلیفہ کی وادی میں اترے ہوئے تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ بطحاء مبارکہ (برکت والی جگہ) میں ہیں۔ راوی موسیٰ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ سالم نے اس جگہ اونٹ بٹھایا جہاں حضرت ابن عمر اونٹ کو بٹھاتے تھے اور اس جگہ کو تلاش کرتے تھے جس جگہ رسول اللہ ﷺ رات کے آخری حصہ میں اترتے تھے اور وہ جگہ اس مسجد سے نیچی ہے جو بطن وادی میں بنی ہوئی ہے وہ جگہ مسجد اور قبلہ کے درمیان ہے۔

۷۸- باب لا يحج البيت مشرك ولا يطوف بالبيت عريان وبيان يوم الحج الأكبر

مشرک کے حج اور طواف کی ممانعت اور حج اکبر کا بیان

۳۲۷٤- وحدثني هارون بن سعيد الأيلي قال نا ابن وهب قال أخبرنا عمرو عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن عن أبي هريرة ح وحدثني حرملة بن يحيى التجيبي قال أنا ابن وهب قال أخبرني يونس أن ابن شهاب أخبره عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال بعثني أبو بكر الصديق رضي الله تعالى عنه في الحجة التي أمره عليها رسول الله ﷺ قبل حجة الوداع في رهط يؤذنون في الناس يوم النحر لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے جس حج کا امیر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بنایا تھا اس حج کے موقع پر حضرت ابوبکر نے مجھے قربانی کے دن ایک جماعت کے ساتھ یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے، حمید بن عبدالرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے پیش نظر یہ کہتے تھے کہ یوم نحر ہی یوم حج اکبر ہے۔

عُرْيَانٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ. البخاری(٣٦٩-١٦٢٢-٣١٧٧-٤٣٦٣-٤٦٥٥-٤٦٥٦) ابوداؤد(١٩٤٦) النسائی(٢٩٥٧)

٧٩-بَابٌ فِي فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ

حج، عمرہ اور یوم عرفہ کی فضیلت

٣٢٧٥- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ.

النسائی(٣٠٠٣) ابن ماجہ(٣٠١٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یوم عرفہ سے زیادہ کسی دن بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا۔ اللہ (اپنے بندوں سے) قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: یہ بندے کس ارادے سے آئے ہیں؟

٣٢٧٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.

البخاری(١٧٧٣) النسائی(٢٦٢٨) ابن ماجہ(٢٨٨٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ ان کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔

٣٢٧٧- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ سُهَيْلٍ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

الترمذی(٩٣٣) النسائی(٢٦٢١-٢٦٢٢)

ایک اور سند سے بھی حضرت ابوہریرہ سے اسی طرح روایت ہے۔

۳۲۷۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. البخاری(۱۸۱۹-۱۸۲۰) الترمذی(۸۱۱) النسائی(۲۶۲۶) ابن ماجہ(۲۸۸۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیت اللہ آئے اور بیہودہ باتیں کرے نہ گناہ کرے تو وہ اس حال میں لوٹے گا جیسے وہ اپنی ماں سے ابھی پیدا ہوا ہو۔

۳۲۷۹- وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَأَبِي الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ. سابقہ حوالہ(۳۲۷۸)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث ہے اس میں ہے کہ جس نے حج کیا، نہ بیہودہ باتیں کیں اور نہ کوئی گناہ کیا۔

۳۲۸۰- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. البخاری(۱۵۲۱)

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے۔

۸۰- بَابُ نُزُولِ الْحُجَّاجِ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيثِ دُورِهَا

حجاج کا مکہ میں اترنا اور مکہ کے گھروں کی وراثت کا بیان

۳۲۸۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ. البخاری(۱۵۸۸-۳۰۵۸-۴۲۸۲) ابوداؤد(۲۰۰۸-۲۹۱۰) ابن ماجہ(۲۹۴۲-۲۷۳۰)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مکہ میں اپنے مکان پر اتریں گے؟ آپ نے فرمایا: کیا عقیل نے مکہ میں ہمارا کوئی مکان یا زمین چھوڑی ہے، عقیل اور طالب، ابو طالب کے وارث ہوئے تھے اور حضرت جعفر اور حضرت علی کو ان کے ترکہ سے کچھ نہیں ملا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

۳۲۸۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کل کہاں قیام فرمائیں

عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا وَذٰلِكَ فِي حَجَّتِهِ حِينَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا.

سابقہ حوالہ (٣٢٨١)

گے؟ آپ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا ہے؟

٣٢٨٣- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا نَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ.

سابقہ حوالہ (٣٢٨١)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان شاء اللہ کل آپ کہاں ٹھہریں گے؟ یہ فتح مکہ کا زمانہ تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا ہے؟

٨١- بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ

مہاجر کا مکہ میں قیام کرنا

٣٢٨٤- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا. البخاری (٣٩٣٣) الترمذی (٩٤٩) النسائی (١٤٥٣- ١٤٥٤) ابن ماجہ (١٠٧٣)

عبدالرحمٰن بن حمید کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت سائب بن یزید سے پوچھا: کیا تم نے مکہ میں اقامت کرنے کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ حضرت سائب نے کہا: میں نے علاء بن حضرمی سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہاجر (منیٰ سے) لوٹنے کے بعد تین دن تک مکہ میں رہ سکتا ہے، آپ کی مراد یہ تھی کہ تین دن سے زیادہ مکہ میں قیام نہ کرے۔

٣٢٨٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِجُلَسَائِهِ مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَّةَ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ أَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا. سابقہ حوالہ (٣٢٨٤)

عبدالرحمٰن بن حمید کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اصحاب سے پوچھا: کیا مکہ میں اقامت کے بارے میں تم نے کوئی حدیث سنی ہے؟ حضرت سائب بن یزید نے کہا کہ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہاجر مناسک حج ادا کرنے کے بعد تین دن تک مکہ میں قیام کر سکتا ہے۔

٣٢٨٦- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ

حضرت علاء بن حضرمی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (منیٰ سے لوٹنے کے بعد) مہاجر تین رات تک مکہ میں رہ سکتا ہے۔

الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ. سابقہ حوالہ (۳۲۸٤)

۳۲۸۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا.

سابقہ حوالہ (۳۲۸٤)

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج سے فارغ ہونے کے بعد مہاجر مکہ میں تین دن تک قیام کر سکتا ہے۔

۳۲۸۸- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (۳۲۸٤)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت مروی ہے۔

ف: جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی، ان پر مکہ میں اقامت کرنا اور مکہ کو وطن بنانا حرام ہو گیا تھا، البتہ حج اور عمرہ سے فراغت کے بعد تین دن تک مکہ میں رہنے کی انہیں اجازت دی گئی تھی۔

۸۲- بَابُ تَحْرِيمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِ

مکہ مکرمہ میں شکار وغیرہ کی حرمت کا بیان

۳۲۸۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ. البخاری (۱۳٤۹-۱۵۸۷-۱۸۳٤-۲۷۸۳-۲۸۲۵-۳۰۷۷-۳۱۸۹) مسلم (٤۸۰٦) ابوداؤد (۲۰۱۸)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب (مکہ سے) ہجرت نہیں ہے، البتہ جہاد اور نیت باقی ہے جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو جاؤ، فتح مکہ کے دن آپ نے یہ بھی فرمایا: آسمان اور زمین کی پیدائش کے دن ہی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنا دیا تھا اور یہ اس خداداد حرمت کی وجہ سے قیامت تک حرم رہے گا، مجھ سے پہلے کسی کے لیے مکہ میں جنگ کرنا جائز نہیں تھا اور میرے لیے بھی صرف دن کی ایک ساعت میں جنگ جائز ہوئی تھی اور اب اس خداداد حرمت کی بناء پر یہ شہر قیامت تک کے لیے حرم ہے، اس کے کانٹے کاٹے جائیں نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے اور کوئی شخص مکہ میں گری پڑی چیز کو نہیں اٹھا سکتا، ماسوا اس شخص کے جو اس چیز کا اعلان کر کے اس کو مالک تک پہنچا دے اور یہاں کی گھاس بھی نہیں کاٹی جائے

(۲۳۸۰) الترمذی (۱۵۹۰) النسائی (۲۸۷۴-۲۸۷۵-۴۱۸۱)

کی۔ یہ سن کر حضرت عباس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اذخر (گھاس) کو مستثنیٰ کر دیجیے کیونکہ یہ لوہاروں اور سناروں کے کام آتی ہے اور اس سے گھر بنائے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا اذخر مستثنیٰ ہے۔

۳۲۹۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا. سابقہ حوالہ (۳۲۸۹)

ایک اور سند سے بھی اسی طرح روایت ہے لیکن اس میں آسمانوں اور زمین کے پیدا ہونے کا ذکر نہیں ہے اور "قِتَال" (جنگ) کی جگہ "قَتْل" کا لفظ ہے اور "لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا" مذکور ہے۔

۳۲۹۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ. بخاری (۱۰۴-۱۸۳۲-۴۲۹۵) الترمذی (۸۰۹-۱۴۰۶) النسائی (۲۸۷۶)

سعید بن ابی سعید کہتے ہیں کہ جس وقت عمرو بن سعید (مدینہ منورہ کا اموی حاکم) مکہ مکرمہ میں فوج روانہ کر رہا تھا (حضرت ابن الزبیر پر حملے کے لیے) تو اس وقت حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے امیر! اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے سامنے وہ حدیث بیان کروں جو فتح مکہ کے دن صبح کو نبی ﷺ نے فرمائی تھی جس کو میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ رکھا ہے اور وہ منظر بھی میرے سامنے ہے جب نبی ﷺ یہ حدیث بیان فرما رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرم بنایا ہے انسانوں نے حرم نہیں بنایا۔ لہٰذا جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ مکہ میں خون بہائے یا یہاں کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی شخص رسول ﷺ کی جنگ کی بناء پر یہاں قتال جائز سمجھتا ہو تو اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اجازت دی تھی اور تم کو اجازت نہیں دی اور مجھے بھی صرف دن کی ایک ساعت کے لیے اجازت دی تھی اور آج پھر مکہ کی حرمت پہلے کی طرح لوٹ آئی ہے جیسی کل تھی، جو اس وقت حاضر ہے وہ غائب کو یہ حدیث پہنچا دے۔ حضرت ابو شریح سے پوچھا گیا کہ پھر عمرو بن سعید نے آپ کو کیا جواب دیا تھا؟ انھوں نے فرمایا: اس نے کہا: اے ابو شریح! میں اس مسئلہ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں! حرم کسی معصیت کرنے والے کو پناہ نہیں دیتا نہ قتل یا چوری کر کے بھاگنے والے کو۔

۳۲۹۲- وحدثني زهير بن حرب وعبيد الله بن سعيد جميعا عن الوليد قال زهير حدثنا الوليد بن مسلم قال نا الأوزاعي قال حدثني يحيى بن أبي كثير قال حدثني أبو سلمة هو ابن عبد الرحمن قال حدثني أبو هريرة رضي الله تعالى عنه قال لما فتح الله على رسوله مكة قام في الناس فحمد الله وأثنى عليه ثم قال إن الله حبس عن مكة الفيل وسلط عليها رسوله والمؤمنين وإنها لن تحل لأحد كان قبلي وإنها أحلت لي ساعة من نهار وإنها لن تحل لأحد بعدي فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحل ساقطتها إلا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين إما أن يفدى وإما أن يقتل فقال العباس رضي الله تعالى عنه إلا الإذخر يا رسول الله فإنا نجعله في قبورنا وبيوتنا فقال رسول الله ﷺ إلا الإذخر فقام أبو شاه رجل من أهل اليمن فقال اكتبوا لي يا رسول الله فقال رسول الله ﷺ اكتبوا لأبي شاه قال الوليد فقلت للأوزاعي ما قوله اكتبوا لي يا رسول الله قال هذه الخطبة التي سمعها من رسول الله ﷺ.

البخاری (۲٤۳٤) ابوداود (۲۰۱۷-۳٦٤۹-۳٦۵۰-٤۵۰۵) الترمذی (۱٤۰۵-۲٦٦۷) النسائی (٤۷۹۹-٤۸۰۰-٤۸۰۱) ابن ماجہ (۲٦۲٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو فتح مکہ عطا فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے اصحاب فیل کو روک دیا تھا، مگر اپنے رسول اور مسلمانوں کو مکہ پر غلبہ عطا کر دیا، مجھ سے پہلے کسی کے لیے مکہ مکرمہ حلال نہیں تھا اور میرے لیے بھی صرف ایک ساعت کے لیے مکہ حلال ہوا ہے اور اب میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہے، لہٰذا یہاں کے شکار کو بھگایا جائے نہ یہاں کے کانٹے کاٹے جائیں، نہ یہاں کی گری پڑی چیز کسی کے لیے حلال ہے البتہ اعلان کرنے والا کوئی چیز اٹھا کر مالک کو دے سکتا ہے اور جس شخص کا کوئی آدمی قتل کیا جائے اس کو دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا اس کی دیت (خون بہا) لے لے یا اس کو قصاص میں قتل کر دے۔ حضرت عباس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اذخر (گھاس) کو مستثنیٰ کر دیجیے کیونکہ ہم اس کو اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذخر مستثنیٰ ہے، تب یمن کے ایک شخص ابو شاہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے یہ خطبہ لکھوا دیجیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ابو شاہ کو لکھ دو! ولید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اوزاعی سے دریافت کیا کہ ابو شاہ کے اس قول کا کیا مطلب ہے یا رسول اللہ! میرے لیے یہ لکھوا دیجیے! انہوں نے کہا: وہ خطبہ جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

۳۲۹۳- وحدثني إسحق بن منصور قال نا عبيد الله بن موسى عن شيبان عن يحيى قال أخبرني أبو سلمة أنه سمع أبا هريرة رضي الله تعالى عنه يقول إن خزاعة قتلوا رجلا من بني ليث عام فتح مكة بقتيل منهم قتلوه فأخبر بذلك رسول الله ﷺ فركب راحلته فخطب فقال إن الله حبس عن مكة الفيل وسلط عليها رسوله ﷺ والمؤمنين ألا وإنها لم تحل لأحد قبلي ولن تحل لأحد بعدي ألا وإنها أحلت لي ساعة من النهار ألا وإنها

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو لیث نے بنو خزاعہ کا ایک شخص قتل کیا ہوا تھا۔ فتح مکہ کے دن اس مقتول کے بدلہ بنو خزاعہ نے بنو لیث کا ایک آدمی قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی۔ آپ نے اونٹنی پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ اور مسلمانوں کو مکہ پر غلبہ عطا فرمایا، مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا، نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہے اور میرے

سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْبَطُ شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْطَى يَعْنِي الدِّيَةَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا الْإِذْخِرَ. البخاری (۱۱۲-۶۸۸۰)

لیے بھی صرف دن کی ایک ساعت میں حلال ہوا تھا اور اب یہ حرم ہے یہاں کے کانٹے کاٹے جائیں گے نہ یہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے گی، ہاں اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے اور جس کا کوئی آدمی قتل کیا جائے، اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو اس کی دیت دی جائے گی یا وہ قاتل سے قصاص لے گا، پھر یمن کا ایک شخص آیا جس کو ابو شاہ کہتے تھے اور کہنے لگا: یا رسول اللہ مجھے یہ لکھ دیجئے، آپ نے فرمایا: ابو شاہ کو لکھ دو، پھر قریش کے ایک شخص نے کہا: اذخر (ایک قسم کی گھاس) کو مستثنیٰ کر دیجئے کیونکہ اس کو ہم اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذخر مستثنیٰ ہے۔

۸۳- بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ

۳۲۹۴- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا ابْنُ أَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۵۵)

ف: جمہور فقہاء اسلام کا عمل اس حدیث کے مطابق ہے۔

مکہ مکرمہ میں بغیر حاجت کے ہتھیار اٹھانے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کے لیے مکہ مکرمہ میں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں ہے۔

۸۴- بَابُ جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ الْإِحْرَامِ

۳۲۹۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَمَّا الْقَعْنَبِيُّ فَقَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَمَّا قُتَيْبَةُ فَقَالَ نَا مَالِكٌ وَقَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ.

البخاری (۱۸۴۶-۳۰۴۴-۴۲۸۶-۵۸۰۸) ابوداؤد (۲۶۸۵)

الترمذی (۱۶۹۳) النسائی (۲۸۶۷-۲۸۶۸) ابن ماجہ (۲۰۸۵)

بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا

یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے پوچھا: کیا آپ کو ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث سنائی ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے درآں حالیکہ آپ کے سر پر خود تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے کو پکڑے ہوئے ہے آپ نے فرمایا: اس کو قتل کر دو! امام مالک نے کہا: ہاں۔

۳۲۹۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے

الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

النسائی (۲۸۶۹-۵۳۵۹)

(قتیبہ کی روایت میں ہے) آپ فتح مکہ کے دن بغیر احرام باندھے داخل ہوئے دراں حالیکہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

۳۲۹۷- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

الترمذی (۱۶۷۹م) النسائی (۵۳۶۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن سیاہ عمامہ باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔

۳۲۹۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. ابوداؤد (۴۰۷۷) النسائی (۵۳۵۸-۵۳۶۱) ابن ماجہ (۱۱۰۴-۲۸۲۱-۳۵۸۴-۳۵۸۷)

عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے لوگوں کو خطبہ دیا۔

۳۲۹۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ حَدَّثَنِي وَفِي حَدِيثِ الْحُلْوَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ.

سابقہ حوالہ (۳۲۹۸)

عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہیں اور عمامہ کے دونوں کنارے رسول اللہ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان لٹک رہے ہیں۔

۸۵- بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا

مدینہ منورہ کی فضیلت اور حرم مدینہ کی حدود کا بیان

۳۳۰۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ

عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا تھا اور مکہ والوں کے لیے دعا کی تھی، اور میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں جیسا کہ حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا تھا اور میں مدینہ کے صاع اور مد میں (برکت کے لیے) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دو چند دعا کرتا ہوں۔

مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ. البخاري (٢١٢٩)

٢٣٠١- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا الْمَخْزُومِيُّ قَالَ نَا وُهَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَدِيثُ وُهَيْبٍ فَكَرِوَايَةِ الدَّرَاوَرْدِيِّ بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَأَمَّا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَفِي رِوَايَتِهِمَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. سابقہ حوالہ (٢٣٠٠)

وہب کی روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جتنی دعائیں کی تھیں میں اس کی دو چند دعائیں کرتا ہوں اور عبدالعزیز بن مختار کی روایت میں ہے کہ جتنی دعائیں حضرت ابراہیم نے کی تھیں اتنی دعائیں کرتا ہوں۔

٢٣٠٢- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْمَدِينَةَ.

مسلم تحفة الاشراف (٣٥٦٧)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں اس کے دونوں پتھریلے کنارے یعنی مدینہ کو حرام قرار دیتا ہوں۔

٢٣٠٣- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ خَطَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا فَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ مَا لِي أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَذَلِكَ عِنْدَنَا فِي أَدِيمٍ خَوْلَانِيٍّ إِنْ شِئْتَ أَقْرَأْتُكَهُ قَالَ فَسَكَتَ مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذَلِكَ. مسلم تحفة الاشراف (٣٥٨٥)

نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ مروان بن حکم نے خطبہ پڑھتے ہوئے مکہ مکرمہ کا مکہ کے رہنے والوں کا اور مکہ کی حرمت کا ذکر کیا، حضرت رافع بن خدیج نے اس کو پکار کر کہا: کیا سبب ہے کہ میں یہ سن رہا ہوں کہ تم مکہ مکرمہ کا، مکہ میں رہنے والوں کا اور مکہ کی حرمت کا تذکرہ کر رہے ہو اور تم مدینہ منورہ کا، مدینہ میں رہنے والوں کا اور مدینہ کی حرمت کا تذکرہ نہیں کر رہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس پتھریلی زمین کی دونوں جانبوں کے درمیان کو حرم قرار دیا ہے۔ اور ہمارے پاس یہ حکم خولانی چمڑے پر لکھا ہوا موجود ہے، اگر تم چاہو تو پڑھ کر سنا دوں۔ مروان خاموش ہو گیا اور کہنے لگا: میں نے بھی اس میں سے کچھ سنا ہے۔

٢٣٠٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں، مدینہ کی دونوں پتھریلی

تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٧٤٨)

جانبوں کے درمیان کسی درخت کو کاٹا جائے گا نہ کسی جانور کا شکار کیا جائے گا۔

٣٣٠٥- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٨٨٥)

عامر بن سعد اپنے والد یعنی سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں یہاں کے خاردار درختوں کو کاٹا جائے گا نہ شکار کو قتل کیا جائے گا اور فرمایا: کاش! اہل مدینہ اس بات کو جان لیں کہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے جو شخص مدینہ سے اعراض کر کے مدینہ کی سکونت کو ترک کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عوض ایسے شخص کو مدینہ کا ساکن کر دے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور جو شخص بھی مدینہ کی بھوک پیاس اور محنت و مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

٣٣٠٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يُرِيْدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٣٨٨٥)

ایک اور سند سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت ہے لیکن اس میں اتنی زیادتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں اس طرح پگھلائے گا جس طرح سیسہ پگھلتا ہے یا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

٣٣٠٧- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنِ الْعَقَدِيِّ قَالَ عَبْدٌ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلٰى قَصْرِهِ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ أَنْ يَرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبٰى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٨٦٨)

عامر بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ عقیق میں اپنے مکان پر گئے وہاں دیکھا کہ ایک غلام درخت کاٹ رہا تھا یا اس کے کانٹے توڑ رہا تھا، حضرت سعد نے اس کا سامان چھین لیا۔ جب حضرت سعد واپس آئے تو اس کے مالکوں نے اس کے بارے میں گفتگو کی، تاکہ آپ نے اس غلام سے جو سامان لیا ہے وہ انہیں یا اس غلام کو واپس کر دیں۔ حضرت سعد نے فرمایا: معاذ اللہ! میں وہ چیزیں واپس کر دوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے دی ہیں اور ان کو سامان واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

٣٣٠٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ.

البخاري (٢٨٨٩-٣٣٦٧-٤٠٨٤-٧٣٣٣) الترمذي (٣٩٢٢)

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اپنے لڑکوں میں سے میرے لیے کوئی لڑکا لاؤ جو میری خدمت کرے۔ حضرت ابوطلحہ مجھے اپنی سواری پر اپنے ساتھ بٹھا کر لے گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ جہاں بھی اترتے تھے میں آپ کی خدمت کرتا تھا، اسی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ آ رہے تھے حتیٰ کہ جب احد پہاڑ آپ پر ظاہر ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا، اے اللہ! اہل مدینہ کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

٣٣٠٩- وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا. سابقہ حوالہ (٣٣٠٨)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٣٣١٠- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي هَذِهِ شَدِيدَةٌ مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا قَالَ فَقَالَ ابْنُ أَنَسٍ أَوْ آوَى مُحْدِثًا. البخاري (١٨٦٧-٧٣٠٦)

عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرام قرار دیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں! فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک، پس جس شخص نے مدینہ میں کوئی جرم کیا پھر مجھ سے کہا: یہ بہت سخت گناہ ہے۔ پھر فرمایا: جو شخص اس میں جرم کرے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل، ابن انس نے کہا: یا کسی مجرم کو پناہ دی۔

٣٣١١- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. سابقہ حوالہ (٣٣١٠)

عاصم احول بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ یہاں کی گھاس تک نہیں کاٹی جائے گی اور جس شخص نے ایسا کیا، اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت

۳۳۱۲- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ. البخاری (۲۱۳۰-۷۳۳۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ان کے پیمانے میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ان کے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ ان کے مد میں برکت عطا فرما۔

۳۳۱۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ. البخاری (۱۸۸۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ جتنی برکتیں مکہ میں نازل کی ہیں اس کی دوگنی برکتیں مدینہ میں نازل فرما۔

۳۳۱۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَانْتَهٰى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهِ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ. البخاری (۱۸۷۰-۳۱۷۲-۳۱۷۹-۶۷۵۵-۷۳۰۰) مسلم (۳۷۷۳) ابوداود (۲۰۳۴) الترمذی (۲۱۲۷)

ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا دراں حالیکہ ان کی نیام کے ساتھ ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ حضرت علی نے اس صحیفہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور صحیفہ کے علاوہ کوئی اور چیز ہے تو وہ شخص جھوٹا ہے۔ اس صحیفہ میں تو اونٹوں کی عمروں کا بیان ہے اور کچھ زخموں کی دیت کا ذکر ہے اور اس میں یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (پہاڑ) عیر سے لے کر (پہاڑ) ثور تک مدینہ حرم ہے لہذا جو شخص مدینہ میں کوئی جرم کرے گا یا کسی مجرم کو پناہ دے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، قیامت کے دن اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل، تمام مسلمانوں کا ایک ذمہ ہے اور ایک (عام) مسلمان بھی کسی شخص کو پناہ دے سکتا ہے اور جس شخص نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے غیر کی طرف منسوب کیا یا جس غلام نے اپنے آپ کو اپنے مالک کے غیر کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل، ابوبکر کی روایت اس جگہ ختم ہوگئی اور زہیر کی روایت وہاں ختم ہے جہاں عام مسلمان کے پناہ دینے کا ذکر ہے اور اس کے بعد کا اس میں ذکر نہیں ہے اور ان دونوں روایتوں میں صحیفہ کے نیام میں لٹکنے کا ذکر

نقل ہے۔

٣٣١٥- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَى آخِرِهِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. سابقہ حوالہ (٣٣١٤)

ایک اور سند کے ساتھ ابوکریب کی روایت حسب سابق منقول ہے۔ البتہ اس میں یہ زیادتی ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی پناہ توڑے اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، قیامت کے دن اس کا کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ نفل، ان دونوں روایتوں میں اپنے باپ کے غیر کی طرف منسوب ہونے کا ذکر نہیں ہے، اور وکیع کی روایت میں قیامت کے دن کا ذکر نہیں ہے۔

٣٣١٦- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَوَكِيعٍ إِلَّا قَوْلَهُ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ وَذِكْرَ اللَّعْنَةِ. سابقہ حوالہ (٣٣١٤)

ایک اور سند کے ساتھ ایسی ہی روایت منقول ہے لیکن اس میں اپنے مالک کے علاوہ کسی کو مالک بنانے کا ذکر نہیں ہے۔

٣٣١٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ. مسلم (٣٧٧١) تحفہ (٥١١٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ حرم ہے لہٰذا جو شخص اس میں کوئی جرم کرے گا یا کسی جرم کرنے والے کو پناہ دے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

٣٣١٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَادَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٣٨٥)

ایک اور سند کے ساتھ اعمش سے یہ روایت منقول ہے۔ اس میں قیامت کا ذکر نہیں ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے اور ایک عام مسلمان کے پناہ دینے کا بھی اعتبار کیا جا سکتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی پناہ کو توڑے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

٣٣١٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں مدینہ منورہ میں ہرنیاں چرتے دیکھوں تو انہیں ہراساں نہیں کروں گا کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: دو پتھریلی

مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ.

زمینوں کی درمیانی جگہ حرام ہے۔

البخاری (۱۸۷۳) الترمذی (۳۹۲۱)

۳۳۲۰- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیا ہے، اگر میں ان پتھریلے کناروں کے درمیان ہرنیاں دیکھوں تو انہیں ہراساں نہیں کروں گا اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کے ارد گرد بارہ میل تک حدود حرم مقرر فرمادی تھی۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۲۹٤)

۳۳۲۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ پہلا پھل دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوتے رسول اللہ ﷺ اس کو قبول کرنے کے بعد فرماتے: اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما، ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما۔ ہمارے صاع میں اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی تھی میں ان کی دعاؤں کے برابر اور اس سے ایک مثل زائد مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں (یعنی مدینہ میں مکہ سے دوگنی برکتیں نازل فرما) پھر آپ کسی چھوٹے بچے کو بلا کر اس کو وہ پھل دے دیتے۔

الترمذی (۳٤٥٤)

۳۳۲۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِأَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثِمَارِنَا وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ. ابن ماجہ (۳۳۲۹)

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ فرماتے: اے اللہ! ہمارے مدینہ، ہمارے پھلوں اور ہمارے مد اور صاع میں برکت در برکت فرما پھر وہ پھل موجود بچوں میں سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔

۸٦- بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَالصَّبْرِ عَلٰى لَأْوَائِهَا

مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کرنے کی ترغیب اور وہاں کی تکالیف پر صبر کرنے کا بیان

۳۳۲۲- وحدثنا حماد بن إسماعيل بن علية قال نا أبي عن وهيب عن يحيى بن أبي إسحاق أنه حدث عن أبي سعيد مولى المهري أنه أصابهم بالمدينة جهد وشدة وأنه أتى أبا سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه فقال له إني كثير العيال وقد أصابتنا شدة فأردت أن أنقل عيالي إلى بعض الريف فقال أبو سعيد لا تفعل الزم المدينة فإنا خرجنا مع نبي الله صلى الله عليه وسلم أظن أنه قال حتى قدمنا عسفان فأقام بها ليالي فقال الناس والله ما نحن ههنا في شيء وإن عيالنا لخلوف ما نأمن عليهم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا الذي بلغني من حديثكم ما أدري كيف قال والذي أحلف به أو والذي نفسي بيده لقد هممت أو إن شئتم لا أدري أيتهما قال لآمرن بناقتي ترحل ثم لا أحل لها عقدة حتى أقدم المدينة وقال اللهم إن إبراهيم عليه الصلوة والسلام حرم مكة فجعلها حرما وإني حرمت المدينة حراما ما بين مأزميها أن لا يهراق فيها دم ولا يحمل فيها سلاح لقتال ولا يخبط فيها شجرة إلا لعلف اللهم بارك لنا في مدينتنا اللهم بارك لنا في صاعنا اللهم بارك لنا في مدنا اللهم بارك لنا في صاعنا اللهم بارك لنا في مدنا اللهم بارك لنا في مدينتنا اللهم اجعل مع البركة بركتين والذي نفسي بيده ما من المدينة شعب ولا نقب إلا عليه ملكان يحرسانها حتى تقدموا إليها ثم قال للناس ارتحلوا فارتحلنا فأقبلنا إلى المدينة فوالذي نحلف به أو يحلف به الشك من حماد ما وضعنا رحالنا حين دخلنا المدينة حتى أغار علينا بنو عبد الله بن غطفان وما يهيجهم قبل ذلك شيء. مسلم تحفة الاشراف (٤٤١٦)

مہری کے غلام ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ جب اہل مدینہ قحط اور تنگی میں مبتلاء ہوئے تو مہری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ: میرے بال بچے بہت ہیں اور ہمیں تنگی کا سامنا ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو کسی سرسبز اور شاداب جگہ پر لے جاؤں، حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا: ایسا مت کرو اور مدینہ کو مت چھوڑو کیونکہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر گئے۔ جب مقام عسفان میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے وہاں چند رات قیام فرمایا، لوگ کہنے لگے: یہاں تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور پیچھے ہمارے بچوں کی نگہداشت کے لیے کوئی نہیں ہے۔ ہمیں ان کی طرف سے اطمینان نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی اس بات کی اطلاع ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ میں کس قسم کی باتیں سن رہا ہوں؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے کیا الفاظ فرمائے تھے۔ آپ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم چاہو تو میں اونٹنی پر پالان کسنے کا حکم دوں اور جب تک مدینہ نہ پہنچوں اس کی گرہ نہ کھولوں پھر فرمایا: اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان حرم ہے، یہاں خونریزی کی جائے نہ لڑنے کے لیے ہتھیار اٹھائے جائیں، چارا کے علاوہ یہاں کے درختوں سے کسی اور غرض کے لیے پتے نہ توڑے جائیں۔ اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت نازل فرما، اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے مد میں برکت نازل فرما، اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت نازل فرما، اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت نازل فرما، اے اللہ! ہمارے مد میں برکت نازل فرما۔ اے اللہ! اس میں (مکہ سے) دوگنی برکت کر دے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے مدینہ کی ہر گھاٹی اور ہر درہ پر دو فرشتے رہتے ہیں اور تمہاری واپسی تک اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے

لوگوں سے فرمایا: کوچ کرو، پھر ہم روانہ ہوئے اور مدینہ کی طرف چل پڑے، پس قسم اس ذات کی جس کی ہم قسم کھاتے ہیں ابھی ہم نے مدینہ منورہ پہنچ کر سامان سفر بھی نہیں اتارا تھا کہ غطفانیوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ان میں کسی قسم کی بے چینی نہیں پائی جاتی تھی۔

۳۳۲۴- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۴۴۱۷)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں (مکہ کی) ایک برکت کے مقابلہ میں دو برکتیں عطا فرما۔

۳۳۲۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا شَيْبَانُ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۴۴۱۷)

ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے۔

۳۳۲۶- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَيَالِيَ الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَشَكَى إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ وَأَخْبَرَهُ أَنْ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأْوَائِهَا فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ لَا آمُرُكَ بِذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا فَيَمُوتَ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۴۴۱۵)

ابو سعید مولیٰ مہری بیان کرتے ہیں کہ جنگ حرہ کے زمانے میں وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور مدینہ سے چلے جانے کے بارے میں مشورہ کیا اور مدینہ کی مہنگائی اور اپنے بال بچوں کی کثرت کی شکایت کی اور کہا کہ اب میں مدینہ منورہ کی مشکلات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تم کو یہ مشورہ نہیں دوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ کی تکلیفوں پر صبر کر کے مرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا، بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔

۳۳۲۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیا ہے، جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا، چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف میں

سعيد رضي الله تعالى عنه أنه سمع رسول الله ﷺ يقول إني حرمت ما بين لابتي المدينة كما حرم إبراهيم عليه السلام مكة قال ثم كان أبو سعيد يأخذ وقال أبو بكر يجد أحدنا في يده الطير فيفكه من يده ثم يرسله.
مسلم تحفة الاشراف (٤١٢٣)

اگر کسی آدمی کے ہاتھ میں پرندہ دیکھ لیتے تو اس کے ہاتھ سے چھڑا کر اسے آزاد کر دیتے۔

۳۳۲۸- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا علي بن مسهر عن الشيباني عن يسير بن عمرو عن سهل بن حنيف قال أهوى رسول الله ﷺ بيده إلى المدينة فقال إنها حرم آمن. مسلم تحفة الاشراف (٤٦٦٦)

سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: یہ حرم ہے اور امن کی جگہ ہے۔

۳۳۲۹- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا عبدة عن هشام عن أبيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قدمنا المدينة وهي وبيئة فاشتكى أبو بكر واشتكى بلال فلما رأى رسول الله ﷺ شكوى أصحابه قال اللهم حبب إلينا المدينة كما حببت مكة أو أشد وصححها وبارك لنا في صاعها ومدها وحول حماها إلى الجحفة. مسلم تحفة الاشراف (١٧٠٨٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو وہاں وبائی بخار آیا ہوا تھا، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت بلال بیمار ہو گئے۔ جب نبی ﷺ نے صحابہ کی بیماری دیکھی تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! جس طرح تو نے ہمارے نزدیک مکہ محبوب کیا ہے مدینہ کو بھی اسی طرح محبوب کر دے یا اس سے بھی زیادہ محبوب کر دے اور مدینہ کو صحت کی جگہ بنا دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت کر دے اور اس کے بخار کو مقام جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔

۳۳۳۰- وحدثنا أبو كريب قال نا أبو أسامة وابن نمير عن هشام بن عروة بهذا الإسناد نحوه.
البخاري (١٨٨٩)

ایک اور سند سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔

۳۳۳۱- وحدثني زهير بن حرب قال نا عثمان بن عمر قال أخبرني عيسى بن حفص بن عاصم قال نا نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من صبر على لأوائها كنت له شفيعا أو شهيدا يوم القيامة. مسلم تحفة الاشراف (٨٢٤٩)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ کی سختیوں پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

۳۳۳۲- وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن قطن بن وهب بن عويمر بن الأجدع عن يحنس مولى الزبير أخبره أنه كان جالسا عند عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما في الفتنة فأتته مولاة له تسلم عليه فقالت إني أردت الخروج يا أبا عبد الرحمن

یحنس مولیٰ زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں کہ میں فتنہ کے زمانہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں آپ کی آزاد کردہ باندی حاضر ہوئی آ کر سلام کیا اور کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں، کیونکہ اس وقت حالات بہت خراب ہیں۔ حضرت

اشتد علي الزمان فقال لها عبد الله اقعدي لكاع فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول لا يصبر على لأوائها وشدتها إلا كنت له شفيعا أو شهيدا يوم القيامة.

مسلم تحفة الاشراف (۸۵۶۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بے وقوف عورت! یہیں رہو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ کی سختیوں اور مصیبتوں پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

۳۳۳۳- وحدثنا محمد بن رافع قال نا ابن أبي فديك قال أنا الضحاك عن قطن الخزاعي عن يحنس مولى مصعب عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من صبر على لأوائها وشدتها كنت له شهيدا أو شفيعا يوم القيامة يعني المدينة. مسلم تحفة الاشراف (۸۵۶۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ کی سختیوں اور مصیبتوں پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

۳۳۳۴- وحدثني يحيى بن أيوب وقتيبة وابن حجر جميعا عن إسماعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال لا يصبر على لأواء المدينة وشدتها أحد من أمتي إلا كنت له شفيعا يوم القيامة أو شهيدا.

مسلم تحفة الاشراف (۱۳۹۹۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو شخص بھی مدینہ کی تنگی اور سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

۳۳۳۵- وحدثنا ابن أبي عمر قال نا سفيان عن أبي هارون موسى بن أبي عيسى سمع أبا عبد الله القراظ يقول سمعت أبا هريرة رضي الله تعالى عنه يقول قال رسول الله ﷺ بمثله. مسلم تحفة الاشراف (۱۲۲۰۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۳۳۳۶- وحدثنا يوسف بن عيسى قال نا الفضل بن موسى قال أنا هشام بن عروة عن صالح بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ لا يصبر أحد على لأواء المدينة بمثله.

الترمذي (۳۹۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ کے مصائب پر صبر کرے گا۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۸۷- باب صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال إليها

طاعون اور دجال سے مدینہ منورہ کے محفوظ رہنے کا بیان

۳۳۳۷- وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نعيم بن عبد الله عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ على أنقاب المدينة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں، اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتا۔

مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ.

البخاري(١٨٨٠، ٥٧٣١، ٧١٣٣)

٣٣٣٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٣٩٩٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا وہ مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا حتیٰ کہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا اور فرشتے وہیں سے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں (شام میں) ہلاک ہو جائے گا۔

٨٨- بَابُ الْمَدِينَةِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتُسَمَّى طَابَةَ وَطَيْبَةَ

خبیث چیزوں کو مدینہ کا نکال دینا اور مدینہ کا طیبہ ہونا

٣٣٣٩- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ تُخْرِجُ الْخَبِيثَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. مسلم تحفۃ الاشراف(١٤٠٥٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ اپنے عم زاد بھائیوں اور رشتہ داروں کو بلا کر کہیں گے کہ جہاں آسانی اور سہولت ہو اس جگہ چلو عیش و عشرت کی طرف چلو کاش کہ وہ اس بات کو جان لیتے کہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہے، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص مدینہ سے اعراض کر کے چلا جائے گا اللہ اس سے بہتر شخص کو لا کر مدینہ میں آباد کر دے گا، سنو! مدینہ ایک بھٹی کی مانند ہے جو میل کچیل کو نکال کر باہر پھینک دیتا ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک مدینہ خبیث لوگوں کو نکال کر باہر نہیں کر دے گا جیسا کہ لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کو نکال پھینکتی ہے۔

٣٣٤٠- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. البخاري(١٨٧١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا جو تمام بستیوں کو کھا جاتی ہے، لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے اور وہ برے لوگوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔

٣٣٤١- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيعًا

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اس میں ہے کہ جیسے بھٹی میل کو دور کرتی ہے اور اس میں لوہے کا ذکر نہیں ہے۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ الْخَبَثَ وَلَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيدَ. سابقہ حوالہ (۳۳٤۰)

۳۳٤۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيبُهَا. البخاری (۱۸۸۳-۷۲۰۹-۷۲۱۱-۷۲۱٦) الترمذی (۳۹۲۰) النسائی (٤۱۹٦)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اس اعرابی کو مدینہ میں شدت سے بخار آنے لگا، وہ فوراً رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا "میری بیعت واپس کردو" رسول اللہ ﷺ نے انکار کیا، وہ پھر آیا اور کہنے لگا "میری بیعت واپس کردو" آپ نے پھر انکار کردیا، وہ پھر آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد! میری بیعت واپس کردو، آپ نے پھر انکار فرما دیا، وہ اعرابی چلا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی طرح ہے، مدینہ میں آئے ہوئے میل کو دور کرتا ہے اور پاک چیز کو خالص اور صاف کرتا ہے۔

۳۳٤۳- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ. البخاری (۱۸۸٤-٤۰۵۰-٤۵۸۹) مسلم (٦۹٦۲-٦۹٦۳) الترمذی (۳۰۲۸)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ طیبہ ہے اور میل کچیل کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح چاندی کے میل کو آگ دور کرتی ہے۔

۳۳٤٤- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۱۷۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔

۸۹- بَابُ تَحْرِيمِ إِرَادَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ وَأَنَّ مَنْ أَرَادَهُمْ بِهِ أَذَابَهُ اللّٰهُ

اہل مدینہ کو ایذاء پہنچانے پر وعید

۳۳٤۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس شہر والوں یعنی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا جیسا کہ نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هٰذَا الْبَلَدِ بِسُوءٍ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

مسلم تحفة الاشراف (١٢٣٠٧)

٣٣٤٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا نَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنِيهِ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَرَّاظَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ يُحَنَّسَ بَدَلَ قَوْلِهِ بِسُوءٍ شَرًّا. مسلم تحفة الاشراف (١٢٣٠٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح گھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

٣٣٤٧- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسَى ح وَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو جَمِيعًا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مسلم تحفة الاشراف (١٢٣٠٧)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ کی رسول اللہ ﷺ سے ایسی ہی روایت ہے۔

٣٣٤٨- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ قَالَ أَخْبَرَنِي دِينَارٌ الْقَرَّاظُ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

البخاري (١٨٧٧)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح گھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے۔

٣٣٤٩- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ الْكَعْبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِدَهْمٍ أَوْ بِسُوءٍ. مسلم تحفة الاشراف (٣٨٤٩)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے۔

٣٣٥٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَعْدًا يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مُدِّهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ أَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ اہل مدینہ کے مد میں برکت نازل فرما اور اس میں یہ بھی ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح گھلا دے گا جس طرح نمک

يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٨٤٩)

پانی میں گھل جاتا ہے۔

ف: ان احادیث کی تشریح کے لیے حدیث نمبر ۳۳۰۶ کا مطالعہ کرلیا جائے۔

٩٠- بَابُ تَرْغِيبِ النَّاسِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْأَمْصَارِ

فتوحات کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں رہنے کی ترغیب

٣٣٥١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُفْتَحُ الشَّامُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. البخاری (١٨٧٥)

سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ملک شام فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال کو لے کر اونٹ ہنکاتے ہوئے مدینہ سے چلی جائے گی، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے، کاش وہ جانتے، پھر یمن فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال کو لے کر اونٹ ہنکاتے ہوئے مدینہ سے چلی جائے گی، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے، کاش وہ جانتے' پھر عراق فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال کو لے کر اونٹ ہنکاتے ہوئے مدینہ سے چلی جائے گی اور کاش وہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہے۔

٣٣٥٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. سابقہ حوالہ (٣٣٥١)

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یمن فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال اور خدام کو لے کر چلی جائے گی اور کاش وہ یہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہے، پھر شام فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال اور خدام کو لے کر شام چلی جائے گی اور کاش وہ یہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہے۔ پھر عراق فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال اور خدام کو لے کر چلی جائے گی اور کاش وہ یہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہے۔

٩١- بَابُ إِخْبَارِهِ ﷺ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ

رسول اللہ ﷺ کا یہ خبر دینا کہ لوگ مدینہ کو خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے

٣٣٥٣- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا أَبُو صَفْوَانَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيَّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے خیر اور بہتر ہونے کے باوجود لوگ مدینہ کو درندوں اور پرندوں کے لیے چھوڑ دیں گے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ ابو صفوان عبد اللہ بن عبد الملک

الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمَدِينَةِ لَيَتْرُكَنَّهَا أَهْلُهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِي يَعْنِي السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتِيمُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَشْرَ سِنِينَ كَانَ فِي حِجْرِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٣٥٩)

یتیم تھے اور انہوں نے ابن جریج کی گود میں دس سال پرورش پائی ہے۔

٣٣٥٤- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتّٰى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوهِهِمَا.

البخاری (١٨٧٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ مدینہ منورہ کو اس کے خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے اور درندے اور پرندے اس میں رہیں گے، کچھ عرصہ کے بعد قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے مدینہ پہنچنے کے ارادے سے اپنی بکریوں کو ہانکتے ہوئے آئیں گے اور مدینہ میں وحشی جانور دیکھیں گے، جب ثنیۃ الوداع کے پاس پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ مدینہ منورہ چھوڑنے کا یہ واقعہ قرب قیامت میں ہوگا اور اس کی وضاحت مزینہ کے ان دو چرواہوں سے ہوتی ہے جو قیامت آنے پر منہ کے بل گر پڑیں گے، قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ عصر اول میں گزر چکا ہے اور یہ نبی کریم ﷺ کے معجزات میں سے ہے کہ جب مسلمان دین اور دنیا کے لحاظ سے بہت بہتر تھے، ان میں علماء، صلحاء اور زہاد موجود تھے اور فتوحات کی کثرت تھی اور مال و دولت کی فراوانی تھی اس وقت انہوں نے مدینہ کو چھوڑ کر کوفہ اور دمشق کو دار الخلافت بنا لیا۔

٩٢- بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ ﷺ وَمِنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهِ

رسول اللہ ﷺ کی قبر اور منبر کی فضیلت

٣٣٥٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. البخاری (١١٩٥)

حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بیت (گھر) اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

٣٣٥٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَيْنَ مِنْبَرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بیت (گھر) اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

سابقہ حوالہ (۳۳۵۵)

۳۳۵۷- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي.

البخاری (۱۱۹۶-۱۸۸۸-۶۵۸۸-۷۳۳۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بیت (گھر) اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

۹۳- بَابُ فَضْلِ أُحُدٍ

احد پہاڑ کی فضیلت

۳۳۵۸- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِي وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. البخاری (۱۸۷۲-۴۴۲۲-۳۷۹۱) مسلم (۵۹۰۷-۵۹۰۸) ابوداؤد (۳۰۷۹)

حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں گئے جب ہم واپس آئے اور وادی قری میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جلدی ہے، تم میں سے جو شخص چاہے وہ میرے ساتھ جلد چلے اور جو ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہر جائے، ہم آپ کے ساتھ نکل دیے، جب ہم مدینے کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے، یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

۳۳۵۹- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. البخاری (۴۰۸۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

۳۳۶۰- وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ نَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. سابقہ حوالہ (۳۳۵۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑ کی طرف دیکھ کر فرمایا: احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

۹۴- بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ بِمَسْجِدَيْ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

مسجد نبوی اور مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۳۳۶۱- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

ابن ماجہ (۱۴۰۴م)

حرام کے ماسوا باقی مساجد کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے زیادہ افضل ہے۔

۳۳۶۲- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۲۹۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے ماسوا باقی مساجد کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے زیادہ افضل ہے۔

۳۳۶۳- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ وَكَانَا مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَنَعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ. البخاری (۱۱۹۰) الترمذی (۳۲۵) النسائی (۲-۶۹۳)

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور ابو عبد اللہ اغر کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا، مسجد حرام کے سوا باقی مساجد میں نماز سے ایک ہزار گنا افضل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ آخر الانبیاء اور آپ کی مسجد آخر المساجد ہے۔ ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے اس کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی حیثیت سے بیان کیا تھا، ہم اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ کی سند کے ساتھ یقینی طور پر نہیں معلوم کر سکے حتیٰ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے، بعد میں ہم کو یہ حدیث یاد آئی پھر ہم کو افسوس ہوا کہ ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کی تحقیق کیوں نہ کر لی تاکہ وہ ہم کو رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث روایت کر کے سنا دیتے، ہم اسی مسئلہ میں بات کر رہے تھے کہ ہمارے پاس عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ آ کر بیٹھ گئے۔ ہم نے اس حدیث کی سند کے بارے میں ان سے وہ سوال کیا جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھنا تھا۔ عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔

۲۸۹۹) ابن ماجہ (۱۴۰۴)

۲۳۶۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ مُثَنًّى نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ أَوْ كَأَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے ابو صالح سے دریافت کیا: کیا تم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سنا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، لیکن میں نے عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے سوا باقی مساجد کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا نَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۲۳۶۳)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۳۶۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَا نَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۲۰۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

۲۳۶۶- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. ابن ماجہ (۱۴۰۵)

حضرت عبیداللہ سے بھی ایک سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے۔

۲۳۶۷- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

النسائی (۲۸۹۷-۲۸۹۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایک سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے۔

۲۳۶۸- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۷۵۷۷)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت بیان کی گئی ہے۔

۳۳۶۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوَى فَقَالَتْ إِنْ شَفَانِيَ اللَّهُ لَأَخْرُجَنَّ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَأَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَتْهَا ذَلِكَ فَقَالَتِ اجْلِسِي فَكُلِي مَا صَنَعْتِ وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ

النسائی (۶۹۰-۲۸۹۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت بیمار ہو گئی وہ کہنے لگی: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت دی تو میں بیت المقدس جا کر نماز پڑھوں گی، کچھ دنوں کے بعد وہ ٹھیک ہو گئی اور اس نے وہاں جانے کی تیاری شروع کر دی اور زوجہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سلام عرض کرنے کے بعد اپنا حال بیان کیا، انہوں نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور تو نے جو کھانا پکایا ہے اس کو کھاؤ اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھ لو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد کعبہ کے علاوہ باقی مساجد کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

۹۵- بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ

تین مسجدوں کی فضیلت

۳۳۷۰- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى. البخاری (۱۱۸۹) ابوداؤد (۲۰۳۳) النسائی (۶۹۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف کجاوے بندھے کر جائیں، میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔

۳۳۷۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ. ابن ماجہ (۱۴۰۹)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اس میں یہ ہے کہ ان تین مساجد کے لیے کجاوے کسے جائیں (یا باندھے سفر باندھا جائے)۔

۳۳۷۲- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَلْمَانَ الْأَغَرَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا يُسَافَرُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ إِيلِيَاءَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۴۶۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صرف ان تین مسجدوں کے لیے سفر کیا جائے۔ مسجد الکعبہ، میری مسجد اور مسجد ایلیاء (یعنی بیت المقدس)۔

۹۶- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی ہے

۳۳۷۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

ابو سلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی

عَنْ حُمَيْدٍ الْخَرَّاطِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى قَالَ قَالَ لِي أَبِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى قَالَ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُكُمْ هٰذَا مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ قَالَ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هٰكَذَا يَذْكُرُهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٤٢٧)

سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس سے گزرے تو میں نے ان سے پوچھا جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی آپ نے اس کے متعلق اپنے والد سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرے والد نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے کسی کے گھر گیا اور رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! ان دو میں سے وہ کون سی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ آپ نے کنکریوں کی ایک مٹھی لے کر زمین پر ماری اور فرمایا: وہ تمہاری یہی مسجد ہے مدینہ منورہ کی مسجد۔ میں نے کہا: میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے تمہارے والد سے اسی طرح سنا ہے۔

٣٣٧٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ سَعِيدٌ أَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْإِسْنَادِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٤٤٢٧)

ایک اور سند سے بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٩٧- بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ

مسجد قباء کی فضیلت اور اس کی زیارت کا بیان

٣٣٧٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَزُورُ قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

البخاری (١١٩١)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قباء کی زیارت کے لیے کبھی پیدل جاتے اور کبھی سواری پر۔

٣٣٧٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

البخاری (١١٩٤) ابوداود (٢٠٤٠)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی پیدل مسجد قباء جاتے تھے کبھی سواری پر۔ اور وہاں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

٣٣٧٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پیدل اور سواری پر مسجد قباء جاتے تھے۔

كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا. ابوداؤد (۲۰۴۶)

۳۳۷۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الثَّقَفِيُّ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۴۳۵)

ایک اور حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مثل سابق مروی ہے۔

۳۳۷۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا. النسائی (۶۹۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قباء میں پیدل اور سوار ہو کر جاتے تھے۔

۳۳۸۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۱۴۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قباء میں پیدل اور سوار ہو کر جاتے تھے۔

۳۳۸۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۱۷۴)

عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر ہفتہ کے دن مسجد قباء میں تشریف لے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر ہفتہ کے دن قباء جاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۳۳۸۲- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۱۷۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر ہفتہ کے دن مسجد قباء تشریف لے جاتے تھے، آپ پیدل بھی تشریف لے جاتے اور سواری پر بھی، ابن دینار کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۳۸۳- وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ.

البخاری (۷۳۲۶)

ایک اور سند کے ساتھ بھی عبداللہ بن دینار سے ایسی ہی روایت ہے۔ لیکن اس میں ہفتہ کے دن کا ذکر نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۶- كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کا بیان

۱- بَابُ اسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ

صاحب استطاعت کے لیے نکاح کرنے کا استحباب

۳۳۸۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بِمِنًى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا نُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً لَعَلَّهَا تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْ زَمَانِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

البخاري (۱۹۰۵-۵۰۶۵) ابوداؤد (۲۰۴۶) الترمذي (۱۰۸۱)
النسائي (۲۲۳۹- ۲۲۴۰-۲۲۴۱-۳۲۰۷-۳۲۰۸- ۳۲۱۱)
ابن ماجه (۱۸۴۵)

علقمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ منیٰ میں جا رہا تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی حضرت عبداللہ، حضرت عثمان سے کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے، حضرت عثمان نے حضرت عبداللہ سے کہا: اے ابو عبدالرحمن! کیا ہم تمہاری شادی ایک ایسی نوجوان لڑکی سے نہ کر دیں جو تمہیں گزرے ہوئے دنوں کی یاد دلا دے، حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا: اگر تم یہ کہتے ہو تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: اے جوانو! تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے، کیونکہ نکاح سے آنکھوں میں حیاء آتی ہے اور شرمگاہ گناہ سے محفوظ رہتی ہے اور جو شخص نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے، کیونکہ روزے شہوت کو توڑ دیتے ہیں۔

۳۳۸۵- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ إِنِّي لَأَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمِنًى إِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ فَقَالَ هَلُمَّ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَاسْتَخْلَاهُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِي تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ قَالَ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ أَلَا نُزَوِّجُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَارِيَةً بِكْرًا لَعَلَّهُ يَرْجِعُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

سابقہ حوالہ (۳۳۸۴)

علقمہ کہتے ہیں کہ میں منیٰ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا، اس وقت ان کی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، حضرت عثمان نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! ادھر آؤ اور ان کو خلوت میں لے گئے جب حضرت عبداللہ بن مسعود نے یہ دیکھا کہ انہیں کوئی خاص کام نہیں ہے تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے علقمہ! تم بھی آجاؤ حضرت عثمان نے ان سے کہا: اے ابو عبدالرحمن! ہم تمہارا نکاح ایک کنواری لڑکی سے نہ کر دیں، تاکہ تمہارے گزرے ہوئے دنوں کی یاد پھر تازہ ہو جائے، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۳۳۸۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

البخاري (۵۰۶۶) الترمذي (۱۰۸۱) النسائي (۲۲۳۸- ۲۲۴۱)-

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: اے جوانو! تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے کیونکہ نکاح سے آنکھوں میں حیاء آتی ہے اور شرمگاہ گناہوں سے محفوظ رہتی ہے اور جو شخص نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ روزوں سے شہوت ٹوٹتی ہے۔

(٣٢٠٩-٣٢١٠)

٣٣٨٧- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّي عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وَأَنَا شَابٌّ يَوْمَئِذٍ فَذَكَرَ حَدِيثًا رُئِيتُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِهِ مِنْ أَجْلِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ. سابقہ حوالہ (٣٣٨٦)

عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے چچا علقمہ اور اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے میں ان دنوں بہت جوان تھا حضرت ابن مسعود نے ایک حدیث بیان کی اور میرا خیال ہے کہ وہ حدیث میری وجہ سے بیان کی تھی اور وہ حدیث مثل سابق ہے۔ اس کے بعد مزید ہے کہ میں نے نکاح کرنے میں تاخیر نہیں کی۔

٣٣٨٨- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَنَا أَحْدَثُ الْقَوْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَلَمْ أَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ. سابقہ حوالہ (٣٣٨٦)

ایک اور سند سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مثل سابق حدیث مروی ہے۔ اس میں ہے کہ آپ کے پاس گیا اور میں سب سے کم سن تھا۔

٣٣٨٩- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي. النسائی (٣٢١٧)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے چند صحابہ نبی ﷺ کی ازواج کے پاس گئے اور نبی ﷺ کی خلوت کے اعمال معلوم کیے، پھر ایک نے کہا: میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا اور ایک نے کہا: میں گوشت نہیں کھاؤں گا اور ایک نے کہا: میں بستر پر نہیں سوؤں گا (یہ سن کر) آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اس اس طرح کہتے ہیں، میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور نیند بھی کرتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور (دن میں) افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، جو شخص میری سنت سے اعراض کرے گا وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے۔

٣٣٩٠- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُبَارَكٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا. البخاری (٥٠٧٣-٥٠٧٤) الترمذی (١٠٨٣) النسائی (٣٢١٢) ابن ماجہ (١٨٤٨)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون نے جب عورتوں سے علیحدہ رہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو رد کر دیا اور اگر آپ ان کو اس کی اجازت دے دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

٣٣٩١- وَحَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ رُدَّ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلُ وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا.

سابقہ حوالہ (٣٣٩٠)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کے عورتوں سے علیحدگی کے ارادے کو رد کر دیا اور اگر آپ اسے اجازت دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

٣٣٩٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ يَتَبَتَّلَ فَنَهَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ ذَلِكَ لَاخْتَصَيْنَا. سابقہ حوالہ (٣٣٩٠)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں سے علیحدگی کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔ اگر آپ ان کو اس کی اجازت دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

٢- بَابُ نَدْبِ مَنْ رَأَى امْرَأَةً فَوَقَعَتْ فِي نَفْسِهِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَارِيَتَهُ فَيُوَاقِعَهَا

اگر کسی عورت کو دیکھ کر نفس مائل ہو تو اپنی اہلیہ سے خواہش پوری کر لے

٣٣٩٣- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً لَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ. ابوداؤد (٢١٥١) الترمذی (١١٥٨)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک عورت پر نظر پڑ گئی تو آپ فوراً اپنی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے درآں حالیکہ وہ اس وقت ایک کھال کو رنگ رہی تھیں، آپ نے ان سے اپنی خواہش پوری کی، پھر آپ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے فرمایا کہ عورت شیطان کی شکل میں آتی جاتی ہے جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے تو اپنی اہلیہ کے پاس جائے یہ عمل اس کے خیالات کو دور کر دے گا۔

٣٣٩٤- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً وَلَمْ يَذْكُرْ تُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٦٨٥)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا اس کے بعد حسب سابق ہے اور اس میں ہے کہ آپ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے درآں حالیکہ وہ کھال کو رنگ رہی تھیں، البتہ اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا: عورت شیطان کی شکل میں جاتی ہے۔

٣٣٩٥- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ جَابِرٌ سَمِعْتُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو کوئی عورت اچھی

النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَحَدُكُمْ أَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٩٦٤)

لگے اور دل میں اس کا خیال آئے تو اسے چاہیے کہ اپنی اہلیہ کے پاس جائے اور اس سے اپنی خواہش پوری کرے اس طرح اس کے دل سے وہ خیال جاتا رہے گا۔

٣- بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَبَيَانِ أَنَّهُ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ أُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيمُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حرمت متعہ کا بیان

٣٣٩٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا أَبِي وَوَكِيعٌ وَابْنُ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلاَ نَسْتَخْصِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ.

البخاري (٤٦١٥-٥٠٧١-٥٠٧٥)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد پر جاتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہیں ہوتی تھیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہم کو اس سے منع فرمایا پھر آپ نے ہمیں اس کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے ایک کپڑے کے عوض ایک مدت معین کے لیے نکاح (یعنی متعہ) کر لیں۔ پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے ثبوت میں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی:
(ترجمہ:) "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو چیزیں حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو، اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔

٣٣٩٧- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا هَذِهِ الآيَةَ وَلَمْ يَقُلْ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ.

سابقہ حوالہ (٣٣٩٦)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے لیکن اس میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے اس آیت پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔

٣٣٩٨- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الإِسْنَادِ قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ شَبَابٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلاَ نَسْتَخْصِي وَلَمْ يَقُلْ نَغْزُو.

سابقہ حوالہ (٣٣٩٦)

ایک اور سند سے یہ روایت منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ ہم جوان تھے اور ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم خصی نہ ہو جائیں؟ اور یہ نہیں کہا کہ ہم جہاد کے لیے جاتے تھے۔

٣٣٩٩- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ قَالاَ خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا يَعْنِي مُتْعَةَ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے ہمارے سامنے آ کر اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

النسائی الکبری(٥١١٧-٥١١٨)

٣٤٠٠- وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَانَا فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ.

حضرت سلمہ بن اکوع اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں متعہ کی اجازت دی۔

سابقہ حوالہ(٣٣٩٩)

٣٤٠١- وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مُعْتَمِرًا فَجِئْنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. مسلم تحفۃ الاشراف(٢٤٦٣)

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عمرہ کرنے آئے تو ہم ان کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے لوگوں نے آپ سے کچھ چیزوں کے بارے میں پوچھا، پھر لوگوں نے متعہ کا مسئلہ چھیڑا، حضرت جابر نے کہا: ہاں! ہم نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد میں متعہ کیا۔

٣٤٠٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيقِ الْأَيَّامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَهَى عَنْهُ عُمَرُ فِي شَأْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر کے عہد میں ایک مٹھی چھوہاروں یا ایک مٹھی آٹے کے عوض متعہ کر لیا کرتے تھے حتیٰ کہ حضرت عمر نے عمرو بن حریث کے واقعہ سے اس کی ممانعت کا اعلان کر دیا۔

مسلم تحفۃ الاشراف(٢٨٥٠)

٣٤٠٣- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا.

ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن الزبیر کے درمیان عورتوں سے متعہ اور حج تمتع کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتوں کے ساتھ متعہ بھی کیا ہے اور حج تمتع بھی کیا ہے، پھر حضرت عمر نے ہمیں ان دونوں سے منع کر دیا اس کے بعد ہم نے ان دونوں کاموں کو نہیں کیا۔

سابقہ حوالہ(٣٠١٥)

٣٤٠٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى.

ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ اوطاس (فتح مکہ) کے سال ہمیں تین دن متعہ کرنے کی اجازت دی پھر آپ نے اس سے منع کر دیا۔

مسلم تحفۃ الاشراف(٤٥٣٠)

۳۴۰۵- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِي فَقُلْتُ رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ الَّتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا.

ابوداؤد (۲۰۷۲-۲۰۷۳) النسائی (۳۳۶۸) ابن ماجہ (۱۹۶۲)

ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں متعہ کرنے کی اجازت دی تو میں اور ایک شخص بنو عامر کی ایک عورت کے پاس گئے، وہ عورت نوجوان اور دراز گردن تھی۔ ہم نے اس پر اپنے آپ کو پیش کیا وہ کہنے لگی: کیا دو گے؟ میں نے کہا: میری چادر حاضر ہے، میرا ساتھی بولا: میری بھی چادر حاضر ہے، اصل میں میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے اچھی تھی، مگر میں اپنے ساتھی سے زیادہ جوان تھا، وہ عورت جب میرے ساتھی کی چادر دیکھتی تو اس کو پسند کرتی اور جب میری طرف دیکھتی تو میں اسے اچھا لگتا، پھر مجھ سے کہنے لگی تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے پھر میں اس کے پاس تین دن رہا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرما دیا کہ جس کے پاس متعہ والی عورتیں ہوں وہ ان کو چھوڑ دے۔

۳۴۰۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ ابْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ قَالَ نَا عُمَارَةُ يَعْنِي ابْنَ غَزِيَّةَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ فَأَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ فَأَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي وَلِي عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدٌ فَبُرْدِي خَلَقٌ وَأَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي فَبُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَسْفَلِ مَكَّةَ أَوْ بِأَعْلَاهَا فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِثْلُ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَكِ أَنْ يَسْتَمْتِعَ مِنْكِ أَحَدُنَا قَالَتْ وَمَاذَا تَبْذُلَانِ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدَهُ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ وَيَرَاهَا صَاحِبِي تَنْظُرُ إِلَى عِطْفِهَا فَقَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا خَلَقٌ وَبُرْدِي جَدِيدٌ غَضٌّ فَتَقُولُ بُرْدُ هَذَا لَا بَأْسَ بِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ أَخْرُجْ حَتَّى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

سابقہ حوالہ (۳۴۰۵)

ربیع بن سبرہ کہتے ہیں کہ ان کے والد نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا، ان کے والد نے کہا کہ ہم مکہ میں پندرہ دن ٹھہرے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دے دی، میں اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ گیا، مجھے اپنے ساتھی پر خوبصورتی کی فضیلت حاصل تھی اور میرا ساتھی بدصورتی کے قریب تھا، ہم دونوں میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک چادر تھی مگر میری چادر پرانی تھی اور اس کی چادر نئی اور اچھی تھی، جب ہم مکہ کی ایک جانب پہنچے تو ایک عورت سے ملاقات ہوئی وہ عورت جوان، تندرست اور دراز گردن تھی۔ ہم نے اس سے کہا: تم ہم میں سے ایک کے ساتھ متعہ کر سکتی ہو؟ اس عورت نے کہا: تم کیا خرچ کرو گے؟ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی چادر دکھا دی، وہ عورت ہم دونوں کو بغور دیکھنے لگی۔ میرا ساتھی اس کی توجہ کا منتظر تھا، کہنے لگا: اس کی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور عمدہ ہے، اس عورت نے دو یا تین بار کہا: اس کی چادر میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے اس عورت سے متعہ کیا، پھر اس عورت کے پاس سے اس وقت تک نہیں گیا جب تک رسول اللہ ﷺ نے متعہ کو

حرام نہیں کر دیا۔

٣٤٠٧- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ وَزَادَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذَاكَ وَفِيهِ قَالَ إِنَّ بُرْدَ هَذَا خَلَقٌ مَحٌّ.

سابقہ حوالہ (٣٤٠٥)

ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ گئے، اس کے بعد حسب سابق ہے اور اس میں یہ ہے کہ اس عورت نے کہا: کیا یہ ٹھیک ہے؟ اور اس کے ساتھی نے کہا: اس کی چادر پرانی اور بے کار ہے۔

٣٤٠٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا. سابقہ حوالہ (٣٤٠٥)

ربیع بن سبرہ جہنی کہتے ہیں کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تم کو عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اللہ تعالیٰ نے قیامت تک متعہ کو حرام کر دیا ہے پس جس شخص کے پاس متعہ والی عورت ہو وہ اس کو چھوڑ دے اور جو کچھ اس عورت کو دے چکے ہو وہ اس سے واپس نہ لو۔

٣٤٠٩- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ. سابقہ حوالہ (٣٤٠٥)

اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کعبہ کے رکن اور دروازے کے درمیان کھڑے ہوئے فرما رہے تھے۔ حسب سابق روایت ہے۔

٣٤١٠- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ حَتَّى نَهَانَا عَنْهَا. سابقہ حوالہ (٣٤٠٥)

عبدالملک بن ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے اور اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب ہم مکہ میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں متعہ کا حکم دیا، پھر مکہ سے واپس ہونے سے پہلے آپ نے ہمیں متعہ سے منع فرما دیا۔

٣٤١١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ حَتَّى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ فَخَطَبْنَاهَا إِلَى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِي أَجْمَلَ

حضرت سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال اپنے اصحاب کو عورتوں سے متعہ کرنے کا حکم دیا، میں اور بنو سلیم سے میرا ایک ساتھی گئے حتیٰ کہ ہمیں بنو عامر کی ایک لڑکی ملی، وہ نوجوان اور کنواری لگتی تھی، ہم نے اس سے متعہ کی درخواست کی اور اس پر اپنی اپنی چادریں پیش کیں، کبھی وہ لڑکی مجھے غور سے دیکھتی کیونکہ میں اپنے ساتھی سے زیادہ خوبصورت تھا اور کبھی میرے ساتھی

مِنْ صَاحِبِي وَتَرَى بُرْدَةَ صَاحِبِي أَحْسَنَ مِنْ بُرْدِي فَآمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارَتْنِي عَلَى صَاحِبِي فَكُنَّ مَعَنَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِفِرَاقِهِنَّ. سابقہ حوالہ (۳٤٠٥)

کی چادر کو دیکھتی کیونکہ اس کی چادر میری چادر سے زیادہ اچھی تھی۔ اس نے کچھ سوچ کر میرے ساتھی کے مقابلہ میں مجھے پسند کر لیا، وہ لڑکی میرے ساتھ تین دن رہی، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں متعہ والی عورتوں سے علیحدہ ہونے کا حکم دے دیا۔

٣٤١٢- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ. سابقہ حوالہ (۳٤٠٥)

حضرت سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح متعہ سے منع فرما دیا تھا۔

٣٤١٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ. سابقہ حوالہ (۳٤٠٥)

حضرت سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے نکاح متعہ سے منع فرما دیا تھا۔

٣٤١٤- وَحَدَّثَنِيهِ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ نَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَأَنَّ أَبَاهُ كَانَ تَمَتَّعَ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ. سابقہ حوالہ (۳٤٠٥)

ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے زمانہ میں عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے منع فرما دیا تھا اور ان کے والد نے دو سرخ چادروں کے عوض متعہ کیا تھا۔

٣٤١٥- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ إِنَّ نَاسًا أَعْمَى اللَّهُ قُلُوبَهُمْ كَمَا أَعْمَى أَبْصَارَهُمْ يُفْتُونَ بِالْمُتْعَةِ يُعَرِّضُ بِرَجُلٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ إِنَّكَ لَجِلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ فَوَاللَّهِ لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفِ اللَّهِ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ فَأَمَرَهُ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَهْلًا قَالَ مَا هِيَ وَاللَّهِ لَقَدْ

عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ میں کھڑے ہوئے فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کے دلوں کو اس طرح اندھا کر دیا ہے جس طرح ان کی آنکھیں اندھی ہیں، یہ لوگ متعہ کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں، حضرت ابن الزبیر ایک شخص پر طنز کر رہے تھے۔ اس شخص نے حضرت ابن الزبیر سے باآواز بلند کہا: تم بے وقوف اور کم علم ہو، مجھے اپنی زندگی کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے عہد میں متعہ کیا جاتا تھا، حضرت ابن الزبیر نے کہا: تم متعہ کر کے دیکھو میں تم کو سنگسار کرا دوں گا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی کہ میں ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں ایک آدمی آیا اور اس نے اس شخص سے متعہ کا حکم دریافت کیا، اس شخص نے اس کو متعہ کی

لَرُخِّصَتْ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ إِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ ثُمَّ أَحْكَمَ اللَّهُ الدِّينَ وَنَهَى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي رَبِيعُ ابْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا جَالِسٌ. سابقہ حوالہ (٣٤٠٥)

اجازت دے دی۔ حضرت ابن ابی عمرہ انصاری نے کہا: ٹھہرو! اس شخص نے کہا: کیا بات ہے؟ قسم بخدا! میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں متعہ کیا ہے؟ حضرت ابن ابی عمرہ انصاری نے کہا: ابتداء اسلام میں ضرورت کی وجہ سے متعہ کی اجازت تھی۔ جیسے ضرورت کے مطابق مردار، خون اور خنزیر کی اجازت ہوتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو محکم کر دیا اور متعہ سے منع فرما دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے ربیع بن سبرہ جہنی نے بتایا کہ ان کے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کے عہد میں بنو عامر کی ایک عورت سے دو سرخ چادروں کے عوض متعہ کیا تھا، پھر ہم کو رسول اللہ ﷺ نے متعہ سے روک دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ میرے سامنے ربیع بن سبرہ نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو سنائی۔

٣٤١٦- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْلَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ أَلَا إِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَانَ أَعْطَى شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ. سابقہ حوالہ (٣٤٠٥)

ربیع بن سبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ کی ممانعت کر دی اور فرمایا: سنو! آج سے قیامت تک کے لیے متعہ حرام ہے اور جس شخص نے متعہ کے عوض کچھ دیا ہے وہ اس میں سے واپس نہ لے۔

٣٤١٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. البخاری (٤٢١٦-٥١١٥-٥٥٢٣-٦٩٦١) مسلم (٤٩٨١-٤٩٨٢) الترمذی (١١٢١-١٧٩٤) النسائی (٣٣٦٥-٣٣٦٦-٣٣٦٧-٤٣٤٥-٤٣٤٦) ابن ماجہ (١٩٦١)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔

٣٤١٨- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ لِفُلَانٍ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ. سابقہ حوالہ (٣٤١٧)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: تو ایک ایسا شخص ہے جو راستے سے بھٹکا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے (متعہ سے) منع فرمایا ہے۔

٣٤١٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَسَنٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

سابقہ حوالہ (٣٤١٧)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے آپ نے منع فرمادیا تھا۔

٣٤٢٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُلَيِّنُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

سابقہ حوالہ (٣٤١٧)

محمد بن علی کہتے ہیں کہ حضرت علی نے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عورتوں سے متعہ کے مسئلہ میں نرم گوشہ رکھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: اے ابن عباس! ٹھہرو! رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کو کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

٣٤٢١- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. سابقہ حوالہ (٣٤١٧)

محمد بن علی کہتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت ابن عباس سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔

٤- بَابُ تَحْرِيمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ

پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرنے کی حرمت

٣٤٢٢- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

البخاری (٥١٠٩) النسائی (٣٢٨٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بھتیجی اور پھوپھی کو اور بھانجی اور خالہ کو نکاح میں ایک ساتھ نہ جمع کیا جائے۔

٣٤٢٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عورتوں کو نکاح میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ بھتیجی اور اس کی پھوپھی اور بھانجی اور اس کی خالہ۔

النسائی (۳۲۹۰-۳۲۹۱)

٣٤٢٤- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ مَدَنِيٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ وَلَدِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ الْأَخِ وَلَا ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ

البخاری (۵۱۱۰) ابوداؤد (۲۰۶۶) النسائی (۳۲۸۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھتیجی کے نکاح میں ہوتے ہوئے پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے اور خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

٣٤٢٥- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ قَبِيْصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ الْكَعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرٰى خَالَةَ أَبِيْهَا وَعَمَّةَ أَبِيْهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ. سابقہ حوالہ (۳۴۲۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص بھتیجی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی سے یا بھانجی کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی خالہ سے نکاح کرے، ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ ہمارا خیال یہ ہے کہ بیوی کے باپ کی پھوپھی اور بیوی کے باپ کی خالہ کا بھی یہی حکم ہے۔

٣٤٢٦- وَحَدَّثَنِيْ أَبُوْ مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۴۳۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ سے نکاح نہ کیا جائے۔

٣٤٢٧- وَحَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۵۳۷۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

٣٤٢٨- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا. ابن ماجہ (۱۹۲۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر نکاح کا پیغام نہ دے اور اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت پر قیمت نہ لگائے اور کسی عورت سے نکاح کر کے اس کی پھوپھی اور خالہ سے نکاح نہ کیا جائے اور کوئی عورت اپنی سوکن کی طلاق کا سوال نہ کرے تاکہ اس کے برتن کو اپنے لیے خالی کرے، وہ (بغیر شرط کے) نکاح کرے جو اس کی تقدیر میں ہے اسے مل جائے

گا۔

٣٤٢٩- وَحَدَّثَنِي مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا أَوْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي صَحْفَتِهَا فَإِنَّ اللهَ رَازِقُهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٤٦٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی یا خالہ کے ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے یا کوئی عورت اپنی سوکن کی طلاق کا سوال کرے تاکہ اس کے برتن کو اپنے لیے خالی کرے، کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ رزق دینے والا ہے۔

٣٤٣٠- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُثَنَّى وَابْنِ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

النسائی (٣٢٩٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی یا خالہ کے نکاح میں ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے۔

٣٤٣١- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (٣٤٣٠)

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت منقول ہے۔

٥- بَابُ تَحْرِيمِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَكَرَاهَةِ خِطْبَتِهِ

حالت احرام میں نکاح اور پیغام نکاح کا بیان

٣٤٣٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَحْضُرُ ذَلِكَ وَهُوَ أَمِيرُ الْحَجِّ فَقَالَ أَبَانُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ.

ابوداود (١٨٤١-١٨٤٢) الترمذی (٨٤٠) النسائی (٢٨٤٢-٢٨٤٣-٢٨٤٤-٣٢٧٥-٣٢٧٦) ابن ماجہ (١٩٦٦)

نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ نے طلحہ بن عمر کا بنت شیبہ بن جبیر سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے ابان بن عثمان کے پاس ایک قاصد بھیجا جو اس وقت امیر حج تھے، وہ آئے اور انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم اپنا نکاح کرے نہ کسی دوسرے کا نہ نکاح کا پیغام دے۔

٣٤٣٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ وَكَانَ يَخْطُبُ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَى ابْنِهِ فَأَرْسَلَنِي إِلَى أَبَانَ

نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر اپنے لڑکے کی منگنی شیبہ بن عثمان کی بیٹی سے کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ مسئلہ معلوم کرنے کے لیے انہوں نے مجھے ابان بن عثمان کے پاس بھیجا جو حج کے امیر تھے انہوں نے (سوال سن کر) کہا:

بن عثمان وهو على الموسم فقال ألا أراه أعرابيا إن المحرم لا ينكح ولا ينكح انا بذلك عثمان رضي الله تعالى عنه عن رسول الله ﷺ. سابقہ حوالہ (٣٤٣٢)

میرا گمان ہے کہ وہ اعرابی ہیں، کیونکہ محرم خود اپنا نکاح کر سکتا ہے نہ دوسرے کا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٣٤٣٤- وحدثني أبو غسان المسمعي قال نا عبد الأعلى ح قال وحدثني أبو الخطاب زياد بن يحيى قال نا محمد بن سواء قالا جميعا حدثنا سعيد عن مطر ويعلى بن حكيم عن نافع عن نبيه بن وهب عن أبان بن عثمان عن عثمان بن عفان أن رسول الله ﷺ قال لا ينكح المحرم ولا ينكح ولا يخطب. سابقہ حوالہ (٣٤٣٢)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم اپنا نکاح کر سکتا ہے نہ کسی اور کا، نہ نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔

٣٤٣٥- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وعمرو الناقد وزهير بن حرب جميعا عن ابن عيينة قال زهير نا سفيان بن عيينة عن أيوب بن موسى عن نبيه بن وهب عن أبان بن عثمان عن عثمان يبلغ به النبي ﷺ قال المحرم لا ينكح ولا يخطب. سابقہ حوالہ (٣٤٣٢)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم نکاح کرے نہ نکاح کا پیغام دے۔

٣٤٣٦- وحدثنا عبد الملك بن شعيب بن الليث قال نا أبي عن جدي قال حدثني خالد بن يزيد قال حدثني سعيد بن أبي هلال عن نبيه بن وهب أن عمر بن عبيد الله بن معمر أراد أن ينكح ابنه طلحة بنت شيبة بن جبير في الحج وأبان بن عثمان يومئذ أمير الحاج فأرسل إلى أبان إني قد أردت أن أنكح طلحة بن عمر فأحب أن تحضر ذلك فقال له أبان ألا أراك عراقيا جافيا إني سمعت عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه يقول قال رسول الله ﷺ لا ينكح المحرم.

سابقہ حوالہ (٣٤٣٢)

نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی خواہش تھی کہ حج کے دوران اپنے بیٹے طلحہ کا نکاح شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے کر دیں۔ اس زمانہ میں ابان بن عثمان امیر حج تھے، چنانچہ عمر بن عبید اللہ بن معمر نے مجھے حضرت ابان کے پاس یہ پیغام دینے کے لیے بھیجا کہ میں طلحہ کا نکاح کرنا چاہتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ آپ بھی اس میں شرکت کریں، حضرت ابان نے فرمایا: میں تو تجھ کو بے وقوف عراقی سمجھتا ہوں کیونکہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم نکاح نہ کرے۔

٣٤٣٧- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وابن نمير وإسحاق الحنظلي جميعا عن ابن عيينة قال ابن نمير نا سفيان عن عمرو بن دينار عن أبي الشعثاء أن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أخبره أن النبي ﷺ تزوج وهو محرم زاد ابن نمير فحدثت به الزهري فقال أخبرني يزيد بن الأصم رضي الله تعالى عنه أنه نكحها وهو حلال.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں نکاح کیا، ابن نمیر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ زہری نے کہا: مجھے یزید بن اصم نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا تھا۔

بخاری (۵۱۱٤) الترمذی (۸٤٤) النسائی (۲۸۳۷-۲۸۳۸) -

(۳۲۷۲) ابن ماجہ (۱۹٦۵)

۳٤۳۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں حضرت میمونہ سے نکاح کیا۔

سابقہ حوالہ (۳٤۳۷)

۳٤۳۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ نَا أَبُو فَزَارَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا.

یزید بن اصم کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا۔ حضرت میمونہ میری اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خالہ تھیں۔

ابوداؤد (۱۸٤۳) الترمذی (۸٤۵) ابن ماجہ (۱۹٦٤)

٦- بَابُ تَحْرِيمِ الْخِطْبَةِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتّٰى يَأْذَنَ أَوْ يَتْرُكَ

بلا اجازت کسی کی منگنی پر منگنی کرنے کی ممانعت

۳٤٤٠- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی بیع پر بیع کرے نہ دوسرے کی منگنی پر منگنی کرے۔

البخاری (۲۱۳۹-۲۱٦۵) مسلم (۳۷۹۰، ۳۷۹۹)

ابوداؤد (۳٤۳٦) الترمذی (۱۲۹۲) النسائی (۳۲۳۸-۱۵٤٤) ابن

ماجہ (۲۱۷۱)

۳٤٤١- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے نہ کوئی شخص اپنے بھائی کی اجازت کے بغیر اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے۔

مسلم (۳۷۹۱) ابن ماجہ (۱۸٦۸)

۳٤٤۲- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۰۷۲)

۳۴۴۳- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۵۷۲)

ایک اور سند سے بھی اسی قسم کی روایت منقول ہے۔

۳۴۴۴- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ أَوْ يَتَنَاجَشُوا أَوْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ أَوْ يَبِيعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا أَوْ مَا فِي صَحْفَتِهَا زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ وَلَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ

البخاری (۲۱۴۰) مسلم (۳۴۰۴) ابوداؤد (۳۴۳۸-۲۰۸۰) الترمذی (۱۱۳۴-۱۱۹۰-۱۲۲۲-۱۳۰۴) النسائی (۳۲۳۹) ابن ماجہ (۱۸۶۷-۲۱۷۲-۲۱۷۴-۲۱۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ شہر والا گاؤں والے کا مال (اس کو شہر کا نرخ بتائے بغیر) خریدے اور اس سے منع فرمایا ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو پھانسنے کے لیے کسی چیز کی قیمت بڑھائے اور اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے یا اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کو طلاق دینے کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے اسے اپنے لیے انڈیل لے اور عمرو کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ نہ کوئی شخص اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرے۔

۳۴۴۵- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعِ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَخْطُبِ الْمَرْءُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۲۶۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ محض دوسروں کو ترغیب دینے کے لیے قیمت نہ بڑھاؤ (جبکہ خود خریدنے کا ارادہ نہ ہو) اور نہ کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور شہری (بھاؤ بتائے بغیر) دیہاتی کا مال نہ بیچے اور نہ کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے اور نہ کوئی عورت اس لیے اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے اسے اپنے لیے انڈیل لے۔

۳۴۴۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَلَا يَزِدِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ.

البخاری (۲۷۲۳) النسائی (۴۵۱۴-۴۵۱۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی روایت ہے اس میں ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر قیمت نہ بڑھائے۔

۳۴۴۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ نَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی قیمت پر قیمت نہ لگائے نہ اس کی منگنی پر منگنی کرے۔

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ الْمُسْلِمِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَتِهِ.

مسلم (۳۷۹۲)

۳۴۴۸- وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے۔

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا اَنَّهُمْ قَالُوْا عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَخِطْبَةِ اَخِيْهِ. مسلم (۳۷۹۳) تحفۃ الاشراف (۱۲۴۰۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کی قیمت پر قیمت نہ لگائے اور نہ اس کی منگنی پر منگنی کرے۔

۳۴۴۹- وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَغَيْرِهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ.

ابن ماجہ (۴۲۴۶)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن، مومن کا بھائی ہے اور کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے یا اس کی منگنی پر منگنی کرے حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

۷- بَابُ تَحْرِيْمِ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَبُطْلَانِهِ

نکاح شغار کی حرمت کا بیان

۳۴۵۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.

البخاری (۵۱۱۲) ابوداؤد (۲۰۷۴) الترمذی (۱۱۲۴) النسائی (۳۳۳۷) ابن ماجہ (۱۸۸۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے، شغار یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح دوسرے شخص سے اس کی بیٹی کے عوض کر دے (یعنی وہ بھی اپنی بیٹی کا نکاح پہلے شخص سے کر دے) اور ان کے درمیان مہر نہ ہو۔

۳۴۵۱- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ.

(البخاری ۶۹۶۰) ابوداؤد (۲۰۷۴) النسائی (۳۳۳۴)

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے۔

۳۴۵۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ.

رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۷۵۵)

٣٤٥٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں شغار نہیں ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۵۷۹)

٣٤٥٤- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالشِّغَارُ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوِّجْنِيْ ابْنَتَكَ وَاُزَوِّجُكَ ابْنَتِيْ اَوْ زَوِّجْنِيْ اُخْتَكَ وَاُزَوِّجُكَ اُخْتِيْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا، ابن نمیر کی روایت میں ہے: شغار یہ ہے کہ تم اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردو اور میں اپنی بیٹی کا نکاح تم سے کردوں گا یا کہے: تم اپنی بہن کا نکاح مجھ سے کردو اور میں اپنی بہن کا نکاح تم سے کردوں گا۔

النسائی (۳۳۳۸) ابن ماجہ (۱۸۸٤)

٣٤٥٥- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

سابقہ حوالہ (۳٤٥٤)

٣٤٥٦- وَحَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۵۱)

٨- بَابُ الْوَفَاءِ بِالشُّرُوْطِ فِي النِّكَاحِ

شرائط نکاح کو پورا کرنے کا بیان

٣٤٥٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ نَا هُشَيْمٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شرائط میں سے جو شرط سب سے زیادہ پوری کی جانے کی مستحق ہے یہ وہ ہے جس کی وجہ سے تم عورتوں کو اپنے لیے حلال کرتے ہو۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ الْمُثَنَّى غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ الشُّرُوطِ.

البخاری(۲۷۲۱-۵۱۵۱) ابوداؤد(۲۱۳۹) الترمذی(۱۱۲۷) النسائی(۳۲۸۱-۳۲۸۲) ابن ماجہ(۱۹۵۴)

۹- بَابُ اسْتِئْذَانِ الثَّيِّبِ فِي النِّكَاحِ بِالنُّطْقِ وَالْبِكْرِ بِالسُّكُوتِ

نکاح میں بیوہ کی زبان سے اجازت اور کنواری کے سکوت کا کافی ہونا

۳۴۵۸- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ.

البخاری(۵۱۳۶-۶۹۷۰-۶۹۶۸) النسائی(۳۲۶۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غیر شادی شدہ لڑکی سے مشورہ لیے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے اور کنواری کی اجازت لیے بغیر اس کا نکاح نہ کیا جائے، صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کنواری کی اجازت کس طرح ہے؟ فرمایا: اس کی خاموشی۔

۳۴۵۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

البخاری(۶۹۷۰) الترمذی(۱۱۰۷) ابن ماجہ(۱۸۷۱)

۳۴۶۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ذَكْوَانُ مَوْلَى عَائِشَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا جب گھر والے لڑکی کا نکاح کریں تو اس سے اجازت لینی چاہیے یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اجازت لینی چاہیے، حضرت عائشہ نے کہا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو شرم آئے گی رسول اللہ ﷺ

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا أَهْلُهَا أَتُسْتَأْمَرُ أَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ تُسْتَأْمَرُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّهَا تَسْتَحْيِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذٰلِكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ.

البخاری(٥١٣٧-٦٩٤٦-٦٩٧١)النسائی(٣٢٦٦)

نے فرمایا: اس کا خاموش ہو جانا ہی اس کی اجازت ہے۔

٣٤٦١- وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا مَالِكٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا. ابوداؤد(٢٠٩٨-٢٠٩٩-٢١٠٠)

الترمذی(١١٠٨)النسائی(٣٢٦٠-٣٢٦٤)ابن ماجہ (١٨٧٠)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی کی بہ نسبت غیر شادی شدہ لڑکی (خواہ کنواری ہو یا بیوہ) اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے اور باکرہ سے بھی اس کے بارے میں اجازت لینی چاہیے اور اس کی اجازت خاموشی ہے۔

٣٤٦٢- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا سُكُوْتُهَا. سابقہ حوالہ(٣٤٦١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ اپنے ولی کی بہ نسبت اپنی زیادہ حقدار ہے اور کنواری لڑکی سے بھی اجازت لی جائے گی اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔

٣٤٦٣- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْذِنُهَا أَبُوْهَا فِيْ نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَرُبَّمَا قَالَ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا. سابقہ حوالہ(٣٤٦١)

اسی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی کی بہ نسبت بیوہ اپنے نفس کی زیادہ حقدار ہے۔ کنواری سے بھی اس کا باپ اجازت لے اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی خاموشی اس کا اقرار ہے۔

١٠- بَابُ جَوَازِ تَزْوِيْجِ الْأَبِ الْبِكْرَ الصَّغِيْرَةَ

باپ کے لیے نابالغہ لڑکی کا نکاح کرنے کا جواز

٣٤٦٤- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِيْ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا ابْنَةُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰى بِيْ وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِيْنَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَوُعِكْتُ شَهْرًا فَوَفٰى شَعْرِيْ جُمَيْمَةً

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اس وقت نکاح کیا جب میری عمر چھ سال تھی اور میری رخصتی اس وقت ہوئی جب میری عمر نو سال تھی۔ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو ایک ماہ تک مجھے بخار آتا رہا اور کانوں تک میرے بال رہ گئے، میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے پر تھی کہ حضرت ام رومان نے مجھے پکارا، میں ان

فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ وَأَنَا عَلَى أُرْجُوحَةٍ وَمَعِي صَوَاحِبِي فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا وَمَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي فَأَوْقَفَتْنِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هَهْ هَهْ حَتَّى ذَهَبَ نَفَسِي فَأَدْخَلَتْنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ فَغَسَلْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْنَنِي فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضُحًى فَأَسْلَمْنَنِي إِلَيْهِ. البخاری (٣٨٩٦)

کے پاس گئی درآں حالیکہ مجھے کچھ خبر نہ تھی، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے دروازے پر لے جا کر کھڑا کر دیا۔ میں ہاہا کر رہی تھی کہ میرا سانس رک گیا۔ انہوں نے مجھے ایک کمرے میں داخل کر دیا جس میں انصار کی کچھ عورتیں بیٹھی تھیں، انہوں نے خیر اور برکت کی دعا دی، حضرت ام رومان (حضرت عائشہ کی والدہ) نے مجھے ان کے سپرد کر دیا، انہوں نے میرا سر دھو کر میرا بناؤ سنگھار کیا، میں اس وقت ڈر گئی جب چاشت کے وقت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ان عورتوں نے مجھے آپ کے سپرد کر دیا۔

٣٤٦٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعٍ. مسلم، تحفۃ الاشراف (١٧٠٦٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اس وقت نکاح کیا جب میری عمر چھ سال تھی اور میری رخصتی اس وقت ہوئی جب میری عمر نو سال تھی۔

٣٤٦٦- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزُفَّتْ إِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ. مسلم، تحفۃ الاشراف (١٦٦٥٨)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اس وقت نکاح کیا جب میری عمر سات سال تھی اور میری رخصتی اس وقت ہوئی جب میری عمر نو سال تھی درآں حالیکہ میری گڑیاں بھی میرے ساتھ تھیں اور جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اس وقت میری عمر اٹھارہ سال تھی۔

٣٤٦٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ. النسائی (٣٢٥٨)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا اس وقت میری عمر چھ سال تھی اور نو سال کی عمر میں میری رخصتی ہوئی اور جب آپ کا وصال ہوا تو میری عمر اٹھارہ برس کی تھی۔

١١- بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ فِي شَوَّالٍ وَالدُّخُولِ فِيهِ

شوال میں نکاح کرنے کا استحباب

٣٤٦٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ.

الترمذی (۱۰۹۳) النسائی (۳۲۳۶-۳۳۷۷) ابن ماجہ (۱۹۹۰)

رسول اللہ ﷺ نے شوال کے مہینہ میں مجھ سے نکاح کیا اور شوال کے مہینہ ہی میں میری رخصتی ہوئی، رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں مجھ سے زیادہ خوش نصیب اور آپ کی نگاہ میں پسندیدہ اور کون تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ پسند تھا کہ عورتوں کی رخصتی شوال میں کی جائے۔

۳۴۶۹- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِعْلَ عَائِشَةَ. سابقہ حوالہ (۳۴٦۸)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

ف: زمانہ جاہلیت میں شوال کے مہینہ میں نکاح اور رخصتی کو برا سمجھا جاتا تھا، چنانچہ دور جاہلیت کے کام کی تردید کے لیے شوال میں نکاح اور رخصتی کرنا پسندیدہ امر ہے۔

۱۲- بَابُ نَدْبِ مَنْ أَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ إِلَى أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا قَبْلَ خِطْبَتِهَا

جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا چہرہ دیکھنے کا جواز

۳۴۷۰- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا.

النسائی (۳۲۳٤-۳۲٤٦-۳۲٤۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ اس نے ایک انصاری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو دیکھ لیا تھا؟ اس نے کہا: نہیں! آپ نے فرمایا: جاؤ جا کر دیکھ لو، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ (عیب) ہوتا ہے۔

۳۴۷۱- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي عُيُونِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ قَدْ نَظَرْتُ إِلَيْهَا قَالَ عَلَى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَرْبَعِ أَوَاقٍ كَأَنَّمَا تَنْحِتُونَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هَذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِيكَ وَلَكِنْ عَسَى أَنْ نَبْعَثَكَ فِي بَعْثٍ تُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي عَبْسٍ بَعَثَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ. سابقہ حوالہ (۳٤۷۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر ایک شخص نے عرض کیا: میں نے انصار کی ایک عورت سے شادی کر لی ہے، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تم نے اس کو دیکھ لیا تھا؟ کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ (عیب) ہوتا ہے۔ اس نے عرض کیا: جی! میں نے اس کو دیکھ لیا تھا، آپ نے فرمایا: تم نے اس سے کتنے مہر کے عوض نکاح کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ چار اوقیہ چاندی پر، نبی ﷺ نے فرمایا: چار اوقیہ چاندی پر؟ کیا تم اس پہاڑ کی چہائی سے چاندی کھرچ لیتے ہو؟ ہمارے پاس تو تمہیں دینے کے لیے کچھ نہیں ہے، البتہ ہم تمہیں اپنے آدمیوں کے ساتھ بھیجتے ہیں تاکہ تمہیں کچھ مل جائے، پھر رسول اللہ ﷺ نے

بنو عبس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جس میں اس شخص کو بھی بھیجا تھا۔

١٣-بَابُ الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كَوْنِهِ تَعْلِيمَ قُرْآنٍ وَخَاتَمَ حَدِيدٍ وَغَيْرَ ذٰلِكَ

٣٤٧٢- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مُلِّكْتَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَحَدِيثُ يَعْقُوبَ يُقَارِبُهُ فِي اللَّفْظِ. البخاري (٥٠٨٧-٥٨٧١)

کیا تعلیم قرآن اور لوہے کی انگوٹھی کو بھی مہر قرار دیا جا سکتا ہے؟

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آ کر عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس حاضر ہوئی ہوں اور میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے نظر اٹھا کر اسے نیچے سے اوپر تک دیکھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے سر جھکا لیا، جب اس عورت نے یہ دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو آپ اس سے میرا نکاح کر دیں، آپ نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! بخدا! میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے' آپ نے فرمایا: جاؤ' گھر جاؤ' شاید تمہیں کوئی چیز مل جائے، وہ گھر گئے اور لوٹ آئے اور آ کر کہا: خدا کی قسم! مجھے کوئی چیز نہیں ملی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ ڈھونڈو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو، وہ گئے اور لوٹ آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! خدا کی قسم! مجھے لوہے کی انگوٹھی نہیں ملی، میرے پاس صرف یہ میری چادر ہے' آدھی چادر میں اس (عورت) کو دے دوں گا۔ راوی سہل کہتے ہیں کہ اس کے پاس اوپر والی چادر نہیں تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری یہ چادر کیا کرے گی، اگر تم نے اس کو پہن لیا تو اس کے پاس کچھ نہیں رہے گا اور اگر یہ پہن لے گی تو تمہارے پاس کچھ نہیں رہے گا۔ وہ مجبوراً بیٹھ گئے اور جب کافی دیر گزر گئی تو کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں جاتے ہوئے دیکھا تو انہیں بلانے کا حکم دیا، جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا: تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے فلاں، فلاں سورتیں یاد ہیں اور وہ سورتیں گن کر بتلائیں۔ آپ نے پوچھا: تم یہ سورتیں

زبانی پڑھ سکتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: جاؤ تم کو جو قرآن مجید یاد ہے اس کے سبب میں نے تمہارا نکاح اس عورت سے کر دیا۔

٣٤٧٣- وَحَدَّثَنَاهُ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَائِدَةَ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ.

مسلم تحفة الاشراف (٤٦٧٢)

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ کمی اور بیشی کے ساتھ ایسی ہی روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ میں نے تمہارا نکاح اس سے کر دیا، اب اس کو قرآن مجید کی تعلیم دو۔

٣٤٧٤- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِأَزْوَاجِهِ.

ابوداؤد (٢١٠٥) النسائی (٣٣٤٧) ابن ماجه (١٨٨٦)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ (اپنی ازواج کا) مہر کتنا رکھتے تھے؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش رکھتے تھے پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ نش کی کتنی مقدار ہے؟ میں نے کہا: نہیں! فرمایا: نصف اوقیہ اور یہ (کل مقدار) پانچ سو درہم ہیں اور یہی رسول اللہ ﷺ کی ازواج کا مہر ہے۔

٣٤٧٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ. البخاری (٥١٥٥-٦٣٨٦) الترمذی (١٠٩٤)

النسائی (٣٣٧٢) ابن ماجه (١٩٠٧)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن پر زرد رنگ کی خوشبو کے آثار دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے ہم وزن سونے کے عوض نکاح کر لیا ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، اب ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری سے۔

٣٤٧٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ نَا أَبُو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَزَوَّجَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۴۰)

ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے کے عوض نکاح کیا، آپ نے ان سے فرمایا: ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے۔

۳۴۷۷- وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ. البخاری (۵۱۴۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی عورت سے کھجور کی ایک گٹھلی کے برابر سونے کے عوض نکاح کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری کا ہو۔

۳۴۷۸- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً.

سابقہ حوالہ (۳۴۷۷)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اس میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے۔

۳۴۷۹- وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَا اَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ كَمْ اَصْدَقْتَهَا فَقُلْتُ نَوَاةً وَّفِيْ حَدِيْثِ اِسْحٰقَ مِنْ ذَهَبٍ. سابقہ حوالہ (۳۴۷۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے بدن پر شادی کے آثار دیکھے میں نے عرض کیا کہ میں نے انصار کی ایک عورت سے شادی کر لی ہے، آپ نے پوچھا: تم نے اس کا کتنا مہر مقرر کیا ہے؟ میں نے کہا ایک گٹھلی کے برابر سونا۔

۳۴۸۰- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۸۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت سے کھجور کی ایک گٹھلی کے برابر سونے کے عوض نکاح کیا۔

٣٤٨١- وَحَدَّثَنِيهِ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا وَهْبٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ ذَهَبٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (٩٨٣)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے، حضرت عبدالرحمن کے لڑکوں میں سے کسی ایک نے سونے (کی گٹھلی) کا ذکر کیا ہے۔

١٤- بَابُ فَضِيلَةِ إِعْتَاقِهِ أَمَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

اپنی باندی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرنے کی فضیلت

٣٤٨٢- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ قَالَ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً وَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَهُ دِحْيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا قَالَ فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطَعًا قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خیبر میں جہاد کے لیے گئے حضرت انس کہتے ہیں کہ ہم نے وہاں منہ اندھیرے فجر کی نماز پڑھی، پھر رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوطلحہ (اپنی اپنی سواریوں پر) سوار ہوئے، میں حضرت ابوطلحہ کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا، نبی ﷺ نے اپنی سواری کو خیبر کی گلیوں میں دوڑایا، اس وقت میرا گھٹنا رسول اللہ ﷺ کی ران سے مس کر رہا تھا، رسول اللہ ﷺ کی چادر آپ کی ران سے سرک گئی تھی اور میری نظر رسول اللہ ﷺ کی ران کی سفیدی پر پڑ گئی جب آپ بستی میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر، خیبر ویران ہو گیا ہم جب کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو جنہیں وعید سنائی گئی ہے ان کی صبح خراب ہو جاتی ہے آپ نے یہ الفاظ تین بار دہرائے حضرت انس نے کہا لوگ اس وقت اپنے کام کاج کے لیے جا رہے تھے، انہوں نے کہا: محمد اور ان کا لشکر آ چکا ہے، ہم نے جنگ سے خیبر کو فتح کر لیا اور قیدیوں کو جمع کر لیا گیا، دحیہ کلبی حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان قیدیوں میں سے مجھے بھی ایک باندی عنایت کیجیے، آپ نے فرمایا: اچھا ایک باندی لے لو انہوں نے صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے لیا، نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: اے نبی اللہ! آپ نے قریظہ اور نضیر کی سردار صفیہ بنت حیی دحیہ کو دے دی۔ وہ آپ کے سوا اور کسی کے لائق نہیں ہے، آپ نے فرمایا: دحیہ اور اس باندی کو بلاؤ، دحیہ ان کو لے کر آئے، جب نبی ﷺ نے ان کو دیکھا تو آپ نے فرمایا: ان کے علاوہ اور کوئی باندی لے لو اور آپ نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے ان کے ساتھ شادی کر لی، حضرت انس سے ثابت

البخاری (٣٧١) مسلم (٤٦٤١) ابوداؤد (٣٠٠٩) النسائی (٣٣٨٠)

نے پوچھا: اے ابوحمزہ! حضرت صفیہ کا مہر کتنا تھا؟ حضرت انس نے کہا: ان کو آزاد کرنا ہی ان کا مہر قرار پایا تھا، آپ نے راستہ میں ان سے نکاح کیا، راستہ ہی میں رات کو حضرت ام سلیم نے ان کو تیار کر کے آپ کے پاس بھیجا اور نبی ﷺ نے بحالت عروسی صبح کی اور آپ نے فرمایا: جس شخص کے پاس جو کچھ ہے وہ لے آئے اور چمڑے کا ایک دسترخوان بچھا دیا، کوئی شخص پنیر لے کر آیا اور کوئی کھجوریں اور کوئی گھی لے کر آیا، ان سب چیزوں کو ملایا گیا اور یہی رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

٣٤٨٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ تَزَوَّجَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَأَصْدَقَهَا عِتْقَهَا.

البخاری (٩٤٧-٥٠٨٦-٥١٦٩) ابوداؤد (٢٠٥٤) الترمذی (١١١٥) النسائی (٣٣٤٢-٣٣٤٣) ابن ماجہ (١٩٥٧)

مختلف سندوں کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کیا اور ان کے آزاد کرنے ہی کو ان کا مہر قرار دیا، ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان کو آزاد کیا اور ان کو آزاد کرنا ہی ان کا مہر قرار پایا۔

٣٤٨٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الَّذِي يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا لَهُ أَجْرَانِ.

البخاری (٢٥٤٤) ابوداؤد (٢٠٥٣) النسائی (٣٣٤٥)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی باندی کو آزاد کر کے اس سے شادی کرے اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔

٣٤٨٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُئُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَ وَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَوَقَعَتْ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصَنِّعُهَا وَتُهَيِّئُهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلِيمَتَهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ فُحِصَتِ الْأَرْضُ أَفَاحِيصَ وَجِيءَ بِالْأَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيهَا وَجِيءَ بِالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا نَدْرِي أَتَزَوَّجَهَا أَمِ اتَّخَذَهَا أُمَّ وَلَدٍ قَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَجَبَهَا فَقَعَدَتْ عَلَى عَجُزِ الْبَعِيرِ فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَاءُ وَنَدَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَدَرَتْ فَقَامَ فَسَتَرَهَا وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ فَقُلْنَ أَبْعَدَ اللّٰهُ الْيَهُودِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ أَوَقَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِي وَاللّٰهِ لَقَدْ وَقَعَ. مسلم (٤٦٤٢) تحفۃ الاشراف (٣٤٩)

جنگ خیبر کے دن میں حضرت ابو طلحہ کی سواری کے پیچھے بیٹھا تھا اور میرا قدم رسول اللہ ﷺ کے قدم سے مس کر رہا تھا، ہم جس وقت خیبر پہنچے تو سورج چمک رہا تھا، اس وقت لوگ اپنے مویشی اور کدالیں ٹوکریاں اور بیلچے لے کر جا رہے تھے، انہوں نے کہا: محمد لشکر کے ساتھ آ گئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیبر برباد ہو گیا، ہم جس قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو جنہیں وعید سنائی گئی ہے ان کی صبح خراب ہو جاتی ہے، حضرت انس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دے دی، حضرت دحیہ کے حصہ میں ایک خوبصورت باندی آئی جس کو رسول اللہ ﷺ نے سات باندیوں کے عوض خرید لیا اور انہیں حضرت ام سلیم کے سپرد کر دیا، تا کہ وہ انہیں بنا سنوار کر تیار کریں، راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ آپ نے ان کے سپرد اس لیے کیا تھا تا کہ وہ ان کے گھر میں عدت پوری کریں، اور وہ باندی حضرت صفیہ تھیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کے ولیمہ میں چھوارے، پنیر اور گھی کا کھانا تیار کیا، زمین کو کھود کر اس میں چمڑے کا دستر خوان بچھایا گیا، اس میں پنیر اور گھی رکھا گیا، لوگوں نے سیر ہو کر کھایا، لوگ کہنے لگے: ہمیں پتا نہیں کہ آپ نے ان سے شادی کی ہے یا ان کو ام ولد بنایا ہے، لوگوں نے کہا: اگر آپ ان کا پردہ کرائیں تو وہ آپ کی بیوی ہیں اور اگر پردہ نہ کرائیں تو ام ولد ہیں، جب آپ نے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو آپ نے ان کے لیے پردہ لگوایا اور وہ اونٹ کے پچھلے حصہ پر بیٹھ گئیں، اس لیے لوگوں نے جان لیا کہ آپ نے ان سے شادی کر لی ہے، جب مدینہ کے قریب پہنچے تو حضور نے اونٹنی دوڑائی، ہم نے بھی اپنی سواریاں دوڑائیں، حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی عضباء نے ٹھوکر کھائی اور رسول اللہ ﷺ اور حضرت صفیہ گر پڑے، آپ نے کھڑے ہو کر ان کا پردہ کیا، عورتیں دیکھ کر کہنے لگیں "اللہ تعالیٰ یہودیہ کو دور کرے" راوی نے حضرت انس سے پوچھا: اے ابو حمزہ! کیا رسول اللہ ﷺ گر پڑے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں! خدا کی قسم! آپ گر پڑے تھے۔

٣٤٨٦- قَالَ أَنَسٌ شَهِدْتُ وَلِيمَةَ زَيْنَبَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَ يَبْعَثُنِي فَأَدْعُو النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلَى نِسَائِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَيَقُولُونَ بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ فَيَقُولُ بِخَيْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ إِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَأْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيثُ فَلَمَّا رَأَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللهِ مَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَمْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِأَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي أُسْكُفَّةِ الْبَابِ أَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللهُ هَذِهِ الْآيَةَ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ. سابقہ حوالہ (٣٤٨٥)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ کے موقع پر حاضر تھا آپ نے لوگوں کو روٹی اور گوشت سے سیر کر دیا تھا، لوگوں کو بلانے کے لیے آپ مجھے بھیجتے تھے جب آپ فارغ ہو گئے تو آپ کھڑے ہو گئے اور میں بھی آپ کے پیچھے گیا، کھانے کے بعد دو آدمی بیٹھے رہ گئے تھے اور گفتگو سے باتیں کر رہے تھے، آپ اپنی ازواج (مطہرات) کے پاس گئے، ان میں سے ہر ایک سے فرماتے: السلام علیکم! اے اہل بیت! تمہارا کیا حال ہے؟ وہ کہتیں: یا رسول اللہ! خیریت ہے۔ آپ نے اپنی زوجہ کو کیسا پایا؟ آپ نے فرمایا: اچھی ہیں، جب آپ فارغ ہو کر لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں شخص بدستور باتوں میں مصروف ہیں، جب انہوں نے دیکھا کہ آپ لوٹ آئے ہیں تو وہ نکلنے کے لیے کھڑے ہو گئے، خدا کی قسم! مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے ان کے جانے کی خبر دی تھی یا آپ کو وحی کے ذریعے معلوم ہو گیا کہ وہ جا چکے ہیں، آپ لوٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، جب آپ نے دروازے کی چوکھٹ پر قدم رکھا تو میرے اور اپنے درمیان پردہ چھوڑ دیا، اس وقت آپ پر یہ آیت نازل ہوئی: ”لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ“ ”نبی کے گھروں میں بلا اجازت داخل نہ ہوا کرو“۔

٣٤٨٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ نَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا لِدِحْيَةَ فِي مَقْسَمِهِ وَجَعَلُوا يَمْدَحُونَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ وَيَقُولُونَ مَا رَأَيْنَا فِي السَّبْيِ مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ إِلَى دِحْيَةَ فَأَعْطَاهُ بِهَا مَا أَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّي فَقَالَ أَصْلِحِيهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا جَعَلَهَا فِي ظَهْرِهِ نَزَلَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقُبَّةَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت دحیہ کے حصہ میں آئی تھیں، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان کی تعریف کی، حضرت انس کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: ہم نے باندیوں میں ایسی عورت نہیں دیکھی، حضور نے حضرت دحیہ کو بلوایا اور حضرت صفیہ کے عوض جو کچھ انہوں نے مانگا انہیں دے دیا، پھر حضرت صفیہ کو میری والدہ کے سپرد کر کے فرمایا: ان کا بناؤ سنگھار کرو، پھر رسول اللہ ﷺ خیبر سے روانہ ہوئے، حتیٰ کہ خیبر آپ کے پیچھے رہ گیا آپ اترے پھر آپ نے حضرت صفیہ کے لیے خیمہ لگوایا، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس کھانا بچا

اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَأْتِنَا بِهِ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِفَضْلِ التَّمْرِ وَفَضْلِ السَّوِيقِ حَتَّى جَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ سَوَادًا حَيْسًا فَجَعَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَيْسِ وَيَشْرَبُونَ مِنْ حِيَاضٍ إِلَى جَنْبِهِمْ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى إِذَا رَأَيْنَا جُدُرَ الْمَدِينَةِ هَشِشْنَا إِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَطِيَّنَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَطِيَّتَهُ قَالَ وَصَفِيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا خَلْفَهُ قَدْ أَرْدَفَهَا قَالَ فَعَثَرَتْ مَطِيَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصُرِعَ وَصُرِعَتْ قَالَ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَلَا إِلَيْهَا حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَتَرَهَا قَالَ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ لَمْ نُضَرَّ قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَخَرَجَ جَوَارِي نِسَائِهِ يَتَرَاءَيْنَهَا وَيَشْمَتْنَ بِصَرْعَتِهَا. مسلم تحفة الاشراف (٤١٦)

ہوا اور وہ ہمارے پاس لے آئے، حضرت انس کہتے ہیں کہ لوگ اپنی بچی کھجوریں اور بچے ہوئے ستو لے کر آئے حتی کہ اس سے کھانے کا ایک ڈھیر لگ گیا، لوگوں نے اس طعام سے کھایا اور ان کے پہلو میں ایک حوض تھا جس میں بارش کا پانی جمع تھا، اس سے پانی پیا، حضرت انس نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا، حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ جب ہم نے مدینہ کی دیواریں دیکھیں تو ہمیں مدینہ پہنچنے کا اشتیاق دامن گیر ہوا، ہم نے اپنی سواریاں دوڑائیں، درآں حالیکہ آپ کے پیچھے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی سواری لڑکھڑائی اور رسول اللہ ﷺ اور حضرت صفیہ گر پڑے، لوگوں میں سے کسی شخص نے حضور کی طرف دیکھا نہ حضرت صفیہ کی طرف، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور حضرت صفیہ کو حجاب میں لیا، ہم آپ کے پاس آئے آپ نے فرمایا: ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہوئی، حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر ہم مدینہ میں داخل ہوئے اور آپ کی ازواج مطہرات کی کنیزیں آکر حضرت صفیہ کو دیکھنے لگیں اور ان کے گرنے پر افسوس کرنے لگیں۔

۱۵- بَابُ زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنُزُولِ الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ الْوَلِيمَةِ

حضرت زینب کے نکاح، نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان

٣٤٨٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ نَا بَهْزٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا جَمِيعًا نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهٰذَا حَدِيثُ بَهْزٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِزَيْدٍ فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتَّى أَتَاهَا وَهِيَ تُخَمِّرُ عَجِينَهَا قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُهَا عَظُمَتْ فِي صَدْرِي حَتَّى مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِي وَنَكَصْتُ عَلَى عَقِبِي فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُكِ قَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى أُوَامِرَ رَبِّي فَقَامَتْ إِلَى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَجَاءَ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید سے فرمایا: حضرت زینب سے میرا ذکر کرو، جس وقت حضرت زید، حضرت زینب کے پاس گئے تو وہ اپنے آٹے کا خمیر کر رہی تھیں۔ زید کہتے ہیں کہ جب میں نے انہیں دیکھا تو میرے دل میں ان کی اس قدر عظمت پیدا ہوئی کہ میں ان کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھ سکا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ذکر کیا تھا، میں ایڑیوں کے بل گھوما اور پشت پھیر کر کہا: اے زینب! رسول اللہ ﷺ نے آپ کو پیغام بھیجا ہے، حضرت زینب نے کہا: میں اپنے رب سے مشورہ کیے بغیر کوئی کام نہیں کرتی، وہ اپنے مصلے پر کھڑی ہوگئیں،

رسول الله ﷺ قد دخل عليها بغير إذن قال فقال ولقد رأيتنا أن رسول الله ﷺ أطعمنا الخبز واللحم حين امتد النهار فخرج الناس وبقي رجال يتحدثون في البيت بعد الطعام فخرج رسول الله ﷺ واتبعته فجعل يتتبع حجر نسائه يسلم عليهن ويقلن يا رسول الله كيف وجدت أهلك قال فما أدري أنا أخبرته أن القوم قد خرجوا أو أخبرني قال فانطلق حتى دخل البيت فذهبت أدخل معه فألقى الستر بيني وبينه ونزل الحجاب قال ووعظ القوم بما وعظوا به زاد ابن رافع في حديثه لا تدخلوا بيوت النبي إلا أن يؤذن لكم إلى طعام غير ناظرين إناه إلى قوله والله لا يستحيي من الحق.

النسائی (٣٢٥١)

قرآن مجید نازل ہوا اور رسول اللہ ﷺ بغیر اجازت ان کے گھر آئے، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ دن چڑھے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روٹیاں اور گوشت خوب کھلایا، سب لوگ چلے گئے اور چند آدمی کھانے کے بعد بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلے اور میں بھی آپ کے ساتھ نکلا، آپ ازواج مطہرات کے حجرات میں گئے، انہیں سلام کیا، ازواج نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے اہل کو کیسا پایا، راوی کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو خبر دی تھی یا آپ نے بتایا تھا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں، پھر آپ گھر تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ گیا، آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور حجاب کے احکام نازل ہو گئے اور لوگوں کو جو نصیحت کی جانی تھی وہ کی گئی، ابن رافع نے اپنی روایت میں اس آیت کا ذکر کیا ہے (ترجمہ) "نبی کے گھروں میں بلا اجازت مت داخل ہو، اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں حیا نہیں فرماتا"۔

٣٤٨٩- وحدثني أبو الربيع الزهراني وأبو كامل فضيل بن حسين وقتيبة قالوا نا حماد وهو ابن زيد عن ثابت عن أنس وفي رواية أبي كامل سمعت أنسا رضي الله تعالى عنه قال ما رأيت رسول الله ﷺ أولم على امرأة وقال أبو كامل على شيء من نسائه ما أولم على زينب فإنه ذبح شاة.

البخاری (٥١٦٨-٥١٧١) ابو داؤد (٣٧٤٣) ابن ماجہ (١٩٠٨)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جس طرح حضرت زینب کے نکاح پر ولیمہ کیا تھا کسی اور زوجہ کے نکاح پر ایسا ولیمہ نہیں کیا، آپ نے حضرت زینب کے ولیمہ میں ایک بکری ذبح کی تھی۔

٣٤٩٠- وحدثنا محمد بن عمرو بن عباد بن جبلة بن أبي رواد ومحمد بن بشار قالا نا محمد وهو ابن جعفر قال نا شعبة عن عبد العزيز بن صهيب قال سمعت أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه يقول ما أولم رسول الله ﷺ على امرأة من نسائه أكثر أو أفضل مما أولم على زينب رضي الله تعالى عنها فقال ثابت البناني بما أولم قال أطعمهم خبزا ولحما حتى تركوه.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٠٢٥)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب کے ولیمہ سے بڑھ کر اور عمدہ ولیمہ کسی اور زوجہ سے نکاح کے موقع پر نہیں کیا، راوی نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے ولیمہ میں کیا کھلایا تھا؟ انہوں نے کہا: لوگوں کو اس قدر روٹیاں اور گوشت کھلایا کہ لوگوں نے کھانا چھوڑ دیا۔

٣٤٩١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كُلُّهُمْ عَنْ مُعْتَمِرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ نَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا قَالَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا. البخاري

(٤٧٩١-٦٢٣٩-٦٢٧١)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کو بلا کر کھانا کھلایا، لوگ کھانا کھانے کے بعد بیٹھ کر باتیں کرنے لگے، رسول اللہ ﷺ اٹھنے کے لیے تیار ہوئے مگر پھر بھی وہ لوگ نہیں اٹھے، جب آپ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہوئے جب آپ کھڑے ہو گئے تو لوگوں میں سے جنہوں نے اٹھنا تھا وہ کھڑے ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ تین آدمی بیٹھے رہے، رسول اللہ ﷺ اندر جانے کے لیے تشریف لائے لیکن وہ لوگ ہنوز بیٹھے ہوئے تھے، پھر وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور میں نے جا کر رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے اور میں بھی داخل ہونے لگا کہ آپ نے اپنے اور میرے درمیان حجاب ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں بلا اجازت مت داخل ہو نہ کھانے کا وقت تاکتے رہا کرو، ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور آؤ لیکن کھانا کھانے کے بعد اٹھ کھڑے ہوا کرو، باتیں کرنے میں نہ لگے رہو تمہاری یہ حرکتیں نبی کو تکلیف دیتی ہیں مگر وہ شرم کی وجہ سے تمہیں کچھ نہیں کہتے اور اللہ تعالیٰ حق بات کہنے میں شرم نہیں کرتا۔ ان ذلکم کان عند اللہ عظیما○ تک۔

٣٤٩٢- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ إِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهَا قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَشَى فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں احکام حجاب کے بارے میں باقی لوگوں سے زیادہ واقف ہوں، حضرت ابی بن کعب بھی احکام حجاب کے بارے میں مجھ سے سوال کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح اس حال میں کی کہ آپ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی ہوئی تھی آپ نے ان سے مدینہ میں نکاح کیا تھا اور دن چڑھنے کے بعد آپ نے لوگوں کو کھانے کی دعوت دی، رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور سب لوگوں کے جانے کے بعد آپ کے ساتھ کچھ آدمی بھی بیٹھ گئے، پھر رسول اللہ ﷺ چلنے کے لیے اٹھ

مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ السِّتْرَ وَأُنْزِلَ آيَةُ الْحِجَابِ. بخاری (٥٤٦٦)

کھڑے ہوئے، میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا، آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے تک گئے پھر خیال فرمایا کہ شاید لوگ چلے گئے ہوں گے، آپ لوٹ پڑے، میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، وہ لوگ اس وقت بھی اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے آپ پھر واپس چل پڑے، میں بھی واپس ہوا، آپ دوبارہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے تک گئے، اس کے بعد پھر آپ واپس (گھر) گئے، میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا، اس بار وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے، پھر آپ نے میرے اور اپنے درمیان حجاب ڈال دیا اور آیت حجاب نازل ہوگئی۔

٣٤٩٣- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمَّى رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ فَثَقُلُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح کیا اور اپنی زوجہ مطہرہ کے پاس گئے، میری والدہ ام سلیم نے حیس (کھجور، ستو اور گھی سے بنایا ہوا کھانا) پکایا، اسے ایک طباق میں رکھ کر کہا "اے انس! اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ اور جا کر عرض کرو کہ اس کو میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یا رسول اللہ! یہ ہماری طرف سے آپ کی خدمت میں ایک تھوڑا سا نذرانہ ہے۔" حضرت انس کہتے ہیں کہ میں وہ کھانا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور کہا "میری ماں آپ کو سلام کہتی ہیں اور کہتی ہیں کہ یہ آپ کے لیے تھوڑا سا نذرانہ ہے" آپ نے فرمایا: اس کو رکھ دو، پھر آپ نے فرمایا: جاؤ فلاں فلاں کو بلا لاؤ، اور جو تم کو ملیں ان کو اور چند لوگوں کا نام لیا، جن لوگوں کا آپ نے نام لیا تھا میں انہیں بلا لایا اور جو لوگ ملے انہیں بھی بلا لایا، (راوی کہتے ہیں:) میں نے حضرت انس سے پوچھا: ان لوگوں کی کتنی تعداد تھی؟ انہوں نے کہا: اندازاً تین سو آدمی تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے انس! وہ طباق لے آؤ، پھر وہ لوگ اندر آئے حتیٰ کہ چبوترہ اور کمرہ بھر گیا، رسول اللہ نے فرمایا: دس دس آدمی ایک حلقہ بنالیں اور ہر شخص اپنے آگے سے کھائے۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے اس قدر کھایا کہ وہ سیر ہو گئے، ایک گروہ کھا کر جاتا پھر دوسرا آ جاتا، جب سب لوگ کھا

قَدْ رَجَعَ حَسِبُوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ أَنَسٌ أَنَا أَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ.

البخاری(۵۱۶۳) الترمذی(۳۲۱۸) النسائی(۳۳۸۷)

چکے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: اے انس! اس برتن کو اٹھاؤ، حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نہیں فیصلہ کر سکا کہ جس وقت میں نے برتن رکھا اس وقت اس میں کھانا زیادہ تھا یا جب میں نے وہ برتن اٹھایا اس وقت اس میں کھانا زیادہ تھا، بعض لوگوں نے (کھانے کے بعد) رسول اللہ ﷺ کے گھر میں بیٹھ کر باتیں شروع کر دیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ بھی ان کے درمیان تشریف فرما تھے اور آپ کی زوجہ مطہرہ دیوار کی طرف چہرہ کیے ہوئے بیٹھی تھیں۔ ان لوگوں کا بیٹھنا رسول اللہ ﷺ پر گراں گزر رہا تھا، رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر نکلے اپنی ازواج مطہرات کو سلام کیا اور واپس آئے، جب ان لوگوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے ہیں تب انہوں نے سمجھا کہ ان کا یہاں بیٹھنا رسول اللہ ﷺ پر بار گزر رہا ہے، وہ سب جلدی سے دروازے کی طرف بڑھے اور چلے گئے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے پردہ گرا دیا۔ آپ حجرہ میں تشریف لائے وہاں میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ تھوڑی دیر ٹھہرے پھر میرے پاس آئے درآں حالیکہ آپ کے اوپر یہ آیت نازل ہوئی تھی پھر آپ نے باہر آ کے لوگوں پر وہ آیات پڑھیں: "اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں بلا اجازت داخل ہو کر کھانے کا وقت دیکھتے رہا کرو، ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور آؤ لیکن کھانا کھانے کے بعد اٹھ کھڑے ہوا کرو، تمہاری ان حرکتوں سے نبی کو تکلیف ہوتی ہے مگر وہ شرم کی وجہ سے تمہیں کچھ نہیں کہتے اور اللہ تعالیٰ حق بات کہنے میں شرم نہیں کرتا" جعدی کہتے ہیں کہ حضرت انس نے کہا کہ ان آیات کے نازل ہونے کا واقعہ مجھے سب سے زیادہ یاد ہے اور نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کیلئے پردے کے احکام نازل ہو گئے۔

۳۴۹۴- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَهْدَتْ لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ أَنَسٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو (میری والدہ) حضرت ام سلیم نے آپ کے لیے ایک طباق میں حیس (ستو، گھی اور کھجور سے بنایا ہوا کھانا)

قال النبي ﷺ اذهب فادع لي من لقيت من المسلمين فدعوت له من لقيت فجعلوا يدخلون عليه فيأكلون ويخرجون ووضع النبي ﷺ يده على الطعام فدعا فيه وقال فيه ما شاء الله أن يقول ولم أدع أحدا لقيته إلا دعوته فأكلوا حتى شبعوا وخرجوا وبقي طائفة منهم فأطالوا عليه الحديث فجعل النبي ﷺ يستحيي منهم أن يقول لهم شيئا فخرج وتركهم في البيت فأنزل الله تعالى يا أيها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوت النبي إلا أن يؤذن لكم إلى طعام غير ناظرين إناه قال قتادة غير متحينين طعاما ولكن إذا دعيتم فادخلوا حتى بلغ ذلكم أطهر لقلوبكم وقلوبهن. سابقہ حوالہ (٣٤٩٣)

بھیجا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور مسلمانوں میں سے تمہیں جو ملے اس کو بلا لاؤ، لہٰذا مجھے جو ملا اس کو میں بلا لایا، وہ لوگ گھر میں داخل ہوتے، کھانا کھاتے اور نکل جاتے، رسول اللہ ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ کھانے پر رکھا اور دعا فرمائی اور جو کچھ اللہ کو منظور تھا وہ کلمات آپ نے دعا میں کہے، مجھے جو شخص بھی ملا تھا میں اس کو لے آیا تھا ان سب نے سیر ہو کر کھایا اور چلے گئے، کچھ لوگ بیٹھے رہے، انہوں نے لمبی باتیں شروع کر دیں، نبی ﷺ انہیں کچھ کہنے سے حیاء کرتے تھے، آپ گھر سے باہر گئے وہ وہیں بیٹھے رہے اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: "اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں بلا اجازت مت داخل ہو، نہ کھانے کا وقت تاکتے رہا کرو، ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور آؤ، لیکن کھانا کھانے کے بعد اٹھ کھڑے ہوا کرو، باتیں کرنے میں نہ لگے رہو تمہاری یہ حرکتیں نبی کو تکلیف دیتی ہیں مگر وہ شرم کی وجہ سے تمہیں کچھ نہیں کہتے، اور اللہ تعالیٰ بات کہنے میں شرم نہیں کرتا" آخر آیت تک۔

١٦- باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة

دعوت قبول کرنے کا حکم

٣٤٩٥- وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله ﷺ إذا دعي أحدكم إلى الوليمة فليأتها. البخاری (٥١٧٣) ابوداؤد (٣٧٣٦)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کسی شخص کو ولیمے میں بلایا جائے تو وہ ضرور جائے۔

٣٤٩٦- وحدثنا محمد بن المثنى قال نا خالد بن الحارث عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي ﷺ قال إذا دعي أحدكم إلى الوليمة فليجب قال خالد فإذا عبيد الله ينزله على العرس.

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٨٨٤)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو جب شادی کی دعوت پر بلایا جائے تو وہ ضرور جائے۔

٣٤٩٧- وحدثنا ابن نمير قال نا أبي قال نا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله ﷺ قال إذا دعي أحدكم إلى وليمة عرس فليجب.

ابن ماجہ (١٩١٤)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو جب شادی کی دعوت پر بلایا جائے تو وہ ضرور جائے۔

۳۴۹۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ. ابوداود(۳۷۳۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں دعوت میں مدعو کیا جائے تو جایا کرو۔

۳۴۹۹- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ(۳۴۹۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی دعوت کرے تو اس کو قبول کرنی چاہیے خواہ وہ شادی کی دعوت ہو یا اس جیسی کسی اور تقریب کی۔

۳۵۰۰- وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا بَقِيَّةُ قَالَ نَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ أَوْ نَحْوِهِ فَلْيُجِبْ. ابوداود(۳۷۳۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو شادی یا اس جیسی کسی تقریب کی دعوت دی جائے تو وہ اس کو قبول کرے۔

۳۵۰۱- وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ. الترمذی(۱۰۹۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں دعوت دی جائے تو اس میں جاؤ۔

۳۵۰۲- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَيَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ. البخاری(۵۱۷۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں مدعو کیا جائے تو دعوت کو قبول کرو، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما شادی وغیرہ کی دعوت میں روزہ دار ہونے کے باوجود چلے جاتے تھے۔

۳۵۰۳- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعٍ فَأَجِيبُوا. مسلم تحفۃ الاشراف(۸۲۳۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کو بکری کے پائے کی بھی دعوت دی جائے تو اس کو ضرور قبول کرو۔

۳۵۰۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے وہ اس کو ضرور قبول کرے، خواہ کھائے یا نہ کھائے۔ ابن مثنیٰ نے "الی طعام" کا ذکر نہیں کیا۔

إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ مُثَنَّى إِلَى طَعَامٍ. ابوداؤد (۳۷٤۰)

۳۵۰۵ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. ابن ماجہ (۱۷۵۱)

ایک اور سند سے بھی اسی کی روایت ہے۔

۳۵۰٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱٤۵۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کی دعوت کی جائے تو وہ ضرور قبول کرے اگر روزہ دار ہو تو دعا کرے اگر روزہ نہ ہو تو کھالے۔

۳۵۰۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

البخاری (۵۱۷۷) ابوداؤد (۳۷٤۲) ابن ماجہ (۱۹۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دعوت ولیمہ کا کھانا بہت برا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جو شخص دعوت میں نہیں گیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۳۵۰۸ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ هَذَا الْحَدِيثُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ أَبِي غَنِيًّا فَأَفْزَعَنِي هَذَا الْحَدِيثُ حِينَ سَمِعْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ. سابقہ حوالہ (۳۵۰۷)

سفیان کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے پوچھا: یہ حدیث کس طرح ہے کہ بدترین کھانا امیروں کا کھانا ہے؟ انہوں نے ہنس کر کہا: اس طرح حدیث نہیں ہے کہ بدترین کھانا امیروں کا کھانا ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ میرے والد امیر تھے اس لیے مجھے اس حدیث سے بہت پریشانی رہتی تھی، جب میں نے زہری سے پوچھا تو انہوں نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دعوت ولیمہ کا کھانا بہت برا ہے۔ اس کے بعد حسب سابق ہے۔

۳۵۰۹ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ.

سابقہ حوالہ (۳۵۰۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: اس دعوت ولیمہ کا کھانا بہت برا ہے اس کے بعد حسب سابق ہے۔

۳۵۱۰ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کی روایت ہے۔

نَحْوَ ذٰلِكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۷۱۱)

۳۵۱۱- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعٰى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۲۲۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بدترین کھانا اس دعوت ولیمہ کا کھانا ہے کہ جو اس میں آنا چاہتا ہے اسے روک دیا جاتا ہے اور جو نہیں آنا چاہتا اسے بلایا جاتا ہے اور جو دعوت میں نہیں گیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

۱۷- بَابُ لَا تَحِلُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَطَأَهَا ثُمَّ يُفَارِقَهَا وَتَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں وہ بغیر تحلیل شرعی کے حلال نہیں ہے

۳۵۱۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَتْ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَنَادٰى يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هٰذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. البخاری (۲۶۳۹) الترمذی (۱۱۱۸) ابن ماجہ (۱۹۳۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت رفاعہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں رفاعہ کے نکاح میں تھی انہوں نے مجھے طلاق مغلظہ دے دی۔ میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کرلیا اور ان کے پاس تو صرف کپڑے کے پلو کی طرح تھا (یعنی وہ نامرد تھے) رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: کیا تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو، نہیں! ایسا نہیں ہوسکتا، جب تک کہ تم ان کی مٹھاس نہ چکھ لو اور وہ تمہاری مٹھاس نہ چکھ لیں، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر حضور کے پاس تھے اور حضرت خالد بن سعید دروازے پر اجازت کے منتظر تھے، حضرت خالد نے پکار کر کہا: اے ابوبکر! کیا آپ نہیں سن رہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیسی باتیں کررہی ہے۔

۳۵۱۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ نَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دے دی اس کے بعد انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا، پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقد میں تھی انہوں نے مجھے آخری تین طلاقیں دے دیں، میں نے اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن الزبیر رضی

رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَاحِكًا فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَأَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِيْ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

مسلم تحفة الاشراف (۱۶۷۲۷)

اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا اور وہ خدا کی قسم! انہوں نے اپنی چادر کا پلو پکڑ کر کہا: ان کے پاس تو صرف کپڑے کے پلو کی طرح ہے، رسول اللہ ﷺ مسکرائے، پھر فرمایا: شاید تم دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو نہیں! جب تک کہ وہ تمہاری لذت نہ چکھ لے اور تم اس کی لذت نہ چکھ لو، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ دروازے پر اجازت کے منتظر تھے، پھر حضرت خالد نے حضرت ابوبکر سے باآواز بلند کہا: اے ابوبکر! تم اس عورت کو ڈانٹتے کیوں نہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا کہہ رہی ہے۔

٣٥١٤- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ.

البخاری (۶۰۸۴) النسائی (۳۴۰۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت رفاعہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اس نے حضرت عبد الرحمٰن بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کر لیا، پھر اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر کہا: یا رسول اللہ! حضرت رفاعہ نے مجھے آخری تین طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

٣٥١٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَزَوَّجُ رَجُلًا آخَرَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا.

مسلم تحفة الاشراف (۱۶۸۴۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ ایک عورت نے ایک شخص سے شادی کی، اس شخص نے اس کو طلاق (مغلظہ) دے دی، پھر اس نے دوسرے شخص سے شادی کر لی اور اس نے اس کو قبل از ازدواج سے پہلے طلاق دے دی، کیا اب وہ پہلے شوہر کے لیے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں جب تک کہ وہ اس کی لذت نہ چکھ لے۔

٣٥١٦- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. البخاری (۵۲۶۵)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٣٥١٧- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اس عورت نے

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرَادَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ الْآخِرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْأَوَّلُ.

البخاری (۵۲۶۱) النسائی (۳۴۱۲)

دوسرے شخص سے نکاح کر لیا اور اس نے عمل ازدواج سے پہلے طلاق دے دی اور اس کا پہلا شوہر پھر اس سے نکاح کرنا چاہتا تھا، رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: نہیں! جب تک کہ دوسرا شوہر اس لذت کو نہ چکھ لے جو پہلے شوہر نے چکھی تھی۔

۳۵۱۸- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا. سابقہ حوالہ (۳۵۱۷)

ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت عائشہ سے ایسی روایت منقول ہے۔

۱۸- بَابُ مَا يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقُولَهُ عِنْدَ الْجِمَاعِ

جماع کے وقت کی دعا

۳۵۱۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

البخاری (۱۴۱-۳۲۷۱-۳۲۸۳-۵۱۶۵-۶۳۸۸-۷۳۹۶) ابوداؤد (۲۱۶۱) الترمذی (۱۰۹۲) ابن ماجہ (۱۹۱۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی سے جماع کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے (ترجمہ) "اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) ہمیں دے اس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ" پس اگر ان کے لیے کوئی بچہ مقدر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ شیطان کے ضرر سے محفوظ رکھے گا۔

۳۵۲۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنِ الثَّوْرِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ بِسْمِ اللهِ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ بِسْمِ اللهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْصُورٌ أُرَاهُ قَالَ بِسْمِ اللهِ

سابقہ حوالہ (۳۵۱۹)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے۔

ف: علامہ نووی فرماتے ہیں کہ اس کی برکت سے بچہ شیطان کے ٹھونگ مارنے سے محفوظ رہے گا کیونکہ وہ ہر پیدا ہونے والے بچے کو ٹھونگ مارتا ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شیطانی وساوس سے محفوظ رہے گا۔

۱۹- بَابُ جَوَازِ جِمَاعِهِ امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَرَائِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِلدُّبُرِ

بیوی سے اندامِ نہانی میں ہر طرف سے جماع کی اجازت

۳۵۲۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ. الترمذی (۲۹۷۸) ابن ماجہ (۱۹۲۵)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہود یہ کہتے تھے کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے اندامِ نہانی میں پیچھے سے جماع کرے گا تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم اپنی کھیتیوں میں جس طرف سے چاہو تخم ریزی کرو"۔

۳۵۲۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ يَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ إِذَا أُتِيَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ قَالَ فَأُنْزِلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۰۳۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہود یہ کہتے تھے کہ جب عورت کے اندامِ نہانی میں پشت کی جانب سے جماع کیا جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے، اس پر یہ آیت نازل کی گئی (ترجمہ) "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم اپنی کھیتیوں میں جس جانب سے چاہو تخم ریزی کرو"۔

۳۵۲۳- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ نَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِنْ شَاءَ مُجَبِّيَةً وَإِنْ شَاءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ أَنَّ ذَلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ.

البخاری (۴۵۲۸) ابوداؤد (۲۱۶۳)

چھ اسانید کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے اس میں زہری نے یہ اضافہ کیا ہے کہ شوہر عورت کو الٹا لٹائے یا سیدھا مجامعت اندامِ نہانی میں ہی ہونی چاہیے۔

۲۰- بَابُ تَحْرِيمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا

عورت کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑنے کی ممانعت

٣٥٢٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت اپنے شوہر سے علیحدہ بستر پر رات گزارے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى تَرْجِعَ. البخاری (٥١٩٤)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں یوں ہے کہ جب تک وہ شوہر کے بستر پر واپس نہ جائے (فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں)۔

٣٥٢٥ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهَا فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٤٥٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جس شخص کی بیوی اپنے شوہر کے بلانے پر انکار کر دیتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ اس وقت تک ناراض رہتا ہے جب تک اس کا شوہر اس سے راضی نہ ہو جائے۔

٣٥٢٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ.

البخاری (٥١٩٣-٣٢٣٧) ابوداؤد (٢١٤١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے اور مرد بیوی سے ناراض ہو تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

٢١ - بَابُ تَحْرِيمِ إِفْشَاءِ سِرِّ الْمَرْأَةِ

عورت کا راز ظاہر کرنے کی ممانعت

٣٥٢٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا. ابوداؤد (٤٨٧٠)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہوگا جو اپنی عورت کے قریب جائے، عورت اپنا جسم اس کے حوالے کر دے پھر وہ اس کا راز افشاء کر دے۔

٣٥٢٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

كُرَيْبٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ إِنَّ أَعْظَمَ.

سابقہ حوالہ (٣٥٢٧)

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی امانت یہ ہے کہ مرد اپنی عورت کے قریب جائے، عورت اپنا جسم اس کے حوالے کر دے اور پھر مرد اس بھید کو ظاہر کر دے۔

ف: یعنی عورت کے مخصوص اعضاء اور ان کی ساخت کے بارے میں کسی کو بتائے یا جماع کے وقت جو بات چیت ہوتی ہے یا جس قسم کے افعال ہوتے ہیں ان کا کسی سے ذکر کرے۔

٢٢- بَابُ حُكْمِ الْعَزْلِ

عزل کا حکم

٣٥٢٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو صِرْمَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَأَلَهُ أَبُو صِرْمَةَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ بِالْمُصْطَلِقِ فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَتَكُونُ. البخاري (٢٢٢٩-٢٥٤٢-٤١٣٨-
٥٢١٠-٦٦٠٣-٧٤٠٩) ابوداؤد (٢١٧٢)

ابن محیریز بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابو صرمہ دونوں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ ابو صرمہ نے ان سے پوچھا کہ اے ابو سعید خدری! کیا آپ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بنو مصطلق میں گئے اور ہم نے عرب کی معزز عورتوں کو قید کر لیا، ہمیں عورتوں سے الگ ہوئے کافی دن گزر چکے تھے، ہم نے چاہا کہ مشرکین سے فدیہ لے کر ان عورتوں کو چھوڑ دیں اور ہم نے یہ بھی چاہا کہ ان عورتوں سے (جسمانی) فائدہ بھی حاصل کریں اور عزل کر لیں (یعنی انزال کے وقت عضو تناسل باہر نکال لیں تاکہ حمل قائم نہ ہو) پھر ہم نے سوچا کہ ہم عزل کر رہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں تو کیوں نہ آپ سے اس کا حکم معلوم کریں۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ قیامت تک اللہ تعالیٰ نے جس روح کے پیدا ہونے کے بارے میں لکھ دیا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

٣٥٣٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ قَالَ نَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ رَبِيعَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

سابقہ حوالہ (٣٥٢٩)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے، اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ قیامت تک پیدا کرنے والا ہے اس کو اس نے لکھ دیا ہے۔

٣٥٣١ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ نَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا فَكُنَّا نَعْزِلُ ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَنَا وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ.

سابقہ حوالہ (۳۵۲۹)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایک جنگ میں کچھ عورتیں قید کر لیں ہم ان سے عزل کرتے تھے، پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم ضرور ایسا کرو گے تم ضرور ایسا کرو گے تم ضرور ایسا کرو گے قیامت تک جو روح پیدا ہونے والی ہے وہ بہر حال پیدا ہو کر رہے گی۔

٣٥٣٢ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٠٣)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم عزل نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ چیز مقدر ہو چکی ہے۔

٣٥٣٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَبَهْزٌ قَالُوا جَمِيعًا نَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْعَزْلِ لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ وَفِي رِوَايَةِ بَهْزٍ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٠٣)

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عزل کے بارے میں فرمایا: اگر تم یہ نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے، یہ چیز مقدر ہو چکی ہے۔

٣٥٣٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُهُ لَا عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ إِلَى النَّهْيِ.

النسائی (۳۳۲۷)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر نہ کرو تو کیا حرج ہے؟ یہ تو تقدیر کی بات ہے۔

٣٥٣٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ فَرَدَّ الْحَدِيثَ حَتَّى رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: تم عزل کیوں کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: کسی

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ وَمَا ذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَاللهِ لَكَأَنَّ هَذَا زَجْرٌ۔ سابقہ حوالہ (٣٥٣٤)

وقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے جو بچہ کو دودھ پلاتی ہے وہ اس سے مقاربت کرتا ہے اور اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہے۔ کسی شخص کے پاس ایک باندی ہوتی ہے وہ اس سے مقاربت کرتا ہے اور اس کا حاملہ ہونا ناپسند کرتا ہے آپ نے فرمایا: اگر تم یہ نہ کرو تو کیا حرج ہے؟ کیونکہ یہ (حمل ہونا) تو تقدیر کی بات ہے۔ حسن نے یہ حدیث سن کر کہا: گویا اس میں عزل پر ناخوشی کا اظہار ہے۔

٣٥٣٦- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ يَعْنِي حَدِيثَ الْعَزْلِ فَقَالَ إِيَّايَ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ۔
سابقہ حوالہ (٣٥٣٤)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

٣٥٣٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْنَا لِأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ فِي الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ إِلَى قَوْلِهِ الْقَدَرُ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٠٢)

معبد بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں! اور بقیہ حدیث حسب سابق ہے۔

٣٥٣٨- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ أَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ وَلِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلْ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللهُ خَالِقُهَا۔
البخاری (٧٤٠٩) ابوداؤد (٢١٧٠) الترمذی (١١٣٨)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ اور یہ نہیں فرمایا کہ یہ نہ کرو، کیونکہ جو شخص بھی پیدا ہونے والا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو پیدا کر کے رہے گا۔

٣٥٣٩- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ہر پانی (منی) سے بچہ پیدا نہیں ہوتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۹۸۷)

۳۵۴۰- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْبَصْرِيُّ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْهَاشِمِيُّ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۹۸۷)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسب سابق روایت ہے۔

۳۵۴۱- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ لِي جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا. ابوداؤد (۲۱۷۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری ایک باندی ہے جو ہمارے گھر کا کام کاج کرتی ہے اور پانی لاتی ہے اور میں اس سے مقاربت کرتا ہوں اور اس کے حاملہ ہونے کو ناپسند کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس سے عزل کرلو لیکن جو تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہے گا، کچھ دنوں کے بعد وہ شخص آیا اور کہنے لگا کہ باندی حاملہ ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا کہ جو تقدیر میں ہونے والا ہے وہ ہو جائے گا۔

۳۵۴۲- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً لِي وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ ذَلِكَ لَمْ يَمْنَعْ شَيْئًا أَرَادَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ فَجَاءَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۲۹۶)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میری ایک باندی ہے کیا میں اس سے عزل کرسکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمائے عزل اس کو روک نہیں سکتا، کچھ دنوں بعد وہ شخص آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں نے آپ سے جس باندی کا ذکر کیا تھا وہ حاملہ ہوگئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں۔

۳۵۴۳- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ قَاصُّ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ عِيَاضٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ النَّوْفَلِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۲۹۶)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۳۵۴۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن مجید نازل ہوتا رہتا تھا۔ سفیان نے

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ زَادَ إِسْحَاقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهَى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ.

کہا: اگر عزل برا کام اور ممنوع ہوتا تو قرآن مجید ہم کو اس سے روک دیتا۔

بخاری (۵۲۰۸) الترمذی (۱۱۳۷) ابن ماجہ (۱۹۲۷)

۳۵۴۵- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں عزل کرتے تھے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۴۸۹)

۳۵۴٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عزل کرتے تھے، نبی ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۸۲)

٢٣- بَابُ تَحْرِيمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمَسْبِيَّةِ

حاملہ قیدی عورتوں سے جماع کرنے کی ممانعت

۳۵۴۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُلِمَّ بِهَا فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ. ابوداؤد (۲۱۵٦)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک ایسی عورت (باندی) پیش کی گئی جس کا زمانہ ولادت بالکل قریب تھا، آپ نے فرمایا: شاید وہ شخص اس سے مجامعت کرنا چاہتا ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا: جی! آپ نے فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں بھی اس کے ساتھ جائے، وہ اس بچہ کا کیسے وارث ہوگا جبکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں اور وہ بچہ کو کیسے غلام بنائے گا حالانکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں۔

۳۵۴۸- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۳۵۴۷)

ایک اور سند سے بھی ایسی حدیث مروی ہے۔

٢٤- بَابُ جَوَازِ الْغِيلَةِ وَهِيَ وَطْءُ الْمُرْضِعِ وَكَرَاهَةِ الْعَزْلِ

دودھ پلانے والی کے ساتھ جماع کا جواز اور عزل کی کراہت

۳۵۴۹- وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ

حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے چاہا کہ

قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ وَأَمَّا خَلَفٌ فَقَالَ عَنْ جُذَامَةَ الْأَسَدِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ مُسْلِمٌ وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْيَى بِالدَّالِ غَيْرِ مُعْجَمَةٍ.

ابوداؤد(۳۸۸۲) الترمذی(۲۰۷۶-۲۰۷۷) النسائی(۳۳۲۶) ابن ماجہ(۲۰۱۱)

دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ جماع سے منع کردوں، پھر مجھے خیال آیا کہ روم اور فارس دودھ پلانے والی عورتوں کے ساتھ جماع کرتے ہیں اور ان سے ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا، امام مسلم نے کہا کہ خلف کی روایت میں یہ لفظ جذامہ (ذال کے ساتھ) ہے اور صحیح جدامہ (دال کے ساتھ) ہے۔

۳۵۵۰- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا الْمُقْرِئُ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ زَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْمُقْرِئِ وَهِيَ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ.

سابقہ حوالہ(۳۵۴۹)

حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں کچھ آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت آپ فرما رہے تھے کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ دودھ پلانے والی عورتوں کے ساتھ جماع سے منع کردوں پھر میں نے دیکھا کہ روم اور فارس دودھ پلانے والی عورتوں کے ساتھ جماع کرتے ہیں اور اس سے ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا، پھر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا: یہ حکماً زندہ درگور کرنا ہے۔

۳۵۵۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْعَزْلِ وَالْغِيلَةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ الْغِيَالُ.

سابقہ حوالہ(۳۵۴۹)

حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۳۵۵۲- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ نَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں؟ اس شخص نے کہا کہ گود کے

أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ أُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا أَوْ عَلٰى أَوْلَادِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وَقَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ إِنْ كَانَ لِذٰلِكَ فَلَا مَا ضَارَ ذٰلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّومَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۳)

بچے کے ضرر سے ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ فعل مضر ہوتا تو اس سے روم اور فارس والوں کو ضرر ہوتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۱۷-كِتَابُ الرَّضَاعِ

دودھ کے رشتوں کے احکام

۱-بَابُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

حرمتِ نسبی اور حرمتِ رضاعت کا بیان

۳۵۵۳-وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ. البخاری (۲۶۴۶-۳۱۰۵-۵۰۹۹) النسائی (۳۳۱۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس ٹھہرے ہوئے تھے میں نے ایک آواز سنی کوئی شخص حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں آنا چاہتا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ شخص آپ کے حجرے میں آنے کی اجازت چاہتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ کا رضاعی (دودھ شریک) چچا ہے، حضرت عائشہ نے کہا: یا رسول اللہ! اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو کیا وہ بھی میرے پاس آسکتا تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

۳۵۵۴-وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ. النسائی (۳۳۰۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

۳۵۵۵-وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ

ایک اور سند سے بھی ایسی حدیث مروی ہے۔

الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

سابقہ حوالہ (۳۵۵٤)

۲-بَابُ تَحْرِيْمِ الرَّضَاعَةِ مِنْ مَّآءِ الْفَحْلِ

مرد کی طرف سے حرمتِ رضاعت کا بیان

۳۵۵٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ جَآءَ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ اَنْ اُنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ صَنَعْتُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰذَنَ لَهُ عَلَيَّ.

البخاری (۵۱۰۳) النسائی (۳۳۱٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا ابوالقعیس کے بھائی افلح آئے اور مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور یہ پردے کے احکام نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے، میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی، جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس واقعہ کی خبر دی آپ نے فرمایا: انہیں آنے کی اجازت دے دیا۔

۳۵۵۷- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَتَانِيْ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَفْلَحُ ابْنُ اَبِي قُعَيْسٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّزَادَ قُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ اَوْ يَمِيْنُكِ.

النسائی (۳۳۱۷) ابن ماجہ (۱۹٤۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا افلح بن ابی قعیس مجھ سے ملنے آئے باقی حسب سابق ہے اس روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے تو دودھ نہیں پلایا، آپ نے فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

۳۵۵۸- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ جَآءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِي الْقُعَيْسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَكَانَ اَبُو الْقُعَيْسِ اَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اٰذَنُ لِاَفْلَحَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّ اَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَاَتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ جَآءَنِيْ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَكَ قَالَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِيْذَنِيْ لَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٧٣٧)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد ابوقعیس کے بھائی افلح آئے اور مجھ سے ملنے کی اجازت طلب کی، ابوقعیس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی والد تھے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: میں نے کہا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک افلح کو اجازت نہیں دوں گی جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لوں، کیونکہ مجھے ابوالقعیس نے نہیں اس کی بیوی نے دودھ پلایا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوقعیس کے بھائی افلح مجھ سے ملنے آئے تھے، میں نے انہیں اجازت دینے کو ناپسند کیا تاوقتیکہ آپ سے پوچھ نہ لوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کو اجازت دے دو، عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ اسی بناء پر فرماتی تھیں کہ جن رشتوں سے نسب کو

حرام قرار دیتے ہو ان رشتوں کو رضاعت سے بھی حرام قرار دو۔

۳۵۵۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۶۵۹)

اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ابوالقعیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی افلح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات کے لیے آئے اور اس میں یہ زیادتی ہے کہ (آپ نے فرمایا:) تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں وہ تمہارے چچا ہیں اور ابوالقعیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس عورت کے خاوند تھے جس نے حضرت عائشہ کو دودھ پلایا تھا۔

۳۵۶۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ إِنَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ. الترمذی (۱۱٤۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا آئے وہ مجھ سے ملنے کی اجازت طلب کر رہے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھے بغیر انکی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا: میرے رضاعی چچا نے مجھ سے ملنے کی اجازت مانگی اور میں نے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا چچا تمہارے پاس آسکتا ہے، میں نے کہا: مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا مرد نے دودھ نہیں پلایا تھا، آپ نے فرمایا: وہ تمہارا چچا ہے اور تمہارے پاس آسکتا ہے۔

۳۵۶۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۸۶۹)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوالقعیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی اجازت طلب کرتے تھے۔

۳۵۶۲- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقُعَيْسِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۲۲٤)

اسی سند سے روایت ہے کہ حضرت ابوالقعیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عائشہ سے ملنے کی اجازت طلب کرتے تھے۔

۳۵۶۳- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ لِي هِشَامٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا ابوالجعد نے مجھ سے آنے کی اجازت طلب کی میں نے ان کو واپس کر دیا، ہشام نے کہا کہ یہ ابوالقعیس تھے، (حضرت عائشہ کہتی ہیں:) جب نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس کی خبر دی، آپ نے فرمایا: تمہارے ہاتھ

قَالَ فَهَلَّا اَذِنْتِ لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ اَوْ يَدُكِ.

النسائی (۳۳۱٤)

خاک آلود ہوں! تم نے ان کو کیوں نہیں آنے دیا؟

۳۵٦٤ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمَّى اَفْلَحَ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاَخْبَرَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ فَاِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

البخاری (۲٦٤٤) النسائی (۳۳۰۱-۳۳۱۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ افلح نامی ان کے رضاعی چچا نے ان سے ملنے کی اجازت طلب کی، میں نے ان سے پردہ کرلیا، (پھر) میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: ان سے پردہ مت کرو، کیونکہ جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں۔

۳۵٦۵ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ عَلَيَّ اَفْلَحُ بْنُ قُعَيْسٍ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ فَاَرْسَلَ اِنِّي عَمُّكِ اَرْضَعَتْكِ امْرَاَةُ اَخِي فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِيَدْخُلْ عَلَيْكِ فَاِنَّهُ عَمُّكِ. سابقہ حوالہ (۳۵٦٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت افلح بن قعیس نے مجھ سے (گھر) آنے کی اجازت طلب کی، میں نے انہیں آنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے پیغام بھیجا: میں تمہارا رضاعی چچا ہوں میرے بھائی کی بیوی نے تمہیں دودھ پلایا ہے، میں نے پھر بھی انہیں آنے کی اجازت نہیں دی، جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہ واقعہ ذکر کیا آپ نے فرمایا: وہ تمہارے پاس آسکتا ہے کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔

۳- بَابُ تَحْرِيمِ ابْنَةِ الْاَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

رضاعی بھتیجی کی حرمت کا بیان

۳۵٦٦ - وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالُوا نَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ.

النسائی (۳۳۰٤)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا سبب ہے کہ آپ قریش کی طرف مائل ہیں اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی رشتہ ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بچی ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔

۳۵٦۷ - وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِي ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

الإسناد بمثله۔ سابقہ حوالہ (٣٥٦٦)

٣٥٦٨- وحدثنا هداب بن خالد قال نا همام قال نا قتادة عن جابر بن زيد عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ان النبي ﷺ اريد على ابنة حمزة رضي الله تعالى عنه فقال انها لا تحل لي انها ابنة اخي من الرضاعة ويحرم من الرضاعة ما يحرم من الرحم۔ البخاری (٢٦٤٥-٥١٠٠) النسائی (٣٣٠٥-٣٣٠٦) ابن ماجہ (١٩٣٨)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکی سے نکاح کر لیجئے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے، وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے اور رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

٣٥٦٩- وحدثنيه زهير بن حرب قال نا يحيى وهو القطان ح قال وحدثنا محمد بن يحيى بن مهران القطعي قال نا بشر بن عمر جميعا عن شعبة ح قال وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا علي بن مسهر عن سعيد بن ابي عروبة كلاهما عن قتادة باسناد همام سواء غير ان حديث شعبة انتهى عند قوله ابنة اخي من الرضاعة وفي حديث سعيد وانه يحرم من الرضاعة ما يحرم من النسب وفي رواية بشر بن عمر سمعت جابر بن زيد۔ سابقہ حوالہ (٣٥٦٨)

ایک اور سند سے یہ روایت اس طرح ہے: آپ نے فرمایا: وہ میری بھتیجی ہے اور جو رشتے رضاعت سے حرام ہوتے ہیں وہ نسب سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

٣٥٧٠- وحدثنا هارون بن سعيد الايلي واحمد بن عيسى قال نا ابن وهب قال اخبرني مخرمة بن بكير عن ابيه قال سمعت عبد الله بن مسلم يقول سمعت محمد بن مسلم يقول سمعت حميد بن عبد الرحمن يقول سمعت ام سلمة رضي الله تعالى عنها زوج النبي ﷺ تقول قيل لرسول الله ﷺ اين انت يا رسول الله عن ابنة حمزة او قيل الا تخطب بنت حمزة بن عبد المطلب قال ان حمزة اخي من الرضاعة۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨١٤٨)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی سے عقد کرنے کا خیال نہیں ہے یا یہ عرض کیا گیا کہ آپ حضرت حمزہ بن عبد المطلب کی صاحبزادی کو نکاح کا پیغام کیوں نہیں دیتے؟ آپ نے فرمایا: حمزہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

٤- باب تحريم الربيبة واخت المرأة

لے پالک (پچھلگ) بیٹی اور سالی کی حرمت نکاح کا بیان

٣٥٧١- وحدثنا ابو كريب محمد بن العلاء قال نا ابو اسامة قال انا هشام قال اخبرني ابي عن زينب بنت ام سلمة عن ام حبيبة بنت ابي سفيان قالت دخل علي

حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بہن بنت ابی سفیان کے بارے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ أَوَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ فَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ. بخاری (٥١٠١-٥١٠٦-٥١٠٧-٥١٢٣-٥٣٧٢) نسائی (٣٢٨٧، ٣٢٨٤) ابن ماجہ (١٩٣٩)

میں آپ کا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: میں کیا کروں؟ میں نے عرض کیا: آپ ان سے نکاح کر لیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اس کو پسند کرتی ہو؟ میں نے کہا: میں آپ کو چھوڑنا نہیں چاہتی لیکن میں چاہتی ہوں کہ اس خیر میں میری بہن بھی شریک ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے درہ بنت ام سلمہ کو نکاح کا پیغام دیا ہے، آپ نے فرمایا: ام سلمہ کی بیٹی؟ میں نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: اگر وہ میری گود پالی نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی، وہ میری بھتیجی ہے، مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، تم لوگ مجھے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا پیغام نہ دیا کرو۔

٣٥٧٢- وَحَدَّثَنِيْهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ح وَقَالَ وَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً. سابقہ حوالہ (٣٥٧١)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

٣٥٧٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شِهَابٍ كَتَبَ يَذْكُرُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْكِحْ أُخْتِي عَزَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِي قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيْدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ. سابقہ حوالہ (٣٥٧١)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میری بہن عزہ سے شادی کر لیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کو پسند کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! لیکن میں آپ کو نہیں چھوڑوں گی البتہ میں یہ چاہتی ہوں کہ وہ اس خیر میں شریک ہو جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے، حضرت ام حبیبہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا: ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: ابو سلمہ کی بیٹی سے؟ حضرت ام حبیبہ نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: وہ اگر میری گود پالی نہ ہوتی پھر بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی، وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، اس کے باپ ابو سلمہ کو اور مجھے ثویبہ نے دودھ پلایا ہے، مجھ پر اپنی بہنیں اور بیٹیاں نہ پیش کیا کرو۔

٣٥٧٤- وَحَدَّثَنِيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح

اور اسانید سے بھی یہ روایت ہے اور یزید بن ابی حبیب کی سند کے علاوہ اور کسی روایت میں عزہ کا نام نہیں

قَالَ وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْهُ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَمْرَةَ غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ. سابقہ حوالہ (۳۵۷۱)

-۴

۵- بَابٌ فِي الْمَصَّةِ وَالْمَصَّتَانِ

ایک دو گھونٹ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی یا نہیں؟

۳۵۷۵- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح قَالَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ سُوَيْدٌ وَزُهَيْرٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ. ابوداؤد (۲۰۶۳)
الترمذی (۱۱۵۰) النسائی (۳۳۱۰) ابن ماجہ (۱۹٤۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۵۷۶- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِي فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى فَزَعَمَتِ امْرَأَتِي الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْحُدْثَى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ.
النسائی (۳۳۰۸) ابن ماجہ (۱۹٤۰)

حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا اس وقت آپ میرے حجرے میں تھے، اس نے کہا: یا نبی اللہ! میرے نکاح میں ایک عورت تھی میں نے اس کے اوپر دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔ میری پہلی بیوی یہ کہتی ہے کہ اس نے اس دوسری بیوی کو ایک چسکی یا دو چسکیاں دودھ پلایا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو چسکیوں سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۵۷۷- وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ نَا مُعَاذٌ ح قَالَ وَنَا ابْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ لَا.

حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بنو عامر بن صعصعہ کے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ایک چسکی سے حرمت ثابت ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

سابقہ حوالہ (۳۵۷۶)

۳۵۷۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حَدَّثَتْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّةُ أَوِ الْمَصَّتَانِ. سابقہ حوالہ (۳۵۷۶)

حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک چسکی یا دو چسکیوں سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۵۷۹- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا إِسْحَاقُ فَقَالَ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ أَوِ الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّتَانِ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ وَالرَّضْعَتَانِ وَالْمَصَّتَانِ. سابقہ حوالہ (۳۵۷۶)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۵۸۰- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ. سابقہ حوالہ (۳۵۷۶)

حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک چسکی یا دو چسکیوں سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۵۸۱- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا حَبَّانُ قَالَ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ أَتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ فَقَالَ لَا. سابقہ حوالہ (۳۵۷۶)

حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کیا ایک مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

٦- بَابُ التَّحْرِيمِ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ

پانچ گھونٹ دودھ پینے سے حرمت کا ثبوت

۳۵۸۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهِيَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ.

ابوداؤد (۲۰۶۲) الترمذی (۱۱۵۰م) النسائی (۳۳۰۷) ابن ماجہ (۱۹٤٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پہلے قرآن مجید میں یہ نازل ہوا تھا کہ دس چسکیوں سے حرمت لازم ہوتی ہے پھر وہ منسوخ ہو گیا پھر پانچ چسکیوں سے حرمت کا حکم ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے وصال تک قرآن مجید میں اسی طرح پڑھا جاتا تھا۔

۳۵۸۳- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پہلے قرآن مجید میں دس چسکیوں سے حرمت کا حکم نازل ہوا پھر

سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۹٤۲)

پانچ چسکیوں سے حرمت کا حکم نازل ہوا۔

۳۵۸٤- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۷۹٤۲)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۷- بَابُ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ

بڑی عمر میں دودھ پینے کا حکم

۳۵۸۵- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. النسائی (۳۳۲۰) ابن ماجہ (۱۹٤۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! سالم کے (گھر میں) آنے سے میں ابو حذیفہ کے چہرہ پر ناگواری کے اثرات محسوس کرتی ہوں حالانکہ وہ ان کا حلیف ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو، انہوں نے عرض کیا: میں اس کو کیسے دودھ پلاؤں وہ جوان مرد ہے، رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ وہ جوان مرد ہے، عمرو کی روایت میں ہے کہ سالم بدری صحابی تھے اور ابن ابی عمر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہنسے۔

۳۵۸٦- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ تَعْنِي بِنْتَ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آزاد کردہ غلام سالم، حضرت ابو حذیفہ کے مکان میں ان کے ساتھ رہتا تھا، حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں اور کہا: سالم دوسرے مردوں کی طرح جوان ہو گیا ہے اور ان باتوں کو سمجھنے لگا ہے جن کو مرد سمجھتے ہیں، وہ ہمارے گھر آتا جاتا ہے اور میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ حضرت ابو حذیفہ کو یہ ناگوار لگتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: تم اس کو دودھ پلا دو تاکہ تم اس پر حرام ہو جاؤ، پھر ابو حذیفہ کے دل میں جو اس سے ناگواری آتی ہے وہ جاتی رہے گی، وہ دوبارہ آئیں اور کہا: میں نے اس کو

أَبِي حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

النسائی (۳۳۲۳-۳۳۲۲)

دودھ پلا دیا اور ابوحذیفہ کے دل میں جو ناگواری تھی وہ جاتی رہی۔

۳۵۸۷ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِي بَيْتِنَا وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ قَالَ فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَهِبْتُهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ قَالَ فَمَا هُوَ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَحَدِّثْهُ عَنِّي أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْنِيهِ.

سابقہ حوالہ (۳۵۸٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم ہمارے ساتھ ہمارے مکان میں رہتے ہیں وہ دوسرے مردوں کی طرح بالغ ہو گئے اور مردوں کی باتوں کو سمجھنے لگے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو دودھ پلا دو تم اس پر حرام ہو جاؤ گی۔ حدیث کے راوی ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میں نے ڈر کے مارے ایک سال تک کسی سے یہ روایت بیان نہیں کی، پھر میری قاسم سے ملاقات ہوئی، میں نے کہا: تم نے مجھے ایک حدیث بیان کی تھی وہ مارے خوف کے میں نے آج تک کسی سے بیان نہیں کی میں نے انہیں وہ حدیث سنائی۔ انہوں نے کہا: اس حدیث کو بے خوف ہو کر مجھ سے روایت کرو۔

۳۵۸۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ الَّذِي مَا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَمَا لَكِ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكِ.

النسائی (۳۳۱۹)

زینب بنت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ تمہارے پاس ایک نوجوان لڑکا آتا ہے، میں یہ پسند نہیں کرتی کہ وہ میرے پاس آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں اسوۂ حسنہ نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! سالم میرے پاس آتا ہے اور وہ مرد ہو چکا ہے اور میں حضرت ابوحذیفہ کے دل میں اس سے ناگواری محسوس کرتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو دودھ پلا دو تاکہ وہ تمہارے پاس آسکے۔

۳۵۸۹ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: خدا کی قسم میں اس کو پسند نہیں کرتی کہ مجھے کوئی ایسا لڑکا دیکھے جو دودھ پینے

يَقُولُ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدِ اسْتَغْنَى عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْضِعِيهِ فَقَالَتْ إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ.

سابقہ حوالہ (۳۵۸۸)

سے مستغنی ہو چکا ہو، حضرت عائشہ نے فرمایا: کیوں؟ حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! سالم کے آنے کی وجہ سے میں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ پر ناگواری محسوس کرتی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو دودھ پلا دو، سہلہ نے عرض کیا: وہ تو داڑھی والا ہے، آپ نے فرمایا: تم اس کو دودھ پلا دو، ابو حذیفہ کے چہرے پر جو ناگواری ہے وہ جاتی رہے گی۔ حضرت سہلہ کہتی ہیں کہ خدا کی قسم! اس کے بعد میں نے حضرت ابو حذیفہ کے چہرے پر ناگواری محسوس نہیں کی۔

۳۵۹۰- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَقُولُ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نَرَى هَذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِسَالِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا رَائِينَا.

النسائی (۳۳۲۵) ابن ماجہ (۱۹۴۷)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی تمام ازواج نے اس قسم کی رضاعت کے ساتھ کسی کے گھر آنے سے انکار کیا اور سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ اللہ کی قسم! یہ ایک خاص رخصت تھی جو رسول اللہ ﷺ نے سالم کو عطا فرمائی تھی اور یہ صرف سالم کی خصوصیت تھی۔ اس رضاعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کسی کو ہمارے سامنے نہیں لائے نہ ہم اس کو جائز خیال کرتی ہیں۔

۸- بَابُ إِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

حرمتِ رضاعت کا تعلق بھوک سے ہے

۳۵۹۱- وَحَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ فَقَالَ انْظُرْنَ إِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ.

البخاری (۲۶۴۷-۵۱۰۲) ابوداؤد (۲۰۵۸) النسائی (۳۳۱۲) ابن ماجہ (۱۹۴۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے وہاں حالیکہ میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، آپ کو یہ ناگوار گزرا اور میں نے آپ کے چہرہ انور پر غضب کے آثار دیکھے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا رضاعی بھائی ہے آپ نے فرمایا: اپنے رضاعی بھائیوں کو دیکھ لیا کرو کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو بھوک کے ایام (یعنی ایام رضاعت) میں ہو۔

۳۵۹۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح قَالَ وَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَا جَمِيْعًا نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ كَمَعْنٰى حَدِيْثِهِ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوْا مِنَ الْمَجَاعَةِ. سابقہ حوالہ (۳۵۹۱)

۹- بَابُ جَوَازِ وَطْءِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ انْفَسَخَ نِكَاحُهُ بِالسَّبْيِ

استبراء کے بعد باندی سے مجامعت کا جواز

۳۵۹۳- وَحَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ أَبِيْ عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلٰى أَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ وَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ فَأَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا فَكَأَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

ابوداؤد (۲۱۵۵) الترمذی (۱۱۳۲م-۳۰۱۶) النسائی (۳۳۳۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے دن ایک فوج اوطاس روانہ کی، ان کا دشمن سے مقابلہ ہوا، انہوں نے اس سے جنگ کی اور اس پر غالب آئے اور ان کی کچھ عورتیں قید کر کے لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے ان کے ساتھ مجامعت سے اس لیے احتراز کیا کہ وہ شادی شدہ تھیں اور ان کے شوہر مشرک تھے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: (ترجمہ:) "شادی شدہ عورتیں تم پر حرام ہیں ماسوا باندیوں کے" یعنی عدت پوری ہونے کے بعد وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔

ف: مکہ سے تین منزل دور ایک وادی کا نام اوطاس ہے۔

ف: باندیوں کی عدت ایک حیض (ماہواری) کا گزرنا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ حاملہ نہیں ہیں اس کو استبراء کہتے ہیں۔

۳۵۹۴- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوْا نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ أَنَّ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ حَدَّثَ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ فَحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ. سابقہ حوالہ (۳۵۹۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے دن ایک لشکر بھیجا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس میں عدت پوری ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۳۵۹۵- وَحَدَّثَنِيْهِ يَحْيٰى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. ماجہ جلد (۲۵۹۳)

۳۵۹۶- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَصَابُوا سَبْيًا يَوْمَ أَوْطَاسٍ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَتَخَوَّفُوا فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

الترمذی (۱۱۳۲-۳۰۱۷)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اوطاس میں مسلمانوں نے کچھ عورتوں کو گرفتار کر لیا، وہ شادی شدہ تھیں، صحابہ کرام ان کے ساتھ مجامعت کرنے سے ڈرے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی، (ترجمہ) ”شادی شدہ عورتیں تم پر حرام ہیں ماسوا باندیوں کے“۔

۳۵۹۷- وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. ماجہ جلد (۲۵۹٦)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۱۰- بَابُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَتَوَقِّي الشُّبُهَاتِ

بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنا چاہیے

۳۵۹۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهُ يَا عَبْدُ.

بخاری (۲۰۵۳-۲۲۱۸-٦۷٦۵-٦۸۱۷) النسائی (۳٤۸٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک بچہ میں جھگڑا ہوا۔ حضرت سعد نے کہا: یارسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے، میرے بھائی نے مجھے یہ وصیت کی تھی کہ یہ میرا لڑکا ہے، آپ اس کی عتبہ کے ساتھ مشابہت ملاحظہ فرمائیں اور حضرت عبد بن زمعہ نے کہا: یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے، میرے والد کے بستر پر ان کی باندی سے پیدا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ وہ عتبہ بن ابی وقاص سے بہت زیادہ مشابہ تھا، آپ نے فرمایا: اے عبد! یہ لڑکا تمہارا (بھائی) ہے، بچہ اس کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں اور اے سودہ بنت زمعہ! تم اس لڑکے سے پردہ کیا کرو، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: حضرت سودہ کو اس لڑکے نے کبھی نہیں دیکھا۔

۳۵۹۹- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِمَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلَمْ يَذْكُرَا وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور یہ جملہ نہیں ہے کہ زانی کے لیے پتھر ہیں۔

البخاری (۶۴۳۱) ابوداؤد (۲۲۷۳) النسائی (۳۴۸۷) ابن ماجہ (۲۰۰۴)

۳۶۰۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

النسائی (۳۴۸۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر ہو اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔

۳۶۰۱ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَمَّا ابْنُ مَنْصُورٍ فَقَالَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَمَّا عَبْدُ الْأَعْلَى فَقَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوْ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنْ سَعِيدٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ كِلَاهُمَا أَوْ أَحَدُهُمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَمْرٌو نَا سُفْيَانُ مَرَّةً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ.

الترمذی (۱۱۵۷) النسائی (۳۴۸۲) ابن ماجہ (۲۰۰۶)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے۔

۱۱ - بَابُ الْعَمَلِ بِإِلْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ

بچے کے نسب کے ثبوت میں قیافہ شناسی کا اعتبار

۳۶۰۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ. البخاری (۳۵۵۵-۶۷۷۰) ابوداؤد (۲۲۶۸) الترمذی (۲۱۲۹) النسائی (۳۴۹۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ خوشی سے آپ کا چہرہ انور دمک رہا تھا، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ایک قیافہ شناس نے ابھی ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قدموں کو دیکھ کر بتلایا ہے کہ ان میں سے ایک قدم دوسرے قدم کا جزو ہے۔

۳۶۰۳ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ خوش خوش میرے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ایک قیافہ

قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ.

البخاری (٦٧٧١) ابوداؤد (٢٢٦٧) الترمذی (٢١٢٩) م

النسائی (٣٤٩٤) ابن ماجہ (٢٣٤٩)

شناس مدلجی میرے پاس آیا تھا۔ اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا درآں حالیکہ ان کے سروں پر ایک چادر تھی اور ان کے پیر کھلے ہوئے تھے۔ اس نے انہیں دیکھ کر کہا: ان میں سے بعض قدم بعض کا جزو ہیں۔

٣٦٠٤- وَحَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ أَبِيْ مُزَاحِمٍ قَالَ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا. البخاری (٣٧٣١)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایک قیافہ شناس آیا درآں حالیکہ حضرت اسامہ بن زید اور حضرت زید بن حارثہ لیٹے ہوئے تھے، اس نے کہا: ان میں سے بعض قدم بعض کا جزو ہیں۔ اس بات سے رسول اللہ ﷺ کو بہت خوشی ہوئی اور آپ نے پھر اس کی خبر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی دی۔

٣٦٠٥- وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٧٣٨)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

١٢- بَابُ قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عَقِبَ الزِّفَافِ

شب زفاف کے بعد کنواری اور بیوہ دلہنوں کے پاس شوہر کے ٹھہرنے کا نصاب

٣٦٠٦- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ بَكْرٍ قَالُوْا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ.

ابوداؤد (٢١٢٢) ابن ماجہ (١٩١٧)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکاح کرنے کے بعد ان کے پاس تین دن رہے پھر فرمایا: تم اپنے شوہر کی نظروں سے اتری ہوئی نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کر لوں اور اگر میں تمہارے پاس ایک ہفتہ رہا تو میں اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ایک ہفتہ رہوں گا۔

٣٦٠٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى

ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ.

سابقہ حوالہ(۳۶۰۶)

کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہ سے نکاح کیا اور صبح کے وقت ان سے فرمایا: تم اپنے شوہر کی نظر سے اتری نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات روز رہوں اور اگر تم چاہو تو تین روز رہوں اور پھر میں دور کرتا رہوں (یعنی باری باری سب ازواج کے پاس جاؤں) حضرت ام سلمہ نے فرمایا: آپ تین روز رہیے۔

۳۶۰۸- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهِ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ. سابقہ حوالہ(۳۶۰۶)

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور کچھ وقت رہنے کے بعد ان کے پاس سے جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس اس سے زیادہ قیام کروں اور مدت کا حساب رکھوں۔ کنواری کے پاس (ابتداءً) سات راتیں اور بیوہ کے پاس تین راتیں گزارنا چاہئیں۔

۳۶۰۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ(۳۶۰۶)

ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۶۱۰- وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ أَشْيَاءَ هَذَا فِيهِ قَالَ إِنْ شِئْتِ أَنْ أُسَبِّعَ لَكِ وَأُسَبِّعَ لِنِسَائِي وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي.

سابقہ حوالہ(۳۶۰۶)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس وقت کی کئی چیزیں بیان کیں جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا تھا ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو کہ میں تمہارے پاس ایک ہفتہ رہوں تو دوسری ازواج کے پاس بھی ایک ایک ہفتہ رہوں گا کیونکہ اگر میں تمہارے پاس سات دن رہوں گا تو سات سات دن دوسری ازواج کے پاس بھی رہوں گا۔

۳۶۱۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ.

بخاری(۵۲۱۳-۵۲۱۴)ابو داؤد(۲۱۲۴)ترمذی(۱۱۳۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی بیوہ کے اوپر کنواری کے ساتھ نکاح کرے تو اس کے پاس سات دن رہے اور جب کنواری کے اوپر بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے۔ خالد (راوی) نے کہا کہ اگر میں کہوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے تو کہہ سکتا ہوں لیکن انہوں نے کہا کہ سنت اسی طرح ہے۔

صحیح مسلم (١٩١٦)

٣٦١٢ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. سابقہ حوالہ (٣٦١١)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ کنواری کے پاس (ابتداءً) سات راتیں قیام کرنا چاہیے۔ خالد راوی نے کہا: اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے۔

١٣ - بَابُ الْقَسْمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ يَوْمِهَا

سنت کے مطابق بیویوں میں ایام کی تقسیم

٣٦١٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الَّتِي يَأْتِيهَا فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَجَاءَتْ زَيْنَبُ فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ هَذِهِ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَتَقَاوَلَتَا حَتَّى اسْتَخَبَتَا وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَتْ عَائِشَةُ الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ بِي وَيَفْعَلُ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ أَتَصْنَعِينَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٤١٧)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نو ازواج مطہرات تھیں، آپ جب ان میں ایام کی تقسیم فرماتے تو پہلی بیوی کے پاس نو دن کے بعد پہنچتے تھے، اس لیے ہر رات تمام ازواج مطہرات اس زوجہ کے پاس اکٹھی ہو جاتی تھیں جہاں آپ قیام فرما ہوتے تھے، ایک دن آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں، آپ نے اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا، حضرت عائشہ نے کہا: یہ زینب ہیں! نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، دونوں ازواج میں بحث چھڑ گئی اور آواز بلند ہونے لگی، اسی اثناء میں نماز کی اقامت ہو گئی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادھر سے گزرے، انہوں نے ان دونوں کی آوازیں سنیں۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! آپ نماز کے لیے تشریف لائیے اور ان کے منہ میں مٹی ڈال دیجئے، نبی ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے، حضرت عائشہ کہنے لگیں: اب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ کر آئیں گے اور حضرت ابوبکر صدیق بھی آئیں گے اور وہ مجھ کو برا بھلا کہیں گے، جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابوبکر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور انہیں بہت سخت سست کہا اور کہا: تم ایسا کرتی ہو۔

١٤ - بَابُ جَوَازِ هِبَتِهَا نَوْبَتَهَا لِضَرَّتِهَا

اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنے کا جواز

٣٦١٤ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے ازواج مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت سودہ بنت زمعہ

قَالَتْ مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنِ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ. مسلم تحفة الاشراف (١٦٧٧١)

رضی اللہ تعالیٰ عنہا عزیز تھیں، میری یہ تمنا تھی کہ کاش! ان کے جسم میں میں ہوتی، حضرت سودہ بنت زمعہ کے مزاج میں تیزی تھی، جب وہ بوڑھی ہو گئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دن کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری عائشہ کو دے دی ہے، پھر رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں دو دن رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشہ کی باری کا اور ایک دن حضرت سودہ کی باری کا۔

٣٦١٥- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا شَرِيكٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ قَالَتْ وَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي. البخاری (٥٢١٢) ابن ماجہ (١٩٧٢)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے البتہ اس میں یہ زیادتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے بعد رسول اللہ ﷺ نے جس عورت سے سب سے پہلے نکاح کیا وہ حضرت سودہ تھیں۔

٣٦١٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَقُولُ أَوَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ قَالَتْ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ.

البخاری (٤٧٨٨) النسائی (٣١٩٩)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے ان عورتوں پر غصہ آتا تھا جو رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنے آپ کو ہبہ کر دیتی تھیں، میں کہتی تھی: کیا عورت بھی اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے؟ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) ”اے نبی! آپ اپنی ازواج میں سے جسے چاہیں پیچھے ہٹا دیں (الگ کر دیں) اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں (الگ نہ کریں) اور جسے آپ نے علیحدہ کر دیا تھا اس کو اگر آپ بلانا چاہیں تو آپ پر کوئی حرج نہیں ہے“۔ میں نے کہا: بخدا! آپ کا رب آپ کی خواہش بہت جلد پوری کر دیتا ہے۔

٣٦١٧- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ أَمَا تَسْتَحْيِي امْرَأَةٌ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ فَقُلْتُ إِنَّ رَبَّكَ لَيُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ. البخاری (٥١١٣) ابن ماجہ (٢٠٠٠)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں: کیا عورت کو اس بات سے حیا نہیں آتی کہ وہ اپنا نفس کسی مرد کو ہبہ کرتی ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ”اے نبی! آپ اپنی ازواج میں سے جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دیں (الگ نہ کریں) اور جسے آپ نے علیحدہ کر دیا تھا اس کو اگر آپ بلانا چاہیں تو آپ پر کوئی حرج نہیں ہے“

تو میں نے کہا: آپ کا رب آپ کی خواہش بہت جلد پوری کر دیتا ہے۔

۳۶۱۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا هٰذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوا وَلَا تُزَلْزِلُوا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعٌ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ الَّتِي لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ. البخاری (٥٠٦٧) النسائی (٣١٩٦)

عطاء کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس کی معیت میں، نبی ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ کے جنازے میں مقام سرف میں حاضر ہوئے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ نبی ﷺ کی زوجہ ہیں، جب تم ان کی نعش اٹھاؤ تو اس کو زیادہ حرکت اور جھٹکے مت دینا اور انتہائی سکون اور آرام کے ساتھ جنازہ لے کر چلنا، رسول اللہ ﷺ کی نو بیویاں تھیں، جن میں سے آٹھ کی باری مقرر تھی اور ایک کی باری مقرر نہیں تھی، عطاء کہتے ہیں کہ جن کی باری مقرر نہیں تھی وہ صفیہ بنت حیی بنت اخطب تھیں۔

۳۶۱۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَطَاءٌ كَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ.

سابقہ حوالہ (٣٦١٧)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور اس میں عطاء کا یہ قول زائد ہے کہ حضرت میمونہ نے تمام امہات المومنین کے بعد مدینہ میں وفات پائی تھی۔

۱۵- بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ

دین دار عورت سے نکاح کرنے کا استحباب

۳۶۲۰- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

البخاری (٥٠٩٠) ابوداؤد (٢٠٤٧) النسائی (٣٢٣٠) ابن ماجہ (١٨٥٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار وجوہ کی بناء پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب کی وجہ سے، اس کے حسن کی وجہ سے اور اس کی دینداری کی وجہ سے، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دیندار عورت کے حصول کی کوشش کرو۔

۳۶۲۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک عورت سے نکاح کیا، جب میری رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے جابر! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا: جی! آپ نے پوچھا: کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا: بیوہ سے' آپ نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہ شادی کی، وہ تم سے کھیلتی، تم اس سے کھیلتے؟ میں نے کہا:

وبينهن قال فذاك إذا إن المرأة تنكح على دينها ومالها وجمالها فعليك بذات الدين تربت يداك.

النسائی (٣٢٢٦) ابن ماجہ (١٨٦٠)

یارسول اللہ! میری کچھ بہنیں ہیں، مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں وہ میری بہنوں کی پرورش اور میرے درمیان حائل نہ ہو جائے آپ نے فرمایا: اگر یہ بات ہے تو ٹھیک ہے، عورت سے اس کی دینداری، اس کے مال اور جمال کی بناء پر نکاح کیا جاتا ہے، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دینداری کو مقدم رکھا کرو۔

١٦- باب استحباب نكاح البكر

کنواری لڑکی سے نکاح کرنے کا استحباب

٣٦٢٢- وحدثنا عبيد الله بن معاذ قال نا أبي قال نا شعبة عن محارب عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال تزوجت امرأة فقال لي رسول الله ﷺ هل تزوجت قلت نعم قال أبكرا أم ثيبا قلت ثيبا قال فأين أنت من العذارى ولعابها قال شعبة فذكرته لعمرو بن دينار فقال قد سمعته من جابر رضي الله تعالى عنه وإنما قال فهلا جارية تلاعبها وتلاعبك.

البخاری (٥٠٨٠)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی، مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا: بیوہ سے' آپ نے فرمایا: تم کنواری لڑکیوں اور ان کی دل ربائیوں سے کیونکر غافل رہے؟ (راوی) شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار کے سامنے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی حضرت جابر سے یہ روایت سنی ہے، آپ نے فرمایا تھا: تم نے کسی ایسی لڑکی سے شادی کیوں نہ کی جو تم سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے۔

٣٦٢٣- وحدثنا يحيى بن يحيى وأبو الربيع الزهراني قال يحيى أنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما أن عبد الله هلك وترك تسع بنات أو قال سبع فتزوجت امرأة ثيبا فقال لي رسول الله ﷺ يا جابر تزوجت قال قلت نعم قال فبكر أم ثيب قال قلت بل ثيب يا رسول الله قال فهلا جارية تلاعبها وتلاعبك أو قال تضاحكها وتضاحكك قال قلت له إن عبد الله هلك وترك تسع بنات أو سبع وإني كرهت أن آتيهن أو أجيئهن بمثلهن فأحببت أن أجيء بامرأة تقوم عليهن وتصلحهن قال فبارك الله لك أو قال لي خيرا وفي رواية أبي الربيع تلاعبها وتلاعبك وتضاحكها وتضاحكك.

البخاری (٥٣٦٧-٦٣٨٧) الترمذی (١١٠٠) النسائی (٣٢١٩)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ (حضرت جابر کے والد) فوت ہو گئے اور نو یا سات بیٹیاں چھوڑ گئے (راوی کو شک ہے) میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: اے جابر! کیا تم نے نکاح کر لیا ہے؟ میں نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا: بلکہ بیوہ سے نکاح کیا ہے، آپ نے فرمایا: تم نے کسی کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی یا تم اس سے خوش طبعی کرتے وہ تم سے خوش طبعی کرتی؟ میں نے آپ سے عرض کیا: حضرت عبداللہ شہید ہو گئے تھے اور انہوں نے نو یا سات بیٹیاں چھوڑی تھیں اور میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میں ان لڑکیوں کے سامنے ان کی ہم عمر لڑکی کو بیاہ کر لے آؤں بلکہ میں نے یہ چاہا کہ میں نکاح کر کے ایسی عورت لاؤں جو

ان لڑکیوں جو ان کی نگہداشت اور خبر گیری کرے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا میرے لیے کوئی اور کلمہ خیر فرمایا۔

۳۶۲۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ قَالَ أَصَبْتَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. البخاری (۴۰۵۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس کے آخر میں ہے کہ میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا ہے جو میری بہنوں کی کنگھی چوٹی اور ان کی خدمت کرے، آپ نے فرمایا: اچھا کیا۔

۳۶۲۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ انَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَقَالَ أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ وَقَالَ إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ. بخاری (۵۰۷۹-۵۲۴۵-۵۲۴۶-۵۲۴۷) مسلم (۴۹۴۱-۴۹۴۲-۴۹۴۳) ابوداؤد (۲۷۷۸)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جہاد سے واپس آ رہے تھے، میرا اونٹ سست تھا، میں اس کو تیز چلانا چاہ رہا تھا۔ ناگاہ ایک سوار نے پیچھے سے میرے اونٹ کو ایک چھڑی ماری، پھر وہ اونٹ اس قدر تیز چلنے لگا کہ تو نے کبھی اتنا تیز اونٹ چلتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا میں نے پلٹ کر دیکھا تو وہ (چھڑی مارنے والے) رسول اللہ ﷺ تھے، آپ نے فرمایا: اے جابر! تمہیں کیوں جلدی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا: کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا: بیوہ سے، آپ نے فرمایا: کسی کنواری سے نکاح کیوں نہ کیا؟ تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی' حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے اور گھر میں داخل ہونے لگے تو آپ نے فرمایا: ٹھہرو رات آ لینے دو، تاکہ جس عورت کے بال بکھرے ہوئے ہوں وہ کنگھی کر لے اور جس عورت کا شوہر باہر گیا ہوا ہو وہ اپنی شرمگاہ کے بال صاف کر لے، آپ نے فرمایا: پھر جب تم جاؤ گے تو سمجھ داری سے کام لینا۔

۳۶۲۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيَّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي فَأَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جہاد میں گیا، میرا اونٹ سست چل رہا تھا، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کیا: جی! فرمایا: کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا اونٹ سست چل رہا ہے اور

مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أُوقِيَّةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ لِي فِي الْمِيزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا فَدُعِيتُ فَقُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ.

سابقہ حوالہ (١٦٥٥)

اس نے مجھے تھکا دیا ہے اور میں پیچھے رہ گیا ہوں' آپ نے سواری سے اتر کر اپنی ڈھال سے اسے چھڑی کی طرح مارا' پھر فرمایا: اب سوار ہو۔ بخدا! میں نے دیکھا کہ اب میں اس اونٹ کو رسول اللہ ﷺ کے اونٹ سے آگے بڑھنے سے روکتا تھا' آپ نے فرمایا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی! آپ نے فرمایا: کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ بیوہ سے، آپ نے فرمایا: کسی کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی؟ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی' میں نے عرض کیا: میری کچھ بہنیں ہیں' میں نے یہ چاہا کہ میں ایسی عورت سے شادی کروں جو ان کی خبر گیری کرے اور ان کی کنگھی وغیرہ کرے اور ان کی خدمت کرے، آپ نے فرمایا: اب تم گھر جا رہے ہو' جب تم گھر پہنچو تو سمجھداری سے کام لینا، پھر فرمایا: کیا تم اپنا اونٹ بیچو گے؟ میں نے کہا: جی! آپ نے مجھ سے وہ اونٹ ایک اوقیہ چاندی کے عوض خرید لیا، پھر رسول اللہ ﷺ پہنچ گئے اور میں بھی صبح پہنچ گیا، میں مسجد میں آیا تو آپ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: تم اب آئے ہو، میں نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: اپنے اونٹ کو چھوڑ دو اور مسجد میں آ کر دو رکعات نماز پڑھو، حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے مسجد میں جا کر دو رکعات نماز پڑھی، جب میں واپس آیا تو آپ نے بلال سے کہا کہ وہ مجھے ایک اوقیہ چاندی وزن کر کے دے' مجھے بلال نے وزن کر کے چاندی دی اور تول میں جھکتی ہوئی دی، حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں چاندی لے کر چلا، ابھی میں نے پیٹھ پھیری ہی تھی کہ آپ نے فرمایا: "جابر کو بلاؤ" میں نے دل میں سوچا اب آپ اونٹ مجھ کو واپس کر دیں گے اور مجھے اس اونٹ کا واپس کیا جانا سخت ناپسند تھا، میں اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ آپ نے فرمایا: اپنا اونٹ بھی لے لو اور اس کی قیمت بھی رکھو۔

۳۶۲۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ نَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ مَعَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر سے آ رہے تھے، اور میں ایک پانی پلانے والے اونٹ پر سوار تھا جو سب لوگوں

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لِي إِنَّمَا هُوَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ قَالَ فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَ نَخَسَهُ أُرَاهُ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي حَتَّى إِنِّي لَأَكُفُّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ قَالَ وَقَالَ لِي أَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبِيكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ثَيِّبًا أَمْ بِكْرًا قَالَ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا قَالَ أَبُو نَضْرَةَ فَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ افْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ. البخاری (٢٧١٨) مسلم (٤٠٧٨) النسائی (٤٦٥٥) ابن ماجه (٢٢٠٥)

سے پیچھے تھا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے کسی چیز سے مارا جو آپ کے پاس تھی (مارنے کی وجہ سے) وہ اونٹ سب سواریوں سے آگے نکل گیا، میں اسے روکنے کی کوشش کرتا تھا لیکن وہ میرے قابو میں نہیں آتا تھا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ مجھ سے فرمایا: کیا تم مجھے یہ اونٹ اتنی اتنی قیمت پر فروخت کرو گے؟ (اللہ تمہاری مغفرت فرمائے) میں نے دونوں مرتبہ عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ آپ ہی کا اونٹ ہے، پھر آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد کی وفات کے بعد شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی! آپ نے فرمایا: کنواری سے نکاح کیا ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے، آپ نے فرمایا: کنواری سے نکاح کیوں نہ کیا تم اس کے ساتھ دل لگی کرتے وہ تمہارے ساتھ دل لگی کرتی؟ ابو نضرہ راوی کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کا تکیہ کلام ہے وہ کہتے ہیں کہ تم ایسا کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے۔

١٧- بَابُ خَيْرِ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے

٣٦٢٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ نَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ. النسائی (٣٢٣٢) ابن ماجه (١٨٥٥)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا متاع ہے اور اس دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔

١٨- بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

عورتوں کی خیر خواہی کا بیان

٣٦٢٩- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِذَا ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ.

مسلم تحفة الاشراف (١٣٣٦٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ دو گے اور اگر تم اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھاتے رہو گے۔

٣٦٣٠- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

كلاهما عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد عن ابن أخي الزهري عن عمه بهذا الإسناد مثله سواء.

الترمذي (١١٨٨)

٣٦٣١- وحدثني عمرو الناقد وابن أبي عمر واللفظ لابن أبي عمر قالا نا سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ إن المرأة خلقت من ضلع لن تستقيم لك على طريقة فإن استمتعت بها استمتعت بها وبها عوج وإن ذهبت تقيمها كسرتها وكسرها طلاقها.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت "پسلی" سے پیدا کی گئی ہے، وہ سیدھا کرنے سے سیدھی نہیں ہوگی، اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھاؤ، اگر تم اس کو سیدھا کرنے لگے تو اس کو توڑ دو گے اور اس کا توڑنا طلاق ہے۔

مسلم تحفة الأشراف (١٣٧٠١)

٣٦٣٢- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا حسين بن علي عن زائدة عن ميسرة عن أبي حازم عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي ﷺ قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فإذا شهد أمرا فليتكلم بخير أو ليسكت واستوصوا بالنساء خيرا فإن المرأة خلقت من ضلع وإن أعوج شيء في الضلع أعلاه إن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركته لم يزل أعوج استوصوا بالنساء.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان ہے وہ جس کسی چیز کو دیکھے تو یا تو اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپر کا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ دو گے اور اگر تم نے اس کو چھوڑ دیا تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی، عورتوں سے خیر خواہی کرو۔

البخاري (٣٣٣١-٥١٨٤)

٣٦٣٣- وحدثني إبراهيم بن موسى الرازي قال نا عيسى بن يونس قال نا عبد الحميد يعني ابن جعفر عن عمران بن أبي أنس عن عمر بن الحكم عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ لا يفرك مؤمن مؤمنة إن كره منها خلقا رضي منها آخر أو قال غيره.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان مرد، کسی مسلمان عورت کو دشمن نہ رکھے اگر کسی کی کسی ایک عادت سے وہ ناخوش ہے تو اس کی دوسری خصلت سے خوش ہو جائے۔

مسلم تحفة الأشراف (١٤٢٦٨)

٣٦٣٤- وحدثنا محمد بن مثنى قال نا أبو عاصم قال نا عبد الحميد بن جعفر قال نا عمران بن أبي أنس عن عمر بن الحكم عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي ﷺ بمثله. مسلم تحفة الأشراف (١٤٢٦٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

١٩- باب لولا حواء لم تخن أنثى زوجها الدهر

عورت کا شوہر سے خیانت کرنا موروثی ہے

٣٦٣٥ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ. مسلم تحفة الاشراف (١٥٤٨١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر حوا (خیانت) نہ کرتیں تو کوئی عورت کسی مرد سے خیانت نہ کرتی۔

٣٦٣٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ. البخاری (٣٣٣٠-٣٣٩٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کبھی کوئی کھانا اور گوشت خراب نہ ہوتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کبھی کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

١٨ - كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کا بیان

١ - بَابُ تَحْرِيمِ طَلَاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا وَأَنَّهُ لَوْ خَالَفَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَيُؤْمَرُ بِرَجْعَتِهَا

عورت کی رضا کے بغیر حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے اور رجوع کرنے کا حکم ہے تاہم اگر کسی نے خلاف سنت طریقہ سے طلاق دے ہی دی تو واقع ہو جائے گی

٣٦٣٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

البخاری (٤٩٠٨-٥٢٥١) ابوداود (٢١٧٩) النسائی (٣٣٩٠)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے فرمایا کہ ابن عمر کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرے، پھر اس کو اس کے حال پر چھوڑ دے حتیٰ کہ حیض (ماہواری) گزر جائے۔ اس کے بعد ایک اور حیض گزر جانے دے پھر چاہے تو اس کو رکھے اور چاہے تو طلاق دے بشرطیکہ اس طہر میں بیوی سے مقاربت نہ کی ہو اور طلاق دینے کا یہ وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

٣٦٣٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے

وَابْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ قُتَيْبَةُ نَا لَيْثٌ وَقَالَ الْآخَرَانِ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنِي بِهٰذَا وَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللّٰهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ قَالَ مُسْلِمٌ جَوَّدَ اللَّيْثُ فِي قَوْلِهِ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً. البخاری (۵۳۳۲) ابوداود (۲۱۸۰)

ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دے دی، رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اس طلاق سے رجوع کریں پھر حیض ختم ہونے تک بیوی کو رکھیں پھر جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو ایک اور حیض گزرنے تک انہیں مہلت دیں اور جب وہ اس دوسرے حیض سے پاک ہو جائے اور وہ اس کو طلاق دینا چاہیں تو حیض سے پاکیزگی کے اس دور میں انہیں طلاق دیں بشرطیکہ اس مدت میں بیوی سے مقاربت نہ کی ہو اور یہ وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ ابن رمح نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر سے جب سوال کیا جاتا تو وہ فرماتے: جب تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں (تو تم رجوع کر سکتے ہو) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس چیز کا حکم دیا تھا اور اگر تم نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں تو بیوی تم پر حرام ہو گئی حتیٰ کہ وہ تمہارے علاوہ کسی اور شخص سے نکاح کرے اور تم نے (اس طرح اکٹھی تین طلاقیں دے کر) اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو طلاق دینے کا طریقہ بتایا تھا، اس کی نافرمانی کی ہے، امام مسلم کہتے ہیں کہ لیث نے اپنی روایت میں ایک طلاق کا لفظ عمدگی سے ذکر کیا ہے۔

۳۶۳۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لْيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْ يُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا صَنَعَتِ التَّطْلِيقَةُ قَالَ وَاحِدَةٌ اعْتَدَّ بِهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۸۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ابن عمر سے کہو کہ اس طلاق کو واپس لے لے پھر اپنی بیوی کو رہنے دے حتیٰ کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے، پھر ایک اور حیض گزر جائے اور جب وہ اس حیض سے پاک ہو جائے تو اس کو طلاق دے سکتا ہے بشرطیکہ اس پاکیزگی کی مدت میں اس سے مقاربت نہ کی ہو یا چاہے تو اس کو اپنے پاس رہنے دے اور یہ وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے پوچھا: جو طلاق دی گئی تھی اس کا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ اس طلاق کو شمار کیا گیا۔

۳۶٤۰- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللَّهِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي رِوَايَتِهِ فَلْيَرْجِعْهَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَلْيُرَاجِعْهَا.

النسائی (۳۵۵۸) ابن ماجہ (۲۰۱۹)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے لیکن اس میں عبید اللہ کا سوال اور نافع کا جواب مذکور نہیں ہے۔

۳۶٤۱- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَرْجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ.

النسائی (۳۵۵۹)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے اس سلسلہ میں مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے حضرت ابن عمر کو اس طلاق سے رجوع کرنے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ اس کو ایک اور حیض گزرنے کی مہلت دیں پھر اس دوسرے حیض سے پاک ہونے کی مہلت دیں، پھر مقاربت سے پہلے اس کو طلاق دیں اور یہ وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے، پھر جب حضرت ابن عمر سے یہ سوال کیا جاتا کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی ہے تو وہ فرماتے: اگر تو نے ایک طلاق دی ہے یا دو طلاقیں دی ہیں تو رسول اللہ نے اس سے رجوع کرنے کا حکم دیا ہے، پھر اس کو مہلت دو حتیٰ کہ اس کا ایک اور حیض گزر جائے اور وہ اس حیض سے پاک ہو جائے، پھر اس کو مقاربت سے پہلے طلاق دے دو اور اگر تم نے اس کو تین طلاقیں دی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا جس طریقہ سے حکم دیا ہے تو نے اس کی نافرمانی کی ہے اور بیوی تجھ سے بائنہ ہو گئی۔

۳۶٤۲- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً مُسْتَقْبَلَةً سِوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا قَالَ فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا

سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا، یہ سن کر نبی ﷺ ناراض ہوئے آپ نے فرمایا: ابن عمر کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرے حتیٰ کہ جس حیض میں اس نے طلاق دی ہے اس کے سوا ایک اور حیض گزر جائے، پھر اس کے بعد اگر وہ چاہے تو اس کو طلاق دے دے بشرطیکہ وہ اس حیض سے پاک ہو گئی ہو اور اس نے اس

أَمَرَ اللّٰهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۶۹۲۲)

سے مقاربت نہ کی ہو یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق طلاق دینے کا وقت ہے، (حضرت) عبداللہ بن عمر نے ایک طلاق دی تھی جو کہ شمار کر لی گئی تھی اور (حضرت) عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق اس طلاق سے رجوع کر لیا تھا۔

۳۶۴۳ - وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحُسِبَتْ لَهَا التَّطْلِيقَةُ الَّتِي طَلَّقْتُهَا. النسائی (۳۳۹۱)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ قول موجود ہے کہ میں نے اس طلاق سے رجوع کر لیا تھا اور میں نے جو طلاق دی تھی اس کو شمار کر لیا گیا تھا۔

۳۶۴۴ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالُوا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا.

ابوداؤد (۲۱۸۱) الترمذی (۱۱۷۶) النسائی (۳۳۹۷) ابن ماجہ (۲۰۲۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعہ کا نبی ﷺ سے ذکر کیا، آپ نے فرمایا: اسے رجوع کرنے کا حکم دو، پھر وہ اس کو حیض سے پاکیزگی یا حالت حمل میں طلاق دے۔

۳۶۴۵ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقُ بَعْدُ أَوْ يُمْسِكُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۱۸۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں مسئلہ دریافت کیا، آپ نے فرمایا: اسے اس طلاق سے رجوع کرنے کا حکم دو حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے، پھر ایک اور حیض گزر جائے، پھر پاک ہو جائے، اس کے بعد طلاق دے یا رکھے۔

۳۶۴۶ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَكَثْتُ عِشْرِينَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَأُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا أَتَّهِمُهُمْ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ حَتّٰى لَقِيتُ أَبَا غَلَّابٍ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا ثَبْتٍ

ابن سیرین کہتے ہیں کہ بیس سال تک ایک ثقہ آدمی مجھ سے یہ حدیث بیان کرتا رہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دے دیں اور آپ کو ان سے رجوع کرنے کا حکم دیا گیا، میں اس راوی پر بدگمانی تو نہیں کرتا تھا لیکن مجھے اس حدیث میں اشکال تھا حتیٰ کہ میری ملاقات ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی سے ہوئی جو بہت مستند شخص

فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَأُمِرَ أَنْ يُرْجِعَهَا قَالَ قُلْتُ أَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ قَالَ فَمَهْ أَوَإِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

بخاری (۵۲۵۲-۵۲۵۸-۵۳۳۳) ابوداؤد (۲۱۸۳-۲۱۸۴) ترمذی (۱۱۷۵) نسائی (۳۳۹۹-۳۴۰۰-۳۵۷۷) ابن ماجہ (۲۰۲۲)

تھے انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو حضرت ابن عمر نے بتلایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی تھی۔ آپ کو اس طلاق سے رجوع کرنے کا حکم دیا گیا، راوی نے پوچھا کہ وہ طلاق شمار کی گئی تھی؟ کہا: کیوں نہیں کیا وہ عاجز تھے۔

۳۶۴۷- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ. سابقہ حوالہ (۳۶۴۶)

ایک اور سند سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے انہیں (رجوع کرنے کا) حکم دیا۔

۳۶۴۸- وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَسَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَقَالَ يُطَلِّقُهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا. سابقہ حوالہ (۳۶۴۶)

ایک اور سند سے یہ روایت منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت عمر نے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اپنی بیوی کو حیض سے پاکیزگی کے ان ایام میں طلاق دیں جن میں انہوں نے جماع نہ کیا ہو اور فرمایا: اس مدت کے شروع میں طلاق دے دیں۔

۳۶۴۹- وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرْجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ فَمَهْ أَوَإِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ. سابقہ حوالہ (۳۶۴۶)

یونس بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی ہے، انہوں نے کہا: کیا تم عبداللہ بن عمر کو نہیں پہچانتے؟ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سلسلہ میں نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا، آپ نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ دوبارہ عدت شروع کرے (راوی کہتے ہیں) پھر میں نے پوچھا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دے تو کیا وہ طلاق شمار کی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں کیا وہ عاجز اور بے وقوف ہے جو اس طلاق کو شمار نہیں کرے گا۔

۳۶۵۰- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ

یونس کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا۔

ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَاحْتَسَبْتَ بِهَا فَقَالَ مَا يَمْنَعُهٗ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ. سابقہ حوالہ (۳۶٤٦)

آپ نے فرمایا: وہ اس طلاق سے رجوع کرلیں، جب وہ (حیض سے) پاک ہو جائیں تو پھر چاہیں تو ان کو طلاق دے دیں، یونس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر سے کہا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی تھی؟ حضرت ابن عمر نے کہا: ابن عمر کو اس طلاق کو شمار کرنے سے کیا چیز مانع تھی؟ کیا تمہارے خیال میں وہ عاجز اور احمق تھے۔

۳٦٥١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ امْرَأَتِهِ الَّتِي طَلَّقَ قَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِطُهْرِهَا قَالَ فَرَاجَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِطُهْرِهَا قُلْتُ فَاعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقْتَ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِي لَا أَعْتَدُّ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ. البخاری (۵۲۵۳)

ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان کی بیوی کی طلاق کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے فرمایا: میں نے اس کو حالت حیض میں طلاق دے دی تھی، پھر میں نے اس واقعہ کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تذکرہ کیا، انہوں نے اس کا نبی ﷺ سے ذکر کیا، آپ نے فرمایا: اس سے کہو کہ اس طلاق سے رجوع کرلے اور جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو اس کو ایام طہر میں طلاق دے، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے اس طلاق سے رجوع کرلیا، پھر اس کو طہر میں طلاق دے دی، میں نے پوچھا: آپ نے اس کو حالت حیض میں جو طلاق دی تھی کیا اس کو شمار کرلیا تھا؟ انہوں نے کہا: میں اس طلاق کو کیوں نہ شمار کرتا؟ کیا میں عاجز اور احمق تھا۔

۳٦٥٢- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ مُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهٗ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَفَاحْتَسَبْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ. سابقہ حوالہ (۳٦٥١)

انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: انہیں رجوع کرنے کا حکم دو، پھر جب وہ (حیض سے) پاک ہو جائے تو اس کو طلاق دے دیں، میں نے پوچھا: کیا آپ نے اس طلاق کا شمار کرلیا تھا؟ فرمایا: کیوں نہیں۔

۳٦٥٣- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا لِيَرْجِعْهَا وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ قُلْتُ لَهٗ أَتَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهْ.

سابقہ حوالہ (۳٦٥١)

امام مسلم نے دو سندوں کے ساتھ یہ روایت ذکر کی ہے۔ البتہ پہلی سند کے ساتھ روایت میں ہے کہ اس کو اس طلاق سے رجوع کرنا چاہیے اور دوسری سند میں ہے کہ میں نے کہا: کیا طلاق شمار ہوگی۔ تو انہوں نے کہا: ہشت۔

٣٦٥٤ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلٰى ذٰلِكَ لِأَبِيهِ. النسائی (٣٥٦١)

طاؤس کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کا حکم دریافت کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تھی، آپ نے فرمایا: کیا تم عبداللہ بن عمر کو پہچانتے ہو؟ طاؤس نے کہا: ہاں! حضرت ابن عمر نے کہا: انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی، حضرت عمر نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے اسے رجوع کرنے کا حکم دیا۔ ابن طاؤس نے کہا: اس نے اپنے والد سے یہ حدیث نہیں سنی تھی۔

٣٦٥٥ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عَزَّةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَأَبُو الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْمَعُ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا وَقَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ. ابوداود (٢١٨٥) النسائی (٣٣٩٢)

عبدالرحمن بن ایمن حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کر رہے تھے درآں حالیکہ حضرت ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سن رہے تھے کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی ہو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عمر نے کہا: ابن عمر نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تھی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم دریافت کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: وہ اس طلاق سے رجوع کرے اور فرمایا: جب وہ (حیض سے) پاک ہو جائے تو اس کو طلاق دے دے یا اس کو رکھ لے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: (اے نبی!) ''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے شروع میں طلاق دو''۔

٣٦٥٦ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ. سابقہ حوالہ (٣٦٥٥)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٣٦٥٧ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ مَوْلَى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبُو الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَجَّاجٍ وَفِيهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ قَالَ مُسْلِمٌ أَخْطَأَ حَيْثُ قَالَ عُرْوَةَ إِنَّمَا هُوَ مَوْلَى عَزَّةَ.

سابقہ حوالہ (٣٦٥٥)

عبدالرحمن بن ایمن نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا درآں حالیکہ حضرت ابوالزبیر بھی سن رہے تھے اس حدیث میں کچھ اضافہ ہے اور عبدالرحمن بن ایمن عروہ کے نہیں عزہ کے غلام تھے۔

۲- باب طلاق الثلاث

تین طلاقوں کا بیان

۳۶۵۸- وحدثنا إسحق بن إبراهيم ومحمد بن رافع واللفظ لابن رافع قال إسحق أنا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق قال أنا معمر عن ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال كان الطلاق على عهد رسول الله ﷺ وأبي بكر وسنتين من خلافة عمر رضي الله تعالى عنهما طلاق الثلاث واحدة فقال عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه إن الناس قد استعجلوا في أمر كانت لهم فيه أناة فلو أمضيناه عليهم فأمضاه عليهم.

ابوداود (۲۲۰۰) النسائی (۳۴۰۶)

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے، حضرت ابوبکر کے دورِ خلافت اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں جو شخص بیک وقت تین طلاقیں دے دیتا اس کو ایک طلاق شمار کیا جاتا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے اس کام میں عجلت شروع کر دی ہے جس میں ان کے لیے مہلت تھی تو اگر ہم بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کو نافذ کر دیں تو بہتر ہوگا، پھر انہوں نے تین طلاقوں کے نافذ کرنے کا حکم دیا۔

۳۶۵۹- وحدثنا إسحق بن إبراهيم قال أنا روح بن عبادة قال أنا ابن جريج ح قال وحدثنا ابن رافع واللفظ له نا عبد الرزاق قال أنا ابن جريج قال أخبرني ابن طاوس عن أبيه أن أبا الصهباء قال لابن عباس رضي الله تعالى عنهما أتعلم أنما كانت الثلاث تجعل واحدة على عهد النبي ﷺ وأبي بكر وثلاثا من إمارة عمر رضي الله تعالى عنهما فقال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما نعم.

سابقہ حوالہ (۳۶۵۸)

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ ابوصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: کیا آپ کو علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی تین سالوں میں بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دیا جاتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہاں۔

۳۶۶۰- وحدثنا إسحق بن إبراهيم قال أنا سليمان بن حرب عن حماد بن زيد عن أيوب السختياني عن إبراهيم بن ميسرة عن طاوس أن أبا الصهباء قال لابن عباس هات من هناتك ألم يكن الطلاق الثلاث على عهد رسول الله ﷺ وأبي بكر واحدة فقال قد كان ذلك فلما كان في عهد عمر رضي الله تعالى عنه تتايع الناس في الطلاق فأجازه عليهم.

مسلم تحفۃ الاشراف (۵۶۹۳)

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ ابوالصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: آپ کو اس بارے میں کیا علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کو ایک قرار دیا جاتا تھا؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: ایسا تھا، لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگوں نے متواتر طلاقیں دینا شروع کر دیں تو انہوں نے بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کو نافذ کر دیا۔

۳- باب وجوب الكفارة على من حرم امرأته ولم ينو الطلاق

عورت کو اپنے اوپر حرام کرنے والے پر کفارے کا وجوب

۳۶۶۱- وحدثنا زهير بن حرب قال نا إسمعيل بن إبراهيم عن هشام يعني الدستوائي قال كتب إلي يحيى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (اپنی بیوی کو) حرام کہنا قسم ہے جس کا کفارہ لازم ہے اور

بْنُ كَثِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. البخاري (٤٩١١-٥٢٦٦) ابن ماجه (٢٠٧٣)

حضرت ابن عباس نے فرمایا: تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

٣٦٦٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلاَّمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَعْلَى ابْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَهِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. سابقہ حوالہ (٣٦٦١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے اوپر اپنی بیوی کو حرام کرے تو یہ قسم ہے وہ اس کا کفارہ دے اور فرمایا: تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

٣٦٦٣- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلاً قَالَتْ فَتَوَاطَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ تَتُوبَا لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً.

البخاري (٤٩١٢-٥٢٦٧-٦٦٩١) ابوداود (٣٧١٤) النسائي (٣٤٢١-٣٨٠٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ٹھہر کر شہد پیتے تھے، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے اور حضرت حفصہ نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی رسول اللہ ﷺ تشریف لائیں، وہ یہ کہے کہ مجھے آپ سے مغافیر (ایک قسم کا گوند جس کی بو آپ کو ناپسند تھی) کی بو آرہی ہے کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ ہم میں سے کسی ایک کے پاس آئے اور اس نے آپ سے ایسا ہی کہا، آپ نے فرمایا: نہیں! میں نے زینب بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے اور میں دوبارہ اس کو نہیں پیوں گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی "لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ (إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى) إِنْ تَتُوبَا" یہ آیت حضرت عائشہ اور حفصہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی "وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا" اس سے مقصود آپ کا یہ فرمانا ہے: نہیں! میں نے شہد پیا تھا۔

٣٦٦٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالاَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مٹھاس اور شہد کو پسند فرماتے تھے عصر کی نماز کے بعد آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس جاتے تھے، ایک دن آپ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور ان کے پاس معمول سے زیادہ ٹھہرے، میں نے اس کی وجہ پوچھی،

مما كان يحتبس فسألت عن ذلك فقيل لي أهدت لها امرأة من قومها عكة من عسل فسقت رسول الله ﷺ منه شربة فقلت أما والله لنحتالن له فذكرت ذلك لسودة وقلت إذا دخل عليك فإنه سيدنو منك فقولي له يا رسول الله أكلت مغافير فإنه سيقول لك لا فقولي له ما هذه الريح وكان رسول الله ﷺ يشتد عليه أن يوجد منه الريح فإنه سيقول لك سقتني حفصة شربة عسل فقولي له جرست نحله العرفط وسأقول ذلك له وقوليه أنت يا صفية فلما دخل على سودة قالت تقول سودة والذي لا إله إلا هو لقد كدت أن أبادئه بالذي قلت لي وإنه لعلى الباب فرقا منك فلما دنا رسول الله ﷺ قالت يا رسول الله أكلت مغافير قال لا قالت فما هذه الريح قال سقتني حفصة شربة عسل قالت جرست نحله العرفط فلما دخل علي قلت له مثل ذلك ثم دخل على صفية فقالت بمثل ذلك فلما دخل على حفصة قالت يا رسول الله ألا أسقيك منه قال لا حاجة لي به قالت تقول سودة سبحان الله والله لقد حرمناه قالت قلت لها اسكتي قال أبو إسحاق إبراهيم حدثنا الحسن بن بشر قال حدثنا أبو أسامة بهذا سواء.

مجھے یہ بتلایا گیا کہ حفصہ کی قوم کی ایک عورت نے انہیں شہد بھیجا اور حفصہ نے رسول اللہ ﷺ کو شہد کا شربت پلایا تھا، میں نے سوچا: خدا کی قسم! ہم اب کوئی تدبیر کریں گے، میں نے اس بات کا حضرت سودہ سے ذکر کیا اور کہا: جب رسول اللہ ﷺ تمہارے پاس آئیں اور تمہارے قریب ہوں تو تم کہنا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ فرمائیں گے: نہیں؟ پھر تم کہنا: یہ بو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ ﷺ کو یہ بات سخت ناپسند تھی کہ آپ سے بو آئے، آپ یہی کہیں گے کہ مجھے حضرت حفصہ نے شہد کا شربت پلایا تھا، تم کہنا کہ شاید ان شہد کی مکھیوں نے درخت عرفط کا رس چوسا ہوگا، میں بھی یہی کہوں گی اور اے صفیہ! تم بھی یہی کہنا، جب آپ حضرت سودہ کے پاس آئے تو حضرت سودہ کہتی ہیں: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے (تمہارے ڈر سے) میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں وہی بات کہوں جو تم نے مجھے بتائی تھی، ابھی آپ دروازے پر تھے کہ حضرت سودہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! حضرت سودہ نے کہا: پھر یہ بو کیسی آ رہی ہے؟ آپ نے فرمایا: حفصہ نے مجھے شہد کا شربت پلایا تھا، حضرت سودہ نے کہا: شاید اس شہد کی مکھیوں نے عرفط کے درخت کو چوسا ہوگا، پھر جب آپ میرے پاس آئے تو میں نے بھی یہی کہا، پھر جب آپ حضرت صفیہ کے پاس گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا، پھر جب آپ حضرت حفصہ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو شہد نہ پلاؤں؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت سودہ نے کہا: بخدا! ہم نے آپ پر شہد حرام کر دیا (یعنی اس کے استعمال سے روک دیا) میں نے ان سے کہا: چپ رہو۔

وحدثنيه سويد بن سعيد قال نا علي بن مسهر عن هشام بن عروة بهذا الإسناد نحوه.

ایک اور سند کے ساتھ بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

البخاری (٥٢١٦-٥٤٣١-٥٥٩٩-٥٦١٤-٥٦٨٢-٦٩٧٢) ابوداؤد (٣٧١٥) الترمذی (١٨٣١) ابن ماجہ (٣٣٢٣)

٤ - بَابُ بَيَانِ اَنَّ تَخْيِيرَ امْرَأَتِهِ لَا يَكُونُ طَلَاقًا اِلَّا بِالنِّيَّةِ

بغیر نیت کے صرف تخییر سے طلاق نہ ہونے کا بیان

٣٦٦٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ قَالَتْ فَقُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ.

(بخاری (٤٧٨٥-٤٧٨٦) ترمذی (٣٢٠٤) النسائی (٣٢٠١-٣٤٣٩))

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ حکم دیا گیا کہ اپنی بیویوں کو (دنیا یا آخرت کے لینے میں) اختیار دے دو تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ابتدا کی اور فرمایا: میں تم سے ایک چیز کا ذکر کرنے لگا ہوں اگر تم اس کا فیصلہ کرنے میں عجلت نہ کرو اور والدین سے مشورہ کر کے فیصلہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے، حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو بخوبی علم تھا کہ میرے والدین آپ سے علیحدگی کا مشورہ نہیں دیں گے، حضرت عائشہ نے کہا کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (ترجمہ:) "اے نبی! اپنی ازواج سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا ارادہ کرتی ہو تو آؤ میں تمہیں دنیوی سامان دے کر عمدگی سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ، اس کے رسول اور دار آخرت کا ارادہ کرتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوکاروں کے لیے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے"۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: اس میں والدین سے مشورہ کی کیا بات ہے، میں اللہ، اس کے رسول اور دار آخرت کا ارادہ کرتی ہوں، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی باقی ازواج نے بھی میری طرح فیصلہ کیا۔

٣٦٦٦ - وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ فَمَا كُنْتِ تَقُولِينَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَكِ قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ إِنْ كَانَ ذَلِكَ إِلَيَّ لَمْ أُوثِرْ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي.

(بخاری (٤٧٨٩) ابوداؤد (٢١٣٦))

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب کسی زوجہ کی باری ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ اس سے اجازت طلب کرتے تھے، پھر جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) "آپ ان میں سے جسے چاہیں الگ رکھیں اور جسے چاہیں اپنے پاس رکھیں" تو معاذہ نے حضرت عائشہ سے دریافت کیا: اگر رسول اللہ ﷺ آپ سے اجازت طلب کرتے تو آپ کیا کہتی تھیں؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا: میں یہ کہتی تھی کہ اگر یہ معاملہ میری طرف مفوض ہوتا تو میں اپنی ذات پر کسی کو ترجیح نہ دیتی۔

٣٦٦٧ - وَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَنَا ابْنُ

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا عَاصِمٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (٣٦٦٦)

٣٦٦٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ نَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا.

البخاری (٥٢٦٣) الترمذی (١١٧٩) النسائی (٣٢٠٣-٣٤٤١-٣٤٤٢-٣٤٤٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (نکاح میں رہنے یا نہ رہنے کا) اختیار دیا تھا ہم اس اختیار کو طلاق نہیں قرار دیتے تھے۔

٣٦٦٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ مَا أُبَالِي خَيَّرْتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً أَوْ أَلْفًا بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَتْ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفَكَانَ طَلَاقًا.

سابقہ حوالہ (٣٦٦٨)

مسروق کہتے ہیں کہ جب میری بیوی مجھے اختیار کر چکی ہے تو پھر مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں اپنی بیوی کو ایک بار، سو بار یا ہزار بار اختیار دوں اور میں یہ مسئلہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھ چکا ہوں، حضرت عائشہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا تو کیا یہ طلاق تھی؟

٣٦٧٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا. سابقہ حوالہ (٣٦٦٩)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو اختیار دیا تھا لیکن یہ طلاق نہیں تھی۔

٣٦٧١ - وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ نَعُدَّهُ طَلَاقًا. سابقہ حوالہ (٣٦٦٩)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا، ہم نے آپ کو اختیار کر لیا ہم اس کو طلاق میں شمار نہیں کرتے تھے۔

٣٦٧٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا.

البخاری (٥٢٦٢) ابوداؤد (٢٢٠٣) الترمذی (١١٧٩م)
النسائی (٣٢٠٣-٣٤٤٤-٣٤٤٥) ابن ماجہ (٢٠٥٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا ہم نے آپ کو اختیار کر لیا آپ نے اس کو ہمارے حق میں کچھ شمار نہیں کیا۔

٣٦٧٣ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا

ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

إسماعيل بن زكريا قال نا الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة وعن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عائشة بمثله. سابقہ حوالہ (٣٦٧٢)

٣٦٧٤ - وحدثنا زهير بن حرب قال نا روح بن عبادة قال نا زكريا بن إسحاق قال نا أبو الزبير عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال دخل أبو بكر رضي الله تعالى عنه يستأذن على رسول الله ﷺ فوجد الناس جلوسا ببابه لم يؤذن لأحد منهم قال فأذن لأبي بكر فدخل ثم أقبل عمر فاستأذن فأذن له فوجد النبي ﷺ جالسا حوله نساؤه واجما ساكتا قال فقال لأقولن شيئا أضحك النبي ﷺ فقال يا رسول الله لو رأيت بنت خارجة سألتني النفقة فقمت إليها فوجأت عنقها فضحك رسول الله ﷺ وقال هن حولي كما ترى يسألنني النفقة فقام أبو بكر رضي الله تعالى عنه إلى عائشة رضي الله تعالى عنها يجأ عنقها وقام عمر إلى حفصة يجأ عنقها كلاهما يقول تسألن رسول الله ﷺ ما ليس عنده فقلن والله لا نسأل رسول الله ﷺ شيئا أبدا ليس عنده ثم اعتزلهن شهرا أو تسعا وعشرين ثم نزلت عليه هذه الآية يا أيها النبي قل لأزواجك حتى بلغ للمحسنات منكن أجرا عظيما قال فبدأ بعائشة رضي الله تعالى عنها فقال يا عائشة إني أريد أن أعرض عليك أمرا أحب أن لا تعجلي فيه حتى تستشيري أبويك قالت وما هو يا رسول الله فتلا عليها هذه الآية قالت أفيك يا رسول الله أستشير أبوي بل أختار الله ورسوله والدار الآخرة وأسألك أن لا تخبر امرأة من نسائك بالذي قلت قال لا تسألني امرأة منهن إلا أخبرتها إن الله تعالى لم يبعثني معنتا ولا متعنتا ولكن بعثني معلما ميسرا. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٧١٠)

سے حسب سابق روایت ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باریابی کی اجازت چاہی، انہوں نے دیکھا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر جمع ہیں اور کسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں دی گئی، حضرت جابر نے کہا: حضرت ابوبکر کو اجازت دے دی گئی اور وہ اندر چلے گئے، پھر حضرت عمر آئے اور انہوں نے اجازت طلب کی، انہیں بھی اجازت مل گئی۔ حضرت عمر نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ خاموش اور غمگین بیٹھے ہیں اور آپ کے گرد ازواج بیٹھی ہوئی ہیں، حضرت عمر کہتے ہیں: میں نے سوچا کہ میں ضرور ایسی بات کہوں گا جس سے نبی ﷺ کو ہنسی آئے گی، حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ! کاش آپ بنت خارجہ (حضرت عمر کی بیوی کو) دیکھتے اس نے مجھ سے نفقہ کا سوال کیا میں نے کھڑے ہو کر اس کا گلا گھونٹنا شروع کر دیا، رسول اللہ ﷺ کو ہنسی آ گئی اور آپ نے فرمایا: یہ جو میرے گرد بیٹھی ہیں، جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، یہ بھی نفقہ کا سوال کر رہی ہیں، حضرت ابوبکر، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کھڑے ہو کر ان کا گلا دبانے لگے، حضرت عمر، حضرت حفصہ کے پاس کھڑے ہو کر ان کا گلا دبانے لگے اور وہ دونوں یہ کہتے تھے کہ تم رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کا سوال کر رہی ہو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں ہے، انہوں نے کہا: بخدا ہم رسول اللہ ﷺ سے اب کبھی کچھ نہیں مانگیں گی۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان سے ایک ماہ یا انتیس دن الگ رہے، پھر آپ پر آیت نازل ہوئی "اے نبی! اپنی ازواج سے کہہ دیجئے۔۔۔۔۔" آپ نے حضرت عائشہ سے ابتداء کی اور فرمایا: اے عائشہ! میں تم پر ایک چیز پیش کر رہا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ تم اس میں عجلت نہ کرو حتیٰ کہ اپنے والدین سے مشورہ کر لو، حضرت عائشہ نے کہا: یا رسول اللہ! وہ کیا بات

ہے؟ آپ نے حضرت عائشہ پر اس آیت کی تلاوت کی۔ حضرت عائشہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے بارے میں والدین سے مشورہ کروں گی؟ نہیں! میں اللہ اور رسول اور آخرت کو اختیار کرتی ہوں اور میں آپ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ آپ اپنی ازواج کو میرے جواب کی خبر نہ دیں۔ آپ نے فرمایا: مجھ سے جس زوجہ نے بھی تمہارے جواب کے بارے میں پوچھا میں اس کو بتا دوں گا، اللہ تعالیٰ نے مجھے دشواری اور سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ مجھے آسانی کے ساتھ تعلیم دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔

٥- بَابٌ فِي الْإِيلَاءِ وَاعْتِزَالِ النِّسَاءِ وَتَخْيِيرِهِنَّ وَقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ﴾

ایلاء، عورتوں سے عزل کرنا، انہیں اختیار دینا اور اللہ تعالیٰ کے اس قول ''وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ'' کا بیان

٣٦٧٥- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سِمَاكٍ أَبِي زُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ نِسَاءَهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُونَ بِالْحَصَى يَقُولُونَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِسَاءَهُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرْنَ بِالْحِجَابِ قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَأَعْلَمَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْتُ يَا ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ مَا لِي وَمَا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةُ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَأْنِكِ أَنْ تُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا يُحِبُّكِ وَلَوْلَا أَنَا لَطَلَّقَكِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَكَتْ أَشَدَّ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ لَهَا أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ هُوَ فِي خِزَانَتِهِ فِي الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا عَلَى أُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ عَلَى نَقِيرٍ مِنْ خَشَبٍ وَهُوَ جِذْعٌ يَرْقَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيَنْحَدِرُ

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے اپنی ازواج سے علیحدگی اختیار کی، میں مسجد میں گیا، میں نے دیکھا کہ لوگ کنکریوں کو الٹ پلٹ کر رہے ہیں اور آپس میں کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے، یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب پردے کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے، حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے دل میں سوچا کہ میں آج اس کی تحقیق کروں گا پہلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور کہا: اے ابوبکر کی بیٹی! کیا اب تمہارا یہ حال ہو گیا ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو بھی ایذاء دیتی ہو؟ حضرت عائشہ نے کہا: اے ابن خطاب! مجھے تم سے اور تم کو مجھ سے کیا واسطہ؟ تم اپنی گٹھڑی یعنی حضرت حفصہ کی خبر لو، پھر میں حفصہ بنت عمر کے پاس گیا اور کہا: اے حفصہ! کیا اب تمہارا یہ حال ہو گیا ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو بھی ایذاء دیتی ہو؟ بخدا! تم خوب جانتی ہو کہ رسول اللہ کو تم سے محبت نہیں ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ تم کو طلاق دے چکے ہوتے، حضرت حفصہ (یہ سن کر) زیادہ زور و شور سے رونے لگیں، میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ بالا خانے کے گودام میں ہیں، جب میں

فَنَادَيْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَظَرَ رَبَاحٌ إِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ إِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِي عِنْدَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ظَنَّ أَنِّي جِئْتُ مِنْ أَجْلِ حَفْصَةَ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِي فَأَوْمَأَ إِلَيَّ أَنِ ارْقَهْ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ فَجَلَسْتُ فَأَدْنَى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلِهَا قَرَظًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أَفِيقٌ مُعَلَّقٌ قَالَ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ قَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرَى فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَفْوَتُهُ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا قُلْتُ بَلَى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِينَ دَخَلْتُ وَأَنَا أَرَى فِي وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَأْنِ النِّسَاءِ فَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مَعَكَ وَمَلَائِكَتَهُ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَأَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَكَ وَقَلَّمَا تَكَلَّمْتُ وَأَحْمَدُ اللَّهَ بِكَلَامٍ إِلَّا رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِي أَقُولُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ آيَةُ التَّخْيِيرِ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَظَاهَرَانِ عَلَى سَائِرِ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَّقْتَهُنَّ قَالَ لَا قُلْتُ يَا

وہاں گیا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت رباح بالا خانے کی چوکھٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے سیڑھی کے ڈنڈے پر اپنے دونوں پیر لٹکائے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ اس سیڑھی سے چڑھتے اور اترتے تھے، میں نے بلند آواز سے کہا: اے رباح! رسول اللہ ﷺ سے میرے حاضر ہونے کی اجازت حاصل کرو، حضرت رباح نے بالا خانے کی طرف دیکھا پھر مجھے دیکھا اور چپ رہے، میں نے پھر کہا: اے رباح! رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو۔ رباح نے پھر بالا خانے کی جانب دیکھا پھر میری جانب دیکھا اور کوئی جواب نہیں دیا، میں نے پھر بلند آواز سے کہا: اے رباح! میرے لیے حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو تاکہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں، شاید رسول اللہ ﷺ نے یہ خیال فرمایا ہے کہ میں حفصہ کی وجہ سے آیا ہوں، بخدا! اگر رسول اللہ ﷺ حفصہ کی گردن مارنے کا حکم دیں تو میں اس کی گردن ماردوں گا، یہ بات میں نے بلند آواز سے کہی، اس نے مجھے اشارہ کیا کہ سیڑھی سے چڑھ کر چلا جاؤں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، میں بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے چادر اپنے اوپر کر لی، اس چادر کے علاوہ آپ کے پاس اور کوئی چادر نہیں تھی، آپ کے پہلو پر چٹائی کے نشان پڑ گئے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے گودام پر نظر ڈالی اس میں ایک صاع کے لگ بھگ چند مٹھی جو تھے، ایک کونے میں درخت سلم کے اتنے ہی پتے پڑے ہوئے تھے اور ایک کچا چمڑا لٹکا ہوا تھا جو ابھی طرح رنگا ہوا نہیں تھا، یہ منظر دیکھ کر میری آنکھیں بھر آئیں اور آنسو بہنے لگے۔ آپ نے فرمایا: ابن خطاب! تمہیں کس چیز نے رلایا ہے؟ میں نے کہا: یا نبی اللہ! میں کیوں نہ روؤں، آپ کے پہلو میں چٹائی کے نشان پڑ گئے ہیں اور یہ آپ کا گودام ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ میں دیکھ رہا ہوں اور ادھر قیصر و کسریٰ پھلوں اور نہروں سے مالا مال ہیں، آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے برگزیدہ

رسول الله ﷺ ودخلت المسجد والمسلمون ينكتون بالحصى يقولون طلق رسول الله ﷺ نساءه أفأنزل فأخبرهم أنك لم تطلقهن قال نعم إن شئت فلم أزل أحدثه حتى تحسر الغضب عن وجهه وحتى كشر فضحك وكان من أحسن الناس ثغرا ثم نزل نبي الله ﷺ فنزلت أتشبث بالجذع ونزل رسول الله ﷺ كأنما يمشي على الأرض ما يمسه بيده فقلت يا رسول الله إنما كنت في الغرفة تسعا وعشرين فقمت قال إن الشهر يكون تسعا وعشرين على باب المسجد فناديت بأعلى صوتي لم يطلق نساءه ونزلت هذه الآية ﴿وإذا جاءهم أمر من الأمن أو الخوف أذاعوا به ولو ردوه إلى الرسول وإلى أولي الأمر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم﴾ فكنت أنا استنبطت ذلك الأمر وأنزل الله آية التخيير۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۴۹۸)

بندے ہیں اور آپ کا یہ گودام ہے! آپ نے فرمایا: اے ابن الخطاب! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ ہمارے لیے آخرت ہو اور ان کے لیے دنیا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں جب میں داخل ہوا تھا تو آپ کے چہرہ پر غضب کے آثار تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو اپنی ازواج کے بارے میں کیوں پریشانی ہے؟ اگر آپ نے انہیں طلاق دے دی تو اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے اس کے فرشتے اور جبرائیل اور میکائیل آپ کے ساتھ ہیں، میں اور ابوبکر اور تمام مسلمان آپ کے ساتھ ہیں، اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جب بھی میں کوئی بات کرتا یا اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا تو اللہ تعالیٰ میرے کلام کی تصدیق میں قرآن مجید کی آیت نازل کر دیتا، پھر یہ آیت تخییر نازل ہوئی (ترجمہ:) ''اگر وہ (نبی) تمہیں طلاق دے دیں تو ان کا رب تمہارے بدلہ میں ان کے لیے تم سے بہتر ازواج لے آئے گا اور اگر تم دونوں نے نبی کے ساتھ موافقت نہ کی تو اللہ تعالیٰ آپ کا مولیٰ ہے اور جبرائیل اور ان کے بعد سارے فرشتے اور نیک مسلمان ان کے مددگار ہیں'' اور حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت حفصہ نے نبی ﷺ کی باقی ازواج پر زور ڈالا تھا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ان کو طلاق دے دی ہے، آپ نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو مسلمان کنکریاں الٹ پلٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے' کیا میں نیچے اتر کر ان کو یہ خبر سنا دوں کہ آپ نے ان کو طلاق نہیں دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! اگر تم چاہو تو' پھر میں آپ سے مسلسل باتیں کرتا رہا حتیٰ کہ آپ کے چہرہ مبارک سے غصہ زائل ہو گیا، حتیٰ کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوئے اور آپ ہنسے اور ہنستے وقت آپ کے دندان مبارک سب سے خوبصورت معلوم ہوتے تھے، پھر میں کھجور کے تنے کو پکڑے ہوئے اترا اور رسول اللہ ﷺ بھی اسطرح اترے گویا کہ آپ زمین پر چل رہے ہوں (یعنی لکڑی کا سہارا لیے بغیر اترے) آپ نے

اس لکڑی کو بالکل نہیں چھوا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ بالا خانے میں انتیس دن رہے ہیں، آپ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے، میں نے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر با آواز بلند کہا: آپ نے ازواج کو طلاق نہیں دی ہے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: "جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر آتی ہے تو وہ اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اس خبر کو رسول یا صاحبان امر کے پاس لے جاتے تو اس (کی حقیقت) کو وہ لوگ جان لیتے جو خبر سے (حقیقت کا) استنباط کرتے ہیں" اور اس (طلاق کی) خبر سے حقیقت کا کھوج میں نے نکالا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر کو نازل کر دیا۔

۳۶۷۶- وحدثنا هارون بن سعيد الأيلي قال نا عبد الله بن وهب قال أخبرني سليمان يعني ابن بلال قال أخبرني يحيى قال أخبرني عبيد بن حنين أنه سمع ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يحدث قال مكثت سنة وأنا أريد أن أسأل عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه عن آية فما أستطيع أن أسأله هيبة له حتى خرج حاجا فخرجت معه فلما رجع فكنا ببعض الطريق عدل إلى الأراك لحاجة له فوقفت له حتى فرغ ثم سرت معه فقلت يا أمير المؤمنين من اللتان تظاهرتا على رسول الله ﷺ من أزواجه فقال تلك حفصة وعائشة رضي الله تعالى عنهما قال فقلت له والله إن كنت لأريد أن أسألك عن هذا منذ سنة فما أستطيع هيبة لك قال فلا تفعل ما ظننت أن عندي من علم فسلني عنه فإن كنت أعلمه أخبرتك قال وقال عمر والله إن كنا في الجاهلية ما نعد للنساء أمرا حتى أنزل الله فيهن ما أنزل وقسم لهن ما قسم قال فبينما أنا في أمر أأتمره إذ قالت لي امرأتي لو صنعت كذا وكذا فقلت لها وما لك أنت ولما ههنا وما تكلفك في أمر أريده فقالت لي عجبا لك يا ابن الخطاب ما تريد أن تراجع أنت وإن ابنتك لتراجع رسول الله ﷺ حتى يظل يومه

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سال تک یہ ارادہ کرتا رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آیت کے بارے میں سوال کروں لیکن ان کے رعب کی وجہ سے سوال نہ کر سکا، ایک مرتبہ حضرت عمر حج کے لیے گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، واپسی میں حضرت عمر اپنی کسی حاجت کے لیے پیلو کے درخت کے پاس گئے، میں ان کے انتظار میں کھڑا رہا، جب وہ اپنی حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں ان کے ساتھ چل پڑا اور کہا: یا امیر المومنین! ازواج مطہرات میں وہ کون سی دو عورتیں ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے موافقت نہیں کی تھی، انہوں نے کہا: وہ حضرت حفصہ اور عائشہ تھیں، میں نے کہا: بخدا! میں ایک سال سے ان کے بارے میں آپ سے سوال کرنا چاہتا تھا لیکن آپ کے رعب کی وجہ سے ہمت نہ کر سکا، انہوں نے کہا: ایسا نہ کرو، جس چیز کا تمہارے خیال میں مجھے علم ہو وہ مجھ سے پوچھ لیا کرو، اگر مجھے اس چیز کا علم ہوگا تو تمہیں بتاؤں گا۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے کہا: بخدا! ہم زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو کچھ اہمیت نہیں دیتے تھے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے احکام نازل کیے اور ان کے حقوق اور حصے مقرر کیے۔ ایک دن میں اپنے کسی کام کے بارے میں مشورہ کر رہا تھا، میری بیوی نے کہا: تم اس اس طرح یہ کام کرو، میں نے کہا:

غَضْبَانَ فَقَالَ عُمَرُ فَأَخَذْتُ رِدَائِي ثُمَّ أَخْرُجُ مَكَانِي حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللَّهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ يَا بُنَيَّةُ لَا تَغُرَّنَّكِ هَذِهِ الَّتِي قَدْ أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِيَّاهَا ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِي أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ أَزْوَاجِهِ قَالَ فَأَخَذَتْنِي أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِي بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ فَأَتَى صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ وَقَالَ افْتَحِ افْتَحْ فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ اعْتَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ ثُمَّ آخُذُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتَّى جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ يُرْتَقَى إِلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ فَأُذِنَ لِي قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّهُ لَعَلَى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَضْبُورًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ أُهُبًا مُعَلَّقَةً فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كِسْرَى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكَ الْآخِرَةُ.

البخاری (٤٩١٣-٤٩١٤-٤٩١٥-٥٢١٨-٥٨٤٣-٧٢٥٦-٧٢٦٣)

تمہیں میرے کاموں میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے؟ اس نے کہا: اے ابن الخطاب! تمہارا کیا خیال ہے میں تمہیں کوئی جواب نہ دوں حالانکہ تمہاری بیٹی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ آپ سارا دن اس سے ناراض رہتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا: یہ سن کر میں نے چادر سنبھالی اور گھر سے نکلا اور سیدھا (حضرت) حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور کہا: بیٹی! کیا تم رسول اللہ ﷺ کو ایسا جواب دیتی ہو جس سے آپ سارا دن ناراض رہتے ہیں؟ حضرت حفصہ نے کہا: بخدا! میں رسول اللہ ﷺ کو ایسا جواب دیتی ہوں، میں نے کہا: میں تمہیں اللہ کے عذاب اور اس کے رسول کی ناراضگی سے ڈرا رہا ہوں، اے بیٹی! تم ان سے دھوکا نہ کھانا جو اپنے حسن اور رسول اللہ ﷺ کی محبت پر ناز کرتی ہیں، پھر وہاں سے چل کر میں قرابت کے تقاضے سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور ان کو بھی سمجھایا، حضرت ام سلمہ نے مجھ سے کہا: اے ابن الخطاب! تعجب ہے کہ تم ہر معاملہ میں دخل دیتے ہو، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کی ازواج کے معاملہ میں بھی دخل دینا چاہتے ہو، حضرت عمر نے کہا: ان کی اس بات سے مجھے اس قدر افسوس ہوا کہ میں جو کہنا چاہتا تھا وہ بھی نہ کہہ سکا، میں ان کے پاس سے چلا آیا۔ ایک انصاری میرا دوست تھا، جب میں حضور کی مجلس سے غائب ہوتا تو وہ مجھے آ کر آپ کی مجلس کی خبریں سناتا تھا اور جب وہ غائب ہوتا تھا تو میں اس کو احوال سناتا تھا۔ ان دنوں ہم کو غسان کے ایک بادشاہ کے حملہ کرنے کا خطرہ تھا جس کے بارے میں یہ بتایا گیا تھا کہ وہ ہم پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جس سے ہمارے دل خوفزدہ تھے، ایک دن میرا انصاری دوست آیا اور دروازہ کھٹکھٹانے لگا اور کہنے لگا: کھولو! کھولو! میں نے پوچھا: کیا غسانی نے حملہ کر دیا؟ اس نے کہا: اس سے بھی اہم خبر ہے۔ رسول اللہ ﷺ ازواج سے علیحدہ ہو گئے، میں نے کہا: عائشہ اور حفصہ کی ناک خاک آلودہ ہو، پھر میں نے اپنے کپڑے سنبھالے اور چل پڑا، رسول اللہ ﷺ ایک بالا خانے پر بیٹھے

تھے جس پر ایک سیڑھی رکھی تھی اور رسول اللہ ﷺ کا ایک حبشی غلام سیڑھی کے ایک ڈنڈے پر بیٹھا ہوا تھا، میں نے کہا: یہ عمر ہے میرے لیے اجازت طلب کرو۔ حضرت عمر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ واقعہ سنایا۔ جب میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جواب سنایا تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس کے اوپر اور کوئی چیز نہیں تھی۔ آپ کے سر کے پیچھے ایک چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی آپ کے پیروں کی جانب درخت سلم کے پتے پڑے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پہلو پر چٹائی کے نشان پڑ گئے تھے، میں رونے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیصر و کسریٰ کتنی آسائش اور شان و شوکت سے رہتے ہیں اور ایک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ ان کے لیے دنیا ہو اور تمہارے لیے آخرت۔

٣٦٧٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ شَاْنُ الْمَرْاَتَيْنِ قَالَ حَفْصَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَزَادَ فِيْهِ وَاَتَيْتُ الْحُجَرَ فَاِذَا فِيْ كُلِّ بَيْتٍ بُكَاءٌ وَزَادَ اَيْضًا وَكَانَ آلٰى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ نَزَلَ اِلَيْهِنَّ. سابقہ حوالہ (٣٦٧٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ گیا اور جب مرالظہران پر پہنچا، باقی حدیث حسب سابق ہے، البتہ اس روایت میں یہ زیادہ ہے کہ حضرت ابن عباس نے کہا: میں نے پوچھا: وہ دو عورتیں کون ہیں تو حضرت عمر نے کہا: حفصہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور یہ بھی زائد ہے کہ جب میں (ازواج مطہرات کے) حجروں کی طرف گیا تو ہر حجرے سے رونے کی آواز آرہی تھی اور یہ بھی زائد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک ان سے نہ ملنے کی قسم کھائی تھی، جب انتیس دن پورے ہو گئے تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔

٣٦٧٨- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ وَهُوَ مَوْلَى الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ میں حضرت عمر سے ان دو عورتوں کے بارے میں سوال کروں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مخالفت کی تھی، میں ایک سال تک انتظار کرتا رہا اور مجھے ان سے سوال کا موقع نہ مل سکا حتیٰ کہ میں حضرت عمر کے ساتھ

اللّٰهِ ﷺ فَلَبِثْتُ سَنَةً مَا أَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا حَتّٰى صَحِبْتُهُ إِلَى مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَالَ أَدْرِكْنِي بِإِدَاوَةٍ مِّنْ مَّاءٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ وَرَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ فَمَا قَضَيْتُ كَلَامِي حَتّٰى قَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

سابقہ حوالہ (۳۶۷۶)

۳۶۷۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا وَقَالَ إِسْحٰقُ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ أَتَانِي فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ كَرِهَ وَاللّٰهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ أَخَذَ يَسُوقُ الْحَدِيثَ قَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ بِالْعَوَالِي فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَانْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ

مکہ روانہ ہوا، جب ہم مرالظہران پر پہنچے تو حضرت عمر قضاء حاجت کے لیے گئے اور مجھ سے کہا: تم پانی کا لوٹا لے کر آؤ۔ میں پانی لے کر آیا، جب وہ حاجت سے فارغ ہو گئے اور واپس لوٹے تو میں ان پر پانی ڈالنے لگا، میں نے کہا: اے امیر المومنین! وہ کون دو عورتیں ہیں؟ ابھی میرا سوال مکمل نہیں کر پایا تھا کہ حضرت عمر نے کہا: حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے کافی عرصہ سے یہ بے چینی تھی کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سوال کروں کہ نبی ﷺ کی ازواج میں سے کون تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: ”تم دونوں اللہ سے توبہ کرو کیونکہ تمہارے دلوں میں کچھ جھکاؤ آ گیا ہے“ حتیٰ کہ حضرت عمر نے حج کیا اور میں بھی ان کے ساتھ حج پر گیا۔ ہم ایک راستہ پر جا رہے تھے کہ حضرت عمر راستے سے ہٹ کر ایک طرف گئے، میں بھی پانی کا لوٹا لے کر ان کے پاس گیا۔ قضاء حاجت کے بعد وہ میرے پاس آئے اور میں نے پانی ڈال کر ان کو وضو کرایا، میں نے کہا: اے امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے وہ کون سی دو عورتیں ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”تم دونوں اللہ سے توبہ کرو، کیونکہ تمہارے دلوں میں جھکاؤ آ گیا ہے“ حضرت عمر نے کہا: اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے! زہری نے کہا: حضرت عمر کو ان کا اتنے عرصہ تک سوال نہ کرنا پسند نہیں آیا حالانکہ حضرت عمر ان سے نہ چھپاتے، پھر فرمایا: وہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، پھر واقعہ سنانے لگے کہ ہم قریش کے لوگ ایک ایسی قوم تھے جو عورتوں پر حاوی رہتے تھے، لیکن جب ہم مدینہ آئے تو دیکھا کہ ان لوگوں پر ان کی عورتیں حاوی ہیں اور ہماری عورتوں نے بھی دیکھا دیکھی میں مدینہ کی خواتین کی ریس کرنا شروع کر دی، میرا گھر مدینہ کے بالائی علاقہ میں بنو امیہ بن زید میں تھا، ایک دن میں اپنی بیوی پر ناراض ہوا تو اس نے بھی پلٹ کر جواب دیا، مجھے اس

فَقُلْتُ أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ أَتَهْجُرُهُ إِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكِ مِنْكُنَّ وَخَسِرَ أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمَ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكِ يُرِيدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَآتِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي ثُمَّ أَتَانِي عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ثُمَّ نَادَانِي فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَاذَا أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَائِنًا حَتَّى إِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي هَذِهِ الْمَشْرُبَةِ فَأَتَيْتُ غُلَامًا لَهُ أَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عِنْدَهُ رَهْطٌ جُلُوسٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنَ لَكَ فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى رَمْلِ حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ أَطَلَّقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ

کے جواب دینے پر حیرت ہوئی، اس نے کہا: تمہیں میرے جواب دینے پر تعجب کیوں ہوتا ہے؟ بخدا! رسول اللہ ﷺ کی ازواج بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک صبح سے رات تک آپ کو چھوڑے رکھتی ہے۔ میں اٹھ کر سیدھا (حضرت) حفصہ کے پاس گیا اور پوچھا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے کہا: اور تم میں سے کوئی ایک رسول اللہ ﷺ کو صبح سے رات تک چھوڑے رکھتی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے کہا: تم میں جس نے بھی یہ کیا وہ نامراد ہو گئی اور اس کو خسارہ ہوا، کیا تم میں سے کسی کو اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے غضب اور رسول اللہ ﷺ کے غضب کا ڈر نہیں ہے، کہیں وہ ناگہانی ہلاک نہ ہو جائے رسول اللہ ﷺ کی بات کا تم جواب مت دیا کرو اور نہ آپ سے کسی چیز کا سوال کیا کرو، تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو اس کا مجھ سے سوال کرو، تم اپنی اس سوکن کے حال سے دھوکا نہ کھانا جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو عزیز ہے، حضرت عمر کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں، حضرت عمر نے کہا: ایک انصاری میرا پڑوسی تھا، ہم باری باری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے، ایک دن وہ جاتا تھا اور ایک دن میں جاتا تھا۔ ہم آپس میں یہ باتیں کرتے تھے کہ غسان کا بادشاہ ہم پر حملہ کرنے کے لیے اپنے گھوڑوں کے نعل لگوا رہا ہے۔ ایک رات کو میرا دوست آیا اور دروازے پر دستک دی، پھر مجھے آواز دی، میں باہر آیا تو اس نے کہا: ایک بہت بڑا حادثہ ہو گیا میں نے پوچھا: کیا ہوا ہے؟ کیا غسان نے حملہ کر دیا؟ اس نے کہا: اس سے بہت بڑا اور لمبا حادثہ ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے، میں نے کہا: حفصہ ناکام و نامراد ہو گئی اور مجھے اس حادثہ کا پہلے ہی گمان تھا، صبح کی نماز پڑھنے کے بعد میں اپنے کپڑے لے کر روانہ ہوا اور حفصہ کے پاس پہنچا درآں حالیکہ وہ رو رہی تھی، میں نے پوچھا: کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دے دی ہے، انہوں نے کہا: پتہ نہیں! آپ علیحدہ ہو کر اس بالا

عَلَى امْرَأَتِي يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ أَفَتَأْمَنُ إِحْدَاهُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْسَمَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكِ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فِي الْبَيْتِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ إِلَّا أُهَبًا ثَلَاثَةً فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَى فَارِسَ وَالرُّومِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَوَى جَالِسًا ثُمَّ قَالَ أَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حَتَّى عَاتَبَهُ اللَّهُ. البخاري(٨٩-٢٤٦٨-٥١٩١-٦٢١٨م)الترمذي(٢٤٦١)النسائي(٢١٣١)

خانے میں بیٹھے ہیں۔ میں آپ کے حبشی غلام کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ عمر کے حاضر ہونے کی اجازت لے کر آؤ' وہ اندر گیا اور پھر واپس آ کر کہا: میں نے تمہارا ذکر کیا' رسول اللہ ﷺ سن کر خاموش رہے، میں چل پڑا اور منبر تک پہنچا اور وہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور ان میں سے کچھ رو رہے تھے، میں کچھ دیر ان کے پاس بیٹھا رہا، پھر مجھ سے رہا نہیں گیا، اور میں اس غلام کے پاس گیا اور کہا: جاؤ عمر کے لیے اجازت لے کر آؤ، وہ اندر جا کر واپس آ گیا اور کہا: میں نے تمہارا ذکر کیا تھا، حضور سن کر خاموش رہے، میں واپس جانے لگا، ناگاہ غلام نے مجھے آواز دی اور کہا: اندر جاؤ تمہارے لیے اجازت مل گئی ہے، میں اندر گیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا، آپ ایک چٹائی پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے جس سے آپ کے پہلو میں نشان پڑ گئے تھے، میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا: نہیں' میں نے کہا: اللہ اکبر! یا رسول اللہ! دیکھیے ہم قریش لوگ عورتوں پر حاوی رہتے تھے، جب ہم مدینہ میں آئے تو دیکھا کہ یہاں عورتیں مردوں پر حاوی رہتی ہیں، ہماری عورتوں نے بھی ان عورتوں کی ریس کرنا شروع کر دی، ایک دن میں اپنی بیوی پر ناراض ہوا تو اس نے بھی پلٹ کر جواب دیا۔ مجھے اس کے جواب دینے پر تعجب ہوا، اس نے کہا: تمہیں میرے جواب دینے پر تعجب کیوں ہو رہا ہے؟ بخدا! نبی ﷺ کی ازواج بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک آپ کو صبح سے رات تک چھوڑے رکھتی ہے، میں نے کہا: ان میں سے جس نے بھی یہ کیا وہ ناکام اور نامراد ہو گئی، کیا ان میں سے کسی کو اپنے اوپر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غضب کا خوف نہیں ہے کہ وہ اسی وقت ہلاک ہو جائے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حفصہ کے پاس گیا اور اس سے کہا: تم اپنی سوکن کے حال سے دھوکا نہ کھانا، وہ تم سے زیادہ حسین ہے اور تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ

کو عزیز ہے، آپ پھر مسکرائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا دل بہلانے کی کچھ باتیں کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں بیٹھ گیا اور میں نے سر اٹھا کر گھر کا جائزہ لینا شروع کیا، بخدا! میں نے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس کو دیکھ کر میری نظر ٹھہرتی سوائے تین بغیر رنگی ہوئی کھالوں کے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ دعا کیجیے کہ آپ کی امت پر وسعت کی جائے، کیونکہ فارس اور روم بہت خوش حال ہیں حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ آپ یہ سن کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے ابن الخطاب! کیا تمھیں کوئی شک ہے؟ یہ وہ اقوام ہیں جن کی اچھی چیزیں انھیں دنیا میں ہی دے دی گئیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے لیے استغفار کیجیے۔ آپ نے ازواج مطہرات پر شدت رنج کی وجہ سے قسم کھائی تھی کہ آپ ایک ماہ تک ازواج مطہرات کے پاس نہیں جائیں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی طرف متوجہ کر دیا۔

۳۶۸۰- قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضٰى تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَدَأَ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَعُدُّهُنَّ فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي فِيهِ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ أَجْرًا عَظِيمًا قَالَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَ فَقُلْتُ أَوَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَ لَا تُخْبِرْ نِسَاءَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَنِي مُبَلِّغًا وَلَمْ يُرْسِلْنِي مُتَعَنِّتًا قَالَ قَتَادَةُ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا قَالَ مَالَتْ قُلُوبُكُمَا.

البخاري (٤٧٨٦م) النسائي (٣٤٤٠) ابن ماجہ (٢٠٥٣)

زہری کہتے ہیں کہ مجھے عروہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب انتیس راتیں گزر گئیں تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے مجھ سے ابتداء کی، میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ایک ماہ تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائیں گے اور آپ انتیس روز بعد آ گئے، میں ایک ایک دن گن رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: اے عائشہ! میں تم سے ایک چیز کا ذکر کرنے لگا ہوں اگر تم اس میں عجلت نہ کرو تا وقتیکہ اپنے والدین سے مشورہ کر لو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ:) "اے نبی! اپنی ازواج سے کہہ دیجیے ـــــ" حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: بخدا! نبی ﷺ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ مجھے آپ سے جدا ہونے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ میں نے کہا: کیا اس میں میں اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں؟ میں تو اللہ، اس کے رسول اور آخرت کا ارادہ کرتی ہوں، معمر کہتے ہیں کہ مجھے ایوب نے خبر دی کہ

حضرت عائشہ نے کہا: آپ (دوسری) ازواج کو یہ نہ بتائیں کہ میں نے آپ کو اختیار کیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے مبلغ بنا کر بھیجا ہے، مشقت میں ڈالنے والا نہیں بنایا۔ قتادہ نے کہا "صغت قلوبکما" کے معنی ہیں "تم دونوں کے دل جھک گئے"۔

٦- بَابُ الْمُطَلَّقَةِ الْبَائِنِ لَا نَفَقَةَ لَهَا

مطلقہ بائنہ کے لیے نفقہ نہ ہونے کا بیان

۳٦٨١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ. ابوداؤد(۲۲۸٤ و۲۲۸۷-۲۲۸۹) النسائی(۳۲٤٤-۳۲٤٥-۳٤٠٥-۳٥٤٨)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوعمرو بن حفص نے انہیں طلاق البتہ دے دی، درآں حالیکہ وہ ان کے پاس موجود نہیں تھے، انہوں نے اپنی طرف سے ایک وکیل کے ہاتھ مجھے کچھ جو روانہ کیے، حضرت فاطمہ اس پر ناراض ہو گئیں تو ان کے وکیل نے کہا: بخدا! ہم پر تمہارا کوئی حق واجب نہیں ہے۔ حضرت فاطمہ بنت قیس، رسول اللہ ﷺ کے پاس گئیں اور اس بات کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: تمہارا اس پر کوئی نفقہ (کھانے اور رہائش کا خرچ) واجب نہیں ہے اور آپ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ ام شریک کے گھر عدت گزاریں، پھر فرمایا: اس عورت کے ہاں تو میرے اصحاب بکثرت جمع ہوتے ہیں، اس لیے تم ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزارو، وہ نابینا شخص ہیں، ان کے ہاں تم کپڑے اتار سکتی ہو اور جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا۔ حضرت فاطمہ بنت قیس کہتی ہیں: جب میری عدت پوری ہو گئی تو میں نے آپ سے ذکر کیا کہ مجھے معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم دونوں نے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوجہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتے، رہے معاویہ تو وہ مفلس شخص ہیں، ان کے پاس مال نہیں ہے، تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو، میں نے ان کو ناپسند کیا، آپ نے پھر فرمایا: اسامہ سے نکاح کر لو، میں نے ان سے نکاح کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے اسی میں خیر رکھ دی اور مجھ پر رشک کیا جاتا تھا۔

۳٦٨٢- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ وَقَالَ قُتَيْبَةُ أَيْضًا نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ان کے شوہر نے ان کو طلاق دے دی اور معمولی سا نفقہ دیا، جب انہوں نے وہ نفقہ

سلمة عن فاطمة بنت قيس أنه طلقها زوجها في عهد النبي ﷺ وكان أنفق عليها نفقة دون فلما رأت ذلك قالت والله لأعلمن رسول الله ﷺ فإن كانت لي نفقة أخذت الذي يصلحني وإن لم تكن لي نفقة لم آخذ منه شيئا قالت فذكرت ذلك لرسول الله ﷺ فقال لا نفقة لك ولا سكنى. سابقہ حوالہ (۳۶۸۱)

دیکھا تو کہا: بخدا میں رسول اللہ ﷺ کو ضرور بتاؤں گی، پھر اگر میں نفقہ کی مستحق ہوئی تو اپنی ضروریات کے مطابق نفقہ لوں گی اور اگر میں نفقہ کی مستحق نہ ہوئی تو بالکل نہیں لوں گی، انہوں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا، آپ نے فرمایا: تمہارے کھانے کا خرچ اس کے ذمہ ہے نہ رہائش۔

۳۶۸۳- وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث عن عمران بن أبي أنس عن أبي سلمة أنه قال سألت فاطمة بنت قيس فأخبرتني أن زوجها المخزومي طلقها فأبى أن ينفق عليها فجاءت إلى رسول الله ﷺ فأخبرته فقال رسول الله ﷺ لا نفقة لك فانتقلي فاذهبي إلى ابن أم مكتوم فكوني عنده فإنه رجل أعمى تضعين ثيابك عنده. سابقہ حوالہ (۳۶۸۱)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے شوہر مخزومی نے ان کو طلاق دے دی اور ان کو نفقہ دینے سے انکار کیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع دی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے، تم ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ، وہ نابینا ہیں، وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔

۳۶۸۴- وحدثني محمد بن رافع قال نا حسين بن محمد قال نا شيبان عن يحيى وهو ابن أبي كثير قال أخبرني أبو سلمة أن فاطمة بنت قيس أخت الضحاك بن قيس أخبرته أن أبا حفص بن المغيرة المخزومي طلقها ثلاثا ثم انطلق إلى اليمن فقال لها أهله ليس لك علينا نفقة فانطلق خالد بن الوليد في نفر فأتوا رسول الله ﷺ في بيت ميمونة فقالوا إن أبا حفص طلق امرأته ثلاثا فهل لها من نفقة فقال رسول الله ﷺ ليست لها نفقة وعليها العدة وأرسل إليها أن لا تسبقيني بنفسك وأمرها أن تنتقل إلى أم شريك ثم أرسل إليها أن أم شريك يأتيها المهاجرون الأولون فانطلقي إلى ابن أم مكتوم الأعمى فإنك إذا وضعت خمارك لم يرك فانطلقت إليه فلما مضت عدتها أنكحها رسول الله ﷺ أسامة بن زيد بن حارثة. سابقہ حوالہ (۳۶۸۱)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابو حفص بن مغیرہ مخزومی نے انہیں تین طلاقیں دے دیں اور پھر یمن چلے گئے، ان کے گھر والوں نے حضرت فاطمہ سے کہا: تمہارا نفقہ ہم پر واجب نہیں ہے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت میمونہ کے گھر آئے اور عرض کیا کہ ابو حفص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں تو کیا اس عورت کا نفقہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عورت کا نفقہ نہیں ہے، اس پر عدت ہے اور اس عورت کو پیغام بھیجا کہ تم مجھ سے مشورہ لیے بغیر نکاح نہ کرنا اور یہ حکم دیا کہ ام شریک کے گھر عدت گزاریں پھر پیغام بھیجا کہ ام شریک کے گھر تو قدیم مہاجرین آتے رہتے ہیں، تم ابن ام مکتوم نابینا کے پاس عدت گزارنا، کیونکہ جب تم اپنا دوپٹہ اتار رکھو گی تو وہ تم کو نہیں دیکھیں گے، وہ ابن ام مکتوم کے پاس چلی گئیں، جب ان کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید سے ان کا نکاح کر دیا۔

۳۶۸۵- وحدثنا يحيى بن أيوب وقتيبة بن سعيد وابن

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی

كَثِيرٍ قَالُوا نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ كَتَبْتُ ذَلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَهْلِهِ أَبْتَغِي النَّفَقَةَ وَاقْتَصُّوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو لَا تَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ. سابقہ حوالہ (۳۶۸۱)

ہیں کہ میں بنو مخزوم کے ایک شخص کے نکاح میں تھی، اس نے مجھے طلاق البتہ دے دی، میں نے اس کے گھر والوں کے پاس آدمی بھیج کر نفقہ کا مطالبہ کیا۔ باقی روایت یحییٰ بن ابی کثیر کی طرح ہے۔

۳۶۸۶- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَسْتَفْتِيهِ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَهُ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَقَالَ عُرْوَةُ إِنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا.

سابقہ حوالہ (۳۶۸۱)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ ابو عمرو کے نکاح میں تھیں، اس نے انہیں تین طلاقیں دے دیں، حضرت فاطمہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے گھر سے نکلنے کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: ابن ام مکتوم نابینا کے گھر چلی جاؤ، مروان نے مطلقہ کے گھر سے نکلنے میں اس روایت کی تصدیق نہیں کی، عروہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی حضرت فاطمہ بنت قیس کی اس روایت کا انکار کیا۔

۳۶۸۷- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَيْنٌ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ. سابقہ حوالہ (۳۶۸۱)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس میں عروہ کا یہ قول بھی ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کی اس روایت کا انکار کیا تھا۔

۳۶۸۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِتَطْلِيقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ، حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ یمن گئے اور انہوں نے ایک قاصد کے ہاتھ اپنی بیوی حضرت فاطمہ بنت قیس کو تیسری طلاق بھیج دی جو دو طلاقیں دینے کے بعد بچی ہوئی تھی اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ کو پیغام بھیجا کہ اس کو نفقہ دے دینا، ان دونوں نے حضرت فاطمہ بنت قیس

طَلَّقَهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَقَالَا لَهَا وَاللَّهِ مَا لَكِ نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ لَهُ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِي الِانْتِقَالِ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهُ وَلَا يَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا أَنْكَحَهَا النَّبِيُّ ﷺ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ يَسْأَلُهَا عَنِ الْحَدِيثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهِ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنِ امْرَأَةٍ سَنَأْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِينَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ فَبَيْنِي وَبَيْنَكُمُ الْقُرْآنُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ الْآيَةَ قَالَتْ هَذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهُ مُرَاجَعَةٌ فَأَيُّ أَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ فَكَيْفَ تَقُولُونَ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَلَامَ تَحْبِسُونَهَا. ابوداود (۲۲۹۰) النسائی (۳۲۲۲-۳۵۵۰)

سے کہا: بخدا! تمہارے لیے کوئی نفقہ نہیں ہے الا یہ کہ تم حاملہ ہوتیں، وہ نبی ﷺ کے پاس گئیں اور آپ سے ان کے قول کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لیے کوئی نفقہ نہیں ہے، پھر انہوں نے اس گھر سے منتقل ہونے کے بارے میں پوچھا تو انہیں اجازت مل گئی۔ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! اب میں کہاں رہوں؟ آپ نے فرمایا: ابن ام مکتوم کے پاس، وہ نابینا ہے، تم وہاں اپنے کپڑے اتار سکو گی اور وہ تم کو نہیں دیکھے گا۔ جب ان کی عدت پوری ہو گئی تو نبی ﷺ نے ان کا حضرت اسامہ بن زید سے نکاح کر دیا، مروان (حاکم مدینہ) نے حضرت فاطمہ بنت قیس کے پاس قبیصہ بن ذویب کو بھیجا جس نے اس سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا انہوں نے یہ حدیث بیان کی، مروان نے کہا: ہم نے یہ حدیث ایک عورت کے علاوہ اور کسی سے نہیں سنی، ہم اس قوی دلیل کو اختیار کریں گے جس پر سب لوگوں کا عمل ہے، جب حضرت فاطمہ کو مروان کی یہ بات پہنچی کہ میرے اور تمہارے درمیان قرآن مجید فیصلہ کن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لا تخرجوھن من بیوتھن الخ" "مطلقہ عورتوں کو گھروں سے نہ نکالو" تو حضرت فاطمہ نے کہا: یہ آیت ان مطلقہ عورتوں کے بارے میں ہے جن کو طلاق رجعی دی گئی ہو اور تین طلاقوں کے بعد کون سا رجوع ہوگا؟ پھر تم یہ کیسے کہتے ہو کہ نفقہ کا نہ ہونا اس صورت پر محمول ہے جب وہ حاملہ نہ ہو اور تم اس کو کس دلیل سے بند کرو گے؟

٣٦٨٩- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا سَيَّارٌ وَحُصَيْنٌ وَمُغِيرَةُ وَأَشْعَثُ وَمُجَالِدٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَدَاوُدُ قَالَ دَاوُدُ نَا كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ قَالَتْ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

ابوداود (۲۲۸۸-۲۲۹۱) الترمذی (۱۱۸۰م) النسائی (۳۴۰۳)-

شعبی کہتے ہیں کہ میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے مقدمہ میں کیا فیصلہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مکان اور نفقہ کے بارے میں اپنا مقدمہ لے کر گئی، آپ نے مجھے مکان اور نفقہ نہیں دلوایا اور مجھے یہ حکم دیا کہ میں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر عدت گزاروں۔

(۳۴۰۴-۳۵۵۰-۳۵۵۱) ابن ماجہ (۲۰۲۴-۲۰۳۶)

۳۶۹۰- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ وَدَاوُدَ وَمُغِيرَةَ وَإِسْمَاعِيلَ وَأَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ. سابقہ حوالہ (۳۶۸۹)

ایک اور سند سے بھی حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسب سابق روایت ہے۔

۳۶۹۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ نَا قُرَّةُ قَالَ نَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ نَا الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ وَسَقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي. سابقہ حوالہ (۳۶۸۹)

شعبی کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، انہوں نے ہمیں تازہ کھجوریں کھلائیں، میں نے ان سے سوال کیا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں وہ کہاں عدت گزارے۔ انہوں نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دی تھیں، مجھے نبی ﷺ نے یہ اجازت دی تھی کہ میں اپنے گھر والوں میں جا کر عدت گزاروں۔

۳۶۹۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ. سابقہ حوالہ (۳۶۸۹)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے نفقہ ہے نہ مکان۔

۳۶۹۳- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهُ. سابقہ حوالہ (۳۶۸۹)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں، میں نے وہاں سے منتقل ہونے کا ارادہ کیا، میں نبی ﷺ کے پاس آئی، آپ نے فرمایا: اپنے عم زاد عمرو بن ام مکتوم کے ہاں جاؤ اور وہاں عدت گزارو۔

۳۶۹۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ نَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً ثُمَّ أَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصًى فَحَصَبَهُ بِهِ فَقَالَ وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هَذَا قَالَ عُمَرُ لَا نَتْرُكُ

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد اعظم میں اسود بن یزید کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے، شعبی نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مکان اور خرچ معین نہیں کیا۔ اسود نے مٹھی میں کنکریاں بھر کر شعبی کی طرف پھینکیں اور کہا: افسوس ہے کہ تم جیسا آدمی ایسی حدیث بیان کرتا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ ہم اللہ کی کتاب اور

بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ. سابقہ حوالہ (۳۶۸۹)

رسول اللہ ﷺ کی سنت کو ایک عورت کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے، ہمیں معلوم نہیں کہ اس نے یاد رکھا یا بھول گئی، مطلقہ کے لیے رہائش اور نفقہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ان کو اپنے گھروں سے مت نکالو تا وقتیکہ وہ کھلی بے حیائی کریں"۔

۳۶۹۵- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهِ. سابقہ حوالہ (۳۶۸۹)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۳۶۹۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي فَآذَنْتُهُ فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَأَبُو جَهْمٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ وَلَكِنْ أُسَامَةُ فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا أُسَامَةُ أُسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ خَيْرٌ لَكِ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَاغْتَبَطْتُ.

ابوداود (۱۱۲۵) النسائی (۳۴۱۸-۳۵۵۲) ابن ماجہ (۲۰۳۵)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے شوہر نے انھیں تین طلاقیں دیں، رسول اللہ ﷺ نے انھیں رہائش دلوائی نہ نفقہ، حضرت فاطمہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا، انہوں نے آپ کو اطلاع دی کہ انھیں حضرت معاویہ، حضرت ابوجہم اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نکاح کا پیغام دیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معاویہ تو غریب آدمی ہیں ان کے پاس مال نہیں ہے، رہے ابوجہم تو وہ عورتوں کو بہت مارتے ہیں۔ تم اسامہ سے نکاح کر لو حضرت فاطمہ نے اپنے ہاتھ سے (بطور انکار) اشارہ کرتے ہوئے کہا: اسامہ، اسامہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت تمہارے لیے بہتر ہے، حضرت فاطمہ نے کہا: میں نے حضرت اسامہ سے نکاح کر لیا اور مجھ پر رشک کیا جاتا تھا۔

۳۶۹۷- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ أَرْسَلَ إِلَيَّ زَوْجِي أَبُو عَمْرِو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِطَلَاقِي وَأَرْسَلَ مَعَهُ بِخَمْسَةِ آصُعِ تَمْرٍ وَخَمْسَةِ آصُعِ شَعِيرٍ فَقُلْتُ أَمَا لِي نَفَقَةٌ إِلَّا هَذَا وَلَا أَعْتَدُّ فِي مَنْزِلِكُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ صَدَقَ لَيْسَ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے شوہر حضرت ابوعمرو بن حفص نے عیاش بن ربیعہ کے ہاتھ مجھے طلاق بھجوائی اور ان کے ہاتھ پانچ صاع کھجوریں اور پانچ صاع جو بھی بھجوائے، میں نے کہا: میرے لیے صرف یہی نفقہ ہے؟ اور کیا میں تمہارے گھر میں عدت نہیں گزاروں گی؟ انہوں نے کہا: نہیں، وہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے کپڑے سمیٹے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے پوچھا: اس نے تمہیں کتنی طلاقیں دی ہیں؟ میں

لَكِ نَفَقَةٌ اعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ تُلْقِي ثَوْبَكِ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَخَطَبَنِي خُطَّابٌ مِنْهُمْ مُعَاوِيَةُ وَأَبُو الْجَهْمِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مُعَاوِيَةَ تَرِبٌ خَفِيفُ الْحَالِ وَأَبُو جَهْمٍ مِنْهُ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ نَحْوَ هَذَا وَلَكِنْ عَلَيْكِ بِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. سابقہ حوالہ (٣٦٩٦)

نے کہا: تین، آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے، تمہارا نفقہ کا حق نہیں ہے، تم اپنے عم زاد ابن ام مکتوم کے گھر عدت گزارو، وہ نابینا ہیں، تم اپنے کپڑے اتار کر رکھ سکو گی۔ جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا۔ فاطمہ نے کہا: مجھے کئی لوگوں نے نکاح کا پیغام دیا، ان میں حضرت معاویہ اور حضرت ابوجہم بھی تھے، نبی ﷺ نے فرمایا: معاویہ غریب آدمی ہیں، ان کے پاس مال نہیں ہے اور ابوجہم عورتوں پر بہت سخت ہیں یا فرمایا: عورتوں کو مارتے ہیں یا اس کی مثل کوئی لفظ فرمایا، لیکن تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو۔

٣٦٩٨- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَخَرَجَ فِي غَزْوَةِ نَجْرَانَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَزَادَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّفَنِي اللَّهُ بِأَبِي زَيْدٍ وَكَرَّمَنِي اللَّهُ بِأَبِي زَيْدٍ. سابقہ حوالہ (٣٦٩٦)

ابوبکر بن ابی جہم بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن دونوں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور ان سے طلاق کا واقعہ پوچھا انہوں نے کہا: میں حضرت ابوعمرو بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھی وہ غزوہ نجران میں گئے اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے اور اس میں یہ بھی ہے: میں نے ابوزید سے شادی کر لی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ شادی کی وجہ سے مجھے شرافت اور بزرگی عطا فرمائی۔

٣٦٩٩- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا زَمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَاتًّا بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ. سابقہ حوالہ (٣٦٩٦)

ابوبکر کہتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور خلافت میں حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے، انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دی تھیں، اس کے بعد حدیث مثل سابق ہے۔

٣٧٠٠- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ نَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً. مسلم، تحفۃ الاشراف (١٨٠٢٩)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے رہائش اور خرچ مقرر نہیں کیا تھا۔

٣٧٠١- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ

ہشام کے والد بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمن بن الحکم کی بیٹی سے نکاح کیا پھر اس کو طلاق دے کر اپنے گھر سے نکال دیا، اس بات پر عروہ نے ان

فَعَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالُوا إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هَذَا الْحَدِيثَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱٦٨٤٤)

کی مذمت کی، انہوں نے کہا: فاطمہ بھی تو گھر چھوڑ کر چلی گئی تھیں، عروہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور ان کو یہ واقعہ سنایا، حضرت عائشہ نے فرمایا: فاطمہ بنت قیس کے لیے اس حدیث کو بیان کرنا اچھا نہیں ہے۔

۳۷۰۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَأَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ.

النسائی (۳۵٤۹) ابن ماجہ (۲۰۳۳)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے خاوند نے مجھ کو تین طلاقیں دے دیں اور مجھے خوف ہے کہ وہ میرے ساتھ سختی کریں گے آپ نے حکم دیا کہ وہ دوسری جگہ چلی جائیں۔

۳۷۰۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَيْرٌ أَنْ تَذْكُرَ هَذَا تَعْنِي قَوْلَهَا لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ.

البخاری (۵۳۲۳-۵۳۲٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کے لیے اس حدیث کو بیان کرنے میں کوئی اچھائی نہیں ہے۔ حضرت عائشہ کی اس حدیث سے مراد تھی کہ مطلقہ کے لیے نہ نفقہ ہے نہ سکنی (رہائش)۔

۳۷۰٤- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي إِلَى قَوْلِ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَا خَيْرَ لَهَا فِي ذِكْرِ ذَلِكَ. البخاری (۵۳۲۵)

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ سے کہا: کیا آپ نہیں دیکھتیں کہ فلانہ بنت الحکم کو اس کے خاوند نے طلاق البتہ دی اور وہ گھر سے چلی گئیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: اس نے برا کیا، عروہ نے کہا: کیا آپ نے حضرت فاطمہ کا قول نہیں سنا، حضرت عائشہ نے فرمایا: اس کے لیے اس ذکر میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۷- بَابُ جَوَازِ خُرُوجِ الْمُعْتَدَّةِ الْبَائِنِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا

معتدہ کے لیے بوقت ضرورت دن میں گھر سے نکلنے کا بیان

۳۷۰۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ طُلِّقَتْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق دے دی گئی تھی انہوں نے اپنے باغ کی کھجوروں کو توڑنے کا ارادہ کیا، انہیں گھر سے باہر نکلنے پر ایک شخص نے ڈانٹا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس گئیں۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں تم اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لو، ہو سکتا ہے کہ تم اس میں سے صدقہ دو یا کوئی اور نیکی کرو۔

خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَلَى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي أَوْ تَفْعَلِي مَعْرُوفًا.

ابوداؤد(٢٢٩٧) النسائی(٣٥٥٢) ابن ماجہ(٢٠٣٤)

٨- بَابُ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

٣٧٠٦- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَرْمَلَةُ نَا وَقَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَيَسْأَلَهَا عَنْ حَدِيثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ فِي بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْجِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَتَزَوَّجَ حِينَ وَضَعَتْ وَإِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَطْهُرَ.

البخاری(٣٩٩١-٥٣١٩) ابوداؤد(٢٣٠٦) النسائی(٣٥١٨-٣٥١٩-٣٥٢٠) ابن ماجہ(٢٠٢٨)

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم زہری کو لکھا کہ وہ حضرت سبیعہ بنت حارث اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جائیں اور ان سے پوچھیں کہ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتوی طلب کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کیا ارشاد فرمایا تھا، عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو لکھا کہ میں نے حضرت سبیعہ سے جا کر دریافت کیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ ان کا نکاح حضرت سعد بن خولہ عامری سے ہوا تھا، جو بنو عامر بن لوی سے تھے۔ حضرت سعد جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور حجۃ الوداع میں ان کا انتقال ہو گیا' اس وقت وہ حاملہ تھیں اور ان کی وفات کے چند دنوں بعد وضع حمل ہو گیا، نفاس سے پاک ہونے کے بعد انہوں نے منگنی کرنے والوں کے لیے بناؤ سنگار کیا، اسی اثنا میں ان کے پاس بنو عبد الدار کے قبیلے سے ابو السنابل بن بعکک نام کے ایک شخص آئے اور کہنے لگے: تم نے بناؤ سنگار کیوں کیا ہے؟ شاید تم نکاح کرنے کا ارادہ کر رہی ہو! قسم بخدا! تم نکاح نہیں کر سکتیں جب تک کہ تمہارے چار ماہ اور دس دن پورے نہ ہو جائیں۔ سبیعہ کہتی ہیں: جب حضرت ابو السنابل نے یہ کہا تو میں اپنے کپڑے سنبھال کر شام کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے میں نے یہ مسئلہ دریافت کیا، آپ نے فرمایا: جیسے ہی میرا حمل وضع ہوا میری عدت پوری ہوگئی اور فرمایا: اگر میں چاہوں تو دوسرا نکاح کر سکتی ہوں، ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ اگر کوئی عورت وضع حمل ہوتے ہی دوسرا نکاح کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، خواہ اس وقت اس کا خون جاری ہو، البتہ اس کا شوہر پاک

ہونے سے پہلے اس سے مقاربت نہیں کر سکتا۔

۳۷۰۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اجْتَمَعَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُمَا يَذْكُرَانِ الْمَرْأَةَ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عِدَّتُهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلَا يَتَنَازَعَانِ ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ وَإِنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ.

البخاري(٤٩٠٩)الترمذي(١١٩٤)النسائي(٣٥١١-٣٥١٥)

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے اس مسئلہ پر گفتگو کر رہے تھے کہ اگر کسی عورت کے شوہر کی وفات کے چند روز بعد اس کا حمل وضع ہو جائے تو آیا اس کی عدت پوری ہو گی یا نہیں؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: اس کی عدت وہ مدت ہے جو دو مدتوں (عدت وفات اور وضع حمل کا زمانہ) میں نسبتاً زیادہ ہو اور ابو سلمہ کہہ رہے تھے کہ وضع حمل کے بعد اس کی عدت پوری ہو جاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں، پھر انہوں نے حضرت ابن عباس کے غلام کریب کو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا کریب نے آ کر یہ بتلایا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ فرمایا ہے کہ حضرت سبیعہ اسلمیہ کو اپنے شوہر کی وفات کے چند روز بعد نفاس آ گیا (یعنی بچہ پیدا ہو گیا) انہوں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے انہیں نکاح کرنے کی اجازت دے دی۔

۳۷۰۸- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ اللَّيْثَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَلَمْ يُسَمِّ كُرَيْبًا.

سابقہ حوالہ(۳۷۰۷)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس میں لیث کی روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں کسی کو روانہ کیا اور کریب کا ذکر نہیں ہے۔

۹- بَابُ وُجُوبِ الْإِحْدَادِ فِي عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَتَحْرِيمِهِ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

بیوہ عورت کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ کی حرمت

۳۷۰۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ فَدَعَتْ

حمید بن نافع کہتے ہیں کہ زینب بنت ابی سلمہ نے انہیں یہ تین احادیث بیان کی ہیں، حضرت زینب کہتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت ام حبیبہ نے پیلے رنگ کی ایک خوشبو منگائی اور ایک

ثُمَّ دَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ
جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ
مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ
لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ
فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ
ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ
وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
سَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ جَاءَتِ
امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي
تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا ثُمَّ
قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ
فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ
فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا
دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا
شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ
طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ
فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ
أَوْ غَيْرِهِ. البخاري (١٢٨٠-١٢٨١-١٢٨٢-٥٣٣٤-٥٣٣٥-
٥٣٣٦-٥٣٣٩-٥٣٤٥-٥٧٠٦) ابوداؤد (٢٢٩٩) الترمذي
(١١٩٥-١١٩٦-١١٩٧) النسائي (٣٥٠٠-٣٥٠١-٣٥٠٢-
٣٥٢٧-٣٥٣٣-٣٥٣٤-٣٥٣٥-٣٥٤٠-٣٥٤١) ابن ماجه
(٢٠٨٤)

باندی نے وہ خوشبو ان کے رخساروں پر لگائی (وہ پیلے رنگ کی جسم سے چپکنے والی خوشبودار کوئی چیز تھی) پھر انہوں نے کہا: قسم بخدا! مجھے اس خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان لائی ہو اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ خاوند کی موت پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ حضرت زینب کہتی ہیں کہ پھر میں ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی، جب ان کے بھائی فوت ہوئے تو انہوں نے خوشبو منگا کر لگائی۔ پھر انہوں نے کہا: قسم بخدا! مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں ہے، البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ آپ نے منبر پر تشریف فرما ہو کر فرمایا: جو عورت اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائی ہو، اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے، حضرت زینب کہتی ہیں کہ میں نے اپنی ماں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا ہے، وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر کہا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کا شوہر فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ ڈال سکتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا: نہیں، پھر فرمایا: یہ سوگ چار ماہ دس دن تک ہے زمانہ جاہلیت میں تو تم سال پورا ہونے کے بعد مینگنی پھینکا کرتی تھیں۔ حمید نے حضرت زینب سے پوچھا کہ مینگنی پھینکنے کا کیا مطلب ہے؟ حضرت زینب نے فرمایا: کہ زمانہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مر جاتا تھا تو وہ ایک تنگ مکان میں چلی جاتی تھی، خراب کپڑے پہنتی اور خوشبو وغیرہ نہ لگاتی تھی۔ جب اس طرح ایک سال گزر جاتا تو اس کے پاس ایک گدھا، بکری یا کوئی اور جانور یا پرندہ لایا جاتا تو وہ اس پر ہاتھ پھیرتی، اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جس پر وہ ہاتھ پھیرتی تھی وہ مر جاتا تھا پھر وہ اس مکان سے باہر آتی اس کو مینگنی دی جاتی جس کو پھینک دیتی، پھر اس کے بعد وہ خوشبو یا کسی اور چیز کا

استعمال کرتی۔

۳۷۱۰- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ حَمِيمٌ لِأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ إِنَّمَا أَصْنَعُ هٰذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَحَدَّثَتْهُ زَيْنَبُ عَنْ أُمِّهَا وَعَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ۔ سابقہ حوالہ(۳۷۰۹)

حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہے کہ جب حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کسی رشتہ دار کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے پیلے رنگ کی خوشبو منگا کر اپنی کلائیوں پر لگائی اور انہوں نے کہا: میں یہ اس لیے کر رہی ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو عورت بھی اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتی ہو اس کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے، البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔ حضرت زینب نے اس حدیث کو اپنی والدہ یا نبی ﷺ کی زوجہ حضرت زینب یا ازواج مطہرات میں سے کسی سے روایت کیا۔

۳۷۱۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَكُونُ فِي شَرِّ بَيْتِهَا فِي أَحْلَاسِهَا أَوْ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا فِي بَيْتِهَا حَوْلًا فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ أَفَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔ سابقہ حوالہ(۳۷۰۹)

حضرت زینب بنت ام سلمہ، اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے کہا کہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا، اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی اور لوگوں کو اس کی آنکھوں میں (بشدت مرض) کا خدشہ ہوا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سرمہ لگانے کی اجازت طلب کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (پہلے) تم بدترین کوٹھڑی میں چلی جاتی تھیں اور ایک برس تک بدترین چادر پہنے رہتی تھیں اور ایک سال کے بعد جب کوئی کتا گزرتا تو اس پر مینگنی مار کر باہر آتی تھیں، اب تم سے چار ماہ دس دن بھی نہیں ٹھہرا جاتا۔

۳۷۱۲- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِالْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَحَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُخْرَى مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُسَمِّهَا زَيْنَبَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ۔ سابقہ حوالہ(۳۷۰۹)

ایک اور سند سے حمید بن نافع حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یا نبی ﷺ کی کسی دوسری زوجہ سے دونوں حدیثیں حسب سابق بیان کرتے ہیں لیکن اس میں محمد بن جعفر کی روایت کی طرح حضرت زینب کا ذکر نہیں ہے۔

۳۷۱۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا تَذْكُرَانِ أَنَّ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی آنکھ میں تکلیف ہے، وہ اس میں سرمہ ڈالنا چاہتی

امْرَأَةٌ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ ابْنَةً لَهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحَلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

سابقہ حوالہ (٣٧٠٩)

ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے تم سال بھر کے بعد مینگنی پھینکا کرتی تھیں، یہ تو صرف چار مہینے اور دس دن ہیں۔

٢٧١٤- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا أَتَى أُمَّ حَبِيبَةَ نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ كُنْتُ عَنْ هَذَا غَنِيَّةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. سابقہ حوالہ (٣٧٠٩)

حضرت زینب بنت ابی سلمہ بیان کرتی ہیں کہ جب ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کی خبر آئی تو آپ نے تیسرے دن خوشبو منگا کر اپنے ہاتھوں اور رخساروں پر لگائی۔ اور فرمایا: مجھے اس کی حاجت نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائی ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ اپنے خاوند (کی موت) پر چار ماہ دس دن سوگ کرے۔

٢٧١٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ حَفْصَةَ أَوْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَوْ عَنْ كِلْتَيْهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَوْ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا.

النسائی (٣٥٠٣) ابن ماجہ (٢٠٨٦)

نافع کہتے ہیں کہ صفیہ بنت ابی عبید نے حضرت حفصہ یا حضرت عائشہ یا ان دونوں سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان لائی ہو یا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائی ہو اس کے لیے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے سوائے اس کے خاوند کے۔

٢٧١٦- وَحَدَّثَنَاهُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ نَافِعٍ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ اللَّيْثِ مِثْلَ رِوَايَتِهِ. سابقہ حوالہ (٢٧١٥)

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت منقول ہے۔

٢٧١٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَا نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ دِينَارٍ وَزَادَ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

حضرت حفصہ بنت عمر، رسول اللہ ﷺ کی زوجہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ یہ حدیث بھی مثل سابق ہے۔

سابقہ حوالہ (۳۷۱۵)

۳۷۱۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

ایک اور سند سے صفیہ بنت ابی عبید نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات سے حسب سابق روایت کی ہے۔

سابقہ حوالہ (۳۷۱۵)

۳۷۱۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔

ابن ماجہ (۲۰۸۵)

۳۷۲۰- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ. البخاری (۳۱۳-۵۳۴۲)
ابوداؤد (۲۳۰۲-۲۳۰۳) النسائی (۳۵۳۶) ابن ماجہ (۲۰۸۷)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت تین دن سے زیادہ میت پر سوگ نہ کرے البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے، رنگ کے کپڑے نہ پہنے رنگین بنے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہے، سرمہ لگائے نہ خوشبو لگائے البتہ حیض سے طہارت کے وقت کچھ خوشبو لگا سکتی ہے۔

۳۷۲۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا عِنْدَ أَدْنَى طُهْرِهَا نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ. سابقہ حوالہ (۳۷۲۰)

ایک اور سند سے بھی ایسی حدیث مروی ہے جس میں ہے کہ حیض سے طہارت کے وقت کچھ خوشبو لگا سکتی ہے۔

۳۷۲۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَقَدْ رُخِّصَ لِلْمَرْأَةِ فِي طُهْرِهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے، البتہ شوہر پر چار ماہ دس دن سوگ کا حکم ہے۔ سرمہ لگائیں نہ خوشبو لگائیں، نہ رنگا ہوا کپڑا پہنیں۔ البتہ عورت جب حیض سے غسل کرے تو خوشبو دار چیز سے غسل کرنے کی اجازت ہے۔

البخاری (۳۱۳-۵۳٤۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

١٩ - كِتَابُ اللِّعَانِ

٣٧٢٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

البخاری (٤٢٣ - ٤٧٤٥ - ٤٧٤٦ - ٥٢٥٩ - ٥٣٠٨ - ٥٣٠٩ - ٦٨٥٤ - ٧١٦٥ - ٧١٦٦ - ٧٣٠٤) ابوداود (٢٢٤٥ - ٢٢٥٢ ٢٢٤٧) النسائی (٣٤٠٢) ابن ماجہ (٢٠٦٦)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

لعان کرنے کا بیان

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عویمر عجلانی حضرت عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور کہا: اے عاصم! یہ بتاؤ کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ اس مرد کو قتل کر دے (اور اگر وہ ایسا کرے) تو تم اس شخص کو قتل کر دو گے پھر وہ کیا کرے؟ اے عاصم! تم میری خاطر رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کرو۔ حضرت عاصم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ معلوم کیا، رسول اللہ ﷺ نے ایسے مسائل کا دریافت کرنا برا سمجھا اور ان کی مذمت کی، رسول اللہ ﷺ کا یہ جواب حضرت عاصم پر شاق گزرا، جب حضرت عاصم اپنے گھر پہنچے تو ان کے پاس حضرت عویمر آئے اور پوچھا: اے عاصم! رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ حضرت عاصم نے حضرت عویمر سے کہا: تم تمہارے پاس کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو سوال کیا تھا، آپ نے اس کو ناگوار سمجھا، حضرت عویمر نے کہا: بخدا! میں اس وقت تک باز نہیں آؤں گا جب تک کہ خود رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ نہ پوچھ لوں پھر حضرت عویمر لوگوں کی موجودگی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور کہا: یارسول اللہ! یہ بتلایئے کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو کیا اس کو قتل کر دے (اگر وہ ایسا کرے) تو آپ لوگ اس کو قتل کر دیں گے؟ پھر وہ کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل ہو گیا ہے، جاؤ اپنی بیوی کو لے کر آؤ" حضرت سہل کہتے ہیں کہ ان دونوں نے لعان کیا، میں بھی اس وقت لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا، جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے کہا: یارسول اللہ! میں نے اب اگر اس عورت کو اپنے پاس رکھا تو پھر میں

جھوٹا ہوں گا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے جواب دینے سے پہلے اس عورت کو تین طلاقیں دے دیں۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ پھر لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ رائج ہو گیا۔

۳۷۲۴- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا مِنْ بَنِي عَجْلَانَ أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَزَادَ فِيهِ قَالَ سَهْلٌ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا.

سابقہ حوالہ (۳۷۲۳)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عویمر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبیلہ بنو عجلان سے تھے، وہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، البتہ اس سند کے ساتھ حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضرت عویمر کا اپنی بیوی سے علیحدہ ہونا بعد میں لعان کرنے والوں میں رائج اور معمول بن گیا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ ان کی بیوی حاملہ تھی اور اس بچہ کو ماں کی طرف منسوب کیا گیا تھا، پھر یہ طریقہ ہو گیا کہ ایسا بچہ ماں کا وارث ہوتا تھا اور ماں اس کی وارث ہوتی تھی۔

۳۷۲۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَزَادَ فِيهِ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاكُمُ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ. سابقہ حوالہ (۳۷۲۳)

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا: یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو وہ کیا کرے؟ اس کے بعد وہی قصہ مروی ہے اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے کہ دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں بھی اس موقع پر موجود تھا اور اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ ارشاد کرنے سے پہلے اس نے اس عورت کو تین طلاقیں دے دیں اور نبی ﷺ کے سامنے اپنی بیوی سے علیحدہ ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: لعان کرنے والوں کے درمیان اس طرح علیحدگی ہوگی۔

۳۷۲۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمْرَةِ مُصْعَبٍ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِي قَالَ إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ صَوْتِي قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ مجھ سے مصعب بن زبیر کے زمانہ خلافت میں لعان کرنے والوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا ان میں تفریق کر دی جائے؟ سعید کہتے ہیں کہ مجھے اس کا جواب معلوم نہیں تھا۔ میں مکہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر گیا، میں نے لڑکے سے کہا: میرے لیے اجازت طلب کرو، اس نے کہا: وہ اس وقت سو رہے ہیں، حضرت ابن عمر نے میری آواز سن لی اور پوچھا: کیا ابن جبیر ہیں؟ میں نے

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَوَاللَّهِ مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةٌ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةً مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ قَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

کہا: جی! انہوں نے فرمایا: اندر آ جاؤ، بخدا! تم بغیر کسی ضروری کام کے اس وقت نہیں آئے ہو گے۔ میں اندر گیا اور دیکھا کہ انہوں نے ایک کمبل بچھایا ہوا تھا اور تکیہ سے ٹیک لگائی ہوئی تھی جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا: اے ابو عبدالرحمن! کیا لعان کرنے والوں میں تفریق کر دی جاتی ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا: سبحان اللہ! ہاں! سب سے پہلے جس نے اس کا سوال کیا وہ فلاں بن فلاں تھا، اس نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بتلایئے کہ اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کو بے حیائی کا کام کرتے دیکھے تو کیا کرے؟ اگر کسی سے کہے تو ایک بہت بڑی بات کہے گا اگر چپ رہے تو اتنی بڑی بات پر کیسے چپ رہے؟ نبی ﷺ خاموش رہے اور اس کا کوئی جواب نہیں دیا، بعد میں وہ شخص پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ سے جس چیز کا سوال کیا تھا وہ صورت حال اب مجھے خود پیش آ گئی ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور میں یہ آیت نازل فرمائی "وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ الآية" نبی ﷺ نے یہ آیت اس پر تلاوت فرمائی اور اس کو وعظ و نصیحت کی اور اس کو سمجھایا کہ دنیا کی سزا (حد قذف) آخرت کے عذاب سے ہلکی ہے۔ اس شخص نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے حق دے کر آپ کو بھیجا ہے میں نے اس پر جھوٹ نہیں باندھا۔ پھر آپ نے اس عورت کو بلایا اور اس کو وعظ و نصیحت کی اور فرمایا: دنیا کی سزا (حد زنا) آخرت کے عذاب سے ہلکی ہے۔ اس نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے یہ مجھ پر جھوٹی تہمت لگا رہا ہے۔ پھر آپ نے مرد سے ابتداء کی اور اس نے چار مرتبہ گواہی دی کہ بخدا! وہ سچا ہے اور پانچویں بار کہا: اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو، پھر آپ اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے، اس نے چار بار یہ گواہی دی کہ یہ جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ اگر یہ سچا ہو تو اس (عورت) پر اللہ کا غضب نازل ہو، پھر آپ نے دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔

وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عِيسَى

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت مصعب بن

بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔ الترمذی(۱۲۰۲-۳۱۷۸)النسائی(۳۴۷۳)

زبیر کے زمانہ خلافت میں مجھ سے لعان کرنے والوں کے بارے میں پوچھا گیا مجھے اس کا جواب معلوم نہیں تھا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا میں نے کہا: مجھے یہ بتلایئے کہ لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کی جائے گی؟ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۳۷۲۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيدَ ابْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

البخاری(۵۳۱۲-۵۳۵۰)ابوداؤد(۲۲۵۷)النسائی(۳۴۷۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: تمہارا حساب اللہ پر ہے تم میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے، تمہارا اس عورت پر اب کوئی حق نہیں ہے، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اور میرا مال؟ آپ نے فرمایا: اب مال میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے اگر تم سچے ہو تو وہ مال اس کی فرج کے عوض میں ہے اور اگر تم جھوٹے ہو تو مال کا مطالبہ بہت بعید ہے، زہیر کی سند میں کچھ تغیر و تبدل ہے۔

۳۷۲۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ۔ البخاری(۵۳۱۱-۵۳۱۲-۵۳۴۹)ابوداؤد(۲۲۵۸)النسائی(۳۴۷۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عجلان کے آدمی اور اس کی بیوی میں تفریق کر دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک کاذب ہے، پس کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟

۳۷۲۹- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا عَنِ اللِّعَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

سابقہ حوالہ(۳۷۲۸)

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لعان کے بارے میں سوال کیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حسب سابق روایت کی۔

۳۷۳۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِلْمِسْمَعِيِّ وَابْنِ مُثَنَّى قَالُوا نَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت مصعب بن زبیر نے لعان کرنے والوں میں تفریق نہیں کی۔ سعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کا ذکر کیا؟

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقْ مُصْعَبٌ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ. النسائی (۳٤۷٤)

انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے بنو عجلان کے فریقوں میں تفریق کر دی تھی۔

۳۷۳۱ - وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا مَالِكٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَفَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِأُمِّهِ.

البخاری (۵۳۱۵-٦۷٤۸) ابوداؤد (۲۲۵۹) الترمذی (۱۲۰۳)

النسائی (۳٤۷۷) ابن ماجہ (۲۰٦۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک شخص نے لعان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان تفریق کر دی اور بچے کو ماں کے ساتھ لاحق کر دیا۔

۳۷۳۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۸٦۰-۷۹۸۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری اور اس کی عورت کے درمیان لعان کرایا اور ان کے درمیان تفریق کر دی۔

۳۷۳۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا نَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. البخاری (۵۳۱٤)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۷۳٤ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّا لَيْلَةَ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ وَاللّٰهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ أَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُو فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کی شب مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک انصاری نے آ کر کہا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو پائے تو وہ کیا کرے؟ اگر وہ یہ بات کہے تو تم اس کو (حد قذف میں) کوڑے لگاؤ گے اور اگر اس کو قتل کرے تو تم اس کو (قصاص میں) قتل کر دو گے اور اگر وہ خاموش رہے تو سخت غیظ و غضب میں خاموش رہے گا، بخدا! میں رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلہ کا حل پوچھوں گا، دوسرے دن وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا اور کہا: اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو پائے اور یہ واقعہ ذکر کرے تو آپ لوگ اس کو کوڑے لگائیں گے اور اگر قتل

أَنْفُسُهُمْ هٰذِهِ الْآيَاتُ فَابْتُلِيَ بِهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ مَهْ فَأَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا أَدْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا. ابوداؤد (۲۲۵۳) ابن ماجہ (۲۰۶۸)

کر دے تو آپ لوگ اس کو قتل کر دیں گے اور اگر وہ خاموش رہے تو سخت غیظ و غضب میں خاموش رہے گا۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس مسئلہ کو کھول دے اور آپ دعا کرتے رہے حتیٰ کہ لعان کی آیت نازل ہو گئی (ترجمہ) ''وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس بجز ان کے اور کوئی گواہ نہیں ہے''۔ پھر وہ شخص اس مسئلہ سے دوچار ہو گیا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی بیوی کو لے کر آیا اور ان دونوں نے لعان کیا۔ مرد نے چار مرتبہ یہ گواہی دی کہ بخدا! وہ سچوں میں سے ہے اور پانچویں مرتبہ لعنت کرتے ہوئے کہا: اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو، پھر عورت نے لعان کرنا شروع کیا اور کہا: یہ جھوٹوں میں سے ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: رک جا! (ذرا سوچ کر لعان کر) وہ عورت نہیں مانی اور اس نے لعان کیا جب وہ دونوں چلے گئے تو آپ نے فرمایا: اس کے ہاں سیاہ فام اور گھنگریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوگا اور اس کے ہاں سیاہ فام گھنگریالے بالوں والا ہی بچہ پیدا ہوا۔

ف: اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی سے مطلع فرمایا تھا کہ اس کے ہاں ایسا بچہ پیدا ہوگا یا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی قوت کشفیہ دی تھی جس سے آپ مستقبل میں ہونے والے واقعات کو جان لیتے تھے۔ علماء اہل سنت جو آپ کے بارے میں علم غیب کے قائل ہیں اس کا یہی مطلب ہے۔

۳۷۳۵- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (۳۷۳۴)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۳۷۳۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَأَنَا أُرٰى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ فَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ فَلَاعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے اس خیال سے پوچھا کہ انہیں معلوم ہوگا انہوں نے کہا کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی جو حضرت براء بن مالک کے اخیافی بھائی تھے اور یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اسلام میں لعان کیا، انہوں نے اس عورت سے لعان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عورت کو دیکھتے رہنا، اگر اس کے ہاں سفید رنگ کا سیدھے بالوں اور سرخ آنکھوں والا بچہ پیدا ہوا تو وہ ہلال بن

جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ.

النسائی (۳۴٦۸-۳۴٦۹)

اسی کا ہے اور اگر سرگیں آنکھوں اور گھنگریالے بال، پتلی پنڈلیوں والا بچہ ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے، حضرت انس کہتے ہیں کہ اس کے ہاں سرگیں آنکھوں، گھنگریالے بال اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوا۔

۳۷۳۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيَّانِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رُمْحٍ قَالَا أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ.

البخاری (۵۳۱۰-۵۳۱٦-٦۸۵٦) النسائی (۳۴۷۰-۳۴۷۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے لعان کا تذکرہ کیا گیا۔ حضرت عاصم بن عدی نے اس سلسلہ میں کچھ کہا پھر چلے گئے پھر ان کے پاس ان کے قبیلہ کا ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کے پاس ایک اجنبی مرد کو پایا ہے، حضرت عاصم کہنے لگے: میں اپنی بات کی وجہ سے اس معاملہ میں پڑا، وہ اس شخص کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور رسول اللہ ﷺ کو بتلایا کہ اس شخص نے اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو دیکھا ہے، یہ شخص زرد رو، دبلا پتلا اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس شخص کے ساتھ اس نے اپنی بیوی کو متہم کیا تھا، بھری بھری پنڈلیوں والا، گندمی رنگت والا اور فربہ بدن تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اس مسئلہ کا حل بیان فرما پھر اس عورت کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا وہ اس شخص کے مشابہ تھا جس پر اس شخص نے تہمت لگائی تھی، پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپس میں لعان کیا۔ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے حضرت ابن عباس سے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر گواہوں کے کسی عورت کو سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: نہیں! وہ عورت تو وہ تھی جو اسلام لانے کے بعد علی الاعلان بدکاری کرتی تھی۔

۳۷۳۸- وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ قَالَ جَعْدًا قَطَطًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لعان کرنے والوں کا تذکرہ کیا گیا، باقی روایت حسب سابق ہے صرف اتنا اضافہ ہے کہ جس شخص کے ساتھ تہمت لگائی گئی تھی وہ فربہ جسم اور سخت گھنگریالے بالوں والا تھا۔

سابقہ حوالہ (٣٧٣٧)

٣٧٣٩ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ أَهُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا. البخاري (٦٨٥٥-٧٢٣٨) ابن ماجه (٢٥٦٠)

عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے لعان کرنے والوں کا ذکر کیا گیا تو ابن شداد نے کہا: کیا یہ وہی تھے جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی شخص کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: نہیں وہ عورت علی الاعلان بدکاری کرتی تھی۔

٣٧٤٠ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ. ابوداود (٤٥٣٢) ابن ماجه (٢٦٠٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ بتلائیے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پائے تو کیا اس کو قتل کر دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! حضرت سعد نے کہا: کیوں نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے (اس کو قتل کر دینا چاہیے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو تمہارے سردار کیا کہہ رہے ہیں؟

٣٧٤١ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَ نَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ نَعَمْ. ابوداود (٤٥٣٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاؤں تو کیا میں اس کو اتنی مہلت دوں گا کہ چار گواہ لے کر آؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں!

٣٧٤٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمَسَّهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو دیکھوں تو کیا میں اسے اس وقت تک ہاتھ نہ لگاؤں جب تک کہ چار گواہ نہ لے آؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے کہا: ہرگز نہیں قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں تو اس سے پہلے اس کو تلوار سے قتل کر دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! تمہارے سردار کیا کہہ

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ تحفۃ الاشراف (۱۲۶۷۷)

رہے ہیں یہ غیرت دار ہے، میں اس سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔

۳۷۴۳ - وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ عَنْهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ اللَّهُ الْمُرْسَلِينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ. البخاری (۶۸۴۶-۷۴۱۶)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اگر میں نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا تو میں بغیر کسی چشم پوشی کے تلوار سے اس کا سر اڑا دوں گا۔ نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو، قسم بخدا! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی غیرت کے سبب سے بے حیائی کے تمام ظاہری اور باطنی کاموں کو حرام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی عذر کو قبول کرنے والا نہیں' اسی لیے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو بھیجا ہے جو بشارت دینے والے ہیں اور ڈرانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو تعریف پسند نہیں ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

۳۷۴۴ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ غَيْرَ مُصْفِحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ. سابقہ حوالہ (۳۷۴۳)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس میں "غَيْرَ مُصْفِحٍ" ہے اور "عَنْهُ" نہیں ہے۔

۳۷۴۵ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنَّى أَتَاهَا ذَلِكَ قَالَ عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ. ابوداود (۲۲۶۰) الترمذی (۲۱۲۸) النسائی (۳۴۷۸) ابن ماجہ (۲۰۰۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بنو فزارہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری بیوی کے ہاں ایک سیاہ فام لڑکا پیدا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ کہا: ہاں! فرمایا: وہ کس رنگ کے ہیں؟ اس نے کہا: سرخ رنگ کے ہیں! آپ نے فرمایا: کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟ اس نے کہا: ان میں خاکی رنگ کا بھی ہے، آپ نے فرمایا: وہ کہاں سے آ گیا؟ اس نے کہا: شاید (اس اونٹ کے آباؤ اجداد کی) کسی رگ نے اس کو گھسیٹ لیا' آپ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تیرے بچے میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ گھسیٹ لیا ہو۔

٣٧٤٦ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَدَتِ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ.

ابوداؤد(٢٢٦١) النسائی(٣٤٧٩)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے مگر معمر کی روایت میں یہ زیادتی ہے کہ ایک شخص نے در پردہ اپنے نسب کی نفی کرتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ! میری بیوی نے ایک سیاہ فام لڑکا جنا ہے اور اس حدیث کے آخر میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو نسب منفی کرنے کی اجازت نہیں دی۔

٣٧٤٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنَّى هُوَ قَالَ لَعَلَّهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَهٰذَا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ. بخاری(٧٣١٤) ابوداؤد(٢٢٦٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی نے حاضر ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میری بیوی نے ایک کالے رنگ کے لڑکے کو جنا ہے میں اس کو اپنا لڑکا نہیں مانتا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ! آپ نے فرمایا: ان کا کیا رنگ ہے؟ اس نے کہا: سرخ رنگ کے ہیں، آپ نے فرمایا: کیا ان میں کوئی خاکی بھی ہے؟ اس نے کہا: ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کہاں سے آ گیا؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! شاید کسی رگ نے اس کو کھینچ لیا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید اس کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

٣٧٤٨ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَيْنٌ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. مسلم تحفۃ الاشراف(١٥٤٩٨)

ایک اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ نے رسول اللہ ﷺ سے حسب سابق روایت بیان کی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٢٠- كِتَابُ الْعِتْقِ

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

٣٧٤٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مشترک غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دے درآں حالیکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو تو کسی عادل سے غلام کی متوسط قیمت لگوا

حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ.

البخاری(۲۵۲۳)مسلم(۴۳۰۱)ابوداؤد(۳۹۴۰)ابن ماجہ (۲۵۲۸)

کر دوسرے شریکوں کو ان کے حصہ کی قیمت ادا کی جائے گی اور اس کی طرف سے غلام آزاد کر دیا جائے گا اور اگر اس شخص کے پاس اتنا پیسہ نہ ہو تو جس قدر غلام اس نے آزاد کیا تھا اتنا ہی آزاد ہوگا۔

۳۷۵۰ - وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح قَالَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح قَالَ وَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ح قَالَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.

البخاری(۲۵۲۵-۲۵۵۳-۲۴۹۱-۲۵۲۴)مسلم(۴۳۰۲-۴۳۰۳-۴۳۰۴)ابوداؤد(۳۹۴۴)

امام مسلم نے آٹھ سندوں کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حسب سابق حدیث روایت کی۔

۱ - بَابُ ذِكْرِ سِعَايَةِ الْعَبْدِ

غلام کے سعی کرنے کا بیان

۳۷۵۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ.

البخاری(۲۴۹۲-۲۵۰۴-۲۵۲۶-۲۵۲۷)مسلم(۴۳۰۷-۴۳۱۰)ابوداؤد(۳۹۳۴-۳۹۳۹)الترمذی(۱۳۴۸-۱۳۴۸م) ابن ماجہ(۲۵۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی حصہ دار اس غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دے جس میں ایک اور شخص بھی شریک ہے تو وہ دوسرے کے حصہ کا ضامن ہوگا۔

۳۷۵۲ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا کسی غلام میں حصہ ہو اور وہ اپنا حصہ آزاد کر دے تو اگر آزاد کرنے والے کا مال ہے تو غلام کا بقیہ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ. سابقہ حوالہ (۳۷۵۱)

حصہ اس کے مال سے آزاد کر دیا جائے گا اور اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو (اس بقیہ حصہ کے بدلے میں) غلام سے محنت مزدوری کرائی جائے گی اور اس پر مشقت نہیں ڈالی جائے گی۔

۳۷۵۳- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ. سابقہ حوالہ (۳۷۵۱)

ایک اور سند سے یہ روایت منقول ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اگر آزاد کرنے والے کے پاس مال نہیں ہو گا تو غلام کی منصفانہ قیمت لگوا کر غلام سے آسانی کے ساتھ محنت مزدوری کرا کر اس شخص کا حصہ ادا کیا جائے گا جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا تھا۔

۳۷۵۴- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ. سابقہ حوالہ (۳۷۵۱)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس حدیث میں بھی یہ ہے کہ اس کی منصفانہ قیمت لگوائی جائے گی۔

۲- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

ولاء صرف آزاد کرنے والے کا حق ہے

۳۷۵۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. بخاری (۲۱۵٦-۲۱٦۹-۲۵٦۲-٦۷۵۷) ابوداؤد (۲۹۱۵) النسائی (٤٦۵۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارادہ کیا کہ ایک باندی کو خرید کر آزاد کر دیں، باندی کے مالکوں نے کہا ہم باندی کو اس شرط پر فروخت کریں گے کہ اس کی ولاء ہمارے لیے ہو گی۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں:) میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو خریدنے سے مت رکو، ولاء صرف آزاد کرنے والے کا حق ہے۔

۳۷۵٦- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا بَالُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اپنی مکاتبت میں مدد طلب کرنے کے لیے آئیں اس وقت تک انہوں نے اپنی مکاتبت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا، حضرت عائشہ نے فرمایا: اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر انہوں نے پسند کیا تو میں تمہاری مکاتبت کی ساری رقم ادا کر دوں گی، بشرطیکہ تمہاری ولاء پر میرا حق ہو۔ حضرت بریرہ نے اس کا اپنے مالکوں سے ذکر کیا، انہوں نے ولاء پر حضرت عائشہ کا حق ماننے سے انکار کیا اور انہوں نے کہا: اگر حضرت عائشہ چاہیں تو ثواب کی نیت سے تم کو خرید کر آزاد کر دیں اور

أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ. البخاري (٢٥٦١-٢٧١٧) ابوداؤد (٣٩٢٩) الترمذي (٢١٢٤) النسائي (٤٦٦٩-٤٦٧٠)

تمہاری ولاء پر ہمارا حق ہوگا۔ حضرت عائشہ نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا: تم اس کو خرید کر آزاد کر دو، ولاء پر آزاد کرنے والے کا حق ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ یہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں ہو اس کا پورا کرنا لازم نہیں ہے خواہ اس نے ایسی سو شرطیں کیوں نہ لگائی ہوں، اللہ تعالیٰ کی عائد کی ہوئی شرط ہی پوری کی جانے کی حقدار ہے اور وہی مضبوط شرط ہے۔

ف: اگر غلام یا لونڈی آزاد ہونے کے بعد کچھ ترکہ چھوڑ کر فوت ہو جائے اور پھر اس کے ذوی الفروض اور عصبات نسبیہ وارث نہ ہوں تو اس کا ترکہ آزاد کرنے والے کو دے دیا جاتا ہے اس کو ولاء کہتے ہیں اور آزاد کرنے والے کو عصبہ سببی کہا جاتا ہے۔
مکاتب سے یہ مراد ہے کہ مالک غلام سے یہ کہے کہ مجھے اتنی رقم لا کر دو تو میں تم کو آزاد کر دوں گا، حضرت بریرہ مکاتبت کی اس رقم میں مدد طلب کرنے کے لیے حضرت عائشہ کے پاس گئی تھیں۔

٣٧٥٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ. البخاري (٢٥٦٠)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس بریرہ آئیں اور کہنے لگیں کہ اے عائشہ! میرے مالکوں نے مجھے اس شرط پر مکاتب کیا ہے کہ میں نو سال تک ہر سال ایک اوقیہ (چالیس درہم) ادا کروں، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے البتہ اتنا اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا: ان کے کہنے کی وجہ سے تم اپنے ارادے کو مت چھوڑو، تم اس کو خرید کر آزاد کر دو، پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور پھر فرمایا: اما بعد۔

٣٧٥٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلِي كَاتَبُونِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي تِسْعِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقُلْتُ لَهَا إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَأَتَتْنِي فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَانْتَهَرْتُهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ نے مجھ سے آ کر کہا کہ میرے مالکوں نے مجھے نو اوقیہ پر مکاتب کیا ہے بایں طور کہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کیا جائے۔ آپ اس میں میری مدد کریں، حضرت عائشہ نے فرمایا: اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں یک مشت یہ رقم ادا کر کے تم کو آزاد کر دوں، لیکن ولاء پر میرا حق ہوگا، بریرہ نے اس بات کا اپنے مالکوں سے ذکر کیا، انہوں نے انکار کیا اور کہا: ولاء ہماری ہوگی، بریرہ نے آ کر مجھے یہ بتایا، میں نے اس کو جھڑکا اور کہا:

فَقَالَتْ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشِيَّةً فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. البخاری (۲۵۶۳)

بخدا! ایسا نہیں ہوگا، رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر مجھ سے ماجرا پوچھا، میں نے آپ کو یہ واقعہ سنایا، آپ نے فرمایا: اس کو خرید کر آزاد کر دو اور ولاء کو ان کے حق میں مشروط کر دو، ولاء اس کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرے، میں نے ایسا کیا، پھر شام کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق حمد و ثناء کی پھر حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ ایسی شرطیں عائد کر رہے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہے اور جو شرط کتاب اللہ میں نہ ہو وہ باطل ہے خواہ ایسی سو شرطیں ہوں، اللہ کی کتاب زیادہ حقدار ہے اور اللہ تعالیٰ کی شرط زیادہ مضبوط ہے، تم میں سے بعض لوگوں کا کیا حال ہے جو کہتے ہیں: فلاں شخص کو آزاد کر دو اور ولاء ہماری ہوگی، ولاء کا مستحق صرف آزاد کرنے والا ہے۔

۳۷۵۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ أَمَّا بَعْدُ.

البخاری (۲۵۶۳) ابوداؤد (۲۲۳۳) الترمذی (۱۱۵۴) النسائی (۳۴۵۱) ابن ماجہ (۲۵۲۱)

یہ حدیث کچھ اور اسانید سے بھی مروی ہے، اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر غلام تھے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرہ کو اختیار دیا (کہ وہ اس کے نکاح میں رہیں یا نہ رہیں) حضرت بریرہ نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا اور اگر ان کے شوہر آزاد ہوتے تو ان کو اختیار نہ دیتے۔ اس حدیث میں اما بعد کا لفظ نہیں ہے۔

۳۷۶۰- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَعَتَقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَكَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهْدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت بریرہ کے واقعہ سے تین مسائل معلوم ہوئے، ان کے مالکوں نے ان کو بیچنے کا ارادہ کیا اور ولاء کو اپنے حق میں رکھنے کی شرط عائد کی، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: اس کو خرید کر آزاد کر دو، کیونکہ ولاء پر آزاد کرنے والے کا حق ہے اور وہ آزاد کر دی گئیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا تو انہوں نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا اور لوگ بریرہ کو صدقہ دیتے تھے اور بریرہ وہ چیزیں ہمیں ہدیہ دے دیتی تھیں میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: یہ چیزیں

ان پر صدقہ ہیں اور تمہارے لیے ہدیہ ہیں سو ان کو کھالیا کرو۔

مشکوٰۃ، سابقہ حوالہ (۲٤٨٤)

۳۷٦١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. سابقہ حوالہ (۲٤٨٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے انصار کے کچھ لوگوں سے بریرہ کو خرید لیا انہوں نے ولاء کی شرط عائد کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولاء اس کا حق ہے جو ولی نعمت ہو اور رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا، کیونکہ بریرہ کے خاوند غلام تھے اور بریرہ نے حضرت عائشہ کو گوشت ہدیۃً دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس گوشت سے ہمارے لیے بھی پکاتیں تو بہتر ہوتا، حضرت عائشہ نے کہا: یہ بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے، آپ نے فرمایا: اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

۳۷٦٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمٌ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ هٰذَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا أَدْرِي. سابقہ حوالہ (۳۷٦١)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے آزاد کرنے کے لیے بریرہ کو خریدنا چاہا مگر ان کے مالکوں نے کہا کہ ان کی ولاء ہمارے لیے ہوگی، حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو خرید کر آزاد کردو۔ ولاء پر آزاد کرنے والے کا حق ہے اور رسول اللہ ﷺ کو گوشت ہدیۃً دیا گیا، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یہ گوشت بریرہ پر صدقہ کیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور بریرہ کو اختیار دیا گیا۔ عبدالرحمٰن نے کہا: اس کا خاوند آزاد تھا' شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن سے اس کے خاوند کے بارے میں پھر پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم۔

۳۷٦٣ - وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (۳۷٦١)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۳۷٦٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هِشَامٍ قَالَ ابْنُ مُثَنًّى نَا مُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ أَبُو هِشَامٍ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.
النسائی (۳٤٥٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا۔

۳۷٦٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

أخبرني مالك بن أنس عن ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله تعالى عنها أنها قالت كان في بريرة ثلاث سنن خيرت على زوجها حين عتقت وأهدي لها لحم فدخل علي رسول الله ﷺ والبرمة على النار فدعا بطعام فأتي بخبز وأدم من أدم البيت فقال ألم أر برمة على النار فيها لحم فقالوا يا رسول الله ذلك لحم تصدق به على بريرة فكرهنا أن نطعمك منه فقال هو عليها صدقة وهو منها لنا هدية وقال النبي ﷺ فيها إنما الولاء لمن أعتق.

سابقہ حوالہ (٢٤٨٦)

بریرہ سے تین مسائل معلوم ہوئے، بریرہ جب آزاد کی گئیں تو انہیں ان کے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا اور بریرہ کو گوشت ہدیۃً دیا گیا، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے وہاں ہانڈی آگ پر رکھی ہوئی تھی، آپ نے کھانا منگایا، آپ کو روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا، آپ نے فرمایا: کیا میں آگ پر چڑھی ہوئی دیگچی میں گوشت نہیں دیکھ رہا؟ حاضرین نے کہا: یا رسول اللہ! یہ گوشت بریرہ پر صدقہ کیا گیا تھا اور ہم نے آپ کو صدقہ میں سے کھلانا پسند نہیں کیا، آپ نے فرمایا: یہ اس کے حق میں صدقہ ہے اور ہمارے حق میں اس کی طرف سے ہدیہ ہے اور نبی ﷺ نے بریرہ کے واقعہ ہی میں فرمایا تھا: ولاء صرف آزاد کرنے والے کا حق ہے۔

٣٧٦٦- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا خالد بن مخلد عن سليمان بن بلال قال حدثني سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال أرادت عائشة رضي الله تعالى عنها أن تشتري جارية تعتقها فأبى أهلها إلا أن يكون لهم الولاء فذكرت ذلك لرسول الله ﷺ فقال لا يمنعك ذلك فإنما الولاء لمن أعتق.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٦٧٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک باندی خرید کر آزاد کرنا چاہی مگر ان کے مالکوں نے حق ولاء کے بغیر بیچنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: تم اپنا ارادہ مت چھوڑو کیونکہ ولاء پر صرف آزاد کرنے والے کا حق ہے۔

٣- باب النهي عن بيع الولاء وهبته

ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے کی ممانعت

٣٧٦٧- وحدثنا يحيى بن يحيى التميمي قال أنا سليمان بن بلال عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الولاء وعن هبته قال إبراهيم سمعت مسلم بن الحجاج يقول الناس كلهم عيال على عبد الله بن دينار في هذا الحديث.

مسلم تحفۃ الاشراف (٧١٨٦)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع کر دیا، ابراہیم کہتے ہیں کہ مسلم بن حجاج نے کہا: اس حدیث میں تمام لوگ عبداللہ بن دینار کے شاگرد ہیں۔

٣٧٦٨- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب قالا نا ابن عيينة ح قال وحدثنا يحيى بن أيوب وقتيبة وابن حجر قالوا نا إسماعيل بن جعفر ح قال وحدثنا ابن نمير قال نا أبي قال نا سفيان بن سعيد ح قال وحدثنا ابن مثنى قال نا محمد بن جعفر قال نا

امام مسلم نے پانچ سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر سے نبی ﷺ کا مذکور الصدر ارشاد روایت کیا، البتہ عبید اللہ کی سند میں صرف بیع کا ذکر ہے ہبہ کا ذکر نہیں ہے۔

شُعْبَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ الثَّقَفِيَّ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ إِلَّا الْبَيْعُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْهِبَةَ.

البخاري(٦٧٥٦-٢٥٣٤)ابوداود(٢٩١٩)الترمذي(٢١٢٦)

(١٢٣٦)النسائي(٤٦٧١-٤٦٧٣)ابن ماجه(٢٧٤٧)

٤- بَابُ تَحْرِيمِ تَوَلِّي الْعَتِيقِ غَيْرَ مَوَالِيهِ

آزادشدہ کو اپنے مولیٰ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرنے کی ممانعت

٣٧٦٩- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُولَهُ ثُمَّ كَتَبَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ أَنْ يَتَوَلّٰى مَوْلٰى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ثُمَّ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ لَعَنَ فِي صَحِيفَتِهِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ. النسائي(٤٨٤٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لکھا کہ ہر قبیلہ پر اس کی دیت واجب ہے پھر فرمایا: کسی مسلمان کے آزادشدہ غلام کے لیے آزاد کرنے والے کی اجازت کے بغیر دوسرے کا مولیٰ بننا جائز نہیں ہے۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ آپ نے ایسا کرنے والے پر اپنی کتاب میں لعنت لکھی ہے۔

٣٧٧٠- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. مسلم تحفة الاشراف(١٢٧٨٢)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے آزاد کرنے والوں کی اجازت کے بغیر اپنے آپ کو کسی قوم کی طرف منسوب کرے، اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی لعنت ہے، اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

٣٧٧١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ.

سابقہ حوالہ(٣٣١٧)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے آزاد کرنے والوں کی اجازت کے بغیر اپنے آپ کو کسی قوم کی طرف منسوب کرے، اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

٣٧٧٢- وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ وَالٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ.

ایک اور سند سے بھی حسب سابق روایت ہے البتہ "مَنْ تَوَلّٰی" کی جگہ "مَنْ وَالٰی" کے الفاظ ہیں۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۴۰۹)

۳۷۷۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.

سابقہ حوالہ (۳۳۱۴)

ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ میں فرمایا: جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ ہم کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا کوئی اور کتاب پڑھتے ہیں تو وہ جھوٹ بولتا ہے، وہ صحیفہ حضرت علی کی تلوار کی میان سے لٹکا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: اس صحیفہ میں تو اونٹوں کی عمروں کا ذکر ہے اور زخموں کی دیت کا بیان ہے اور اس میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ مدینہ عیر سے لے کر ثور تک حرم ہے جو شخص مدینہ میں عبادت کا کوئی نیا طریقہ وضع کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے، اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا نہ نفل اور تمام مسلمانوں کا ذمہ واحد ہے، ایک ادنیٰ مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے اور جو شخص اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کی طرف کرے یا اپنے مولیٰ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی تمام انسانوں اور فرشتوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

۵- بَابُ فَضْلِ الْعِتْقِ

غلام آزاد کرنے کی فضیلت

۳۷۷۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ إِرْبٍ مِنْهَا إِرْبًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ.

البخاري (۲۵۱۷-۶۷۱۵) الترمذي (۱۵٤۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا، اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس شخص کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

۳۷۷۵ - وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ أَبِي غَسَّانَ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ. سابقہ حوالہ (۳۷۷٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلے میں اس کے ہر عضو کو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دے گا حتیٰ کہ غلام کی فرج کے بدلہ میں اس کی فرج کو آزاد کر دے گا۔

٣٧٧٦ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ.

سابقہ حوالہ (۳۷۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر عضو کو آزاد کر دے گا حتیٰ کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلہ میں اس کی شرمگاہ کو آزاد کر دے گا۔

٣٧٧٧ - وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ قَالَ نَا وَاقِدٌ يَعْنِي أَخَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ.

سابقہ حوالہ (۳۷۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان مرد کسی مسلمان مرد کو آزاد کر دے گا، اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے نجات دے گا۔ سعید بن مرجانہ کہتے ہیں کہ جب میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث سنی تو میں نے جا کر اس کا ذکر علی بن حسین (امام زین العابدین) سے کیا تو انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کر دیا جس کی قیمت ابن جعفر ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم دے رہے تھے۔

٦- بَابُ فَضْلِ عِتْقِ الْوَالِدِ

اپنے والد کو آزاد کرنے کی فضیلت

٣٧٧٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَلَدٌ وَالِدَهُ. الترمذی (۱۹۰۶) ابن ماجہ (۳۶۵۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا الا یہ کہ وہ اپنے باپ کو کسی کا غلام دیکھے اور پھر اس کو خرید کر آزاد کر دے، ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

٣٧٧٩ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح قَالَ وَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح قَالَ وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالُوا وَلَدٌ وَالِدَهُ. ابوداؤد (۵۱۳۷)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے، اس میں بھی یہ ہے کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٢١- كِتَابُ الْبُيُوعِ

خرید و فروخت کا بیان

١- بَابُ إِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

بیع ملامسہ اور منابذہ کا ابطال

٣٧٨٠- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

البخاري(٢١٤٦)النسائي(٤٥٢١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرما دیا۔

٣٧٨١- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

البخاري(٣٦٨)الترمذي(١٣١٠)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ سے مثل سابق حدیث مروی ہے۔

٣٧٨٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

البخاري(٥٨٤-٥٨٨-٥٨١٩)النسائي(٤٥٢٩)ابن ماجه (٢٥٦٠--٢١٦٩-١٢٤٨)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ نے مثل سابق بیان کیا ہے۔

٣٧٨٣- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مسلم تحفة الاشراف(١٢٧٨١)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ نے مثل سابق حدیث بیان کی ہے۔

٣٧٨٤- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ أَمَّا الْمُلَامَسَةُ فَأَنْ يَلْمِسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَأَمُّلٍ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَهُ إِلَى ثَوْبِ صَاحِبِهِ. البخاري(١٩٩٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں دو قسم کی بیع سے منع کیا گیا ہے ایک ملامسہ دوسری منابذہ ملامسہ کی تعریف یہ ہے کہ فریقین میں سے ہر ایک دوسرے کے کپڑے کو غور کیے بغیر ہاتھ لگا دے (اور اس سے بیع لازم ہو جائے) اور بیع منابذہ یہ ہے کہ فریقین میں سے ہر ایک دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے اور فریقین میں سے کوئی بھی دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھے (اور بیع لازم ہو جائے)۔

٣٧٨٥- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کی بیع کرنے اور دو نوع کے

ابن شهاب قال اخبرني عامر بن سعد بن ابي وقاص ان ابا سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال نهانا رسول الله ﷺ عن بيعتين ولبستين نهى عن الملامسة والمنابذة في البيع والملامسة لمس الرجل ثوب الآخر بيده بالليل او بالنهار ولا يقلبه الا بذلك والمنابذة ان ينبذ الرجل الى الرجل بثوبه وينبذ الآخر اليه ثوبه ويكون ذلك بيعهما عن غير نظر ولا تراض.

البخاري(٢١٤٤-٥٨٢٠)ابوداود(٣٣٧٩)النسائي(٤٥٢٢-٤٥٢٣-٤٥٢٦)

لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا ہے، بیع ملامسہ کی تعریف یہ ہے کہ فریقین میں سے ہر ایک دن یا رات کے وقت میں دوسرے کے کپڑے کو مس کرے اور اس کپڑے کو صرف بیع کے قصد سے پلٹ دے اور بیع منابذہ کی تعریف یہ ہے کہ فریقین میں سے ہر ایک اپنے کپڑے کو دوسرے کی طرف پھینک دے اور محض اس کپڑے کو پھینک دینے سے ہی دونوں کی بیع ہو جائے گی نہ کوئی دوسرے کا کپڑا دیکھے اور نہ رضا مندی کا اظہار کرے۔

٣٧٨٦- وحدثنيه عمرو الناقد قال نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال نا ابي عن صالح عن ابن شهاب بهذا الاسناد. سابقہ حوالہ(٣٧٨٥)

ایک اور سند سے بھی حسب سابق حدیث مروی ہے۔

٢- باب بطلان بيع الحصاة والبيع الذي فيه غرر

کنکری پھینکنے اور دھوکے کی بیع کے باطل ہونے کا بیان

٣٧٨٧- وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا عبد الله بن ادريس ويحيى بن سعيد وابو اسامة عن عبيد الله ح قال وحدثني زهير بن حرب واللفظ له قال نا يحيى بن سعيد عن عبيد الله قال حدثني ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول الله ﷺ عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر. ابوداود(٣٣٧٦)الترمذي(١٢٣٠)النسائي(٤٥٣٠)ابن ماجه(٢١٩٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے کی بیع اور دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

٣- باب تحريم بيع حبل الحبلة

حمل کی بیع کی ممانعت

٣٧٨٨- وحدثنا يحيى بن يحيى ومحمد بن رمح قالا انا الليث ح وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا الليث عن نافع عن عبد الله رضي الله تعالى عنه عن رسول الله ﷺ انه نهى عن بيع حبل الحبلة. النسائي(٤٦٣٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حاملہ (جانور) کے حمل کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

٣٧٨٩- وحدثني زهير بن حرب ومحمد بن مثنى واللفظ لزهير قالا نا يحيى وهو القطان عن عبيد الله قال اخبرني نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال كان اهل الجاهلية يتبايعون لحم الجزور الى حبل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ اونٹ کا گوشت حاملہ کے حمل تک فروخت کرتے تھے اور حاملہ کے حمل سے مراد یہ ہے کہ اونٹنی سے ایک اونٹنی پیدا ہو پھر بڑی ہو کر یہ اونٹنی حاملہ ہو، رسول

الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِي نُتِجَتْ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ.

اللہ ﷺ نے اس بیع سے منع فرمادیا ہے۔

البخاری(۳۸۴۳) ابوداؤد(۳۳۸۱)

٤- بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَسَوْمِهِ عَلَى سَوْمِهِ وَتَحْرِيمِ النَّجْشِ وَتَحْرِيمِ التَّصْرِيَةِ

کسی کی بیع اور نرخ پر بیع اور نرخ کرنے اور تھنوں میں دودھ روکنے کی حرمت

۳۷۹۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ.

سابقہ حوالہ(۳۴۴۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۳۷۹۱- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا نَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ. سابقہ حوالہ(۳۴۴۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، نہ کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے سوا اس کے کہ وہ اجازت دے دے۔

۳۷۹۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلَى سَوْمِ الْمُسْلِمِ. سابقہ حوالہ(۳۴۴۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے نرخ کرتے وقت نرخ نہ کرے۔

۳۷۹۳- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَسُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَفِي رِوَايَةِ الدَّوْرَقِيِّ عَلَى سِيمَةِ أَخِيهِ. سابقہ حوالہ(۳۴۴۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۷۹۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (تجارتی) قافلہ (کے شہر پہنچنے سے

اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

البخاری (۲۱۵۰) ابوداؤد (۳۴۴۳) النسائی (۴۵۰۸)

پہلے اس) سے بیع کے لیے ملاقات نہ کرو اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور نجش نہ کرو اور شہری دیہاتی کے مال کو فروخت نہ کرے اور اونٹنی یا بکری کے تھنوں میں دودھ نہ روکو اور اگر کوئی شخص ایسے جانور کو خریدے تو اس کا دودھ دوہنے کے بعد اس کو دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار ہے، اگر وہ جانور اس کو پسند ہے تو اسی قیمت پر رکھ لے اور اگر اس کو پسند نہیں ہے تو جانور واپس کر دے اور (دودھ کے عوض) ایک صاع (چار کلو گرام اور ڈھائی سو گرام) کھجوریں واپس کرے۔

۳۷۹۵- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَأَنْ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَعَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ. البخاری (۲۷۲۷) النسائی (۴۵۰۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شہری دیہاتی سے بیع نہ کرے اور یہ کہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال نہ کرے اور نجش نہ کرے اور تھنوں میں دودھ روکنے سے اور اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ کرنے سے منع فرمایا۔

۳۷۹۶- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ نَا غُنْدَرٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ نَا أَبِي قَالُوا جَمِيعًا نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَوَهْبٍ نُهِيَ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ. سابقہ حوالہ (۳۷۹۵)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ غندر اور وہب کی روایت میں ہے "منع فرمایا" اور عبدالصمد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔

۳۷۹۷- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّجْشِ.

البخاری (۲۱۴۲-۶۹۶۳) النسائی (۴۵۱۷) ابن ماجہ (۲۱۷۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجش سے منع فرمایا۔

٥- بَابُ تَحْرِيمِ تَلَقِّي الْجَلَبِ

تلقی جلب کی ممانعت

۳۷۹۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح قَالَ وَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح قَالَ وَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سودا بیچنے والوں کی ملاقات سے منع فرمایا تاوقتیکہ وہ خود بازار نہ پہنچ جائیں۔ یہ الفاظ ابن نمیر کی روایت میں ہیں اور دوسرے راویوں نے یہ کہا کہ نبی ﷺ نے ملنے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّتَلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاَسْوَاقَ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ الْاٰخَرَانِ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّيْ. النسائی (٤٥١٠)

سے منع فرمایا۔

٣٧٩٩ - وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ. سابقہ حوالہ (٣٤٤٠)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی ﷺ سے مثل سابق روایت کرتے ہیں۔

٣٨٠٠ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ.

البخاری (٢١٤٩-٢١٦٤) الترمذی (١٢٢٠) ابن ماجہ (٢١٨٠)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (آگے جاکر) سوداگروں کے ملنے سے منع فرمایا ہے۔

٣٨٠١ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّتَلَقَّى الْجَلَبُ.

مسلم تحفة الاشراف (١٤٥٤٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (آگے جاکر) سوداگروں کے ملنے سے منع فرمایا ہے۔

٣٨٠٢ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامٌ الْقُرْدُوْسِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقّٰى فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ.

النسائی (٤٥١٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سودا بیچنے والوں سے (آگے جاکر) نہ ملو جس نے پہلے آگے جاکر سودا خرید لیا پھر سودے کا مالک بازار گیا (اور اس کو بازار کا بھاؤ معلوم ہو گیا) تو اس کو (بیع فسخ کرنے کا) اختیار ہے۔

٦- بَابُ تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ

شہری کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے کی ممانعت

٣٨٠٣ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَاضِرٍ لِّبَادٍ. سابقہ حوالہ (٣٤٤٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شہری دیہاتی سے بیع نہ کرے، زہیر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شہری کو دیہاتی کے ساتھ بیع کرنے سے منع فرمایا۔

٣٨٠٤ - وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سواروں کو ملنے سے منع فرمایا اور شہری کو دیہاتی کے ساتھ بیع کرنے سے منع فرمایا۔ طاؤس کہتے ہیں کہ

اللهِ ﷺ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا.

البخاري(٢١٥٨-٢١٦٣-٢٢٧٤) ابوداود(٣٤٣٩) النسائي(٤٥١٢) ابن ماجه(٢١٧٧)

میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ شہری کو دیہاتی کی بیع سے ممانعت کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: اس کا دلال نہ بنے۔

٣٨٠٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ. ابوداود(٣٤٤٢)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہری دیہاتی سے بیع نہ کرے، لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ذریعے رزق دیتا ہے۔

٣٨٠٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

الترمذي(١٢٢٣) ابن ماجه(٢١٧٦)

امام مسلم ایک اور سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٣٨٠٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ.

البخاري(٢١٦١) ابوداود(٣٤٤٠-٣٤٤٠م) النسائي(٤٥٠٤-٤٥٠٥-٤٥٠٦)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں اس چیز سے منع کیا گیا ہے کہ شہری دیہاتی سے بیع کرے خواہ وہ اس کا باپ ہو یا بھائی ہو۔

٣٨٠٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذٌ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

سابقہ حوالہ(٣٨٠٧)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں اس چیز سے روک دیا گیا ہے کہ شہری دیہاتی سے بیع کرے۔

٧- بَابُ حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ

بیع مصراۃ کا حکم

٣٨٠٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيَحْلُبْهَا فَإِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا وَإِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

البخاري(٢١٤٨) النسائي(٤٥٠٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مصراۃ (وہ دودھ دینے والی بکری یا گائے جس کے تھن باندھ کر دودھ روک دیا گیا ہو) خریدے پھر لے جا کر اس کا دودھ نکالے پھر اگر اس کو دودھ (کی مقدار) پسند آ جائے تو اس کو رکھ لے ورنہ اس کو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔ (ایک

صاع ۲۵-۳ کلوگرام کے برابر ہے)۔

٣٨١٠- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٧٨٠)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مصراۃ بکری خریدی اس کو تین دن تک اس کا اختیار ہے کہ چاہے تو اس بکری کو رکھ لے اور اگر چاہے تو اس بکری کو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوریں بھی دے۔

٣٨١١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ قَالَ نَا اَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ قَالَ نَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ. الترمذی (١٢٥٢)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مصراۃ بکری خریدی اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر وہ اس کو واپس کرے تو اس کے ساتھ ایک صاع طعام بھی دے، گندم ضروری نہیں ہے۔

٣٨١٢- وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ. النسائی (٤٥٠١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مصراۃ بکری خریدے اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر چاہے تو اس بکری کو رکھ لے اور اگر چاہے تو اس بکری کو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے، گندم دینا ضروری نہیں ہے۔

٣٨١٣- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٤٤٧)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں بکری کے لیے "شاۃ" کی بجائے "غنم" کا لفظ ہے۔

٣٨١٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَا اَحَدُكُمُ اشْتَرٰى لِقْحَةً مُصَرَّاةً اَوْ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا اِمَّا هِيَ وَاِلَّا فَلْيَرُدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٧٦٠)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مصراۃ اونٹنی یا مصراۃ بکری خریدے تو دودھ دوہنے کے بعد اس کو دو چیزوں کا اختیار ہے یا تو اس کو رکھ لے یا واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی واپس دے۔

٨- بَابُ بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيعِ قَبْلَ الْقَبْضِ

قبضہ سے پہلے کسی چیز کو بیچنا باطل ہے

٣٨١٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اناج (غلہ) خریدے

عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ. البخاری (۲۱۳۵) ابوداؤد (۳۴۹۷)
الترمذی (۱۲۹۱) النسائی (٤٦١٢) ابن ماجہ (۲۲۲۷)

وہ اس اناج کو وزن کرنے سے پہلے فروخت نہ کرے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں ہر چیز کو اناج پر قیاس کرتا ہوں۔

۲۸۱٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا نَا سُفْيَانُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (۲۸۱۵)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۲۸۱۷- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ.
البخاری (۲۱۳۲) ابوداؤد (۳٤۹٦) النسائی (٤٦١١-٤٦١٣-٤٦١٤)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اس کو قبضہ سے پہلے فروخت نہ کرے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں ہر چیز کا حکم اناج کی طرح ہے۔

۲۸۱۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لِمَ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُمْ يَتَبَايَعُونَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامِ مُرْجًا وَلَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ مُرْجًا. سابقہ حوالہ (۲۸۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اس کو ناپنے سے پہلے فروخت نہ کرے۔ طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ سونے اور اناج کے ساتھ میعادی بیع کرتے ہیں۔ ابو کریب کی روایت میں میعاد کا ذکر نہیں ہے۔

۲۸۱۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا مَالِكٌ ح قَالَ وَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ.
البخاری (۲۱۲٦-۲۱۳٦) ابوداؤد (۳٤۹۲) النسائی (٤٦٠٩)
ابن ماجہ (۲۲۲٦)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اس کو وزن کرنے سے پہلے فروخت نہ کرے۔

۲۸۲۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم

مالك عن نافع عن ابن عمر قال كنا في زمان رسول الله ﷺ نبتاع الطعام فيبعث علينا من يأمرنا بانتقاله من المكان الذي ابتعناه فيه إلى مكان سواه قبل أن نبيعه.

ابوداؤد (۳۴۹۳) النسائی (۴۶۱۹)

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اناج خریدتے تھے پھر آپ ہمارے پاس ایک شخص کو بھیجتے جو ہمیں بیچنے سے پہلے اناج کو خریدی ہوئی جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتا تھا۔

۳۸۲۱- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا علي بن مسهر عن عبيد الله ح قال وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير واللفظ له قال نا أبي قال نا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله ﷺ قال من اشترى طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه قال وكنا نشتري الطعام من الركبان جزافا فنهانا رسول الله ﷺ أن نبيعه حتى ننقله من مكانه. ابن ماجہ (۲۲۲۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ قبضہ سے پہلے اس کو فروخت نہ کرے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم سواروں سے بغیر ناپ تول کے اندازاً اناج خریدتے تھے، رسول اللہ نے ہمیں اس اناج کو وزن کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع کر دیا۔

۳۸۲۲- وحدثني حرملة بن يحيى قال انا عبد الله بن وهب قال حدثني عمر بن محمد عن نافع عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله ﷺ قال من اشترى طعاما فلا يبعه حتى يستوفيه ويقبضه.

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۲۴۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اس کو وزن کرنے اور قبضہ سے پہلے فروخت نہ کرے۔

۳۸۲۳- وحدثنا يحيى بن يحيى وعلي بن حجر قال يحيى انا إسماعيل بن جعفر وقال علي نا إسماعيل عن عبد الله بن دينار أنه سمع ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله ﷺ من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يقبضه. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۱۴۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اس کو قبضہ سے پہلے فروخت نہ کرے۔

۳۸۲۴- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا عبد الأعلى عن معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أنهم كانوا يضربون على عهد رسول الله ﷺ إذا اشتروا طعاما جزافا أن يبيعوه في مكانه حتى يحولوه.

البخاری (۶۸۵۲) ابوداؤد (۳۴۹۸) النسائی (۴۶۲۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں لوگوں کو اس پر مارا جاتا تھا کہ وہ اندازاً اناج خریدتے اور اس کو منتقل کرنے سے پہلے فروخت کر دیتے تھے۔

۳۸۲۵- وحدثني حرملة بن يحيى قال نا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب قال أخبرني سالم بن عبد الله أن أباه رضي الله تعالى عنهما قال قد رأيت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگوں کو اس پر مار پڑتی تھی کہ لوگ اندازاً (ڈھیر کے ڈھیر) اناج خریدتے

النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا ابْتَاعُوا طَعَامًا جِزَافًا يُضْرَبُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ ذَلِكَ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِي الطَّعَامَ جِزَافًا فَيَحْمِلُهُ إِلَى أَهْلِهِ.

البخاري (۲۱۳۷)

اور اس کو اپنے گھر منتقل کرنے سے پہلے فروخت کر دیتے تھے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ ان کے والد اناج کا ایک ڈھیر خریدتے تھے اور اس اناج کو اپنے گھر لے آتے تھے۔

۳۸۲۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرَى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ مَنِ ابْتَاعَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۴۸۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اس کو ناپنے سے پہلے فروخت نہ کرے۔ ابو بکر کی روایت میں ("اشتری" کی بجائے) "ابتاع" کا لفظ ہے۔

۳۸۲۷ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ أَحْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يُسْتَوْفَى فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ فَنَهَى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فَنَظَرْتُ إِلَى حَرَسٍ يَأْخُذُونَهَا مِنْ أَيْدِي النَّاسِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۴۸۵)

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان سے کہا: کیا تم نے سود کی بیع کو حلال کر دیا ہے؟ مروان نے کہا: میں نے کیا کیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ نے کہا: تم نے ہنڈی (Bill of Exchange) کی بیع کو جائز کر دیا ہے؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے قبضہ سے پہلے اناج کی بیع کو منع فرمایا ہے۔ پھر مروان نے لوگوں کو خطبہ دیا اور لوگوں کو ہنڈی کی بیع سے منع کر دیا۔ سلیمان کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ سپاہی لوگوں کے ہاتھوں سے ہنڈیاں چھین رہے تھے۔

۳۸۲۸ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا رَوْحٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۴۸)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اناج خریدو تو اس کا وزن کرنے سے پہلے فروخت نہ کرو۔

۹- بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ صُبْرَةِ التَّمْرِ الْمَجْهُولَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ!

کھجور کے جس ڈھیر کی مقدار مجہول ہو اس کی دوسری کھجوروں سے بیع ممنوع ہے

۳۸۲۹ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کھجوروں کے جس ڈھیر کی بیع پیمائش کے معروف طریقے سے معلوم نہ ہو، اس کو معین کھجوروں کے عوض بیچنے سے رسول

تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ.

النسائی (٤٥٦١-٤٥٦٢)

اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

٣٨٣٠ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا رَوْحٌ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مِنَ التَّمْرِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ.

سابقہ حوالہ (٣٨٢٩)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا (حسب سابق) البتہ اس حدیث کے آخر میں کھجوروں کا ذکر نہیں ہے۔

ف: اس باب کی حدیثوں میں اس کی تصریح ہے کہ جب تک کسی چیز کی مقدار معلوم نہ ہو اس کی بیع ناجائز ہے، کیونکہ ایک جنس کی چیزوں میں جب تک مساوات کا علم نہ ہو یہ خطرہ رہتا ہے کہ کسی ایک جانب زیادتی ہوگی اور یہ ربوا کو مستلزم ہے اور جس طرح حقیقی ربوا کے ساتھ بیع ممنوع ہے احتمال ربوا کے ساتھ بھی بیع ممنوع ہے۔

١٠ - بَابُ ثُبُوتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ

بیع سے پہلے عاقدین کے لیے خیار مجلس

٣٨٣١ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ.

البخاری (٢١١١-٢١-٧) ابوداؤد (٣٤٥٤) النسائی (٤٤٧٧)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بائع اور مشتری جب تک الگ الگ نہ ہوں اس وقت تک ہر ایک کو دوسرے کے عقد کو فسخ کرنے کا اختیار ہے ماسوا بیع الخیار کے (وہ بیع جس میں اختیار کی شرط لگائی گئی ہو)۔

٣٨٣٢ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.

امام مسلم نے پانچ مختلف سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر کی نبی ﷺ سے حسب سابق روایت ذکر کی ہے۔

البخاري (۲۱۰۹) ابوداود (۳۴۵۵) الترمذي (۱۲۴۵) النسائي (۴۴۷۸-۴۴۸۱-۴۴۸۲-۴۴۸۵-۴۴۸۶)

۳۸۳۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيْعًا اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَاِنْ خَيَّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ.

البخاري (۲۱۱۲) النسائي (۴۴۸۳-۴۴۸۴) ابن ماجه (۲۱۸۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب دو شخص بیع کریں تو ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ ہونے سے پہلے (بیع فسخ کرنے کا) اختیار ہے، جب تک وہ ایک ساتھ رہیں یا ان میں سے ایک فریق دوسرے کو اختیار دے دے، جب ایک فریق نے دوسرے کو اختیار دے دیا اور انہوں نے اس پر بیع کر لی تو بیع واجب ہو گی اور اگر بیع کے بعد وہ دونوں متفرق ہو گئے اور ان میں سے کسی فریق نے بیع کو فسخ نہیں کیا تو بیع واجب ہو گی۔

۳۸۳۴ - وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ اَبِيْ عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَمْلٰى عَلَيَّ نَافِعٌ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ زَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ اِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَاَرَادَ اَنْ لَّا يُقِيْلَهٗ قَامَ فَمَشٰى هُنَيْهَةً ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ. النسائي (۴۴۸۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو شخص بیع کریں تو جب تک وہ متفرق نہ ہوں ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے، الا یہ کہ ان کی بیع شرط خیار سے ہو اور جب وہ اپنے اختیار سے بیع کر لیں تو بیع واجب ہو جائے گی۔ نافع کہتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمر کسی شخص سے بیع کرتے اور ان کی خواہش ہوتی کہ یہ بیع فسخ نہ ہو تو (مجلس سے) کھڑے ہو جاتے اور کچھ دور چل کر واپس آ جاتے۔

۳۸۳۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ. النسائي (۴۴۸۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیع کرنے والے ہر دو فریقوں کی اس وقت تک بیع (لازم) نہیں ہو گی جب تک کہ وہ متفرق نہ ہو جائیں ماسوا بیع خیار کے۔

۱۱ - بَابُ الصِّدْقِ فِي الْبَيْعِ وَالْبَيَانِ

خرید و فروخت اور معاملات میں سچائی کا بیان

۳۸۳۶ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح قَالَ وَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے فریقین جب تک الگ الگ نہ ہوں ان کو اختیار ہے، اگر وہ دونوں سچ بولیں اور (عیوب کو) بیان کر دیں تو ان دونوں کی بیع میں برکت ہو گی اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور (عیوب کو)

مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.

چھپائیں تو ان کی بیع کی برکت مٹادی جائے گی۔

البخاری (۲۰۷۹-۲۰۸۲-۲۱۰۸-۲۱۱۰-۲۱۱۴)
ابوداؤد (۳۴۵۹) الترمذی (۱۲۴۶) النسائی (۴۴۶۹-۴۴۷۶)

۳۸۳۷- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت بیان کی ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام کعبہ میں پیدا ہوئے اور ایک سو بیس سال تک زندہ رہے۔

سابقہ حوالہ (۳۸۳۶)

۱۲- بَابُ مَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

جو شخص بیع میں دھوکا کھا جائے

۳۸۳۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى نَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ ذَكَرَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے ذکر کیا کہ اس کو بیع میں دھوکا دیا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جس شخص سے بیع کرو اس سے کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہیں ہوگا، وہ شخص جب بیع کرتا تو کہہ دیا کرتا کہ دھوکا نہیں ہوگا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۱۲۹)

۳۸۳۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةَ. البخاری (۲۴۰۷)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے لیکن اس میں یہ نہیں ہے کہ جب وہ بیع کرتا تو کہتا: دھوکا نہیں ہوگا۔ (وہ شخص ''لا خلابة'' کی جگہ ''لا خیابة'' کہتا تھا، اس کی زبان سے لام نہیں نکلتا تھا۔ کیونکہ ایک جنگ میں اس کے سر پر پتھر لگنے کی وجہ سے اس کی عقل اور زبان میں کچھ نقص واقع ہو گیا تھا)۔

۱۳- بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ

ظہور صلاحیت سے پہلے درختوں پر پھلوں کی بیع کا عدم جواز

۳۸۴۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ. البخاری (۲۱۹۴) ابوداؤد (۳۳۶۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا، بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو منع فرمایا۔

۳۸۴۱- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ ﷺ سے

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۸۶)

اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۸۴۲ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.

ابوداؤد (۳۳۶۸) الترمذی (۱۲۲۷) النسائی (۴۵۶۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا تاوقتیکہ وہ سرخ یا زرد نہ ہو جائیں اور سفید ہونے سے پہلے بالیوں کی بیع سے منع فرمایا تاوقتیکہ وہ آفات سے محفوظ نہ ہو جائیں، بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا۔

۳۸۴۳ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ الْآفَةُ قَالَ يَبْدُو صَلَاحُهُ حُمْرَتُهُ وَصُفْرَتُهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۵۲۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک پھلوں کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے اور وہ (قدرتی) آفات سے محفوظ نہ ہو جائیں ان کو مت فروخت کرو۔ آپ نے ظہور صلاحیت کا معیار یہ بیان فرمایا کہ وہ سرخ یا زرد ہو جائیں۔

۳۸۴۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۵۲۶)

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے اس میں صرف پھلوں کی ظہور صلاحیت کا ذکر ہے اور بعد کی علامتوں کا ذکر نہیں ہے۔

۳۸۴۵ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۷۰۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل بیان کی۔

۳۸۴۶ - وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۴۹۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی ﷺ سے حسب سابق روایت بیان کی۔

۳۸۴۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۱۴۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کو مت فروخت کرو۔

۳۸۴۸- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا صَلَاحُهُ قَالَ تَذْهَبُ عَاهَتُهُ.

البخاری (۱٤۸٦)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ پھلوں کی ظہور صلاحیت کا کیا معیار ہے، انہوں نے فرمایا: وہ (قدرتی) آفات سے محفوظ ہو جائیں۔

۳۸۴۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى اَوْ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيبَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۷۳۵)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۳۸۵۰- وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ نَا اَبُو عَاصِمٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا رَوْحٌ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۵۲۰-۲۷۱٤)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۳۸۵۱- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَاْكُلَ مِنْهُ اَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يُوزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْزَرَ.

البخاری (۲۲٤٦، ۲۲۵۰)

ابو البختری کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجوروں کی بیع کے بارے میں سوال کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک کہ وہ کھائی جانے یا کھلائی جانے کے قابل اور وزن کے لائق ہو جائیں، میں نے پوچھا: وزن کے لائق ہونے کا کیا مطلب ہے تو ان کے پاس (بیٹھا ہوا) ایک شخص بولا تاوقتیکہ وہ کاٹ کر محفوظ رکھنے کے لائق ہو جائیں۔

۳۸۵۲- وَحَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ اَبِي نُعْمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳٦۲٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کو مت فروخت کرو۔

۳۸۵۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا نَا سُفْيَانُ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ أَنْ تُبَاعَ. النسائی (۴۵۳۲)

نبی ﷺ نے ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا اور تازہ کھجوروں کی خشک کھجوروں (چھواروں) کے عوض بیع سے منع فرمایا، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کی بیع کی اجازت دی اور ابن نمیر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ عرایا کو بیچنے کی اجازت دی۔

۳۸۵۴- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً. النسائی (۴۵۳۳) ابن ماجہ (۲۲۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کو مت بیچو اور تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض مت فروخت کرو۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

۱۴- بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ إِلَّا فِي الْعَرَايَا

کھجوروں کی چھواروں کے عوض بیع کی ممانعت اور عرایا کا جواز

۳۸۵۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَيْنٌ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ وَاسْتِكْرَاءُ الْأَرْضِ بِالْقَمْحِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ وَقَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ.

البخاری (۲۱۷۳-۲۱۸۴-۲۱۸۸-۲۱۹۲-۲۳۸۰) الترمذی (۱۳۰۰-۱۳۰۲) النسائی (۴۵۴۶-۴۵۵۰-۴۵۵۲-۴۵۵۳)

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا، مزابنہ یہ ہے کہ تازہ کھجوروں کو چھواروں کے عوض فروخت کیا جائے اور محاقلہ یہ ہے کہ کھیت کی کھڑی فصل کو اناج کے بدلہ میں فروخت کیا جائے (یعنی گندم کے خوشوں کو گندم کے عوض) اور گندم کے بدلے میں زمین کرائے پر لینے سے آپ نے منع فرمایا ہے اور سالم بن عبد اللہ بن عمر نے نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع مت کرو اور تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض مت فروخت کرو اور سالم نے کہا: مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا میں تازہ کھجوروں کی خشک کھجوروں کے ساتھ بیع کی اجازت دی اور عرایا کے علاوہ اور کسی صورت میں اجازت نہیں

(٤٥٥٤) ابن ماجہ (٢٢٦٨-٢٢٦٩)

دی۔

٣٨٥٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ. سابقہ حوالہ (٣٨٥٥)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صاحب عرایا کو اندازے سے خشک کھجوروں کے عوض تازہ کھجوروں کی بیع کی اجازت دی ہے۔

٣٨٥٧- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا. سابقہ حوالہ (٣٨٥٥)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا میں یہ اجازت دی ہے کہ گھر والے اندازے کے ساتھ خشک کھجوریں دیں اور تازہ کھجوریں کھائیں۔

٣٨٥٨- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٣٨٥٥)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٣٨٥٩- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالْعَرِيَّةُ النَّخْلَةُ تُجْعَلُ لِلْقَوْمِ فَيَبِيعُونَهَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا. سابقہ حوالہ (٣٨٥٥)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اس طرح ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ عریہ کھجور کا وہ درخت ہے جو (نادار) لوگوں کو دیا جائے پھر اندازے سے اس کے پھلوں کو خشک کھجوروں کے بدلے میں خرید لیا جائے۔

٣٨٦٠- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيَى الْعَرِيَّةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخَلَاتِ لِطَعَامِ أَهْلِهِ رُطَبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا. سابقہ حوالہ (٣٨٥٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع عریہ میں اندازے سے کھجوروں کی بیع کی اجازت دی، یحییٰ نے کہا کہ عریہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص اپنے گھر والوں کے کھانے کے لیے اندازے سے تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے میں خریدے۔

٣٨٦١- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا. سابقہ حوالہ (٣٨٥٥)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا میں ناپ کے اندازے سے بیع کی اجازت دی ہے۔

٣٨٦٢- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَنْ تُؤْخَذَ بِخَرْصِهَا. سابقہ حوالہ (٣٨٥٥)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح مروی ہے۔

٣٨٦٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا. سابقہ حوالہ (٣٨٥٥)

ایک اور سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا میں اندازے سے بیع کی اجازت دی ہے۔

٣٨٦٤- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ذَلِكَ الرِّبَا تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا. البخاری (٢١٩١-٢٣٨٤) ابوداود (٣٣٦٣) الترمذی (١٣٠٣) النسائی (٤٥٥٦-٤٥٥٧-٤٥٥٨)

بشیر بن یسار، رسول اللہ ﷺ کے ان بعض صحابہ سے روایت کرتے ہیں جو ان کے گھر میں رہتے تھے، ان میں سے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے تازہ کھجوروں کی چھواروں کے عوض بیع سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ یہی سود ہے اور یہی مزابنہ ہے، البتہ آپ نے بیع عریہ میں اجازت دی ہے کہ ایک کھجور کے درخت یا دو درختوں (کی کھجوروں) کو گھر والے چھوارے دے کر خرید لیں۔

٣٨٦٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا. سابقہ حوالہ (٣٨٦٤)

بشیر بن یسار رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ میں اندازے سے چھواروں کی بیع کی اجازت دی ہے۔

٣٨٦٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ دَارِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى غَيْرَ أَنَّ إِسْحَاقَ وَابْنَ مُثَنَّى جَعَلَا مَكَانَ الرِّبَا الزَّبْنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الرِّبَا. سابقہ حوالہ (٣٨٦٤)

بشیر بن یسار رسول اللہ ﷺ کے بعض ان اصحاب سے روایت کرتے ہیں جو ان کے گھر میں رہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے، پھر حسب سابق حدیث ذکر کی، البتہ اسحاق اور ابن مثنیٰ کی روایت میں ربوا کی جگہ مزابنہ کا ذکر ہے اور ابن ابی عمر کی روایت میں ربوا کا ذکر ہے۔

٣٨٦٧- وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ. سابقہ حوالہ (٣٨٦٤)

ایک اور سند سے امام مسلم نے حضرت سہل بن ابی حثمہ کی نبی ﷺ سے مثل سابق روایت ذکر کی ہے۔

٣٨٦٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَسَنٌ

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

الْحُلْوَانِيُّ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ. سابقہ حوالہ (۳۸٦٤)

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ یعنی کھجوروں کی چھواروں کے عوض بیع سے منع فرمایا، البتہ اصحاب عرایا کو اس بیع کی اجازت دی۔

۳۸٦۹ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا مَالِكٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةٍ يَشُكُّ دَاوُدُ قَالَ خَمْسَةٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةٍ قَالَ نَعَمْ. البخاری (۲۱۹۰-۲۳۸۲)
ابوداود (۳۳٦٤) الترمذی (۱۳۰۱) النسائی (٤٥٥٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا میں اندازے کے ساتھ بیع کی اجازت دی ہے جبکہ یہ بیع پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق ہو، راوی کو شک ہے۔

۳۸۷۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا.
البخاری (۲۱۷۱-۲۱۸۵) النسائی (٤٥٤٨)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کو ناپ کے ساتھ خشک کھجوروں کے بدلہ میں فروخت کرنا یا انگوروں کو ناپ کے ساتھ کشمش کے بدلہ میں فروخت کرنا۔

۳۸۷۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا.
مسلم تحفۃ الاشراف (۸۰۹۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے، بیع مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض ناپ سے بیچنا، اسی طرح انگوروں کو کشمش کے ساتھ ناپ سے بیچنا اور ایسے ہی اندازے سے گندم کے کھیت کو گندم کے بدلہ میں فروخت کرنا۔

۳۸۷۲ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. ابوداود (۳۳٦۱)

ایک اور سند سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۳۸۷۳ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالُوا نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ ہے کہ تازہ کھجوروں کو چھواروں کے عوض ناپ سے بیچا جائے اور انگور کو ناپ کے کشمش کے عوض اور ہر پھل کو اندازے سے بیچا

بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۸۴۴)

جائے۔

٣٨٧٤ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُءُوسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ.
البخاری (۲۱۷۲) النسائی (۴۵۴۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ یہ ہے کہ درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کو معروف ناپ سے چھواروں کے عوض فروخت کیا جائے بایں طور کہ اگر زیادہ ہوں تو اس کا نفع میرا ہے اور اگر کم ہو گئیں تو اس کا نقصان بھی مجھے ہے۔

٣٨٧٥ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (۳۸۷۴)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

٣٨٧٦ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ أَوْ كَانَ زَرْعًا. البخاری (۲۲۰۵) النسائی (۴۵۶۳) ابن ماجہ (۲۲۶۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ کی تعریف یہ ہے کہ اگر اس کے باغ کے پھل کھجور ہوں تو ان کو چھواروں کے عوض ناپ کر اور اگر انگور ہوں تو ان کو کشمش کے عوض ناپ کر اور اگر اس کا کھیت ہو تو اس کو اناج کے عوض ناپ کر فروخت کیا جائے، آپ نے ان تمام بیوع سے منع فرمایا ہے۔ قتیبہ کی روایت میں "أَوْ كَانَ زَرْعًا" کے الفاظ ہیں۔

٣٨٧٧ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۷۷۰۶-۸۴۹۸-۸۵۳۸)

نافع نے اسی سند کے ساتھ ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

١٥ - بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلًا وَعَلَيْهَا ثَمَرٌ

درخت کی بیع میں اس کے پھلوں کا حکم

٣٨٧٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.
البخاری (۲۲۰۴-۲۷۱۶) ابو داؤد (۳۴۳۴م) ابن ماجہ (۲۲۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے پیوند لگی کھجوروں کے درخت فروخت کیے تو اس پر لگے ہوئے پھل بائع کے ہیں الا یہ کہ خریدار ان کی شرط لگائے۔

٣٨٧٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے

سَعِيدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا نَخْلٍ اشْتُرِيَ أُصُولُهَا وَقَدْ أُبِّرَتْ فَإِنَّ ثَمَرَهَا لِلَّذِي أَبَّرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۸۸-۸۰۹۸-۸۲۰۹)

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے پورا درخت خرید لیا اور اس حالت میں پیوند لگایا گیا ہو تو اس درخت کے پھل پیوند لگانے والے کے لیے ہیں الا یہ کہ خریدار ان پھلوں کی شرط لگالے۔

۳۸۸۰- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ. البخاری (۲۲۰۶) النسائی (٤٦٤٩) ابن ماجہ (۲۲۱۰م)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کھجور کے درخت میں پیوند لگایا ہو پھر وہ اس درخت کو فروخت کر دے تو اس کے پھل پیوند لگانے والے کے لیے ہوں گے الا یہ کہ خریدار ان کی شرط لگالے۔

۳۸۸۱- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۵٦۷)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

۳۸۸۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ وَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِي بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

البخاری (۲۳۷۹) الترمذی (۱۲٤٤) ابن ماجہ (۲۲۱۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قلم لگائے جانے کے بعد کھجور کا درخت خریدے تو اس کے پھل بائع کے لیے ہیں الا یہ کہ خریدار ان کی شرط لگائے اور جو شخص کسی غلام کو خریدے تو اس کا مال بائع کے لیے ہے الا یہ کہ خریدار اس کی شرط لگائے۔

۳۸۸۳- وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ابوداؤد (۳٤۳۳) النسائی (٤٦٥۰) ابن ماجہ (۲۲۱۱)

ایک اور سند سے بھی اس کی مثل روایت ہے۔

۳۸۸٤- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد حسب

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٧٠١٣)

سابق روایت ہے۔

١٦-بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بَدْوِ صَلَاحِهَا وَعَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السِّنِيْنَ

محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور ظہور صلاحیت سے پہلے بیع کی حرمت اور چند سالوں کی بیع کی ممانعت

٣٨٨٥-وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا جَمِيْعًا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا.

البخاری (٢١٨٩-٢٣٨١) مسلم (٣٨٨٨-٤٥٣٦-٤٥٣٧-٤٥٦٤)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا اور ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا اور فرمایا کہ پھلوں کو صرف دینار اور درہم کے عوض فروخت کیا جائے البتہ عرایا میں کھجوروں کو چھواروں کے عوض فروخت کرنے کی اجازت ہے۔

٣٨٨٦-وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (٣٨٨٥)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٣٨٨٧-وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ الْجَزَرِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعِمَ وَلَا تُبَاعُ اِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ اِلَّا الْعَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ فَسَّرَ لَنَا جَابِرٌ قَالَ اَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْاَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فَيُنْفِقُ فِيْهَا ثُمَّ يَاْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ اَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ يَبِيْعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا.

سابقہ حوالہ (٣٨٨٥)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مخابرہ، محاقلہ، مزابنہ اور ان پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جو کھانے کے لائق نہ ہوں اور عرایا کے سوا باقی پھل دینار اور درہم سے ہی فروخت کیے جائیں۔ عطاء کہتے ہیں کہ حضرت جابر نے ان الفاظ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: مخابرہ یہ ہے کہ ایک شخص کسی کو غیر آباد زمین دے، وہ اس میں خرچ کرے اور جب پیداوار ہو تو اس میں سے حصہ لے، مزابنہ یہ ہے کہ (مثلاً) تازہ کھجوروں کی چھواروں کے عوض پیمائش سے بیع کی جائے۔ محاقلہ کھیت میں اسی قسم کی بیع ہے مثلاً خوشوں میں گندم کی خشک گندم کے عوض پیمائش سے بیع کی جائے۔

٣٨٨٨-وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ خَلَفٍ كِلَاهُمَا عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ ابْنُ اَبِيْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا

حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ قَالَ نَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَأَنْ تُشْتَرَى النَّخْلُ حَتّٰى تُشْقِهَ وَالْإِشْقَاهُ أَنْ يَحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ أَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَاقَلَةُ أَنْ يُبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُومٍ وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يُبَاعَ النَّخْلُ بِأَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْمُخَابَرَةُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَأَشْبَاهُ ذٰلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَذْكُرُ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٤١٤)

اور جب تک پھل سرخ یا زرد نہ ہوں یا کھانے کے لائق نہ ہوں ان کی بیع سے منع فرمایا، محاقلہ یہ ہے کہ کھیت کی فصل کو معین پیمانوں کے اناج کے عوض فروخت کر دیا جائے اور مزابنہ یہ ہے کہ تازہ کھجوروں کی چند وسق چھواروں کے عوض بیع کی جائے اور مخابرہ کھیت کی پیداوار کی تہائی، چوتھائی یا اس کی مثل کا لینا ہے، زید کہتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا: کیا تم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ سنا ہے کہ وہ اس تفسیر کو رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

٣٨٨٩- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُشْقِحَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا.

البخاری (٢١٩٦) ابوداؤد (٣٣٧٠-٣٣٧٥) ابن ماجہ (٢٢١٨)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ، محاقلہ اور مخابرہ سے منع فرمایا اور جب تک پھل سرخ یا زرد یا کھانے کے لائق نہ ہوں ان کی بیع سے منع فرمایا۔

٣٨٩٠- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ قَالَ أَحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. سابقہ حوالہ (٣٨٨٩)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، معاومہ اور مخابرہ سے منع فرمایا۔ راویوں میں سے کسی ایک نے کہا کہ معاومہ چند سالوں کی بیع کرنا ہے، نیز آپ نے عرایا کے سوا بیع میں استثناء سے بھی منع فرمایا ہے۔

٣٨٩١- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ بَيْعَ السِّنِينَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ. ابوداؤد (٣٤٠٤) الترمذی (١٣١٣) النسائی (٤٦٤٨) ابن ماجہ (٢٢٦٦)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا، اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ معاومہ کئی سالوں کی بیع ہے۔

۳۸۹۲- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ نَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَعَنْ بَيْعِهَا السِّنِينَ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲٤۱۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا اور کئی سالوں کے لیے اس کی بیع سے منع فرمایا اور مٹھاس آنے سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔

۱۷- بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ

زمین کو کرایہ پر دینا

۳۸۹۳- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ. النسائی (۳۸۸۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۸۹٤- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ لَقَبُهُ عَارِمٌ وَهُوَ أَبُو النُّعْمَانِ السَّدُوسِيُّ قَالَ نَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ نَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ.

النسائی (۳۸۸٦) ابن ماجہ (۲٤٥٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے اگر وہ اس میں کاشتکاری نہ کرے تو اپنے بھائی سے کاشت کاری کرائے۔

۳۸۹٥- وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرِجَالٍ فُضُولُ أَرَضِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ.

البخاری (۲۳٤۰-۲٦۳۲) النسائی (۳۸۸٥) ابن ماجہ (۲٤٥۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ کے پاس فالتو زمینیں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس فالتو زمین ہے وہ اس میں خود کاشتکاری کرے یا وہ زمین اپنے بھائی کو عطا کر دے اور اگر وہ اس سے انکار کرے تو اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔

۳۸۹٦- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ قَالَ نَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُؤْخَذَ لِلْأَرْضِ أَجْرٌ أَوْ حَظٌّ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲٤۰۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے یا اس کا کوئی فائدہ حاصل کرنے سے منع فرمایا۔

۳۸۹۷- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَبْدُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے

الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزْرَعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا إِيَّاهُ. النسائی (٣٨٨٣-٣٨٨٤)

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اس میں کاشتکاری کرے اور اگر وہ اس میں کاشتکاری نہ کر سکے اور اس سے عاجز ہو جائے تو وہ زمین اپنے کسی مسلمان بھائی کو عطا کر دے اور اس سے کرایہ نہ لے۔

٢٨٩٨- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً فَقَالَ أَحَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِهَا قَالَ نَعَمْ. النسائی (٣٨٩٠)

سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے پوچھا: کیا تم کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کاشتکاری کرے یا اپنے بھائی سے کاشتکاری کرائے اور اس کو کرایہ پر نہ دے۔ عطاء نے کہا: ہاں۔

٢٨٩٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ. النسائی (٣٩٢١)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔

٢٩٠٠- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ نَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا تَبِيعُوهَا فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ مَا قَوْلُهُ وَلَا تَبِيعُوهَا يَعْنِي الْكِرَاءَ قَالَ نَعَمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٢٦٦)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس فالتو زمین ہو وہ اس میں خود کاشتکاری کرے یا اپنے بھائی سے کاشت کاری کرائے اور اس کو فروخت مت کرو۔ میں نے سعید سے پوچھا: فروخت کرنے کی ممانعت سے کیا کرایہ پر دینا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

٢٩٠١- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنُصِيبُ مِنَ الْقِصْرِيِّ وَمِنْ كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُحْرِثْهَا أَخَاهُ وَإِلَّا فَلْيَدَعْهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٧٢٩)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زمین کو بٹائی پر دیتے تھے اور گاہنے کے بعد خوشوں میں جو دانے رہ جاتے ہیں ان میں سے حصہ لیا کرتے تھے، سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کاشتکاری کرے یا اپنے بھائی سے کاشتکاری کرائے ورنہ اس زمین کو چھوڑ دے۔

٢٩٠٢- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ عِيسَى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم نہروں کے کنارے والی زمین کو تہائی اور چوتھائی پیداوار پر لیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے اور اس بارے میں فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کاشت کاری کرے اور اگر وہ اس میں کاشت کاری نہیں کر سکتا تو اپنے

مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَلْيُمْسِكْهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۷٤)

بھائی کو کاشت کاری کے لیے دے اور اگر وہ اپنے بھائی کو زمین نہیں دیتا تو اپنے پاس رکھے۔

٣٩٠٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ نَا أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَهَبْهَا أَوْ لِيُعِرْهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۳۲۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس (فالتو) زمین ہو وہ اس کو ہبہ کردے یا عاریتاً دے دے۔

٣٩٠٤ - وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا أَبُو الْجَوَّابِ قَالَ نَا عَمَّارُ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ فَلْيُزْرِعْهَا رَجُلًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۳۲۳)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے لیکن اس میں یہ بھی ہے کہ اس زمین میں خود کاشتکاری کرے یا کسی اور شخص سے کاشتکاری کرائے۔

٣٩٠٥ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ بُكَيْرٌ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا نُكْرِي أَرْضَنَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذٰلِكَ حِينَ سَمِعْنَا حَدِيثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۱۲۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ بکیر کہتے ہیں کہ نافع نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ہم اپنی زمینوں کو کرائے پر دیتے تھے پھر ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث سن کر (زمین کو کرائے پر دینا) چھوڑ دیا۔

٣٩٠٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ أَرْضِ الْبَيْضَاءِ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۷۲۵)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خالی زمین کو دو یا تین سال کے لیے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

٣٩٠٧ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ سِنِينَ.

ابوداؤد (۳۳۷٤) النسائی (٤٥٤٤-٤٦٤١) ابن ماجہ (۲۲۱۸)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے کئی سالوں کے لیے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔

۳۹۰۸ - وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ.

البخاری(۲۳۴۱) ابن ماجہ(۲۴۵۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو اس میں وہ خود کاشت کاری کرے، یا وہ زمین اپنے بھائی کو عطا کر دے، ورنہ پھر اسے اپنے پاس رکھے۔

۳۹۰۹ - وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو تَوْبَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ نُعَيْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْحُقُولِ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا الْمُزَابَنَةُ الثَّمَرُ بِالتَّمْرِ وَالْحُقُولُ كِرَاءُ الْأَرْضِ. النسائی(۳۸۹۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور حقول سے منع فرمایا، مزابنہ چھواروں کے عوض تازہ کھجوروں کی بیع ہے اور حقول زمین کو کرایہ پر دینا ہے۔

۳۹۱۰ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. الترمذی(۱۲۲۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۳۹۱۱ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِي رُءُوسِ النَّخْلِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ.

البخاری(۲۱۸۶) ابن ماجہ(۲۴۵۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو فروخت کرنا ہے اور محاقلہ زمین کو کرائے پر دینا ہے۔

۳۹۱۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ نَا وَقَالَ يَحْيَى أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالْخِبْرِ بَأْسًا حَتَّى كَانَ عَامُ أَوَّلَ فَزَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ. ابوداود(۳۳۸۹) النسائی(۳۹۲۶-۳۹۲۷-۳۹۲۸) ابن ماجہ(۲۴۵۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم زمین کو بٹائی پر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، حتیٰ کہ جب پہلا سال آیا تو حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۱۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں

ح قَالَ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالاَ نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح قَالَ وَثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَتَرَكْنَاهُ مِنْ أَجْلِهِ. سابقہ حوالہ (۳۹۱۲)

یہ زیادہ ہے کہ ہم نے اس حدیث کی وجہ سے زمین کو بٹائی پر دینا چھوڑ دیا۔

۳۹۱٤ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ أَرْضِنَا.

سابقہ حوالہ (۳۹۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت رافع نے ہم کو زمین کی آمدنی سے روک دیا۔

۳۹۱۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَصَدْرًا مِنْ خِلاَفَةِ مُعَاوِيَةَ حَتَّى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلاَفَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ فِيهَا بِنَهْيٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بَعْدُ فَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ زَعَمَ ابْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا. بخاری (۲۲۸۵-۲۳۴۳-۲۳٤٤) ابوداؤد (۳۳۹٤) النسائی (۳۹۲۰ و ۳۹۲٤) ابن ماجہ (۲٤۵۳)

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی ﷺ کے عہد، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ خلافت اور حضرت معاویہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں اپنی زمینوں کو بٹائی پر دیا کرتے تھے حتیٰ کہ حضرت معاویہ کی خلافت کے آخر میں انہیں حضرت رافع بن خدیج کی یہ حدیث پہنچی کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (نافع کہتے ہیں) پھر حضرت ابن عمر، حضرت رافع کے پاس گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا اور ان سے اس بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے زمینوں کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا۔ سو اس کے بعد حضرت ابن عمر نے زمین کو کرائے پر دینا چھوڑ دیا، پھر جب ان سے اس کے بارے میں سوال کیا جاتا تو کہتے: ابن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۱٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالاَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ كِلاَهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَكَانَ لاَ يُكْرِيهَا

سابقہ حوالہ (۳۹۱۵)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور اس میں ہے کہ حضرت ابن عمر نے اس کے بعد زمین کو کرائے پر دینا چھوڑ دیا۔

۳۹۱۷ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

نافع کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس

إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَاهُ بِالْبَلَاطِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ. سابقہ حوالہ (٣٩١٥)

گیا، یہاں تک کہ وہ بلاط میں گئے انہوں نے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے کاشت کی زمینوں کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ (بلاط مسجد نبوی کے قریب ایک جگہ کا نام ہے)۔

٣٩١٨ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا نَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ أَتَى رَافِعًا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

سابقہ حوالہ (٣٩١٥)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت رافع بن خدیج کے پاس گئے اور انہوں نے نبی ﷺ کی یہ حدیث سنائی۔

٣٩١٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ نَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ قَالَ فَنُبِّئَ حَدِيثًا عَنْ رَافِعٍ فَانْطَلَقَ بِي مَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ ذَكَرَ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَلَمْ يَأْجُرْهُ.

سابقہ حوالہ (٣٩١٥)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمین کو کرائے پر دیتے تھے، پھر ان کو حضرت رافع کی ایک حدیث سنائی گئی، میں بھی ان کے ساتھ حضرت رافع کے پاس گیا، حضرت رافع نے اپنے بعض چچاؤں سے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے پھر حضرت ابن عمر نے زمین کو کرائے پر دینا چھوڑ دیا۔

٣٩٢٠ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَحَدَّثَهُ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. سابقہ حوالہ (٣٩١٥)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ حضرت رافع نے اپنے بعض چچاؤں سے نبی ﷺ کی یہ حدیث نقل کی۔

٣٩٢١ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يُكْرِي أَرَضِيهِ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لِعَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ زمین کرائے پر دے دیتے تھے حتیٰ کہ انہیں یہ حدیث پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیج انصاری زمین کو کرائے پر دینے سے منع کرتے ہیں، پھر حضرت عبداللہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا: اے ابن خدیج! زمین کو کرائے پر دینے کے سلسلے میں تم رسول اللہ ﷺ سے کون سی حدیث بیان کرتے ہو؟ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: میں نے اپنے دو چچوں سے سنا ہے، جو غزوہ بدر میں شریک ہو چکے ہیں وہ گھر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع کیا ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: مجھے

اللهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحْدَثَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ. النسائی(٣٩١٣)

علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ خوف ہوا کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے کوئی نیا حکم دیا ہو جس کا انہیں علم نہ ہو سو انہوں نے زمین کو کرائے پر دینا چھوڑ دیا۔

١٨- بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالطَّعَامِ

اناج کے بدلے میں زمین کو کرائے پر اٹھانے کا بیان

٣٩٢٢- وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَا نَا إِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنُكْرِيْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى فَجَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِّنْ عُمُوْمَتِيْ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نُحَاقِلَ الْأَرْضَ فَنُكْرِيَهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى وَأَمَرَ رَبَّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا أَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ.

البخاری(٢٣٤٦-٢٣٤٧)ابوداؤد(٣٣٩٥-٣٣٩٦)النسائی (٣٩٠٤ و٣٩٠٧-٣٩١٨-٣٩١٩)ابن ماجہ(٢٤٦٥)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں زمین کو کرائے پر دیا کرتے تھے، ہم زمین کو تہائی اور چوتھائی پیداوار اور اناج کی ایک معین مقدار کے عوض کرائے پر دیتے تھے۔ ایک روز میرے پاس میرے چچاؤں میں سے کوئی ایک آیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے روک دیا جس میں ہمارے لیے نفع تھا اور اللہ اور رسول کی اطاعت میں زیادہ نفع ہے، آپ نے ہمیں زمین کو کرائے پر دینے سے منع کر دیا، ہم زمین کو تہائی اور چوتھائی پیداوار اور اناج کی ایک معین مقدار کے عوض دیتے تھے، آپ نے زمین کے مالک کو حکم دیا کہ وہ اس میں خود کاشتکاری کرے یا کسی سے کاشتکاری کرائے اور کرائے اور اس کے ماسوا کو مکروہ فرمایا۔

٣٩٢٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ فَنُكْرِيْهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ. سابقہ حوالہ(٣٩٢٢)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم زمین کو کرایہ پر دیتے تھے اور تہائی پیداوار اور چوتھائی پیداوار کے عوض بٹائی پر دیتے تھے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٣٩٢٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح قَالَ وَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ح قَالَ وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنَا عَبْدَةُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ(٣٩٢٢)

ایک اور سند سے بھی اسی طرح یہ روایت منقول ہے۔

٣٩٢٥- وَحَدَّثَنِيْهِ أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی اور یہ نہیں کہا کہ میرے بعض چچاؤں سے روایت

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ.
سابقہ حوالہ (۳۹۲۲)

ہے۔

۳۹۲۶- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ ظُهَيْرَ بْنَ رَافِعٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ أَتَانِي ظُهَيْرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا فَقُلْتُ وَمَا ذَاكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ سَأَلَنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ فَقُلْتُ نُؤَاجِرُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الرَّبِيعِ أَوِ الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ أَوِ الشَّعِيرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا ازْرَعُوهَا أَوْ أَزْرِعُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا.

البخاری (۲۳۳۹) النسائی (۳۹۳۳) ابن ماجہ (۲۴۵۹)

حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا ظہیر بن رافع میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایسے کام سے روک دیا ہے جس میں ہمارا فائدہ تھا۔ میں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جو بھی فرمایا ہے وہ حق ہے۔ حضرت ظہیر بن رافع نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے سوال: تم اپنے کھیتوں میں کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم زمین کو چوتھائی پیداوار یا کھجور اور جو کے چند وسق کے عوض اجرت پر دیتے ہیں، آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو اس کو خود کاشت کرو یا کسی سے کاشت کراؤ یا اس کو اپنے پاس رکھو۔

۳۹۲۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرٍ.

ابوداؤد (۳۳۹۴) النسائی (۳۹۳۲)

حضرت رافع بن خدیج نے نبی ﷺ سے حسب سابق روایت ذکر کی ہے لیکن اس میں ان کے چچا ظہیر کا ذکر نہیں ہے۔

۱۹- بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

سونے چاندی (نقدی اور کرنسی) کے عوض زمین کرائے (ٹھیکے) پر دینا

۳۹۲۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ أَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

البخاری (۲۳۲۷-۲۳۳۲-۲۷۲۲) ابوداؤد (۳۳۹۲-۳۳۹۳) النسائی (۳۹۰۸-۳۹۱۱) ابن ماجہ (۲۴۵۸)

حنظلہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زمین کو کرائے پر دینے کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے، میں نے پوچھا: کیا سونے اور چاندی کے عوض زمین کو اجرت پر دیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: سونے اور چاندی کے بدلے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۲۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا

حنظلہ بن قیس انصاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سونے اور چاندی کے عوض زمین کو اجرت پر دینے کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں، رسول اللہ ﷺ

كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَاَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ اِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زُجِرَ عَنْهُ وَاَمَّا شَيْءٌ مَعْلُوْمٌ مَضْمُوْنٌ فَلَا بَأْسَ بِهٖ. سابقہ حوالہ (۳۹۲۸)

کے زمانے میں لوگ نہروں کے کناروں اور نالوں کے ساتھ والی زمین کو پیداوار کے عوض کرائے پر دیتے تھے۔ سو اس زمین کی فصل تباہ ہو جاتی اور دوسری زمین کی فصل سلامت رہتی اور بسا اوقات یہ فصل بچ جاتی اور دوسری تلف ہو جاتی، پھر لوگوں کو باقی ماندہ فصل کے علاوہ اور کچھ کرایہ نہ ملتا، اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے کرائے پر دینے سے منع فرما دیا، البتہ اگر کرایہ کا معاوضہ کوئی معین چیز ہو جس کے تلف نہ ہونے کی ضمانت ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۳۰- وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيٰى وَاَخْبَرَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ عَلٰى اَنَّ لَنَا هٰذِهٖ وَلَهُمْ هٰذِهٖ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهٖ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا. سابقہ حوالہ (۳۹۲۸)

حنظلہ زرقی کہتے ہیں کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم انصار کے کھیت بہت تھے اور ہم زمین کو اس طریقہ سے کرایہ پر دیتے تھے کہ زمین کے اس حصہ کی پیداوار ہماری ہے اور زمین کے اس حصہ کی پیداوار مزارعین (کاشت کاروں) کی ہے، بسا اوقات زمین کے اس حصہ میں پیداوار ہوتی اور اس حصہ میں پیداوار نہ ہوتی، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے روک دیا البتہ چاندی کے عوض اجرت پر دینے سے نہیں روکا۔

۳۹۳۱- وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ نَا حَمَّادٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ. سابقہ حوالہ (۳۹۲۸)

ایک اور سند سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

۲۰- بَابٌ فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُؤَاجَرَةِ

(زمین کا) بٹائی اور ٹھیکے پر دینے کا بیان

۳۹۳۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ نَهٰى عَنْهَا وَقَالَ سَاَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۰٦٤)

عبداللہ بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مزارعت کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے کہا: مجھے حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا ہے اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ اس سے روکا اور "ابن معقل" کا لفظ ہے، "عبداللہ" کا لفظ نہیں ہے۔

۳۹۳۳- وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

عبداللہ بن سائب کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے مزارعت

بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٠٦٤)

کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا کہ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا ہے اور زمین کو اجرت پر دینے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

٢١- بَابُ الْأَرْضِ تُمْنَحُ

کسی کو مفت زمین کاشت کے لیے دینے کا بیان

٣٩٣٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِطَاوُسٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَانْتَهَرَهُ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا.

البخاري (٢٣٣٠-٢٣٤٢-٢٦٣٤) ابوداود (٣٣٨٩) الترمذي (١٣٨٥) النسائي (٣٨٨٢) ابن ماجه (٢٤٥٦-٢٤٦٤)

عمرو کہتے ہیں کہ مجاہد نے طاؤس سے کہا کہ ہمارے ساتھ رافع بن خدیج کے لڑکے کے پاس چلو اور ان سے وہ حدیث سنو جس کو وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، طاؤس نے مجاہد کو جھڑکا اور کہا: بخدا! اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ نبی ﷺ نے مزارعت سے منع کیا ہے تو میں مزارعت کبھی نہ کرتا، لیکن مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جو صحابہ میں سے زیادہ عالم تھا یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو زمین ہبہ کر دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس سے معین اجرت (کرایہ) لے۔

٣٩٣٥- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يُخَابِرُ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ تَرَكْتَ هَذِهِ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَقَالَ أَيْ عَمْرُو أَخْبَرَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا إِنَّمَا قَالَ يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا.

سابقہ حوالہ (٣٩٣٤)

عمرو اور ابن طاؤس بیان کرتے ہیں کہ طاؤس اپنی زمین کو بٹائی پر دیتے تھے عمرو نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! اگر تم بٹائی کو ترک کر دو تو بہتر ہے کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زمین کو بٹائی پر دینے سے منع فرمایا ہے، انہوں نے کہا: اے عمرو! مجھے اس شخص نے خبر دی ہے جو صحابہ میں اس معاملے کا سب سے زیادہ عالم تھا یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو بٹائی پر دینے سے منع فرمایا بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو زمین ہبہ کر دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس کو معین اجرت پر دے۔

٣٩٣٦- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ

چار سندوں سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی جس طرح عمرو نے بیان کی ہے۔

قَالَ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ. سابقہ حوالہ (٣٩٣٤)

٣٩٣٧-وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ عَبْدٌ أَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَكَذَا لِشَيْءٍ مَعْلُومٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا هُوَ الْحَقْلُ وَهُوَ بِلِسَانِ الْأَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ. ابن ماجہ (٢٤٥٧)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو زمین ہبہ کر دے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس سے اتنی، اتنی معین اجرت لے۔

٣٩٣٨-وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَإِنَّهُ أَنْ يَمْنَحَهَا أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٥٧٢٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص کے پاس زمین ہو اور وہ اسے اپنے بھائی کو ہبہ کر دے تو بہتر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٢٢-كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

باغبانی اور زراعت کا بیان

١-بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُعَامَلَةِ بِجُزْءٍ مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ

غلے اور پھلوں کے حصے کے عوض باغبانی اور زراعت کرانے کا بیان

٣٩٣٩-وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا نَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ. بخاری (٢٣٢٩) ابوداؤد (٣٤٠٨) ترمذی (١٣٨٣) ابن ماجہ (٢٤٦٧)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے زمین کی نصف پیداوار کے عوض عمل کرایا، خواہ پھل ہوں یا غلہ۔

٣٩٤٠-وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں یا غلہ کی نصف پیداوار کے عوض خیبر کی زمین دی، آپ ازواج مطہرات کو ہر سال سو وسق دیتے تھے (ایک وسق ۱۵۵ کلوگرام کے برابر ہے) جس میں سے

سَنَةٍ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ خَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ أَوْ يَضْمَنَ لَهُنَّ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَاخْتَلَفْنَ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۰٦٦)

تھی (۸۰) وسق کھجور اور بیس وسق جو ہوتے تھے۔ جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے اور انہوں نے اموال خیبر کی تقسیم کی تو انہوں نے نبی ﷺ کی ازواج کو اختیار دیا کہ وہ زمین اور پانی میں سے ایک حصہ لے لیں، یا وہ ہر سال مقررہ وسق لے لیں، ازواج مطہرات میں اختلاف ہوا، بعض ازواج نے زمین اور پانی کو اختیار کیا اور بعض نے اوساق کو اختیار کیا، حضرت عائشہ اور حفصہ ان میں سے تھیں جنہوں نے زمین اور پانی کو اختیار کیا۔

۳۹٤۱- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ أَوْ ثَمَرٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَقَالَ خَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ الْأَرْضَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَاءَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۸٤)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے نصف پیداوار کے عوض عمل کرایا خواہ پھل ہوں یا غلہ، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ حضرت عائشہ اور حفصہ نے زمین اور پانی کو پسند کیا، البتہ یہ ذکر ہے کہ حضرت عمر نے نبی ﷺ کی ازواج کو یہ اختیار دیا کہ وہ زمین کو اختیار کرلیں اور پانی کا ذکر نہیں ہے۔

۳۹٤۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا افْتُتِحَتْ خَيْبَرُ سَأَلَتْ يَهُودُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ فِيهَا عَلٰى أَنْ يَعْمَلُوا عَلٰى نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُقِرُّكُمْ فِيهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَزَادَ فِيهِ وَكَانَ الثَّمَرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِصْفِ خَيْبَرَ فَيَأْخُذُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْخُمُسَ. ابوداؤد (۳۰۰۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہو گیا تو یہود نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا کہ آپ انہیں خیبر میں رہنے دیں اور وہ نصف پیداوار کے عوض خیبر میں کاشتکاری کریں گے خواہ اناج ہو یا پھل، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو اس عمل پر اس وقت تک قائم رکھوں گا جب تک ہم چاہیں گے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے البتہ اس میں یہ زائد ہے کہ خیبر سے حاصل شدہ نصف حصہ کی تقسیم کی جاتی اور رسول اللہ ﷺ اس میں سے خمس لے لیتے۔

۳۹٤۳- وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ دَفَعَ إِلٰى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلٰى أَنْ يَعْتَمِلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا.

ابوداؤد (۳٤۰۹) النسائی (۳۹۳۹-۳۹٤۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے خیبر کے باغات اور خیبر کی زمین میں اس شرط سے عمل کرایا کہ وہ اس زمین میں کاشتکاری کریں گے اور اس کی نصف پیداوار رسول اللہ ﷺ کو دیں گے۔

٣٩٤٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقِرَّهُمْ بِهَا عَلَى أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

البخاری (٢٣٣٨-٣١٥٢)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے سرزمین حجاز سے یہود اور نصاریٰ کو نکال دیا اور یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو فتح کیا اور وہ زمین اللہ عزوجل، رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی ملکیت ہو گئی تو یہود نے رسول اللہ ﷺ سے یہ عرض کیا کہ انہیں خیبر میں رہنے دیں اور ہم نصف پیداوار کے عوض خیبر میں کاشتکاری کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم جب تک چاہیں گے تم کو اس عمل پر مقرر رکھیں گے۔ وہ اس عمل پر رکھے گئے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو تیماء اور اریحاء کی طرف نکال دیا۔

٢- بَابُ فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ

کاشتکاری اور درخت لگانے کی فضیلت

٣٩٤٥ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٤٤٢)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس درخت میں سے جو کچھ کھایا جائے وہ اس کا صدقہ ہو جاتا ہے، جو کچھ اس سے چوری ہو وہ اس کا صدقہ ہو جاتا ہے اور جو درندے کھالیں وہ اس کا صدقہ ہو جاتا ہے اور جو پرندے کھائیں وہ اس کا صدقہ ہو جاتا ہے اور جو شخص اس میں سے کم کرے گا وہ اس کا صدقہ ہو جائے گا۔

٣٩٤٦ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ فِي نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٩٢٧)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرت ام مبشر انصاریہ کے کھجور کے باغ میں گئے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: یہ کھجور کا درخت کس شخص نے لگایا تھا، مسلمان نے یا کافر نے؟ حضرت ام مبشر نے کہا: مسلمان نے۔ آپ نے فرمایا: جو مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے یا کوئی کھیت لگاتا ہے اس درخت یا کھیت سے کوئی انسان، چوپایہ یا کوئی اور جانور کھائے تو وہ اس کا صدقہ ہو جاتا ہے۔

٣٩٤٧ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا نَا رَوْحٌ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ سَبُعٌ أَوْ طَائِرٌ أَوْ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيْهِ أَجْرٌ وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَلَفٍ طَائِرٌ شَيْءٌ كَذَا.

کوئی کھیت اگاتا ہے اس میں سے کوئی درندہ، کوئی جانور یا کوئی چوپایہ بھی کھائے تو اس کو اس میں اجر ملتا ہے، ابن ابی خلف کی روایت میں "طائر شی کذا" کے الفاظ ہیں۔

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٨٤٩)

٣٩٤٨ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا فَقَالَ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا فَيَأْكُلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باغ میں گئے۔ آپ نے فرمایا: اے ام معبد! یہ کھجور کا درخت کس نے لگایا ہے، مسلمان نے یا کافر نے؟ حضرت ام معبد نے فرمایا: بلکہ مسلمان نے! آپ نے فرمایا: جو مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے، اس سے انسان، چوپایہ یا درندہ جو بھی کھائے وہ اس کا قیامت تک صدقہ ہو جاتا ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (٢٥٢١)

٣٩٤٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَمَّارٍ وَأَبُوْ بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَا عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ امْرَأَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ رُبَّمَا قَالَ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ وَكُلُّهُمْ قَالُوْا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ.

امام مسلم نے چار مختلف سندوں کے ساتھ بیان کیا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اس میں بعض راویوں نے ام مبشر کا قصہ بیان کیا اور بعض راویوں نے زید بن حارثہ کی بیوی کا قصہ بیان کیا ہے، اسحاق نے ابو معاویہ سے روایت کی کہ حضرت ام مبشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں اور تمام راویوں نے عطاء، ابو الزبیر اور عمرو بن دینار کی طرح نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٢٥٧-٢٣٢٧)

٣٩٥٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيْمَةٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے یا کوئی کھیت اگاتا ہے، اس سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھائے تو وہ اس کا صدقہ ہو جاتا ہے۔

إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ.

البخاري (٢٣٢٠-٦٠١٢) الترمذي (١٣٨٢)

٣٩٥١ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ نَخْلًا لِأُمِّ مُبَشِّرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ أَمُسْلِمٌ أَمْ كَافِرٌ قَالُوا مُسْلِمٌ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. البخاري (٢٣٢٠)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام مبشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کھجوروں کے ایک باغ میں تشریف لے گئے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ان کھجوروں کے درختوں کو کس نے لگایا ہے؟ کسی مسلمان نے یا کافر نے؟ انہوں نے کہا: مسلمان نے، اس کے بعد حسب سابق روایت کی طرح ہے۔

٣- بَابُ وَضْعِ الْجَوَائِحِ

قدرتی آفات سے پھلوں کے نقصان کو وضع کرنا

٣٩٥٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

ابوداؤد (٣٤٧٠) النسائي (٤٥٤٠-٤٥٤١) ابن ماجه (٢٢١٩)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کو پھل فروخت کردو، پھر ان پھلوں کو کوئی آفت لاحق ہو جائے تو تمہارے لیے اس سے کوئی عوض لینا جائز نہیں ہے۔ تم بغیر کسی حق کے اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض لو گے؟

٣٩٥٣ - وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٣٩٥٢)

ایک اور سند سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

٣٩٥٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ أَرَأَيْتَكَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ. البخاري (٢٢٠٨)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درختوں پر پھل بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا ہے جب تک کہ ان پر رنگ نہ آ جائے۔ ہم نے انس سے پوچھا رنگ آنے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: کھجوریں سرخ یا پیلی ہو جائے۔ یہ بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک لے تو تم اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض حلال قرار دو گے؟

٣٩٥٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک پھلوں کو فروخت

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُزْهِيَ قَالُوا: وَمَا تُزْهِي؟ قَالَ تَحْمَرُّ فَقَالَ: إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ.

البخاري (۲۱۹۸-۱٤۸۸) النسائي (٤٥۲۹)

کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ ان پر رنگ نہ آجائے، لوگوں نے عرض کیا: رنگ آنے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: سرخ ہو جائیں، جب اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک لے گا تو تم اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض حلال قرار دو گے؟

۳۹٥٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنْ لَمْ يُثْمِرْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَبِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ.

مسلم تحفة الاشراف (۷۱۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو پیدا نہ کرے تو تم اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض حلال قرار دو گے؟

۳۹٥۷ - وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِبِشْرٍ قَالُوا: نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا.

ابوداود (۳۳۷٤) النسائی (٤٥٤۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (قدرتی) آفات سے نقصان کو وضع کرنے کا حکم دیا۔

٤- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ الدَّيْنِ

قرض میں سے کچھ معاف کر دینے کا استحباب

۳۹٥۸ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِغُرَمَائِهِ: خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ. ابوداود (۳٤٦۹) الترمذي (٦٥٥) النسائي (٤٥٤۳-٤٦۹۲) ابن ماجه (۲۳٥٦)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص نے درخت پر پھل خریدے، وہ پھل قدرتی آفت سے تلف ہو گئے اور اس پر قرض زیادہ ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر صدقہ کرو، سو لوگوں نے اس پر صدقہ کیا، صدقہ کی وہ رقم اس کے قرض کے برابر نہ پہنچ سکی، رسول اللہ ﷺ نے قرض خواہوں سے فرمایا: جو تم کو مل گیا ہے وہ لے لو، اس کے علاوہ رقم پر تمہارا حق نہیں ہے۔

۳۹٥۹ - وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۳۹٥۸)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح منقول ہے۔

۳۹٦۰ - وَحَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا قَالُوا: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجرے کے دروازے پر جھگڑا کرنے والوں کی اونچی آوازیں سنیں، ان میں سے ایک قرض میں کچھ کمی اور نرمی کے لیے کہہ رہا تھا، دوسرا کہہ رہا تھا: بخدا! میں ایسا

سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمَا فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ. البخاري (٢٧٠٥)

نہیں کروں گا، رسول اللہ ﷺ ان دونوں کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے فرمایا: کہاں ہے وہ شخص جو یہ قسم کھا رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کروں گا؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہوں، اس کو اختیار ہے یہ جو چاہے کرے۔

٣٩٦١ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُمْ فَاقْضِهِ.

البخاري (٤٥٧-٤٧١-٢٤١٨-٢٤٢٤-٢٧٠٦-٢٧١٠) ابوداؤد (٣٥٩٥) النسائي (٥٤٢٣-٥٤٢٩) ابن ماجه (٢٤٢٩)

عبداللہ بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا مسجد میں تقاضا کیا، حتیٰ کہ ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان آوازوں کو حجرے میں سن لیا، رسول اللہ ﷺ نے حجرے کا دروازہ کھولا اور ان کے پاس تشریف لائے اور آپ نے آواز دی: اے کعب بن مالک! اس نے کہا: لبیک یا رسول اللہ! آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: اپنے قرض میں سے آدھا کم کر دو، انہوں نے کہا: میں نے آدھا کم کر دیا یا رسول اللہ! رسول اللہ ﷺ نے (ابن ابی حدرد) سے فرمایا: اٹھو اور ان کا قرض ادا کر دو۔

٣٩٦٢ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى دَيْنًا لَهُ عَلَى ابْنِ أَبِي حَدْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

عبداللہ بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن مالک نے ابن ابی حدرد سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا یہ حدیث بھی سابق روایت کی طرح ہے۔

قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَالٌ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا. سابقہ حوالہ (٣٩٦١)

حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی پر ان کا کچھ مال قرض تھا، وہ ان کو ملے تو انہوں نے ان کو پکڑ لیا، ان دونوں میں تکرار شروع ہو گئی اور ان کی آوازیں بلند ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ کا ان کے پاس سے گزر ہوا، آپ نے ہاتھ سے آدھا قرض کم کرنے کا اشارہ کیا اور فرمایا: اے کعب! پھر کعب بن مالک نے آدھا قرض کم کر دیا۔

٥- بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مَا بَاعَهُ عِنْدَ

اگر خریدار دیوالیہ ہو جائے اور اس کے پاس

المشتري وقد أفلس فله الرجوع فيه

خریدی ہوئی چیز ہو تو بائع اس سے لے سکتا ہے

٣٩٦٣ - وحدثنا أحمد بن عبد الله بن يونس قال نا زهير قال نا يحيى بن سعيد قال أخبرني أبو بكر بن محمد بن عمرو بن حزم أن عمر بن عبد العزيز أخبره أن أبا بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام أخبره أنه سمع أبا هريرة رضي الله تعالى عنه يقول قال رسول الله ﷺ أو سمعت رسول الله ﷺ يقول من أدرك ماله بعينه عند رجل قد أفلس أو إنسان قد أفلس فهو أحق به من غيره. البخاري (٢٤٠٢) ابو داود (٣٥١٩-٣٥٢٢) الترمذي (١٢٦٢) النسائي (٤٦٩٠-٤٦٩١) ابن ماجه (٢٣٥٨-٢٣٥٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو دیوالیہ قرار دیا گیا ہو اس کے پاس کوئی شخص اپنی چیز بعینہ پائے تو دوسروں کی بہ نسبت وہ اس چیز کا زیادہ حقدار ہے۔

٣٩٦٤ - وحدثنا يحيى بن يحيى قال أنا هشيم ح قال وحدثنا قتيبة بن سعيد ومحمد بن رمح جميعا عن الليث بن سعد ح قال وحدثنا أبو الربيع ويحيى بن حبيب الحارثي قالا نا حماد بن زيد ح قال وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا سفيان بن عيينة ح قال وحدثنا محمد بن المثنى قال نا عبد الوهاب ويحيى بن سعيد وحفص بن غياث كل هؤلاء عن يحيى بن سعيد في هذا الإسناد بمعنى حديث زهير وقال ابن رمح من بينهم في روايته أيما امرئ فلس. سابقہ حوالہ (٣٩٦٣)

امام مسلم نے پانچ اسانید کے ساتھ یہ روایت بیان کی اس میں ہے کہ جو شخص دیوالیہ قرار دیا گیا۔

٣٩٦٥ - وحدثنا ابن أبي عمر قال نا هشام بن سليمان وهو ابن عكرمة بن خالد المخزومي عن ابن جريج قال حدثني ابن أبي حسين أن أبا بكر بن محمد بن عمرو بن حزم أخبره أن عمر بن عبد العزيز حدثه عن حديث أبي بكر بن عبد الرحمن عن حديث أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي ﷺ في الرجل الذي يعدم إذا وجد عنده المتاع ولم يفرقه أنه لصاحبه الذي باعه. مسلم تحفة الأشراف (٣٩٦٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص معدوم المال (دیوالیہ) قرار دیا گیا ہو اور اس کے پاس ایسی متاع پائی جائے جس میں تصرف نہ کیا گیا ہو تو اس پر اس شخص کا حق ہے جس نے اس کو فروخت کیا تھا۔

٣٩٦٦ - وحدثنا محمد بن المثنى قال نا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدي قالا نا شعبة عن قتادة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی شخص کو دیوالیہ قرار دیا جائے اور

عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

اس کے پاس کسی شخص کی متاع بعینہ پائی جائے تو دوسروں کی بہ نسبت وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٢١٦)

٣٩٦٧- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا سَعِيدٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَيْضًا قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَمِثْلَهُ وَقَالَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ.

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دوسروں کی بہ نسبت وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٢١٦)

٣٩٦٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا نَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَجَّاجٌ نَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو دیوالیہ قرار دیا جائے اور کسی شخص کو اس کے پاس اپنا سامان بعینہ مل جائے تو دوسروں کی بہ نسبت وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤١٥٧)

٦- بَابُ فَضْلِ إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالتَّجَاوُزِ فِي الِاقْتِضَاءِ مِنَ الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ

مقروض کو مہلت دینے اور تقاضے میں درگزر کی فضیلت

٣٩٦٩- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوا تَذَكَّرْ قَالَ كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَآمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَوَّزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَجَوَّزُوا عَنْهُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں کا واقعہ ہے کہ فرشتوں نے ایک شخص کی روح سے ملاقات کی اور پوچھا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، فرشتوں نے کہا: یاد کرو، اس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ مفلس کو مہلت دینا اور مالدار سے درگزر کرنا، اللہ عزوجل نے فرمایا: اس سے درگزر کرو۔

البخاری (٢٠٧٧-٢٣٩١-٣٤٥١) ابن ماجہ (٢٤٢٠)

٣٩٧٠- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَا نَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَجُلٌ لَقِيَ رَبَّهُ

ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملاقات ہوئی، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ایک شخص کی اپنے رب عزوجل سے ملاقات ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے کیا عمل کیا ہے؟ اس

عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ أُطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ أَقْبَلُ الْمَيْسُورَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُورِ قَالَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ. سابقہ حوالہ (۳۹۶۹)

شخص نے کہا: میں نے کوئی نیک کام نہیں کیا، البتہ میں ایک مالدار شخص تھا اور لوگ مجھ سے مال طلب کرتے تھے، میں مالدار سے قرض لے لیتا اور تنگ دست سے درگزر کرتا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے سے درگزر کرو، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۳۹۷۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَإِمَّا ذَكَرَ وَإِمَّا ذُكِّرَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ فَغُفِرَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
سابقہ حوالہ (۳۹۶۹)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص فوت ہونے کے بعد جنت میں داخل ہوا، اس سے پوچھا گیا: تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے، راوی کہتے ہیں کہ اسے خود یاد آیا یا اس کو یاد دلایا گیا، اس نے کہا: میں لوگوں کو چیزیں فروخت کرتا تھا، میں مفلس کو مہلت دیتا تھا اور سکوں کے پرکھنے میں اس سے درگزر کرتا تھا، پس اس کی مغفرت کر دی گئی، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے میں نے خود سنی ہے۔

۳۹۷۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أُتِيَ اللَّهُ تَعَالَى بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا قَالَ يَا رَبِّ آتَيْتَنِي مَالَكَ فَكُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ أَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سابقہ حوالہ (۳۹۶۹)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک بندہ لایا گیا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ راوی نے کہا: لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے، اس شخص نے کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے مال عطا فرمایا تھا اور میری عادت درگزر کرنا تھی، میں مال دار پر آسانی کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تجھ سے زیادہ درگزر کرنے کا حقدار ہوں، میرے اس بندے سے درگزر کرو، حضرت عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے دہن مبارک سے اسی طرح سنا ہے۔

۳۹۷۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں کے ایک شخص کا حساب لیا گیا، اس کے پاس کوئی نیکی نہیں پائی گئی ماسوا اس کے کہ وہ لوگوں سے گھل مل کر رہتا تھا، وہ امیر شخص تھا اور اس نے اپنے نوکروں کو یہ حکم دیا تھا کہ غریب آدمی سے درگزر

يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوسِرًا فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ.

کریں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس سے زیادہ درگزر کرنے کے حقدار ہیں، اس (کے گناہوں) سے درگزر کرو۔

الترمذی (١٣٠٧)

٣٩٧٤- وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ نَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ أَنَا إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى فَتَجَاوَزَ عَنْهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، وہ اپنے نوکر سے کہتا تھا کہ جب تم کسی غریب آدمی کے پاس جاؤ تو اس سے درگزر کر لینا، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرے سو جب اس کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کر لیا۔

البخاری (٣٤٨٠-٢٠٧٨) النسائی (٤٧٠٩)

٣٩٧٥- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

سابقہ حوالہ (٣٩٧٤)

٣٩٧٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو الْهَيْثَمِ خَالِدُ بْنُ خِدَاشِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ طَلَبَ غَرِيمًا لَهُ فَتَوَارَى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ قَالَ آللَّهِ قَالَ آللَّهِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ.

ابن ابی قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک قرض دار سے قرض کا مطالبہ کیا تو وہ ان سے چھپ گیا، پھر جب حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے تو وہ کہنے لگا: میں غریب آدمی ہوں، حضرت ابوقتادہ نے کہا: بخدا! اس نے کہا: بخدا! حضرت ابوقتادہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو یوم قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے وہ کسی مفلس کو مہلت دے یا اس کا قرض معاف کر دے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٢١١٣)

٣٩٧٧- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح منقول ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (١٢١١٣)

٧- بَابُ تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ وَصِحَّةِ

قرض ادا کرنے میں مالدار کی تاخیر کا حرام

الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُولِهَا إِذَا أُحِيلَ عَلَى مَلِيٍّ

ہونا اور حوالہ کا جائز ہونا

۳۹۷۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ.

البخاري (۲۲۸۷) ابوداؤد (۳۳۴۵) النسائي (۴۷۰۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرض کی ادائیگی میں مالدار کی تاخیر کرنا ظلم ہے اور جب تمہارا قرض کسی مالدار کے حوالے کر دیا جائے تو اس سے مانگنا چاہیے۔

۳۹۷۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۶۱)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ نے نبی ﷺ سے حسب سابق روایت کی ہے۔

۸- بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ الَّذِي يَكُونُ بِالْفَلَاةِ وَيُحْتَاجُ إِلَيْهِ لِرَعْيِ الْكَلَإِ وَتَحْرِيمِ مَنْعِ بَذْلِهِ وَتَحْرِيمِ بَيْعِ ضِرَابِ الْفَحْلِ

جنگلات کے فاضل پانی کو بیچنے اور جفتی کرانے کی اجرت کی ممانعت

۳۹۸۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ.

ابن ماجه (۲۴۷۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فالتو پانی کو بیچنے سے منع فرمایا۔

۳۹۸۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ فَعَنْ ذَلِكَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

النسائي (۴۶۸۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی کی جفتی کی بیع اور پانی اور کاشت کے لیے زمین کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۸۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ كِلَاهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاضل پانی سے نہ روکا جائے تاکہ

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ. البخاري (۲۳۵۳) الترمذي (۱۲۷۲)

اس وجہ سے گھاس کو بھی روک دیا جائے۔

۳۹۸۳ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ الْكَلَأَ. مسلم تحفة الاشراف (۱۳۳۵۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی ضرورت سے زائد پانی سے منع نہ کرو کہ گھاس کی پیداوار کو روک دو۔

۳۹۸٤ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ. مسلم تحفة الاشراف (۱۵۳۵۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاضل پانی کی بیع نہ کی جائے تاکہ اس وجہ سے گھاس کی بیع کی جائے۔

۹-بَابُ تَحْرِيمِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ السِّنَّوْرِ

کتوں کی قیمت، فاحشہ اور نجومی کی اجرت اور بلی کی بیع کا حرام ہونا

۳۹۸۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

البخاري (۲۲۳۷-۲۲۸۲-۵۳٤٦-۵۷٦۱) ابوداود (۳٤۲۸-۳٤۸۱) الترمذي (۱۱۳۳-۱۲۷٦) النسائي (٤۳۰۳) ابن ماجه (۲۱۵۹)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ کی اجرت اور کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا۔

۳۹۸٦ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ.

سابقہ حوالہ (۳۹۸۵)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور ابن رمح کی روایت ہے کہ انہوں نے ابو مسعود سے سنا ہے۔

۳۹۸۷- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ.

ابوداؤد (۳۴۲۱) الترمذی (۱۲۷۵) النسائی (۴۳۰۵)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے بری کمائی فاحشہ کی اجرت، کتے کی قیمت اور پچھنے لگانے والے کی اجرت ہے۔

۳۹۸۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ.

سابقہ حوالہ (۳۹۸۷)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتے کی قیمت خبیث ہے، فاحشہ کی کمائی خبیث ہے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔

۳۹۸۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (۳۹۸۷)

ایک اور سند سے بھی اس کی مثل روایت منقول ہے۔

۳۹۹۰- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ نَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (۳۹۸۷)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حسب سابق روایت کرتے ہیں۔

۳۹۹۱- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ فَقَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۵٦)

ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اس سے روکا ہے۔

۱۰- بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ اقْتِنَائِهَا إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَاشِيَةٍ وَنَحْوِ ذَلِكَ

کتوں کے قتل کا حکم اور پھر اس کے منسوخ ہونے کا بیان اور شکار، کھیت اور جانوروں کی حفاظت کے لیے کتے پالنے کا جواز

۳۹۹۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

البخاری (٣٣٢٣) النسائی (٤٢٨٨) ابن ماجہ (٣٢٠٢)

٣٩٩٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَأَرْسَلَ فِي أَقْطَارِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُقْتَلَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا اور مدینہ کے اطراف میں کتوں کو قتل کرنے کے لیے آدمی روانہ کیے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٨٥٨)

٣٩٩٤- وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَنَنْبَعِثُ فِي الْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا فَلَا نَدَعُ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَاهُ حَتَّى إِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَيَّةِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتْبَعُهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (٧٥٠١)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے تھے، پھر مدینہ اور اس کے اطراف میں کتوں کا پیچھا کیا گیا اور ہم نے کوئی کتا مارے بغیر نہیں چھوڑا حتیٰ کہ دیہاتیوں کی اونٹنی کے ساتھ جو کتا رہتا تھا، ہم نے اس کو بھی مار ڈالا۔

٣٩٩٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِنَّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ زَرْعًا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتے اور بکریوں یا مویشیوں کی حفاظت کے کتوں کے سوا کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھیت کے کتے کا بھی استثناء کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ کے پاس کھیت ہے (اس وجہ سے انہوں نے کھیت کا حکم بطور خاص یاد رکھا۔ سعیدی)

الترمذی (١٤٨٨) النسائی (٤٢٩٠)

٣٩٩٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ نَا رَوْحٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ. ابوداؤد (٢٨٤٦)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، حتیٰ کہ کوئی عورت دیہات سے اپنا کتا لے کر آتی تو ہم اس کتے کو بھی قتل کر دیتے، پھر نبی ﷺ نے اس کو قتل کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا: اس کالے سیاہ کتے کو قتل کرو جو دو نقطے والا ہو، کیونکہ وہ شیطان ہے۔

٣٩٩٧- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ

حضرت ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، پھر فرمایا:

الْمُغَفَّلِ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ. سابقہ حوالہ (۶۵۱)

کتے لوگوں کو کیا تکلیف دیتے ہیں پھر آپ نے شکاری کتے اور بکریوں (کی حفاظت) کے کتوں کی اجازت دی۔

۳۹۹۸ - وَحَدَّثَنِيْهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنَا النَّضْرُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ يَحْيَى وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّيْدِ وَالزَّرْعِ. سابقہ حوالہ (۶۵۱)

امام مسلم متعدد اسانید کے ساتھ حضرت ابن مغفل کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بکریوں کے کتوں، شکار کے کتوں اور کھیت کے کتوں کی اجازت دی۔

۳۹۹۹ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ أَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ. البخاری (۵۴۸۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت کے کتے کے سوا کوئی کتا رکھا اس کے اجر سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

۴۰۰۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ.

النسائی (۴۲۹۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شکاری کتے یا مویشیوں کی حفاظت کے کتوں کے سوا کوئی کتا رکھا اس کے اجر سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

۴۰۰۱ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُوْنَ نَا إِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ أَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۲۴۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شکاری کتے یا مویشیوں کے کتوں کے سوا کوئی کتا رکھا اس کے عمل سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

۴۰۰۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرُوْنَ نَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ حَرْمَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مویشیوں کی حفاظت یا شکاری کتے کے علاوہ اور کوئی کتا پالا تو اس کے اجر سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہے گا اور حضرت عبداللہ بن عمر

إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ.

النسائی (٤٣٠٢)

نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں: اور کھیتی کا کتا۔

٤٠٠٣ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ قَالَ نَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ وَكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ.

البخاری (٥٤٨١) النسائی (٤٢٩٥)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شکاری کتے یا حفاظت کے کتوں کے سوا کوئی اور کتا رکھا اس کے عمل سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے، سالم نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے: یا کھیت کی حفاظت کا کتا اور وہ کاشتکاری کرتے تھے (اس وجہ سے انہوں نے کھیت کے کتے کا حکم بطور خاص یاد رکھا۔ سعیدی)

٤٠٠٤ - وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا أَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٦٧٧٦)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل خانہ میں سے جس نے بھی مویشیوں کے کتے یا شکاری کتوں کے سوا کوئی کتا رکھا ان کے اعمال سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

٤٠٠٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ زَرْعٍ أَوْ غَنَمٍ أَوْ صَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٣٦٦)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کھیت یا بکریوں یا شکار کے کتوں کے علاوہ کوئی اور کتا رکھا اس کے اجر سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔

٤٠٠٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي الطَّاهِرِ وَلَا أَرْضٍ. النسائی (٤٣٠١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شکار، مویشی اور زمین کے علاوہ کتا رکھا اس کے اجر سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے، ابوالطاہر کی روایت میں زمین کا لفظ نہیں ہے۔

٤٠٠٧ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مویشی، شکار یا کھیت

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذُكِرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ. ابوداؤد(۲۸۴۴) الترمذی(۱۴۹۰) النسائی(۴۳۰۰)

کے علاوہ کوئی کتا رکھا اس کے اجر سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔ زہری کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر کو حضرت ابوہریرہ کی روایت سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا: اللہ ابوہریرہ پر رحم کرے وہ کھیت والے تھے۔

۴۰۰۸- وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ.
البخاری(۲۳۲۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کھیت یا مویشی کے سوا کوئی کتا رکھا اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔

۴۰۰۹- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.
ابن ماجہ(۳۲۰۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۴۰۱۰- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا حَرْبٌ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۵۳۶۷)

ایک اور سند سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۴۰۱۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ نَا أَبُوْ رَزِيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا غَنَمٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ. مسلم تحفۃ الاشراف(۱۴۶۱۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شکاری کتے یا بکریوں کی حفاظت کے علاوہ کوئی اور کتا رکھا اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔

۴۰۱۲- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِيْ زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَنُوْءَةَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِيْ وَرَبِّ هٰذَا

حضرت سفیان بن ابی زہیر (جو قبیلہ شنوءہ کے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسا کتا پالے جو کھیت اور مویشیوں کی حفاظت کا نہ ہو اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ خود سنا ہے؟ انہوں نے کہا

الْمَسْجِدِ: | ہاں اس مسجد کے رب کی قسم!۔

بخاری (۲۳۲۳-۲۳۲۵) النسائی (٤٢٩٦) ابن ماجہ (٣٢٠٦)

٤٠١٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَائِيُّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (٤٠١٢)

حضرت سفیان بن ابی زہیر شنائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١١- بَابُ حِلِّ أُجْرَةِ الْحِجَامَةِ

فصد لگانے کی اجرت کا حلال ہونا

٤٠١٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ هُوَ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ.

الترمذی (١٢٧٨)

حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فصد لگانے والے کی اجرت کے متعلق سوال کیا گیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فصد لگوائی تھی، حضرت ابو طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو فصد لگائی تھی، آپ نے اس کو دو صاع اناج دینے کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے سفارش کی کہ اس کے خراج سے کچھ کم کر دیں اور فرمایا: تمہاری دواؤں میں بہترین چیز فصد لگانا ہے یا فرمایا: یہ تمہاری بہترین دواؤں میں سے ہے۔

٤٠١٥- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ. مسلم تحفة الاشراف (٧٦٩)

حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فصد لگانے والے کی اجرت کے بارے میں سوال کیا گیا، حضرت انس نے اس کی مثل جواب دیا اور سابقہ جملے کی بجائے یہ فرمایا: تمہاری دواؤں میں بہترین چیز فصد لگانا اور عود ہندی ہے۔ اپنے بچوں کا حلق دبا کر انہیں تکلیف نہ دو (یعنی حلق دبانے کی بجائے اس کو عود ہندی کھلا دو، یہ حلق کی بیماری میں مفید ہے)۔

٤٠١٦- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ عَنْ ضَرِيبَتِهِ. البخاری (٢٢٨١)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فصد لگانے والے ہمارے ایک غلام کو بلایا، اس نے آپ کے فصد لگائی۔ آپ نے اس کو ایک صاع (۲.۲۵ کلوگرام) یا ایک یا دو مد (ایک مد ایک کلوگرام کے برابر ہے) دینے کا حکم دیا اور اس کے خراج میں کم کرنے کی سفارش کی۔ سو اس کے خراج میں کمی کر دی گئی۔

ف: غلام کے مالک غلام کے لیے کچھ رقم مقرر کر دیں کہ تم نے اتنے پیسے روزانہ محنت مزدوری سے کما کر لا کر دینے ہیں اس

کو خراج اور ضریبہ کہتے ہیں۔

٤٠١٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا الْمَخْزُومِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ وُهَيْبٍ قَالَ أَنَا الْمَخْزُومِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ وُهَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ.

(البخاری (٢٢٧٨-٥٦٩١) ابن ماجہ (٢١٦٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فصد لگوائی اور فصد لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوا ڈالی۔

٤٠١٨ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ حَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ عَبْدٌ لِبَنِي بَيَاضَةَ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ أَجْرَهُ وَكَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (٥٧٧٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنو بیاضہ کے ایک غلام نے نبی ﷺ کے فصد لگائی نبی ﷺ نے اس کو اجرت دی اور اس کے مالک سے سفارش کی کہ اس کے خراج سے کچھ کم کر دیں۔ پس اس نے اس کے خراج سے کم کر دیا۔ اگر فصد کی کمائی حرام ہوتی تو نبی ﷺ اس کو اجرت نہ دیتے۔

١٢ - بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ

شراب کی بیع کا حرام ہونا

٤٠١٩ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَبُو هَمَّامٍ قَالَ نَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَيُنْزِلُ فِيهَا أَمْرًا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ قَالَ فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ الْآيَةُ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ فَسَفَكُوهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٣)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب (کی حرمت) کا اشارۃً ذکر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ عنقریب اس کے متعلق کوئی (حتمی) حکم نازل فرمائے گا، سو جس شخص کے پاس کچھ شراب ہو وہ اس کو فروخت کر کے اس (کی قیمت) سے فائدہ اٹھا لے۔ حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ ابھی چند روز ہی ہوئے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے، سو جس شخص کو حرمت شراب کی آیت معلوم ہو جائے تو اس کو نہ تو پیے اور نہ فروخت کرے۔ حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ پھر جن لوگوں کے پاس شراب تھی انہوں نے اس کو لا کر مدینہ کے راستوں پر بہا دیا۔

٤٠٢٠ - وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ جَاءَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ ح

عبدالرحمٰن بن وعلہ سبائی مصری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انگور کے شیرے کے متعلق دریافت کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ السَّبَئِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَهْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ لَا فَسَارَّ إِنْسَانًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَ سَارَرْتَهُ فَقَالَ أَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا فَقَالَ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهَا. النسائی (۴۶۷۸)

فرمایا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو شراب کی ایک مشک ہدیہ کی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام کر دیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اس شخص نے کسی سے سرگوشی میں کوئی بات کی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم نے اس سے کیا کہا ہے؟ اس نے کہا: میں نے اس سے شراب کو فروخت کرنے کے لیے کہا ہے، آپ نے فرمایا: جس ذات نے اس کا پینا حرام کیا ہے اس نے اس کے فروخت کرنے کو بھی حرام کر دیا ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: اس شخص نے مشک کا منہ کھول کر ساری شراب بہا دی۔

۴۰۲۱ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۴۰۲۰)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابن عباس سے یہ حدیث مروی ہے۔

۴۰۲۲ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاقْتَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهٰى عَنِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ.

البخاری (۴۵۹- ۲۰۸۴- ۲۲۲۶- ۴۵۴۰، ۴۵۴۲، ۴۵۴۳)

ابوداؤد (۳۴۹۰-۳۴۹۱) النسائی (۴۶۷۹) ابن ماجہ (۳۳۸۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور لوگوں پر وہ آیات تلاوت کیں اور لوگوں کو شراب کی تجارت سے منع کر دیا۔

۴۰۲۳ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

سابقہ حوالہ (۴۰۲۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سود کے بارے میں سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور شراب کی تجارت حرام فرما دی۔

۱۳ - بَابُ تَحْرِيمِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ

شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کا حرام ہونا

٤٠٢٤ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ.

البخاری(٢٢٣٦-٤٢٩٦-٤٦٣٣) ابوداود(٣٤٨٦-٣٤٨٧)
الترمذی(١٢٩٧) النسائی(٤٢٦٧-٤٦٨٣) ابن ماجہ (٢١٦٧)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں فتح مکہ کے سال یہ فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے خمر، مردار اور بتوں کی بیع کو حرام کر دیا ہے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ فرمایئے کہ مردار کی چربی کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ اس کو کشتیوں پر ملا جاتا ہے اور وہ کھالوں پر لگائی جاتی ہے اور لوگ (چراغ جلا کر) اس سے روشنی حاصل کرتے ہیں آپ نے فرمایا: نہیں، وہ حرام ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسی وقت فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کر دے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر مردار کی چربیوں کو حرام کیا تو انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچ دیا اور اس کی قیمت کھائی۔

٤٠٢٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ. سابقہ حوالہ(٤٠٢٤)

امام مسلم نے متعدد اسانید کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مثل رسول اللہ ﷺ کا ارشاد روایت کیا ہے۔

٤٠٢٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللَّهُ سَمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا.

البخاری(٢٢٢٣-٣٤٦٠) النسائی(٤٢٦٨) ابن ماجہ(٣٣٨٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ سمرہ نے شراب فروخت کی ہے، تو انہوں نے فرمایا: سمرہ پر خدا کی مار! کیا اس کو نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے ان پر چربی حرام کی گئی تھی انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچ دیا۔

٤٠٢٧ - وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ(٤٠٢٦)

عمرو بن دینار سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۴۰۲۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۱۹۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے، اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کی تھی، انہوں نے اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھالی۔

۴۰۲۹- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشَّحْمَ فَبَاعُوهُ وَأَكَلُوا ثَمَنَهُ.

البخاری (۲۲۲۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے، ان پر چربی حرام کی گئی تھی، انہوں نے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی۔

۱۴- بَابُ الرِّبَا

سود کا بیان

۴۰۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ.

البخاری (۲۱۷۷) الترمذی (۱۲۴۱) النسائی (۴۵۸۴-۴۵۸۵)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے عوض صرف برابر برابر فروخت کرو اور بعض سونے کے عوض کم سونا فروخت مت کرو اور چاندی کو چاندی کے عوض صرف برابر برابر فروخت کرو اور بعض چاندی کو کم چاندی کے عوض فروخت مت کرو اور ان میں سے کسی کو ادھار مت فروخت کرو۔

۴۰۳۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَأْثُرُ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَنَافِعٌ مَعَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ قَالَ نَافِعٌ فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَأَنَا مَعَهُ وَاللَّيْثِيُّ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا أَخْبَرَنِي أَنَّكَ تُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ بِإِصْبَعَيْهِ إِلٰى عَيْنَيْهِ وَأُذُنَيْهِ فَقَالَ أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِيعُوا

نافع کہتے ہیں کہ بنو لیث کے ایک شخص نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث روایت کرتے ہیں۔ قتیبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور نافع اس شخص کے ساتھ گئے اور ابن رمح کی حدیث میں ہے کہ نافع نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر گئے اور میں اور لیثی ان کے ساتھ تھے۔ حتی کہ ابن عمر، حضرت ابو سعید خدری کے پاس تشریف لے گئے، حضرت ابن عمر نے کہا: اس شخص نے مجھ سے یہ کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ چاندی کو برابر برابر کے سوا مت فروخت کرو اور سونے کو سونے کے عوض برابر برابر کے سوا مت فروخت کرو، تو حضرت ابو سعید نے اپنی

الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا شَيْئًا غَائِبًا مِنْهُ بِنَاجِزٍ إِلَّا يَدًا بِيَدٍ.
سابقہ حوالہ (٤٠٣٠)

انگلیوں سے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے عوض برابر برابر کے سوا مت فروخت کرو اور چاندی کو چاندی کے عوض برابر برابر کے سوا مت فروخت کرو اور بعض چاندی کو کم چاندی کے عوض مت فروخت کرو اور ہاتھ کے ہاتھ فروخت کرو اور ادھار مت فروخت کرو۔

٤٠٣٢ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. سابقہ حوالہ (٤٠٣٠)

امام مسلم نے دو سندوں کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری کی نبی ﷺ سے یہ روایت ذکر کی ہے۔

٤٠٣٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٠٢٦)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے عوض اور چاندی کو چاندی کے عوض مت فروخت کرو مگر برابر برابر ناپ اور تول دونوں میں مساوی ہوں۔

٤٠٣٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالُوا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِيعُوا الدِّينَارَ بِالدِّينَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٩٨٣٦)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دینار کو دو دیناروں کے بدلے میں اور ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے میں مت فروخت کرو۔

١٥ - بَابُ الصَّرْفِ وَبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ نَقْدًا

منی چینج اور سونے کی چاندی کے عوض نقد خرید وفروخت کا بیان

٤٠٣٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

مالک بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوا آیا کہ دراہم کون فروخت کرتا ہے؟ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اور آپ علیہ وہ حضرت عمر بن الخطاب کے پاس تھے: ہمیں اپنا سونا دکھاؤ اور پھر آنا جب ہمارا نوکر آئے گا

تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ عِنْدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ. البخاری(٢١٣٤-٢١٧٠-٢١٧٤) ابوداؤد(٣٣٤٨) الترمذی(١٢٤٣) النسائی(٤٥٧٢) ابن ماجہ(٢٢٥٣-٢٢٦٠)

تو ہم تمہیں (قیمت) دے دیں گے، حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: ہرگز نہیں، تم اس کو چاندی ابھی دو، ورنہ اس کا سونا واپس کر دو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: چاندی سونے کے عوض سود ہے مگر جو نقد بہ نقد ہو اور گندم، گندم کے بدلے سود ہے مگر جو نقد بہ نقد ہو اور جو، جو کے عوض سود ہے مگر جو نقد بہ نقد ہو اور کھجور، کھجور کے بدلے میں سود ہے، مگر جو نقد بہ نقد ہو۔

٤٠٣٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ(٤٠٣٥)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٤٠٣٧ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ قَالُوا أَبُو الْأَشْعَثِ أَبُو الْأَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ أَخَانَا حَدِيثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا آنِيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَامَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَلَا مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَادِيثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عُبَادَةُ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ ثُمَّ قَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ أَوْ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ. ابوداؤد(٣٣٤٩-٣٣٥٠) الترمذی(١٢٤٠)

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ میں شام میں لوگوں کے ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا جس میں مسلم بن یسار بھی تھے، اتنے میں ابو الاشعث آ گئے، راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: ابو الاشعث (آ گئے) جب وہ بیٹھ گئے تو میں نے ان سے کہا: ہمارے ان بھائیوں کو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سناؤ انہوں نے کہا: اچھا ہم ایک جہاد میں گئے جس میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار تھے، ہم کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا جس میں چاندی کا ایک برتن بھی تھا۔ حضرت معاویہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو لوگوں کی تنخواہوں میں فروخت کر دیں، لوگوں نے اس کو لینے میں جلدی کی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے اٹھ کر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے سونے کی بیع سونے کے عوض، چاندی کی بیع چاندی کے عوض، گندم کی گندم کے عوض، جو کی جو کے عوض، کھجور کی کھجور کے عوض اور نمک کی نمک کے عوض بیع سے منع فرمایا ہے البتہ جو برابر برابر اور نقد بہ نقد ہو، سو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سود ہو گیا، پس لوگوں نے جو کچھ لیا تھا وہ واپس کر دیا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے؟ جو

رسول اللہ ﷺ کی ایسی احادیث بیان کرتے ہیں حالانکہ ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ کی مجلس میں رہے ہیں اور ہم نے آپ سے ایسی احادیث نہیں سنیں۔ حضرت عبادہ نے کھڑے ہو کر پھر قصہ دہرایا اور کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جو احادیث سنی ہیں ہم وہ ضرور بیان کریں گے خواہ حضرت معاویہ کو ناپسند ہو یا کہا: خواہ ان کی ناک خاک میں آلودہ ہو، مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں معاویہ کے لشکر کی تاریک راتوں میں اس کے ساتھ نہ رہوں، حماد نے بھی یہی یا اس کی مثل کہا ہے۔

۴۰۳۸ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (۴۰۳۷)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۴۰۳۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ.

سابقہ حوالہ (۴۰۳۷)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کی بیع سونے کے عوض اور چاندی کی بیع چاندی کے عوض اور گندم کی بیع گندم کے عوض اور جو کی بیع جو کے عوض اور کھجور کی بیع کھجور کے عوض اور نمک کی بیع نمک کے عوض برابر برابر اور نقد بہ نقد ہو اور جب یہ اقسام مختلف ہو جائیں تو پھر جس طرح چاہو بیچو بشرطیکہ نقد بہ نقد ہو۔

۴۰۴۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى الْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ. اخرجه النسائی (۴۵۷۹)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے بدلے میں سونا، چاندی کے بدلے میں چاندی، گندم کے بدلے میں گندم، جو کے بدلے میں جو، کھجور کے بدلے میں کھجور اور نمک کے بدلے میں نمک برابر برابر اور نقد بہ نقد (فروخت کرو) جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سودی کاروبار کیا، اس میں لینے والا اور دینے والا برابر ہیں۔

۴۰۴۱ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ الرَّبَعِيُّ قَالَ نَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے بدلے میں سونا

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (٤٠٤٠)

برابر، پھر اس کی مثل حدیث ذکر کی۔

٤٠٤٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ. النسائی (٤٥٧٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور کے بدلے میں کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے میں جو اور نمک کے بدلے میں نمک، برابر اور نقد بہ نقد (فروخت کرو) جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سودی کاروبار کیا الا یہ کہ اقسام بدل جائیں۔

٤٠٤٣ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدًا بِيَدٍ.

سابقہ حوالہ (٤٠٤٢)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے مگر اس میں نقد بہ نقد کا ذکر نہیں ہے۔

٤٠٤٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا.

النسائی (٤٥٨٣) ابن ماجہ (٢٢٥٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے بدلے میں سونا تول کر برابر برابر، چاندی کے بدلے میں چاندی تول کر برابر برابر فروخت کرو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ زیادتی سود ہے۔

٤٠٤٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَمِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا. النسائی (٤٥٨١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دینار کے بدلے میں دینار (فروخت کرو) اور کسی کو زیادہ مت دو اور درہم کو درہم کے بدلے میں (فروخت کرو) اور کسی کو زیادہ مت دو۔

٤٠٤٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي تَمِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٤٠٤٥)

ایک اور سند سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

١٦ - بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا

چاندی کو سونے کے عوض ادھار فروخت کرنے کی ممانعت کا بیان

٤٠٤٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ

ابو المنہال کہتے ہیں کہ میرے ایک شریک نے حج کے موسم یا حج تک چاندی ادھار بیچی، پھر وہ آیا اور مجھے اس بات

شَرِيكٌ لِي وَرِقًا بِنَسِيئَةٍ إِلَى الْمَوْسِمِ أَوْ إِلَى الْحَجِّ فَجَاءَ إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا أَمْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ قَدْ بِعْتُهُ فِي السُّوقِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رِبًا وَائْتِ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ تِجَارَةً مِنِّي فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

البخاری (٢٠٦٠-٢٠٦١-٢١٨٠-٢١٨١-٢٤٩٧-٢٤٩٨-٣٩٣٩-٣٩٤٠) النسائی (٤٥٨٩-٤٥٩٠-٤٥٩١)

کی اطلاع دی، میں نے کہا: یہ چیز ٹھیک نہیں ہے، اس نے کہا: میں نے بازار میں یہ بیع کی تھی اور کسی نے اس سلسلے میں مجھ پر اعتراض نہیں کیا، پھر میں براء بن عازب کے پاس گیا اور ان سے مسئلہ پوچھا، انہوں نے کہا: جب نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو ہم اس طرح کی بیع کرتے تھے، آپ نے فرمایا: جو نقد ہو اس میں کوئی حرج نہیں اور جو ادھار ہو وہ سود ہے اور تم حضرت زید بن ارقم کے پاس جاؤ وہ مجھ سے زیادہ تجارت کرتے ہیں، میں ان کے پاس گیا اور ان سے سوال کیا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

٤٠٤٨- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَهُوَ أَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا.

سابقہ حوالہ (٤٠٤٧)

ابو المنہال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صرف (سونے چاندی کی بیع) کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے کہا: حضرت زید بن ارقم مجھ سے زیادہ جانتے ہیں ان سے سوال کرو، میں نے حضرت زید سے سوال کیا، انہوں نے کہا: حضرت براء بن عازب سے سوال کرو وہ زیادہ عالم ہیں، پھر ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سونے کے بدلے میں چاندی کی ادھار بیع کرنے سے منع فرمایا

٤٠٤٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ.

البخاری (٢١٧٥-٢١٨٢) النسائی (٤٥٩٢-٤٥٩٣)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کے بدلے میں چاندی اور سونے کے بدلے میں سونے کی بیع سے منع فرمایا الا یہ کہ برابر برابر ہو اور ہمیں حکم دیا کہ ہم سونے کے بدلے چاندی کو جس طرح چاہیں خریدیں اور چاندی کے بدلے سونا جس طرح چاہیں خریدیں۔ ایک شخص نے سوال کیا تو کہا: نقد بہ نقد اور کہا: میں نے اسی طرح سنا ہے۔

٤٠٥٠- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (٤٠٤٩)

حضرت ابو بکرہ نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے پھر حسب سابق حدیث ہے۔

١٧- باب بيع القلادة فيها خرز وذهب

سونے اور موتیوں کے جڑاؤ والے ہار کو بیچنے کا حکم

٤٠٥١- وحدثني أبو الطاهر أحمد بن عمرو بن سرح قال أنا ابن وهب قال أخبرني أبو هانئ الخولاني أنه سمع علي بن رباح اللخمي يقول سمعت فضالة بن عبيد الأنصاري رضي الله تعالى عنه يقول أتي رسول الله ﷺ وهو بخيبر بقلادة فيها خرز وذهب وهي من المغانم تباع فأمر رسول الله ﷺ بالذهب الذي في القلادة فنزع وحده ثم قال رسول الله ﷺ الذهب بالذهب وزنا بوزن.

مسلم تحفة الاشراف (١١٠٣٠)

فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس خیبر میں مال غنیمت کا ایک ہار لایا گیا جس میں پتھر کے نگینے اور سونا تھا، اس کو فروخت کیا جا رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس ہار سے سونے کو نکالنے کا حکم دیا، پس صرف سونے کو نکال لیا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے بدلے میں سونا برابر برابر تول کے فروخت کریں۔

٤٠٥٢- وحدثنا قتيبة بن سعيد قال نا ليث عن أبي شجاع سعيد بن يزيد عن خالد بن أبي عمران عن حنش الصنعاني عن فضالة بن عبيد رضي الله تعالى عنه قال اشتريت يوم خيبر قلادة باثني عشر دينارا فيها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فيها أكثر من اثني عشر دينارا فذكرت ذلك للنبي ﷺ فقال لا تباع حتى تفصل.

ابوداؤد (٣٣٥١-٣٣٥٢-٣٣٥٣) الترمذی (١٢٥٥) النسائی (٤٥٨٧-٤٥٨٨)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غزوۂ خیبر میں بارہ دینار کا ایک ہار خریدا، جس میں سونا اور پتھر کے نگینے تھے جب میں نے ہار سے سونا الگ کیا تو وہ سونا بارہ دینار سے زیادہ تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: سونے کو جدا کیے بغیر نہ بیچا جائے۔

٤٠٥٣- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب قالا نا ابن المبارك عن سعيد بن يزيد بهذا الإسناد نحوه.

سابقہ حوالہ (٤٠٥٢)

ایک اور سند سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

٤٠٥٤- وحدثنا قتيبة قال نا ليث عن ابن أبي جعفر عن الجلاح قال حدثني حنش الصنعاني عن فضالة بن عبيد قال كنا مع رسول الله ﷺ يوم خيبر نبايع اليهود الأوقية الذهب بالدينارين والثلاثة فقال رسول الله ﷺ لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا وزنا بوزن.

سابقہ حوالہ (٤٠٥٢)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ایک اوقیہ سونے کی یہودیوں سے دو اور تین دینار کے عوض بیع کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے میں بغیر برابر برابر وزن کے فروخت نہ کریں۔

٤٠٥٥- وحدثني أبو الطاهر قال أنا ابن وهب عن قرة بن عبد الرحمن المعافري وعمرو بن الحارث وغيرهما أن عامر بن يحيى المعافري أخبرهم عن حنش

حنش کہتے ہیں کہ ہم حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے، سو میرے اور میرے ساتھیوں کے حصے میں ایک ہار آیا جس میں سونا، چاندی اور

أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي غَزْوَةٍ فَطَارَتْ لِي وَلِأَصْحَابِي قِلَادَةٌ فِيهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِي كِفَّةٍ وَاجْعَلْ ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ. سابقہ حوالہ (٤٠٥٢)

جواہر تھے، میں نے اس کو خریدنا چاہا، میں نے فضالہ بن عبید سے پوچھا انہوں نے کہا: سونا الگ کر کے ایک پلڑے میں رکھوا اور اپنا سونا ایک پلڑے میں رکھو پھر برابر کے سوا مت خریدنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ برابر کے سوا نہ لے۔

١٨- بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ

اناج کو اناج کے عوض برابری کے ساتھ فروخت کرنے کا بیان

٤٠٥٦- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ح قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ فَقَالَ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ قِيلَ فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ. مسلم تحفۃ الاشراف (١١٤٨٢)

معمر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے غلام کو ایک صاع گندم دے کر بھیجا اور کہا: اس کو بیچ کر اس کے بدلے میں جو خرید لینا، غلام گیا اور اس نے ایک صاع سے زیادہ (جو) خرید لیے اور جب معمر آئے تو ان کو اس کی خبر دی، معمر نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ جاؤ جا کر اسے واپس کرو اور صرف برابر برابر لینا کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا رہا ہوں کہ طعام کے بدلے طعام برابر برابر (فروخت کرو) اور ان دنوں ہمارا طعام جو تھے، ان سے کہا گیا کہ گندم اور جو ایک مثل تو نہیں ہیں، انہوں نے کہا: مجھے اس کے مشابہ ہونے کا خوف ہے۔

٤٠٥٧- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَفْعَلُوا وَلَكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِثَمَنِهِ مِنْ هَذَا وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ.

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عدی انصاری کے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا، وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہیں؟ اس نے کہا: نہیں یا رسول اللہ! بخدا! ہم دو صاع ردی کھجوریں دے کر ایک صاع عمدہ کھجوریں خریدتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح نہ کرو لیکن برابر برابر کی بیع کرو یا اس کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت سے اس کو خریدا اور اسی طرح تول میں بھی برابری رکھو۔

البخاری (٢٢٠١-٢٢٠٢-٢٣٠٢-٢٣٠٣-٤٢٤٤ و ٤٢٤٧-٧٣٥٠-٧٣٥١) النسائی (٤٥٦٧-٤٥٦٨)

٤٠٥٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا.

سابقہ حوالہ (٤٠٥٧)

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنایا، وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہیں؟ اس نے کہا: نہیں بخدا یا رسول اللہ! ہم دو صاع کھجوریں دے کر یہ ایک صاع کھجوریں لیتے ہیں اور تین صاع دے کر یہ دو صاع لیتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح مت کرو، ردی کھجوروں کو دراہم کے بدلے بیچ دو پھر دراہم سے عمدہ کھجوریں خرید لو۔

٤٠٥٩- وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُمَا جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَيْنَ هٰذَا فَقَالَ بِلَالٌ تَمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رَدِيءٌ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ سَهْلٍ فِي حَدِيثِهِ عِنْدَ ذٰلِكَ. البخاری (٢٣١٢) النسائی (٤٥٧١)۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ برنی کھجوریں لے کر آئے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: یہ کھجوریں کہاں سے لائے ہو؟ حضرت بلال نے جواب دیا: میرے پاس ردی کھجوریں تھیں، میں نے اس میں سے دو صاع فروخت کر کے اس کے عوض یہ ایک صاع کھجوریں نبی ﷺ کے کھانے کے لیے لی ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اوہ! یہ تو عین سود ہے، ایسا نہ کرو، لیکن جب تم کھجور خریدنا چاہو تو اپنی کھجوریں فروخت کرو پھر اس (قیمت) سے دوسری کھجوریں خرید لو۔

٤٠٦٠- وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِنْ هٰذَا فَقَالَ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں لائی گئیں آپ نے فرمایا: ہماری کھجوروں کے مقابلہ میں یہ کیسی (اچھی) کھجوریں ہیں! ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! ہم نے اپنی دو صاع کھجوریں دے کر یہ ایک صاع کھجوریں لی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الرِّبَا فَرُدُّوْهُ ثُمَّ بِيْعُوْا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوْا لَنَا مِنْ هٰذَا.
مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٥٦)

فرمایا: یہ سود ہے ان کو واپس کردو، ہماری کھجوریں فروخت کرو پھر ہمارے لیے یہ کھجوریں خرید لو۔

٤٠٦١ - وَحَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَكُنَّا نَبِيْعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ.
البخاری (٢٠٨٠) النسائی (٤٥٦٩-٤٥٧٠) ابن ماجہ (٢٢٥٦)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمیں کھجوریں دی جاتی تھیں، وہ کھجوری ایک ملی جلی (ردی) قسم کی تھیں ہم اس کے دو صاع کو ایک صاع کے بدلے میں بیچ دیتے تھے، رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی، آپ نے فرمایا: دو صاع کھجوروں کو ایک صاع کھجوروں کے عوض مت فروخت کرو اور نہ دو صاع گندم کو ایک صاع گندم کے عوض اور نہ ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے۔

٤٠٦٢ - وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيَدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ فَأَخْبَرْتُ أَبَا سَعِيْدٍ فَقُلْتُ إِنِّيْ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ أَيَدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ أَوَ قَالَ ذٰلِكَ إِنَّا سَنَكْتُبُ إِلَيْهِ فَلَا يُفْتِيْكُمُوْهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ جَاءَ بَعْضُ فِتْيَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَأَنْكَرَهُ فَقَالَ كَأَنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ أَرْضِنَا قَالَ كَانَ فِيْ تَمْرِ أَرْضِنَا أَوْ فِيْ تَمْرِنَا الْعَامَ بَعْضُ الشَّيْءِ فَأَخَذْتُ هٰذَا وَزِدْتُ بَعْضَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ أَضْعَفْتَ أَرْبَيْتَ لَا تَقْرَبَنَّ هٰذَا إِذَا رَابَكَ مِنْ تَمْرِكَ شَيْءٌ فَبِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِيْ تُرِيْدُ مِنَ التَّمْرِ.
مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٢٥)

ابونضرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صرف کے بارے میں سوال کیا، حضرت ابن عباس نے پوچھا: کیا نقد بہ نقد، میں نے کہا: ہاں، حضرت ابن عباس نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے یہ جواب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا۔ میں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس سے بیع صرف کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: کیا نقد بہ نقد؟ میں نے کہا: ہاں! انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابوسعید نے کہا: کیا واقعی حضرت ابن عباس نے اس طرح کہا ہے؟ ہم ان کی طرف لکھتے ہیں کہ وہ تمہیں ایسا فتویٰ نہیں دیں گے، حضرت ابوسعید نے کہا: بخدا! بعض جوان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجوریں لے کر آئے، رسول اللہ ﷺ کو وہ کھجوریں دیکھ کر تعجب ہوا آپ نے فرمایا: یہ ہمارے علاقے کی کھجوریں تو نہیں ہیں، انہوں نے کہا: اس سال ہمارے علاقے کی کھجوروں میں کچھ نقص تھا۔ میں نے یہ کھجوریں لیں اور ان کے بدلے میں کچھ زیادہ کھجوریں دیں، آپ نے فرمایا: تم نے زیادہ کھجوریں دیں۔ تم نے سود دیا، اب اس کے قریب نہ جانا، جب تمہیں اپنی کھجوروں میں کچھ کمی محسوس ہو تو ان کو فروخت کر دینا، پھر جو کھجوریں پسند ہوں وہ خرید لینا۔

٤٠٦٣ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ

ابونضرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت

الأعلى قال أنا داود عن أبي نضرة قال سألت ابن عمر وابن عباس رضي الله تعالى عنهم عن الصرف فلم يريا به بأسا فإني لقاعد عند أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه فسألته عن الصرف فقال ما زاد فهو ربا فأنكرت ذلك لقولهما فقال لا أحدثك إلا ما سمعت من رسول الله ﷺ جاءه صاحب نخله بصاع من تمر طيب وكان تمر النبي ﷺ هذا اللون فقال له النبي ﷺ أنى لك هذا قال انطلقت بصاعين فاشتريت به هذا الصاع فإن سعر هذا في السوق كذا وسعر هذا كذا فقال رسول الله ﷺ ويلك أربيت إذا أردت ذلك فبع تمرك بسلعة ثم اشتر بسلعتك أي تمر شئت قال أبو سعيد فالتمر بالتمر أحق أن يكون ربا أم الفضة بالفضة قال فأتيت ابن عمر بعد فنهاني ولم آت ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال فحدثني أبو الصهباء أنه سأل ابن عباس رضي الله تعالى عنهما بمكة فكرهه.

مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٢٠)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیع صرف کے بارے میں سوال کیا تھا تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، میں نے ان سے بیع صرف کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے کہا: اس میں زیادتی سود ہے، میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس سے جو سنا ہوا تھا اس وجہ سے حضرت ابو سعید کے قول کا انکار کیا، حضرت ابوسعید نے کہا: میں نے تم کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے علاوہ اور کچھ نہیں بتایا۔ ایک کھجور والا آپ کے پاس ایک صاع اچھی کھجوریں لے کر آیا، اور نبی ﷺ کی کھجوریں بھی اس رنگ کی تھیں۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: یہ کھجوریں کہاں سے لائے ہو؟ انہوں نے کہا: میں دو صاع کھجوریں لے گیا اور ان کے بدلے میں یہ ایک صاع کھجوریں لایا ہوں، کیونکہ اس کا بازار میں بھاؤ اتنا ہے اور اس کا بازار میں بھاؤ اتنا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر افسوس ہے کہ تم نے سود دیا، جب تم ایسا کرنا چاہو تو اپنی کھجوروں کو ایک سودے میں فروخت کر دو، پھر اس کی قیمت سے جس قسم کی کھجوریں چاہو خرید لو ابوسعید نے کہا: یہ بتاؤ کہ کھجور کے بدلے میں کھجور سود ہونے کی زیادہ حقدار ہے یا چاندی کے بدلے میں چاندی ابونضرہ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابن عمر کے پاس گیا تو انہوں نے بھی اس سے منع کیا، اور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس نہیں گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے ابوصہبا نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس سے مکہ میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کو ناپسند فرمایا۔

٤٠٦٤ - وحدثني محمد بن عباد ومحمد بن حاتم وابن أبي عمر جميعا عن سفيان بن عيينة واللفظ لابن عباد قال نا سفيان عن عمرو عن أبي صالح قال سمعت أبا سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه يقول الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم مثلا بمثل من زاد أو ازداد فقد أربى فقلت له إن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يقول غير هذا قال لقد لقيت ابن عباس رضي الله تعالى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دینار کے بدلے میں دینار اور درہم کے بدلے میں درہم برابر برابر (فروخت کرو) جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہے، راوی ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید سے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو اس کے خلاف کہتے ہیں، حضرت ابوسعید نے کہا: میری حضرت ابن عباس سے ملاقات ہوئی تھی میں نے ان سے کہا: مجھے بتائیے آپ کیا

عنهما فقلت أرأيت هذا الذي تقول أشيء سمعته من رسول الله ﷺ أو وجدته في كتاب الله عز وجل فقال لم أسمعه من رسول الله ﷺ ولم أجده في كتاب الله ولكن حدثني أسامة بن زيد رضي الله تعالى عنهما أن النبي ﷺ قال الربا في النسيئة. البخاري (۲۱۷۸-۲۱۷۹) النسائي (٤٥٩٤-٤٥٩٥) ابن ماجه (۲۲۵۷)

چاہتے ہیں کیا اس بارے میں آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے یا کتاب اللہ میں ایسی کوئی آیت ہے؟ حضرت ابن عباس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی حدیث سنی ہے نہ میں نے یہ حکم کتاب اللہ میں دیکھا ہے لیکن مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سود صرف ادھار میں ہے۔

٤٠٦٥ - وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وعمرو الناقد وإسحاق بن إبراهيم وابن أبي عمر واللفظ لعمرو قال إسحاق أنا وقال الآخرون نا سفيان بن عيينة عن عبيد الله بن أبي يزيد سمع ابن عباس رضي الله تعالى عنهما يقول أخبرني أسامة بن زيد أن النبي ﷺ قال إنما الربا في النسيئة. سابقہ حوالہ (٤٠٦٤)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سود صرف ادھار میں ہے۔

٤٠٦٦ - وحدثنا زهير بن حرب قال نا عفان ح قال وحدثني محمد بن حاتم وبهز قالا نا وهيب قال نا ابن طاوس عن أبيه عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عن أسامة بن زيد أن رسول الله ﷺ قال لا ربا فيما كان يدا بيد. سابقہ حوالہ (٤٠٦٤)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نقد بہ نقد میں کوئی سود نہیں ہے۔

٤٠٦٧ - وحدثنا الحكم بن موسى قال نا هقل عن الأوزاعي قال حدثني عطاء بن أبي رباح أن أبا سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه لقي ابن عباس رضي الله تعالى عنهما فقال له أرأيت قولك في الصرف أشيئا سمعته من رسول الله ﷺ أم شيئا وجدته في كتاب الله عز وجل قال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما كلا لا أقول أما رسول الله ﷺ فأنتم أعلم به وأما كتاب الله فلا أعلمه ولكن حدثني أسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال إنما الربا في النسيئة. سابقہ حوالہ (٤٠٦٤)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات ہوئی، حضرت ابوسعید نے ان سے کہا: یہ بتائیے کہ بیع صرف میں جو آپ قول دیتے ہیں آیا آپ نے یہ حکم رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے یا آپ نے اس کو اللہ عزوجل کی کتاب میں پایا ہے؟ حضرت ابن عباس نے کہا: میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا، رہا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد تو آپ اس کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور رہا کتاب اللہ کا معاملہ تو مجھے اس میں اس حکم کا علم نہیں، لیکن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سود صرف ادھار میں ہے۔

١٩ - باب لعن آكل الربا وموكله

سود کھانے اور کھلانے والا لعنتی ہے

٤٠٦٨ - وحدثنا عثمان بن أبي شيبة وإسحاق بن

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

بن إبراهيم واللفظ لعثمان قال إسحاق أنا وقال عثمان نا جرير عن مغيرة قال سأل شباك إبراهيم فحدثنا عن علقمة عن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال لعن رسول الله ﷺ آكل الربوا ومؤكله قال قلت وكاتبه وشاهديه قال إنما نحدث بما سمعنا. مسلم تحفۃ الاشراف (۹۴٤۸)

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے، (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا: اور سود کا معاملہ لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر؟ حضرت ابن مسعود نے کہا: ہم حدیث اتنی ہی بیان کرتے ہیں جتنی ہم نے سنی۔

٤٠٦٩- وحدثنا محمد بن الصباح وزهير بن حرب وعثمان بن أبي شيبة قالوا نا هشيم أنا أبو الزبير عن جابر رضي الله تعالى عنه قال لعن رسول الله ﷺ آكل الربوا ومؤكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۹۹۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر، سود لکھنے والے اور سود کی گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں۔

٢٠- باب أخذ الحلال وترك الشبهات

حلال لینا اور مشتبہ چیزوں کو ترک کر دینا

٤٠٧٠- وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير الهمداني قال نا أبي قال نا زكريا عن الشعبي عن النعمان بن بشير رضي الله تعالى عنه يقول سمعته يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول وأهوى النعمان رضي الله تعالى عنه بإصبعيه إلى أذنيه إن الحلال بين وإن الحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى يوشك أن يرتع فيه ألا وإن لكل ملك حمى ألا وإن حمى الله محارمه ألا وإن في الجسد مضغة إذا صلحت صلح الجسد كله وإذا فسدت فسد الجسد كله ألا وهي القلب. البخاری (۵۲-۲۰۵۱) ابوداود (۳۳۲۹-۳۳۳۰) الترمذی (۱۲۰۵) النسائی (٤٤٦۵-۵۷۲٦) ابن ماجہ (۳۹۸٤)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی دو انگلیوں سے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے، اور ان کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں جن کا بہت سے لوگوں کو علم نہیں ہے، سو جو شخص شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو محفوظ کر لیا اور جس شخص نے امور مشتبہ کو اختیار کر لیا، وہ حرام میں مبتلا ہو گیا، جس طرح کوئی شخص کسی چراگاہ کی حدود کے گرد جانور چرائے تو قریب ہے کہ وہ جانور اس چراگاہ میں بھی چر لیں، سنو! ہر بادشاہ کی چراگاہ کی ایک حد ہوتی ہے، اور یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کی حدود اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں اور سنو! جسم میں گوشت کا ایک ایسا ٹکڑا ہے اگر وہ ٹھیک ہو تو پھر پورا جسم ٹھیک رہتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے اور یاد رکھو! وہ گوشت کا ٹکڑا قلب ہے۔

٤٠٧١- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال نا وكيع ح قال وحدثنا إسحاق بن إبراهيم قال أخبرنا عيسى بن يونس قال نا زكريا بهذا الإسناد مثله. سابقہ حوالہ (٤٠٧٠)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٤٠٧٢- وحدثنا إسحق بن إبراهيم قال أنا جرير عن مطرف وأبي فروة الهمداني ح قال وحدثنا قتيبة قال نا يعقوب يعني ابن عبد الرحمن القاري عن ابن عجلان

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ البتہ راوی زکریا کی روایت ان کی روایت سے زیادہ مکمل اور پوری ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيْثَ زَكَرِيَّا أَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِهِمْ وَأَكْثَرُ. سابقہ حوالہ (۴۰۷۰)

۴۰۷۳ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِحِمْصَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ إِلٰى قَوْلِهِ يُوْشِكُ أَنْ يَقَعَ فِيْهِ. سابقہ حوالہ (۴۰۷۰)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمص میں دوران خطبہ کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے: حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے پھر اس کے بعد "قریب ہے" تک زکریا کی روایت کی طرح ذکر کیا۔

۲۱- بَابُ بَيْعِ الْبَعِيْرِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوْبِهِ

اونٹ کو فروخت کرنا اور سواری کا استثناء کر لینا

۴۰۷۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا فَأَرَادَ أَنْ يُسَيِّبَهُ قَالَ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَدَعَا لِيْ وَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهُ إِلٰى أَهْلِيْ فَلَمَّا بَلَغْتُ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ فِيْ أَثَرِيْ فَقَالَ أَتُرَانِيْ مَاكَسْتُكَ لِآخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ. البخاری (۲۳۸۵-۲۷۱۸-۲۹۶۷) ابوداؤد (۳۵۰۵) ترمذی (۱۲۵۳) النسائی (۴۶۵۱-۴۶۵۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے ایک اونٹ پر سفر کر رہے تھے جو (چلتے چلتے) تھک گیا تھا، پس حضرت جابر نے اس اونٹ کو چھوڑ دینے کا ارادہ کیا، حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے آ ملے، آپ نے میرے لیے دعا فرمائی اور اونٹ کو ایک ضرب لگائی پھر وہ اونٹ اس قدر تیز چلا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا تیز نہیں چلا تھا۔ آپ نے فرمایا: مجھے یہ اونٹ ایک اوقیہ (۴۰ درہم) کے عوض فروخت کر دو، میں نے کہا: نہیں! (یعنی خریدنے کی کیا ضرورت ہے، یہ اونٹ آپ ہی کا ہے) آپ نے پھر فرمایا: یہ مجھے فروخت کر دو، پھر میں نے ایک اوقیہ کے عوض وہ اونٹ فروخت کر دیا اور یہ شرط لگائی کہ میں اس پر سوار ہو کر اپنے گھر تک جاؤں گا، جب میں اپنے گھر پہنچ گیا تو میں اونٹ لے کر آپ کے پاس گیا، آپ نے مجھے اس کی قیمت نقد ادا کر دی، جب میں لوٹ گیا تو آپ نے میرے پیچھے ایک آدمی بھیجا اور فرمایا: کیا تم نے یہ خیال کیا ہے کہ میں نے تم سے قیمت کم لگوائی ہے، اپنا اونٹ بھی لے جاؤ اور یہ درہم بھی تمہارے ہیں۔

۴۰۷۵ - وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا عِيْسٰى يَعْنِيْ

ایک اور سند سے بھی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ

ابْنُ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ. سابقہ حوالہ (٤٠٧٤)

تعالیٰ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

٤٠٧٦ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَلَاحَقَ بِي وَتَحْتِي نَاضِحٌ لِي قَدْ أَعْيَا وَلَا يَكَادُ يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ عَلِيلٌ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَزَجَرَهُ فَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ قَالَ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَيْتُ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي فِيهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ مَا تَزَوَّجْتَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ. سابقہ حوالہ (٤٠٧٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جہاد میں گیا، آپ مجھ سے آ ملے درآں حالیکہ میں پانی لانے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھک چکا تھا اور تقریباً چلنے سے رہ گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے اونٹ کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: بیمار ہے۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیچھے ہو لیے، اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی، پھر وہ اونٹ چلنے میں تمام اونٹوں سے آگے نکل گیا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب تمہارا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے کہا: اچھا ہے، اس کو آپ کی برکت سے فائدہ پہنچا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اس اونٹ کو فروخت کرو گے؟ پس مجھے حیا آئی اور اس اونٹ کے علاوہ پانی لانے کے لیے ہمارے پاس کوئی اونٹ تھا نہیں، میں نے کہا: جی! پھر میں نے وہ اونٹ آپ کو فروخت کر دیا اور یہ شرط رکھی کہ میں اس کی پشت پر سوار ہو کر مدینے پہنچ جاؤں، پھر حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضور سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے، سو میں نے آپ سے اجازت طلب کی، آپ نے مجھے اجازت دے دی، میں لوگوں سے پہلے مدینے پہنچ گیا، میرے ماموں کی مجھ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھ سے اونٹ کے متعلق پوچھا میں نے انہیں بتا دیا کہ میں اونٹ کے مسئلہ میں کیا کر چکا ہوں، انہوں نے مجھے اس پر ملامت کی۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے واپسی کی اجازت طلب کی تھی تو آپ نے فرمایا: تم نے کنواری لڑکی سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے، آپ نے فرمایا: تم نے کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی؟ تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والد فوت ہو چکے ہیں یا کہا کہ شہید ہو چکے ہیں اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں اور مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ میں ان کی ہم عمر لڑکی کو بیاہ کر لے آؤں جو ان کو نہ

ادب سکھائے اور نہ ان کی نگرانی کرے، اس لیے میں نے ایک بیوہ عورت سے شادی کی جو ان کی خبر گیری رکھے اور ان کو ادب سکھائے، حضرت جابر نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ پہنچے تو میں صبح کے وقت آپ کی خدمت میں اونٹ لے کر حاضر ہو گیا۔ آپ نے مجھے اونٹ کی قیمت بھی دی اور اونٹ بھی واپس دے دیا۔

٤٠٧٧ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاعْتَلَّ جَمَلِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ ثُمَّ قَالَ لِي بِعْنِي جَمَلَكَ هَذَا قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ أُوقِيَّةَ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ قَدْ أَخَذْتُهُ فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِبِلَالٍ أَعْطِهِ أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزِدْهُ قَالَ فَأَعْطَانِي أُوقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَزَادَنِي قِيرَاطًا قَالَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَكَانَ فِي كِيسٍ لِي فَأَخَذَهُ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ.

البخاری (۲۷۱۸) النسائی (٤٦٥٣)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے، میرا اونٹ بیمار ہو گیا اور حسب سابق قصہ بیان کیا اور اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا: اپنا یہ اونٹ مجھے فروخت کر دو، میں نے کہا: نہیں! وہ آپ ہی کا اونٹ ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ مجھے وہ اونٹ فروخت کر دو، میں نے کہا: میں نے ایک شخص کا ایک اوقیہ سونا دینا ہے' آپ اس کے عوض یہ اونٹ لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں نے لے لیا اور تم اسی اونٹ پر مدینہ چلے جانا' حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال سے کہا: اس کو ایک اوقیہ سونا دو اور کچھ زائد دینا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ایک اوقیہ سونا دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا' میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جو مجھے زیادہ عطا فرمایا ہے وہ مجھ سے کبھی جدا نہیں ہو گا، وہ سونا ہمیشہ میرے پاس ایک تھیلی میں رہا حتیٰ کہ یوم حرہ کو شامی فوجوں (یزیدی لشکر) نے مجھ سے وہ لے لیا۔

ف: واقعہ حرہ کی پوری بحث شرح صحیح مسلم جلد ثالث کتاب الحج میں ملاحظہ فرمائیں۔

٤٠٧٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِحِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَنَخَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لِي ارْكَبْ بِسْمِ اللَّهِ وَزَادَ أَيْضًا قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيدُنِي وَيَقُولُ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ.

سابقہ حوالہ (۳٦۲۷)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا میرا اونٹ پیچھے رہ گیا۔ اس کے بعد وہی قصہ بیان کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس اونٹ کو ایک ٹھوکا لگایا' پھر مجھ سے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر اس پر سوار ہو جاؤ اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے مسلسل دعا دیتے رہے اور فرماتے رہے اللہ تمہاری مغفرت کرے۔

٤٠٧٩ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ أَعْيَا بَعِيرِي قَالَ فَنَخَسَهُ فَوَثَبَ فَكُنْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَحْبِسُ خِطَامَهُ لِأَسْمَعَ حَدِيثَهُ فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ بِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ مِنْهُ بِخَمْسِ أَوَاقٍ قَالَ قُلْتُ عَلَى أَنَّ لِي ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِهِ فَزَادَنِي أُوقِيَّةً ثُمَّ وَهَبَهُ لِي ﷺ. البخاری (٢٧١٨)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ میرا اونٹ تھک چکا تھا، آپ نے اس کے ایک ٹھوکا لگایا پھر تو وہ اونٹ کودنے لگا، پھر میں آپ کی بات سننے کے لیے اس کی نکیل کھینچتا تھا، مگر اس کو تھام نہیں سکتا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: یہ اونٹ مجھے فروخت کر دو، میں نے پانچ اواق میں یہ اونٹ آپ کو فروخت کر دیا، حضرت جابر کہتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ میں مدینہ تک اس پر سواری کر کے جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: تم مدینہ تک اس پر سوار ہو سکتے ہو، حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو اونٹ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے مجھے ایک اوقیہ زیادہ دیا، پھر آپ نے وہ اونٹ بھی مجھے دے دیا۔

٤٠٨٠ - وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ نَا بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ أَظُنُّهُ قَالَ غَازِيًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ يَا جَابِرُ أَتَوَفَّيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ.

البخاری (٢٤٧٠-٢٨٦١)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ حضرت جابر نے کہا تھا کہ یہ سفر جہاد تھا۔ اس میں اسی قصہ کو بیان کیا اور اس میں یہ زیادہ ہے: اے جابر! کیا تم نے پوری قیمت لے لی ہے؟ میں نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: یہ قیمت بھی تمہاری ہے اور اونٹ بھی تمہارا ہے۔

٤٠٨١ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ اشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا بِوُقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِي ثَمَنَ الْبَعِيرِ فَأَرْجَحَ لِي. سابقہ حوالہ (١٦٥٣)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک اونٹ دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو درہم میں خریدا۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم مقام صرار پہنچے تو آپ نے ایک گائے کو ذبح کرنے کا حکم دیا، وہ گائے ذبح کی گئی اور سب لوگوں نے اس سے کھایا، پھر جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں مسجد میں آؤں اور دو رکعت نماز پڑھوں اور مجھے اونٹ کی قیمت وزن کر کے دی اور زیادہ تول کر دی۔

٤٠٨٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَارِبٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک قیمت کے عوض مجھ سے اونٹ خریدا، وہ قیمت رسول اللہ ﷺ نے خود مقرر فرمائی تھی، اس میں دو

بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْأُوقِيَّةَ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا. سابقہ حوالہ (١٦٥٣)

اوقیہ اور ایک درہم اور دو درہم کا ذکر نہیں ہے اور کہا کہ حضور ﷺ نے ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا وہ گائے ذبح کی گئی اور اس کا گوشت تقسیم کیا گیا۔

٤٠٨٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ. البخاری (٢٣٠٩-٢٧١٨)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارا اونٹ چار دینار میں لے لیا اور تم اس کی پشت پر سوار ہو کر مدینہ جا سکتے ہو۔

٢٢- بَابُ مَنِ اسْتَسْلَفَ شَيْئًا فَقَضَى خَيْرًا مِنْهُ وَخَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

ادھار لینے والے کا اچھی چیز کے ذریعے قرض کی ادائیگی کرنے کا بیان اور اس ارشاد نبوی کا بیان کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو ادائیگی کرنے میں سب سے اچھا ہو

٤٠٨٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ إِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً. ابوداود (٣٣٤٦) الترمذی (١٣١٨) النسائی (٤٦٣١) ابن ماجہ (٢٢٨٥)

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے ایک جوان اونٹ قرض لیا، پھر جب آپ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے تو آپ نے حضرت ابو رافع کو حکم دیا کہ اس شخص کا قرض ادا کر دیں۔ حضرت ابو رافع نے حضور کی طرف رجوع کر کے کہا کہ ان اونٹوں میں اس جیسا کوئی نہیں بلکہ اس سے بہتر ساتویں سال کے اونٹ ہیں؛ آپ نے فرمایا: وہی دے دو بہترین لوگ وہ ہیں جو قرض ادا کرنے میں اچھے ہوں۔

٤٠٨٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ قَالَ أَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَكْرًا بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللّٰهِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً. سابقہ حوالہ (٤٠٨٤)

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے ایک جوان اونٹ قرض لیا، اس کے بعد حسب سابق ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جو قرض ادا کرنے میں اچھے ہوں۔

٤٠٨٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَقٌّ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ لَهُمُ اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا رسول اللہ ﷺ پر قرض تھا۔ اس نے سختی کے ساتھ آپ سے تقاضا کیا، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اس کو مارنے کا قصد کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا حق ہو اس کو بات کرنے کی گنجائش ہوتی ہے، پھر آپ نے صحابہ سے کہا: اس کے لیے ایک اونٹ خرید کر اس کو دے دو صحابہ نے کہا: ہم کو

سِنِّهِ قَالَ فَاشْتَرُوا لَهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَوْ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً. البخاری (٢٣٠٥-٢٣٠٦-٢٣٩٠-٢٣٩٢-٢٣٩٣-٢٤٠١-٢٦٠٦-٢٦٠٩) الترمذی (١٣١٦-١٣١٧) النسائی (٤٦٢٢-٤٧٠٧) ابن ماجہ (٢٤٢٣)

صرف وہی اونٹ مل سکا ہے جو اس سے بہتر ہے، آپ نے فرمایا: وہ اونٹ خرید لو اور اس کو دے دو، تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔ (یہ قرض خواہ یہودی تھا)

٤٠٨٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِنًّا فَأَعْطَاهُ سِنًّا فَوْقَهُ وَقَالَ خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً.

سابقہ حوالہ (٤٠٨٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ قرض لیا تھا پھر اس سے بڑی عمر کا اونٹ واپس کیا اور فرمایا: تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو قرض ادا کرنے میں اچھے ہوں۔

٤٠٨٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا فَقَالَ أَعْطُوهُ سِنًّا فَوْقَ سِنِّهِ وَقَالَ خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً. سابقہ حوالہ (٤٠٨٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا۔ آپ نے فرمایا: اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا اونٹ دو اور فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔

٢٣- بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مِنْ جِنْسِهِ مُتَفَاضِلًا

حیوان کو حیوان کے عوض کمی اور بیشی کے ساتھ بیچنے کا جواز

٤٠٨٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَابْنُ رُمْحٍ قَالَا أَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ. ابوداؤد (٣٣٥٨) الترمذی (١٢٣٩-١٥٩٦) النسائی (٤١٩٥-٤٦٢٥)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غلام آیا اور نبی ﷺ سے ہجرت پر بیعت کی، آپ نے یہ خیال نہیں فرمایا کہ یہ غلام ہے، پھر اس کا مالک اس کو لینے کے لیے آیا، نبی ﷺ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو، پھر آپ نے دو حبشی غلام دے کر اس کو خرید لیا، اس کے بعد آپ اس وقت تک کسی کی بیعت نہیں لیتے تھے جب تک کہ یہ معلوم نہ کر لیتے کہ آیا وہ غلام ہے (یا آزاد)۔

٢٤- بَابُ الرَّهْنِ وَجَوَازِهِ فِي الْحَضَرِ كَالسَّفَرِ

سفر اور حضر میں گروی رکھنے کا جواز

٤٠٩٠- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى نَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ فَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار طعام خریدا اور اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

البخاري (۲۰٦۸-۲۰۹٦-۲۲۰۰، ۲۲۵۱-۲۲۵۲-
۲۳۸٦-۲۵۰۹-۲۵۱۳-۲۹۱٦-٤٤٦۷) النسائي (٤٦۲۳-
٤٦٦٤) ابن ماجه (۲٤۳٦)

٤۰۹۱- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ. سابقہ حوالہ (٤۰۹۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے طعام (اناج) خریدا اور لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

٤۰۹۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا الْمَخْزُومِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ ذَكَرْنَا الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ. سابقہ حوالہ (٤۰۹۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مدت معینہ کے ادھار پر ایک یہودی سے طعام خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

٤۰۹۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيدٍ.
سابقہ حوالہ (٤۰۹۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ سے اسی طرح ایک روایت بیان کی ہے اور اس میں لوہے کا ذکر نہیں ہے۔

۲۵- بَابُ السَّلَمِ

بیع سلم کا جواز

٤۰۹٤- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ عَمْرٌو نَا وَقَالَ يَحْيَى أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

البخاري (۲۲۳۹-۲۲٤۰-۲۲٤۱-۲۲۵۳) ابو داود (۳٤٦۳) الترمذي (۱۳۱۱) النسائي (٤٦۳۰) ابن ماجه (۲۲۸۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ ایک سال اور دو سال کے ادھار پر پھلوں کی بیع کرتے تھے (یعنی بیع سلم کرتے تھے) نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی کھجوروں میں بیع سلم کرے تو وہ متعین ماپ، متعین وزن اور مدت معینہ میں بیع کرے۔

٤۰۹۵- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور لوگ بیع سلم کرتے

الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفْ اِلَّا فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ. سابقہ حوالہ (٤٠٩٤)

تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جو شخص بیع سلم کرے وہ صرف معین وزن اور معین ماپ میں بیع کرے۔

٤٠٩٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ. سابقہ حوالہ (٤٠٩٤)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت حسب سابق منقول ہے اور اس میں مدت معین کا ذکر نہیں ہے۔

٤٠٩٧ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا نَا وَكِيْعٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ بِاِسْنَادِهِمْ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ يَذْكُرُ فِيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ. سابقہ حوالہ (٤٠٩٤)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ابن عیینہ کی روایت کی طرح منقول ہے اور اس میں مدت معینہ کا ذکر ہے۔

٢٦ - بَابُ تَحْرِيْمِ الْاِحْتِكَارِ فِي الْاَقْوَاتِ

کھانے پینے کی چیزوں میں ذخیرہ اندوزی کی مذمت

٤٠٩٨ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ اَنَّ مَعْمَرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ فَقِيْلَ لِسَعِيْدٍ فَاِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ سَعِيْدٌ اِنَّ مَعْمَرًا الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ كَانَ يَحْتَكِرُ

ابوداؤد (٣٤٤٧) الترمذی (١٢٦٧) ابن ماجہ (٢١٥٤)

حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گنہگار ہے، سعید بن مسیب سے کہا گیا: آپ تو خود ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: حضرت معمر جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ بھی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔

٤٠٩٩ - وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ قَالَ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ.

سابقہ حوالہ (٤٠٩٨)

حضرت معمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذخیرہ اندوزی صرف گنہگار شخص کرتا ہے۔

٤١٠٠ - وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِيْ مَعْمَرٍ

عدی بن کعب کے ایک فرد معمر بن ابی معمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پھر حسب سابق حدیث بیان کی۔

أَحْمَدُ بْنِيْ عَوْفُ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى.

سابقہ حوالہ (۴۰۹۸)

۲۷- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ

بیع میں قسم کھانے کی ممانعت

۴۱۰۱- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا أَبُوْ صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرِّبْحِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم سودے (کی خریداری) کو بڑھانے والی ہے اور نفع کو مٹانے والی ہے۔

بالترتیب، البخاری (۲۰۸۷) ابوداؤد (۳۳۳۵) النسائی (۴۴۷۳)

۴۱۰۲- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیع میں بکثرت قسم کھانے سے بچو کیونکہ یہ پہلے سودا بکواتی ہے پھر اس کو مٹا دیتی ہے۔

النسائی (۴۴۷۲) ابن ماجہ (۲۲۰۹)

ف: اس حدیث میں بیع کے اندر کثرت حلف کی ممانعت ہے، کیونکہ بلاضرورت قسم کھانا مکروہ ہے اور بسا اوقات قسم کھانے سے خریدار دھوکا کھا جاتا ہے۔

۲۸- بَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

۴۱۰۳- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيْكٌ فِيْ رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی زمین یا باغ میں کوئی شریک ہو پس اس کے لیے اپنے شریک سے اجازت کے بغیر اس کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے، پھر اگر وہ راضی ہو تو لے لے اور ناپسند کرے تو چھوڑ دے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۷۳۶)

۴۱۰۴- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر شرکت والے غیر منقسم مکان یا باغ میں رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا فیصلہ کیا، اس کو شریک سے اجازت لیے بغیر فروخت کرنا

نا ابن جريج عن أبي الزبير عن جابر رضي الله تعالى عنه قال قضى رسول الله ﷺ بالشفعة في كل شركة لم تقسم ربعة أو حائط لا يحل له أن يبيع حتى يؤذن شريكه فإن شاء أخذ وإن شاء ترك فإذا باع ولم يؤذنه فهو أحق به. ابوداؤد (۳۵۱۳) النسائی (٤٦٦٠-٤٧١٥)

جائز نہیں ہے۔ اگر وہ (شریک) چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے، پھر اگر وہ شریک کو خبر دیے بغیر فروخت کر دے تو شریک اس کا زیادہ حقدار ہے۔

٤١٠٥ - وحدثني أبو الطاهر قال أنا ابن وهب عن ابن جريج أن أبا الزبير أخبره أنه سمع جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما يقول قال رسول الله ﷺ الشفعة في كل شرك في أرض أو ربع أو حائط لا يصلح أن يبيع حتى يعرض على شريكه فيأخذ أو يدع فإن أبى فشريكه أحق به حتى يؤذنه. سابقہ حوالہ (٤١٠٤)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مشترک مال میں شفعہ ہے، خواہ زمین ہو یا گھر ہو یا باغ، اس کو اس وقت تک بیچنا جائز نہیں ہے جب تک کہ اپنے شریک پر اس کو پیش نہ کرے، پھر وہ اس کو لے یا چھوڑ دے اور اگر وہ شریک کو اطلاع نہ دے تو جب تک شریک کو اس کی خبر نہ دی جائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

٢٩-باب غرز الخشب في جدار الجار

پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

٤١٠٦ - وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال لا يمنع أحدكم جاره أن يغرز خشبة في جداره قال ثم يقول أبو هريرة رضي الله تعالى عنه ما لي أراكم عنها معرضين والله لأرمين بها بين أكتافكم. البخاری (٢٤٦٣) ابوداؤد (٣٦٣٤) الترمذی (١٣٥٣) ابن ماجہ (٢٣٣٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی دیوار پر پڑوسی کو شہتیر رکھنے سے نہ منع کرے، راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا سبب ہے کہ میں تم کو اس حکم سے اعراض کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ بخدا! میں یہ شہتیر تمہارے کندھوں پر رکھ دوں گا۔

٤١٠٧ - وحدثنا زهير بن حرب قال نا سفيان بن عيينة ح قال وحدثني أبو الطاهر وحرملة بن يحيى قالا أنا ابن وهب قال أخبرني يونس ح قال وحدثنا عبد بن حميد قال أنا عبد الرزاق قال أنا معمر كلهم عن الزهري بهذا الإسناد نحوه. سابقہ حوالہ (٤١٠٦)

تین دیگر اسانید سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٣٠-باب تحريم الظلم وغصب الأرض وغيرها

ظلم اور زمین وغیرہ غصب کرنے کی حرمت

٤١٠٨ - وحدثنا يحيى بن أيوب وقتيبة بن سعيد وعلي بن حجر قالوا نا إسماعيل وهو ابن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن عباس بن سهل بن سعد

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً لی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سات

بالساعدي عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله ﷺ قال من اقتطع شبرا من أرض ظلما طوقه الله إياه يوم القيامة من سبع أرضين.

مسلم تحفۃ الاشراف (٤٤٥٧)

طبقوں تک کی اس زمین کو (اس کے گلے میں) طوق بنا کر ڈال دے گا۔

٤١٠٩- وحدثنا حرملة بن يحيى قال أنا عبد الله بن وهب قال حدثني عمر بن محمد أن أباه حدثه عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله تعالى عنه أن أروى خاصمته في بعض داره فقال دعوها وإياها فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول من أخذ شبرا من الأرض بغير حقه طوقه في سبع أرضين يوم القيامة اللهم إن كانت كاذبة فأعم بصرها واجعل قبرها في دارها قال فرأيتها عمياء تلتمس الجدر تقول أصابتني دعوة سعيد بن زيد فبينما هي تمشي في الدار مرت على بئر في الدار فوقعت فيها فكانت قبرها.

مسلم تحفۃ الاشراف (٤٤٦٧)

حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اروی نے ان سے گھر کے بعض حصہ کے متعلق جھگڑا کیا۔ انہوں نے کہا: اس کو چھوڑ دو اور یہ زمین اس کو دے دو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: جس شخص نے ایک بالشت زمین بھی ناحق لی قیامت کے دن سات طبقوں تک کی وہ زمین اسے طوق بنا کر ڈال دی جائے گی۔ اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور اس کی قبر اسی گھر میں بنا دے، راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ اندھی ہو چکی تھی دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی کہ مجھے سعید بن زید کی بددعا لگ گئی ہے اور جس اثناء میں وہ گھر میں چل رہی تھی گھر کے کنوئیں کے پاس سے گزری اور اس کنوئیں میں گر گئی اور وہ گھر اس کی قبر بن گیا۔

٤١١٠- وحدثنا أبو الربيع العتكي قال نا حماد بن زيد عن هشام بن عروة عن أبيه رضي الله تعالى عنه أن أروى بنت أويس ادعت على سعيد بن زيد أنه أخذ شيئا من أرضها فخاصمته إلى مروان بن الحكم فقال سعيد أنا كنت آخذ من أرضها شيئا بعد الذي سمعت من رسول الله ﷺ قال وما سمعت من رسول الله ﷺ قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من أخذ شبرا من الأرض ظلما طوقه إلى سبع أرضين فقال له مروان لا أسألك بينة بعد هذا فقال سعيد اللهم إن كانت كاذبة فعم بصرها واقتلها في أرضها قال فما ماتت حتى ذهب بصرها ثم بينا هي تمشي في أرضها إذ وقعت في حفرة فماتت. البخاري (٢٤٥٢-٣١٩٨)

ہشام اپنے والد عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اروی بنت اویس نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یہ دعویٰ کیا کہ انہوں نے اس کی کچھ زمین لے لی ہے، پھر اس نے مروان بن الحکم کے ہاں مقدمہ پیش کیا، تو سعید نے کہا: کیا میں رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں حدیث سننے کے بعد اس کی زمین لے سکتا ہوں؟ مروان نے کہا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ حضرت سعید بن زید نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً لی سات زمینوں تک وہ زمین اس کو طوق بنا کر ڈال دی جائے گی، مروان نے کہا: اس کے بعد میں آپ سے اور کسی دلیل کا سوال نہیں کروں گا، حضرت سعید نے کہا: اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور اس کو اس کی زمین میں مار دے، راوی کہتے ہیں کہ وہ عورت مرنے سے پہلے اندھی ہو گئی اور ایک دن اس زمین میں چل رہی تھی کہ ایک

گڑھے میں گری اور مرگئی۔

٤١١١ - وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا يحيى بن زكريا بن ابي زائدة عن هشام عن ابيه عن سعيد بن زيد قال سمعت النبي ﷺ يقول من اخذ شبرا من الارض ظلما فانه يطوقه يوم القيامة من سبع ارضين.

سابقہ حوالہ (٤١١٠)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً لی وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک طوق بنا کر (اس کے گلے میں) ڈال دی جائے گی۔

٤١١٢ - وحدثني زهير بن حرب قال نا جرير عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ لا ياخذ احد شبرا من الارض بغير حقه الا طوقه الله الى سبع ارضين يوم القيامة. مسلم تحفة الاشراف (١٢٦٠٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی کی ایک بالشت زمین بھی ظلماً نہیں لے گا مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کو طوق بنا کر (اس کے گلے میں) ڈال دے گا۔

٤١١٣ - وحدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي قال نا عبد الصمد يعني ابن عبد الوارث قال نا حرب وهو ابن شداد قال نا يحيى وهو ابن ابي كثير عن محمد بن ابراهيم ان ابا سلمة حدثه وكان بينه وبين قومه خصومة في ارض وانه دخل على عائشة فذكر ذلك لها فقالت يا ابا سلمة اجتنب الارض فان رسول الله ﷺ قال من ظلم قيد شبر من الارض طوقه من سبع ارضين.

البخاری (٢٤٥٣-٣١٩٥)

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ ان کے اور ان کی قوم کے درمیان زمین میں جھگڑا تھا وہ حضرت عائشہ کے پاس گئے اور ان سے یہ ماجرا بیان کیا، حضرت عائشہ نے فرمایا: اے ابو سلمہ! زمین سے اجتناب کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس شخص نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً لی اس کو سات زمینوں سے طوق پہنایا جائے گا۔

٤١١٤ - وحدثني اسحاق بن منصور قال نا حبان بن هلال قال نا ابان قال نا يحيى ان محمد بن ابراهيم حدثه ان ابا سلمة حدثه انه دخل على عائشة فذكر مثله.

سابقہ حوالہ (٤١١٣)

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ وہ حضرت عائشہ کے پاس گئے اس کے بعد مثل سابق ہے۔

٣١- باب قدر الطريق اذا اختلفوا فيه

اختلاف کی صورت میں راستے کی مقدار

٤١١٥ - وحدثني ابو كامل فضيل بن حسين الجحدري قال نا عبد العزيز بن المختار قال نا خالد الحذاء عن يوسف بن عبد الله عن ابيه عن ابي هريرة ان النبي ﷺ قال اذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبع اذرع. مسلم تحفة الاشراف (١٣٥٥٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب راستے میں تمہارا اختلاف ہو تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ رکھ لو۔

ف: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگ باہمی رضامندی سے جتنا چاہیں راستہ رکھ لیں، لیکن اگر اختلاف ہو تو پھر سات

ہاتھ راستہ کی چوڑائی رکھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۳- كِتَابُ الْفَرَائِضِ

وراثت کے احکام کا بیان

... - بَابُ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

ایک مسلمان کافر رشتہ دار اور کافر مسلمان کا وارث ہوگا یا نہیں؟

۴۱۱۶ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ. البخاری (۴۲۸۳-۶۷۶۴) ابوداؤد (۲۹۰۹) ترمذی (۲۱۰۷) ابن ماجہ (۲۷۲۹)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔

۱- بَابُ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

اصحاب فرائض کے مقررہ حصص ان کو دینے کے بعد بقیہ ترکہ عصبات کو دینے کا بیان

۴۱۱۷ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ وَهُوَ النَّرْسِيُّ قَالَ نَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ. البخاری (۶۷۳۲-۶۷۳۵-۶۷۳۷-۶۷۴۶) ابوداؤد (۲۸۹۸) الترمذی (۲۰۹۸ و ۲۰۹۸م) ابن ماجہ (۲۷۴۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذوی الفروض کو ان کے (مقرر کردہ) حصص دے دو اس کے بعد جو باقی بچے وہ اس مرد کا حصہ ہے جو میت کا سب سے زیادہ قریب (عصبہ) ہو۔

۴۱۱۸ - وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ. سابقہ حوالہ (۴۱۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذوی الفروض کو ان کے (مقرر کردہ) حصص دے دو اور ذوی الفروض جو ترکہ چھوڑیں وہ اس مرد کا حصہ ہے جو میت کا سب سے زیادہ قریب (عصبہ) ہو۔

۴۱۱۹ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَاقُ نَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذوی الفروض کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق مال تقسیم کرو اور ذوالفروض جو مال چھوڑیں وہ اس مرد کا حصہ ہے جو میت کا سب سے قریب (عصبہ) ہو۔

تعالى فما تركت الفرائض فلأولى رجل ذكر.

سابقہ حوالہ (٤١١٧)

٤١٢٠ - وحدثنيه محمد بن العلاء أبو كريب الهمداني قال نا زيد بن حباب عن يحيى بن أيوب عن ابن طاوس بهذا الإسناد نحو حديث وهيب وروح بن القاسم.

سابقہ حوالہ (٤١١٧)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح منقول ہے۔

٢- ميراث الكلالة

کلالہ کی وراثت

٤١٢١ - وحدثنا عمرو بن محمد بن بكير الناقد قال نا سفيان بن عيينة عن محمد بن المنكدر قال سمع جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال مرضت فأتاني رسول الله ﷺ وأبو بكر يعوداني ماشيان فأغمي علي فتوضأ رسول الله ﷺ ثم صب علي من وضوئه فأفقت قلت يا رسول الله كيف أقضي في مالي فلم يرد علي شيئا حتى نزلت آية الميراث يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة

البخاری (٥٦٥١-٦٧٢٣-٧٣٠٩) ابوداؤد (٢٨٨٦) الترمذی (٢٠٩٧-٣٠١٥) النسائی (١٣٨) ابن ماجہ (١٤٣٦-٢٧٢٨)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر میری عیادت کے لیے پیدل چل کر تشریف لائے اس وقت مجھ پر بے ہوشی طاری تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے وضو کر کے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا پس مجھے ہوش آ گیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے مال کو کس طرح تقسیم کروں؟ آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا حتیٰ کہ آیت میراث نازل ہوئی۔ "يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة"۔ "آپ سے حکم پوچھتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ اللہ تم کو کلالہ (کی میراث) میں حکم دیتا ہے"۔

٤١٢٢ - وحدثني محمد بن حاتم بن ميمون قال نا حجاج بن محمد قال نا ابن جريج قال أخبرني ابن المنكدر عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال عادني النبي ﷺ وأبو بكر رضي الله تعالى عنه في بني سلمة يمشيان فوجدني لا أعقل فدعا بماء فتوضأ ثم رش علي منه فأفقت فقلت كيف أصنع في مالي يا رسول الله فنزلت يوصيكم الله في أولادكم للذكر مثل حظ الأنثيين.

البخاری (٤٥٧٧)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر پیدل چل کر بنو سلمہ میں میری عیادت کے لیے تشریف لائے، انہوں نے مجھے بے ہوش پایا، پس آپ نے پانی منگا کر وضو فرمایا پھر مجھ پر اس پانی سے چھینٹے ڈالے جس سے مجھے ہوش آ گیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے مال کو کس طرح تقسیم کروں؟ تو یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) "اللہ تمہاری اولاد میں تمہیں (یہ) حکم دیتا ہے کہ مرد کے لیے عورت کا دوگنا حصہ ہے"۔

٤١٢٣ - وحدثنا عبيد الله بن عمر القواريري قال نا عبد الرحمن يعني ابن مهدي قال نا سفيان قال سمعت محمد بن المنكدر قال سمعت جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما يقول عادني رسول الله ﷺ وأنا مريض ومعه أبو بكر رضي الله تعالى عنه ماشيين

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار تھا، رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر پیدل چل کر میری عیادت کے لیے تشریف لائے، آپ نے مجھے بیہوشی کے حال میں پایا، پھر رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور مجھ پر وضو کا بچا ہوا پانی ڈالا، جب مجھے ہوش آیا تو رسول اللہ ﷺ

فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٠٢٧)

تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے مال کو کس طرح تقسیم کروں؟ آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا حتیٰ کہ آیت میراث نازل ہوگئی۔

٤١٢٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ فَصَبُّوا عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ قَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ.

بخاری (١٩٤-٥٦٧٦-٦٧٤٣)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے درآں حالیکہ میں بیمار اور بے ہوش تھا، آپ نے وضو کیا اور لوگوں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا، پس مجھے ہوش آگیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا وارث کلالہ ہوگا، پس آیت میراث نازل ہوگئی، شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن منکدر سے کہا: "یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ"۔ انہوں نے کہا: ہاں یہی آیت نازل ہوئی تھی۔

٤١٢٥ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وَهْبِ ابْنِ جَرِيرٍ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ وَالْعَقَدِيِّ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرْضِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ. سابقہ حوالہ (٤١٢٤)

وہب بن جریر کی سند سے مروی ہے کہ آیت فرائض نازل ہوئی، نضر اور عقدی کی روایت ہے کہ آیت فرض نازل ہوئی اور ان میں سے کسی کی روایت میں محمد بن منکدر سے شعبہ کا استفسار نہیں ہے۔

٤١٢٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا أَدَعُ بَعْدِي شَيْئًا أَهَمَّ عِنْدِي مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بِإِصْبَعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ سُورَةِ النِّسَاءِ وَإِنِّي إِنْ أَعِشْ أَقْضِ فِيهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِي بِهَا مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

سابقہ حوالہ (١٢٥٨)

معدان بن ابی طلحہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اس میں نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر کا ذکر کیا پھر کہا: میں اپنے بعد کسی ایسی چیز کو نہیں چھوڑ کر جا رہا جو میرے نزدیک کلالہ سے زیادہ اہم ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق اتنا رجوع نہیں کیا جتنا کلالہ کے مسئلہ میں آپ سے رجوع کیا اور رسول اللہ ﷺ نے کسی چیز کے جواب میں مجھ پر اتنی سختی نہیں کی جتنی کلالہ کے بارے میں کی حتیٰ کہ آپ نے اپنی انگشت مبارک میرے سینے میں چبھو کر فرمایا: اے عمر! کیا تمہارے لیے سورہ نساء کے آخر میں آیت صیف کافی نہیں ہے؟ پھر حضرت عمر نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو میں کلالہ کے بارے میں ایسا فیصلہ کر جاؤں گا، جس کے مطابق ہر شخص فیصلہ کر سکے گا خواہ وہ قرآن مجید پڑھتا ہو یا نہ پڑھتا

ہے۔

۴۱۲۷ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (۱۲۵۸)

دو اور سندوں سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۳- بَابُ آخِرِ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ

سب سے آخر میں آیت کلالہ نازل ہوئی

۴۱۲۸ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۲۵)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی جو آخری آیت نازل ہوئی وہ یہ ہے: "یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ"۔

۴۱۲۹ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ وَآخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ بَرَاءَةٌ.

البخاری (۴۶۰۵-۴۶۵۴) ابو داؤد (۲۸۸۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آخری آیت، آیت کلالہ ہے اور آخری سورت، سورۂ براءۃ ہے۔

۴۱۳۰ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ آخِرَ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ تَامَّةً سُورَةُ التَّوْبَةِ وَأَنَّ آخِرَ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۳۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو پوری سورت آخر میں نازل ہوئی وہ سورۂ توبہ ہے اور آخری نازل ہونے والی آیت، آیت کلالہ ہے۔

ف: کلالہ اس شخص کو کہتے ہیں جو فوت ہو جائے اور اس کے والدین ہوں نہ اولاد۔

۴۱۳۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ آدَمَ قَالَ نَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ آخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ كَامِلَةً. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۸۶)

حضرت براء بن عازب سے اس کی مثل ایک اور روایت ہے اور اس میں "تامۃ" کی بجائے "کاملۃ" کا لفظ ہے۔

۴۱۳۲ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ يَسْتَفْتُونَكَ.

الترمذی (۳۰۴۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آخری نازل ہونے والی آیت "یستفتونک" ہے۔

٤- بَابُ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ

میت کا ترکہ اس کے وارثوں کے لیے ہے

٤١٣٣ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَإِلَّا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ. البخاری(٦٧٣١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس پر قرض ہوتا تو آپ پوچھتے: کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جس سے قرض ادا ہو سکے؟ اگر بتایا جاتا کہ اس نے اتنا مال چھوڑا ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے ورنہ فرما دیتے: تم اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو، پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے ذریعہ آپ پر کشادگی فرمائی تو آپ نے فرمایا: مسلمانوں پر ان کی جانوں سے زیادہ تصرف کرنے کا مجھے حق ہے پس جو شخص قرض چھوڑ کر فوت ہوا، اس کا قرض میرے ذمہ ہے اور جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

٤١٣٤ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ. البخاری(٢٢٩٨-٥٣٧١)الترمذی(١٠٧٠)

مسلم(١٥٢٥٤)النسائی(١٩٦٢)ابن ماجہ(٢٤١٥)

تین دیگر اسانید سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٤١٣٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَأَنَا مَوْلَاهُ وَأَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَإِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٣٩٣٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے روئے زمین پر جو مسلمان بھی ہے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت اس کا زیادہ ولی میں ہوں، تم میں سے جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر فوت ہوا اس کا میں کفیل ہوں اور جو شخص مال چھوڑ کر فوت ہوا تو وہ اس کے وارثوں کا ہے خواہ وہ جو بھی ہوں۔

٤١٣٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ دَيْنًا أَوْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتاب اللہ کے مطابق دوسرے لوگوں کی بہ نسبت مسلمانوں کا زیادہ ولی میں ہوں پس تم میں سے جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر فوت ہوا تو مجھے بلاؤ ان کا کفیل میں ہوں اور جو شخص مال چھوڑ کر فوت ہوا تو اس کے جو بھی

ضَيْعَةً فَادْعُونِي فَأَنَا وَلِيُّهُ وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْثَرْ بِمَالِهِ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانَ. مسلم تحفة الاشراف (۱۴۷۶۲)

ورثاء ہیں وہ اس کا مال لے لیں۔

۴۱۳۷- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا.

البخاري (۲۳۹۸-۶۷۶۳) ابوداؤد (۲۹۵۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے بال بچے چھوڑے وہ ہمارے ذمہ ہیں۔

۴۱۳۸- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا غُنْدَرٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلِيتُهُ.

سابقہ حوالہ (۴۱۳۷)

شعبہ نے اسی سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی ہے اور اس میں ہے: اس نے جو بال بچے چھوڑے ان کا ولی میں ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۴- كِتَابُ الْهِبَاتِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

ہبہ (بلا عوض کسی کو عطا کرنے) کا بیان

۱- بَابُ كَرَاهَةِ شِرَاءِ الْإِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ مِمَّنْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ

صدقہ کی ہوئی چیز کو خریدنے کی کراہت

۴۱۳۹- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ عَتِيقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ. البخاري (۱۴۹۰-۲۶۲۳-۲۶۳۶-۲۹۷۰-۳۰۰۳) النسائي (۲۶۱۴) ابن ماجه (۲۳۹۰)

اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک عمدہ گھوڑا اللہ کے راستے میں دے دیا اور جس کو دیا تھا اس نے اس کو ضائع کر دیا، میں نے سوچا کہ یہ کم قیمت میں گھوڑا فروخت کر دے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: اس کو مت خریدو اور اپنے صدقے میں رجوع نہ کرو، کیونکہ صدقہ میں رجوع کرنا اس طرح ہے جیسے کتا قے کر کے کھا لیتا ہے۔

۴۱۴۰- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ لَا تَبْتَعْهُ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ. سابقہ حوالہ (۴۱۳۹)

مالک بن انس نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: اگر وہ تم کو ایک درہم میں دے پھر بھی اس کو مت خریدو۔

۴۱۴۱ - وحدثني أمية بن بسطام قال حدثنا يزيد يعني ابن زريع قال حدثنا روح وهو ابن القاسم عن زيد بن أسلم عن أبيه عن عمر رضي الله تعالى عنه أنه حمل على فرس في سبيل الله فوجده عند صاحبه وقد أضاعه وكان قليل المال فأراد أن يشتريه فأتى رسول الله ﷺ فذكر ذلك له فقال لا تشتره وإن أعطيته بدرهم فإن مثل العائد في صدقته كمثل الكلب يعود في قيئه.

سابقہ حوالہ (۴۱۳۹)

اسلم کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کے راستے میں ایک گھوڑا دیا پھر انہوں نے دیکھا کہ اس کے مالک نے اس کو ضائع کر دیا تھا، وہ شخص تنگ دست تھا، حضرت عمر نے ارادہ کیا کہ اس سے گھوڑا خرید لیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر اس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: اس کو مت خریدو خواہ وہ تمہیں ایک درہم کا دیا جائے، کیونکہ صدقہ میں رجوع کرنے والا شخص اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے کھا لے۔

۴۱۴۲ - وحدثناه ابن أبي عمر قال حدثنا سفيان عن زيد بن أسلم بهذا الإسناد غير أن حديث مالك وروح أتم وأكثر. سابقہ حوالہ (۴۱۳۹)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح مروی ہے۔

۴۱۴۳ - وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن نافع عن ابن عمر أن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه حمل على فرس في سبيل الله فوجده يباع فأراد أن يبتاعه فسأل رسول الله ﷺ عن ذلك فقال لا تبتعه ولا تعد في صدقتك.

البخاری (۲۹۷۱-۳۰۰۲) ابوداؤد (۱۵۹۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کے راستہ میں ایک گھوڑا دے دیا، پھر انہوں نے وہ گھوڑا فروخت ہوتے ہوئے دیکھا' انہوں نے اس کو خریدنا چاہا' انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا: آپ نے فرمایا: اس کو مت خریدو اور اپنے صدقہ میں رجوع مت کرو۔

۴۱۴۴ - وحدثناه قتيبة وابن رمح جميعا عن الليث بن سعد ح قال وحدثنا المقدمي ومحمد بن المثنى قالا حدثنا يحيى وهو القطان ح قال وحدثنا ابن نمير قال حدثنا أبي ح قال وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال حدثنا أبو أسامة كلهم عن عبيد الله كلاهما عن نافع عن ابن عمر عن النبي ﷺ بمثل حديث مالك. البخاری (۲۷۷۵)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابن عمر سے یہ حدیث مروی ہے۔

۴۱۴۵ - وحدثنا ابن أبي عمر وعبد بن حميد واللفظ لعبد قال أنا عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أن عمر حمل على فرس في سبيل الله ثم رآها تباع فأراد أن يشتريها فسأل النبي ﷺ فقال رسول الله ﷺ لا تعد في صدقتك يا عمر. مسلم تحفۃ الاشراف (۶۹۵۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے اللہ کے راستہ میں ایک گھوڑا دیا پھر دیکھا کہ وہ گھوڑا فروخت ہو رہا ہے۔ انہوں نے اس کو خریدنا چاہا اور اس سلسلے میں نبی ﷺ سے دریافت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اپنے صدقہ میں رجوع مت کرو۔

ف: علامہ نووی لکھتے ہیں کہ صدقہ کی ہوئی چیز کو خرید لینا مکروہ تنزیہی ہے مکروہ تحریمی نہیں ہے، اسی طرح اپنے اختیار سے

اس چیز کو ملک میں لینا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر وہ چیز اس کو وراثت میں مل جائے یا کسی تیسرے شخص سے اس چیز کو خریدے پھر کوئی کراہت نہیں ہے، یہ ہمارا مذہب ہے اور یہی جمہور کا مذہب ہے اور بعض فقہاء نے یہ کہا ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے۔

٢- بَابُ تَحْرِيمِ الرُّجُوعِ فِي الصَّدَقَةِ
صدقہ میں رجوع کی حرمت

٤١٤٦ - وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ. البخاری (٢٦٢١) ابوداود (٣٥٣٨) النسائی (٣٦٩٥، ٣٦٩٤) ابن ماجہ (٢٣٨٥-٢٣٩١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص صدقہ کر کے رجوع کرتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کتا قے کرے پھر اپنی قے میں رجوع کر کے اس کو کھالے۔

٤١٤٧ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (٤١٤٦)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٤١٤٨ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ نَا حَرْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ. سابقہ حوالہ (٤١٤٦)

ایک دیگر سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٤١٤٩ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ. سابقہ حوالہ (٤١٤٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صدقہ کرے پھر اپنے صدقے میں رجوع کرے اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اپنی قے کو کھالے۔

٤١٥٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ. سابقہ حوالہ (٤١٤٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے ہبہ میں رجوع کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے میں رجوع کرے۔

٤١٥١- وحدثناه محمد بن مثنى قال نا ابن أبي عدي عن سعيد عن قتادة بهذا الإسناد مثله.

سابقہ حوالہ (٤١٤٦)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٤١٥٢- وحدثنا إسحق بن إبراهيم قال انا المخزومي قال نا وهيب قال نا عبد الله بن طاوس عن أبيه عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عن رسول الله ﷺ قال العائد في هبته كالكلب يقيء ثم يعود في قيئه.

البخاري (٢٥٨٩) النسائي (٣٦٩٣-٣٧٠٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہبہ میں رجوع کرنے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرے پھر اپنی قے میں رجوع کرے۔

٣- باب كراهة تفضيل بعض الأولاد في الهبة

بعض اولاد کو بعض سے زیادہ دینے کی کراہت

٤١٥٣- وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن وعن محمد بن النعمان بن بشير يحدثانه عن النعمان بن بشير أنه قال إن أباه رضي الله تعالى عنه أتى به رسول الله ﷺ فقال إني نحلت ابني هذا غلاما كان لي فقال رسول الله ﷺ أكل ولدك نحلته مثل هذا فقال لا فقال رسول الله ﷺ فارجعه. البخاري (٢٥٨٦) الترمذي (١٣٦٧) النسائي (٣٦٧٢-٣٦٧٤) ابن ماجه (٢٣٧٦)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میں نے اپنے اس لڑکے کو اپنا ایک غلام ہبہ کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے اپنے ہر لڑکے کو ایسا غلام ہبہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ نے فرمایا: پھر اس سے بھی واپس لے لو۔

٤١٥٤- وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا إبراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن حميد بن عبد الرحمن ومحمد بن النعمان عن النعمان بن بشير قال أتى بي أبي إلى رسول الله ﷺ فقال إني نحلت ابني هذا غلاما فقال أكل بنيك نحلت قال لا قال فاردده. سابقہ حوالہ (٤١٥٣)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر گئے اور عرض کیا: میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے آپ نے پوچھا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو غلام ہبہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ نے فرمایا: پھر اس سے بھی واپس لے لو۔

٤١٥٥- وحدثناه أبو بكر بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم وابن أبي عمر عن ابن عيينة ح قال وحدثنا قتيبة وابن رمح عن الليث بن سعد ح قال وحدثني حرملة بن يحيى قال انا ابن وهب قال أخبرني يونس ح قال وحدثني إسحاق بن إبراهيم وعبد بن حميد قال انا عبد الرزاق قال انا معمر كلهم عن الزهري بهذا الإسناد أما

چار مختلف سندوں سے یہ روایت منقول ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو لے کر گئے۔

يُونُسُ وَمَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِمَا أَكُلَّ بَنِيكَ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَكُلَّ وَلَدِكَ وَفِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَشِيرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ. سابقه حواله (٤١٥٣)

٤١٥٦ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ وَقَدْ أَعْطَاهُ أَبُوهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا هَذَا الْغُلَامُ قَالَ أَعْطَانِيهِ أَبِي قَالَ فَكُلَّ إِخْوَتِهِ أَعْطَيْتَهُ كَمَا أَعْطَيْتَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَرُدَّهُ. ابوداؤد(٣٥٤٣) النسائی(٣٦٧٨)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انھیں ایک غلام ہبہ کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: یہ غلام کیسا ہے؟ انھوں نے کہا: میرے والد نے مجھے عطا کیا ہے، آپ نے (ان کے والد سے) فرمایا: کیا تم نے اس کے تمام بھائیوں کو ایسا غلام عطا کیا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: پھر اس کو واپس لے لو۔

٤١٥٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ أَبِي بِبَعْضِ مَالِهِ فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لِيُشْهِدَهُ عَلَى صَدَقَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَا قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ.
البخاری(٢٥٨٧-٢٦٥٠) ابوداؤد(٣٥٤٢) النسائی(٣٦٨١ و٣٦٨٤) ابن ماجه(٢٣٧٥)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے اپنا کچھ مال دیا، میری ماں حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہا: میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک کہ تم رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ کرلو، میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے تاکہ وہ آپ کو مجھے دیے ہوئے صدقہ پر گواہ کرلیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کے ساتھ ایسا کیا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو، میرے والد واپس لوٹ گئے اور وہ صدقہ واپس لے لیا۔

٤١٥٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ أَنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهُوبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَالْتَوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَا وَهَبْتَ لِابْنِي فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ حضرت بنت رواحہ نے ان کے والد سے درخواست کی کہ وہ اپنے مال میں سے کچھ ان کے بیٹے (حضرت نعمان) کو ہبہ کردیں، میرے والد نے ایک سال تک یہ معاملہ ملتوی رکھا، پھر انھیں اس کا خیال آیا، میری والدہ نے کہا: میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک کہ تم میرے بیٹے کو ہبہ پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ کرلو، میرے والد میرا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے۔ اس وقت میں نوعمر لڑکا تھا، انھوں نے کہا: یارسول اللہ! اس کی ماں بنت

أَعْجَبَهَا أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا بَشِيرُ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَى هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ. سابقہ حوالہ (٤١٥٧)

رواحہ یہ چاہتی ہیں کہ میں آپ کو اس چیز پر گواہ کرلوں جو میں نے اپنے اس لڑکے کو ہبہ کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اے بشیر! کیا اس کے علاوہ تمہاری اور بھی اولاد ہے؟ انہوں نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: کیا تم نے سب کو اس کی مثل دی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ نے فرمایا: پھر میں ظلم کے حق میں گواہی نہیں دوں گا۔

٤١٥٩ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ. سابقہ حوالہ (٤١٥٧)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا اس کے علاوہ بھی تمہارے بیٹے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: کیا تم نے سب کو اس کی طرح ہبہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ نے فرمایا: پھر میں ظلم کے حق میں گواہی نہیں دوں گا۔

٤١٦٠ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِيهِ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ. سابقہ حوالہ (٤١٥٧)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے فرمایا: مجھے ظلم کے حق میں گواہ مت بناؤ۔

٤١٦١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَعَبْدُ الْأَعْلَى ح قَالَ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْهَدْ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَالِي فَقَالَ أَكُلَّ بَنِيكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي ثُمَّ قَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذًا.

سابقہ حوالہ (٤١٥٧)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اٹھا کر لے گئے اور کہا: یا رسول اللہ! آپ اس پر گواہ ہو جائیں کہ میں نے اپنے بیٹے نعمان کو اپنے مال سے یہ یہ چیز دی ہے، آپ نے پوچھا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اتنا دیا جتنا نعمان کو دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ نے فرمایا: پھر اس پر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بناؤ' آپ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ اچھا نہیں لگتا کہ تمہارے ساتھ نیکی کرنے میں تمہاری سب اولاد برابر ہو؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: پھر ایسا مت کرو۔

٤١٦٢ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ نَا أَزْهَرُ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ نَحَلَنِي أَبِي نُحْلًا ثُمَّ أَتَى بِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُشْهِدَهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ هَذَا قَالَ لَا قَالَ أَلَيْسَ تُرِيدُ مِنْهُمُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے کچھ ہبہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ کرنے کے لیے مجھے آپ کے پاس لے گئے، آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اتنا ہبہ کیا ہے؟ انہوں نے

الْبِرَّ مِثْلَ مَا تُرِيدُ مِنْ ذَا قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ إِنَّمَا تَحَدَّثْنَا أَنَّهُ قَالَ قَارِبُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ. سابقہ حوالہ (٤١٥٧)

کہا: نہیں! آپ نے فرمایا: کیا تم ان سے بھی ایسی نیکی (کا سلوک) نہیں چاہتے جس طرح اس سے نیکی (کا سلوک) چاہتے ہو؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: پھر میں اس پر گواہی نہیں دوں گا۔ (راوی) ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے محمد کو یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے کہا: مجھے یہ حدیث اس طرح پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا: اپنے تمام بیٹوں کو یکساں دو۔

٤١٦٣ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلِ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ. ابوداؤد (٣٥٤٥)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر کی زوجہ نے کہا: اپنے اس بیٹے کو اپنا غلام دے دو اور (اس پر) میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناؤ، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور کہا: بنت فلاں نے مجھ سے یہ درخواست کی ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام دے دوں، اور کہا کہ میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو گواہ کرلو آپ نے پوچھا: کیا اس کے بھائی ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: کیا تم نے ان سب کو اتنا دیا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں؟ آپ نے فرمایا: پھر یہ ٹھیک نہیں ہے اور میں حق کے سوا اور کسی چیز پر گواہی نہیں دیتا۔

٤- بَابُ الْعُمْرَى

عمریٰ (تاحیات ہبہ) کا بیان

٤١٦٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ. البخاری (٢٦٢٥) ابوداؤد (٣٥٥٠-٣٥٥٢-٣٥٥٣-٣٥٥٤) الترمذی (٣١٤٨) النسائی (٣٧٠٢-٣٧٤٤-٣٧٤٥-٣٧٤٧؛ ٣٧٥٢-٣٧٥٤) ابن ماجہ (٢٣٨٠)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اور اس کے وارثوں کو تاحیات کوئی چیز دی گئی سو یہ چیز اسی کے لیے ہے جس کو دی گئی ہے وہ چیز دینے والے کی طرف نہیں لوٹے گی کیونکہ اس نے ایسی چیز دی ہے جس میں وراثت جاری ہوگی۔

٤١٦٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص نے کسی شخص کو اور اس کے وارثوں کو تاحیات کوئی چیز دی تو اس کے قول نے اس چیز میں اس کے حق کو ختم کر دیا اب

أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ غَيْرَ أَنَّ يَحْيَى قَالَ فِي أَوَّلِ حَدِيثِهِ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ. سابقہ حوالہ (٤١٦٤)

وہ چیز اس کی ہے جس کو تاحیات دی گئی ہے اور اس کے وارثوں کی ہے اور یحییٰ کی روایت میں اس طرح ہے: جس شخص نے کسی شخص کو تاحیات کوئی چیز دی وہ چیز اس کی اور اس کے وارثوں کی ہے۔

٤١٦٦ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْعُمْرَى وَسُنَّتِهَا عَنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَالَ قَدْ أَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّمَا هِيَ لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ.

سابقہ حوالہ (٤١٦٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی شخص کو اور اس کے وارثوں کو تاحیات کوئی چیز دی اور اس سے کہا کہ "میں نے تم کو اور تمہارے وارثوں کو اس وقت تک کے لیے یہ چیز دی ہے جب تک تم میں سے کوئی باقی رہے" سو یہ چیز اس کی ہو جائے گی جس کو دی گئی ہے اور چیز کے مالک کی طرف نہیں لوٹے گی، کیونکہ اس نے ایسی چیز دی ہے جس میں وراثت جاری ہو جائے گی۔

٤١٦٧ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِي بِهِ.

سابقہ حوالہ (٤١٦٤)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ عمریٰ (تاحیات ہبہ) جس کو رسول اللہ ﷺ نے جائز کہا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کہے "یہ چیز تمہارے لیے ہے اور تمہارے وارثوں کے لیے ہے" لیکن جب وہ یہ کہے "جب تک تم زندہ رہو یہ چیز تمہاری ہے" تو یہ چیز دینے والے کی طرف لوٹ جائے گی، معمر نے کہا: زہری اسی قول پر فتویٰ دیتے تھے۔

٤١٦٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِيمَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ بَتْلَةً لَا يَجُوزُ لِلْمُعْطِي فِيهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْيَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيثُ شَرْطَهُ. سابقہ حوالہ (٤١٦٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس شخص کو اور اس کے وارثوں کو تاحیات کوئی چیز دی گئی وہ قطعی طور پر اس کی ہے، دینے والے کے لیے اس میں کوئی شرط لگانا جائز ہے نہ استثناء کرنا، ابوسلمہ نے کہا: کیونکہ اس نے ایسی چیز دی ہے جس میں وراثت جاری ہوتی ہے اور وراثت نے شرط منقطع کر دی۔

٤١٦٩ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمریٰ (تاحیات ہبہ) اس کے لیے ہے جس کے لیے ہبہ کیا گیا۔

جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ. ساجد حوالہ (٤١٦٤)

٤١٧٠ - وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ. ساجد حوالہ (٤١٦٤)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مثل سابق روایت ہے۔

٤١٧١ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.
مسلم تحفۃ الاشراف (٢٧٣٧)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مروی ہے۔

٤١٧٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ نَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لِلَّذِي أُعْمِرَهَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٧٣٧)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے اموال کو روک کر رکھو اور ان کو فاسد نہ کرو، کیونکہ جس نے تاحیات ہبہ کیا ہو یہ اس کا اور اس کے وارثوں کا ہے جس کو ہبہ کیا گیا خواہ وہ زندہ رہے یا مر جائے۔

٤١٧٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَيُّوبَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي خَيْثَمَةَ وَفِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ جَعَلَ الْأَنْصَارُ يُعْمِرُونَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ. النسائی (٣٧٣٦)

حضرت جابر نے نبی ﷺ سے مثل سابق روایت کی ہے اور ایک سند سے یہ الفاظ زیادہ مروی ہیں کہ انصار مہاجرین کو تاحیات ہبہ کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے اموال اپنے پاس رکھو۔

٤١٧٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَعْمَرَتِ امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ حَائِطًا لَهَا ابْنًا لَهَا ثُمَّ تُوُفِّيَ وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهُ وَتَرَكَتْ وَلَدًا وَلَهُ إِخْوَةٌ بَنُونَ لِلْمُعْمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ رَجَعَ الْحَائِطُ إِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمَرِ بَلْ كَانَ لِأَبِينَا حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى طَارِقٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے مدینہ میں اپنے بیٹے کو ایک باغ تاحیات دیا، پھر وہ بیٹا بھی فوت ہو گیا اور وہ عورت بھی فوت ہو گئی، اس بیٹے کی اولاد تھی اور اس کے بھائی بھی تھے جو عمری (تاحیات ہبہ) کرنے والی کے بیٹے تھے، اس عورت کی اولاد نے کہا: یہ باغ ہمارے پاس پھر لوٹ آیا اور اس لڑکے (جس کو ہبہ کیا گیا تھا) کے بیٹوں نے کہا نہیں یہ باغ ہمارے باپ

مَوْلَى عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعُمْرَى لِصَاحِبِهَا فَقَضَى بِذٰلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَأَمْضَى ذٰلِكَ طَارِقٌ فَإِنَّ ذٰلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِي الْمُعْمَرِ حَتَّى الْيَوْمِ. النسائی (۳۷۲۸)

کا تھا اس کی زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی، پھر انھوں نے حضرت عثمان کے آزاد شدہ غلام طارق کے پاس یہ مقدمہ پیش کیا، انھوں نے حضرت جابر کو بلایا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتے ہوئے کہا کہ یہ باغ اس کا ہے جو تا حیات ہبہ کیا گیا، طارق نے اس کے مطابق فیصلہ کر دیا، پھر عبدالملک کو لکھ کر اس کی خبر دی اور حضرت جابر کی گواہی کی خبر دی۔ عبدالملک نے کہا: حضرت جابر نے سچ فرمایا اور یہ باغ آج تک اس لڑکے کی اولاد کے پاس ہے۔

٤١٧٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طَارِقًا قَضَى بِالْعُمْرَى لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۲۷۵)

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ طارق نے عمریٰ (تاحیات ہبہ) کا وارث کے حق میں فیصلہ کیا کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے تھے۔

٤١٧٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ.

البخاری (۲۶۲۶م) النسائی (۳۷۳۲-۳۷۶۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔

٤١٧٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْعُمْرَى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا. سابقہ حوالہ (۴۱۷۶)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عمریٰ اس کی میراث ہے جس کو دیا گیا۔

٤١٧٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ.

البخاری (۲۶۲۶) ابوداؤد (۳۵۴۸) النسائی (۳۷۵۷-۳۷۵۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔

٤١٧٩ - وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا أَوْ قَالَ جَائِزَةٌ. سابقہ حوالہ (۴۱۷۸)

اسی سند کے ساتھ قتادہ سے روایت ہے کہ عمریٰ اس کی میراث ہے جس کو دیا گیا، یا کہا جائز ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۵- كِتَابُ الْوَصِيَّةِ

وصیت کا بیان

٠٠٠- بَابُ وَصِيَّةِ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةً عِنْدَهُ

وصیت نامہ تحریر کر کے پاس رکھنے کا بیان

۴۱۸۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ. ابوداؤد(۲۸۶۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی وصیت کے لائق چیز ہو اور وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو تو اس کے لیے وصیت لکھے بغیر دو راتیں گزارنا جائز نہیں ہے۔

۴۱۸۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ وَلَمْ يَقُولَا يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ.

الترمذی(۹۷۴) ابن ماجہ(۲۶۹۹)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اس میں یہ ہے کہ اس کے پاس لائق وصیت چیز ہو اور اس میں یہ نہیں ہے کہ وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو۔

۴۱۸۲- وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالُوا جَمِيعًا لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ فَإِنَّهُ قَالَ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ كَرِوَايَةِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ. الترمذی(۲۱۱۸)

پانچ سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور ان سب کی روایت میں ہے اس کے پاس لائق وصیت چیز ہو سوائے ایوب کی روایت میں ہے: اور وہ وصیت کرنا چاہتا ہو۔

۴۱۸۳- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس وصیت کے لائق کوئی چیز ہو اس کے لیے وصیت لکھے بغیر تین راتیں گزارنا جائز نہیں ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں

يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي. النسائی(٣٦٢١)

کہ میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے وصیت لکھے بغیر مجھ پر ایک رات بھی نہیں گزری۔

٤١٨٤ - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ.

النسائی(٣٦٢٠)

تین دیگر اسانید کے ساتھ یہ روایت منقول ہے۔

١ - بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

تہائی (۱/۳) مال کی وصیت کرنے کا حکم

٤١٨٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَغَنِي مَا تَرَى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ قَالَ لَا الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةُ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يُنْفَعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ رَثَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ. البخاري(٥٦-١٢٩٥-٢٩٣٦-٤٤٠٩-٥٦٦٨-٦٣٧٣-٦٧٣٣) ابوداود(٢٨٦٤) الترمذي(٢١١٦) النسائي(٣٦٢٨) ابن ماجه(٢٧٠٨)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں مجھے ایسا درد ہوا کہ میں قریب المرگ ہو گیا، رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ درد سے میری کیا حالت ہے میں ایک مالدار شخص ہوں اور ایک لڑکی کے سوا میرا اور کوئی وارث نہیں ہے، کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں میں نے کہا: نصف مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں تہائی مال صدقہ کرو، تہائی مال بہت ہے اگر تم اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑ دو تو یہ ان کو محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے جس کے سبب وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے رہیں اور تم جو کچھ اللہ کی رضا جوئی کے لیے خرچ کرو گے، تم کو اس کا اجر ملے گا، حتیٰ کہ اس لقمہ کا بھی اجر ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو، میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنے اصحاب سے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی میرے اصحاب واپس مدینے چلے جائیں گے اور میں مکہ میں رہ جاؤں گا؟) آپ نے فرمایا: اگر تم پیچھے رہ گئے تو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے ایسے عمل کرو گے جس سے تمہارے درجات زیادہ اور بلند ہوں گے اور شاید کہ تم پیچھے رہ جاؤ گے (یعنی بعد

میں زندہ رہو گے) حتیٰ کہ کچھ لوگ تم سے نفع حاصل کریں گے (یعنی مسلمان) اور دوسروں کو (یعنی کفار کو) نقصان ہوگا، اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو پورا کر اور انہیں ان کی ایڑیوں کے بل نہ لوٹا، لیکن بے چارہ سعد بن خولہ! راوی کہتے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن خولہ کے متعلق افسوس کا اظہار کیا کیونکہ وہ مکہ ہی میں فوت ہو گئے تھے۔

ف: حضرت سعد بن خولہ کے متعلق آپ نے اس لیے افسوس کیا کہ انہوں نے جس جگہ سے ہجرت کی تھی وہیں فوت ہو گئے اور ان کو دار الہجرت کی زمین نصیب نہیں ہوئی۔

٤١٨٦ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (٤١٨٥)

تین مختلف اسانید کے ساتھ یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٤١٨٧ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ يَعُودُنِي فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا.

البخاری (٢٧٤٢-٥٣٥٤) النسائی (٣٦٢٩--٣٦٣٠)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیادت کے لیے میرے پاس تشریف لائے، باقی حدیث زہری کی روایت کی طرح ہے البتہ اس میں حضرت سعد بن خولہ کے بارے میں نبی ﷺ کے قول کا ذکر نہیں ہے البتہ یہ اضافہ ہے کہ حضرت سعد اس جگہ مرنے کو ناپسند کرتے تھے جس جگہ سے انہوں نے ہجرت کی تھی۔

٤١٨٨ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ دَعْنِي أَقْسِمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ فَأَبَى قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ فَأَبَى قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ فَسَكَتَ بَعْدَ الثُّلُثِ قَالَ فَكَانَ بَعْدَ الثُّلُثِ جَائِزًا.

مسلم تحفۃ الاشراف (٣٩٣٩)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہو گیا، میں نے نبی ﷺ کے پاس پیغام بھیجا، میں نے کہا کہ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اپنا مال اپنے حسب منشاء تقسیم کروں آپ نے انکار فرمایا۔ میں نے کہا: اچھا آدھے مال کی اجازت دیجیے، آپ نے انکار فرمایا۔ میں نے کہا: تہائی؟ حضرت جابر کہتے ہیں کہ آپ تہائی سن کر خاموش ہو گئے، اور انہوں نے کہا: بعد میں تہائی مال میں وصیت جائز ہو گئی۔

٤١٨٩ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور اس میں یہ نہیں

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا.

ہے کہ بعد میں تہائی مال میں وصیت جائز ہوگی۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۹۳۹)

٤١٩٠ - وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنِّصْفُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ أَبِالثُّلُثِ فَقَالَ نَعَمْ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۹۳۹)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، میں نے عرض کیا: میں اپنے پورے مال کی وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے کہا: آدھے مال کی وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے عرض کیا: تہائی کی وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں تہائی بہت ہے۔

٤١٩١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ نَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وُلْدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى سَعْدٍ يَعُودُهُ بِمَكَّةَ فَبَكٰى فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ قَدْ خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَإِنَّمَا يَرِثُنِي ابْنَتِي أَفَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَالنِّصْفُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّ نَفَقَتَكَ عَلٰى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مَا تَأْكُلُ امْرَأَتُكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ وَإِنَّكَ أَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ بِعَيْشٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَقَالَ بِيَدِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۹۴۹)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مکہ میں حضرت سعد کی عیادت کے لیے تشریف لائے، حضرت سعد رو رہے تھے، آپ نے فرمایا: "تم کیوں رو رہے ہو؟" حضرت سعد نے کہا: مجھے یہ ڈر ہے کہ میں اسی زمین میں مر جاؤں گا جس سے میں نے ہجرت کی تھی جس طرح حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مکہ میں) فوت ہو گئے نبی ﷺ نے تین بار دعا کی: اے اللہ! سعد کو شفا دے، حضرت سعد نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے اور میری وارث صرف میری بیٹی ہے، کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، انہوں نے کہا: دو تہائی مال کی؟ فرمایا: نہیں، کہا: آدھے مال کی؟ فرمایا: نہیں، کہا: تہائی مال کی؟ فرمایا: تہائی مال کی (وصیت کردو) اور تہائی مال بہت ہے، تمہارا اپنے مال سے صدقہ کرنا بھی صدقہ ہے اور تمہارا اپنی اولاد پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے اور تمہارے مال سے جو تمہاری بیوی کھاتی ہے وہ بھی صدقہ ہے اور اگر تم اپنے اہل و عیال کو خوشحال یا بہتر معاش میں چھوڑو تو وہ اس حال میں چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے رہیں۔

٤١٩٢ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وُلْدِ سَعْدٍ قَالُوا مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ.

حضرت سعد کے تین بیٹوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد مکہ میں بیمار ہو گئے، رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد حسب سابق ہے۔

مسلم تحفة الاشراف (۳۹۴۹)

۴۱۹۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى قَالَ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِّنْ وُلْدِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُنِيهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ صَاحِبِهِ قَالَ مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ. مسلم تحفة الاشراف (۳۹۴۹)

حضرت سعد کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد مکہ میں بیمار ہو گئے نبی ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، اس کے بعد مثل سابق ہے۔

۴۱۹۴- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ أَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ إِلَى الرُّبُعِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ.

البخاری (۲۷۴۳) النسائی (۳۶۳۶) ابن ماجہ (۲۷۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: کاش! لوگ تہائی کے بجائے چوتھائی مال میں وصیت کیا کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تہائی بہت ہے۔

۲- بَابُ وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ

میت کو صدقات کا ایصال ثواب

۴۱۹۵- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ. النسائی (۳۶۵۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ میرے والد فوت ہو گئے انہوں نے مال چھوڑا ہے اور وصیت نہیں کی، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۴۱۹۶- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَإِنِّي أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلِي أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ. سابقہ حوالہ (۲۲۲۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میری والدہ اچانک انتقال کر گئیں اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ کچھ بات کر سکتیں تو صدقہ دیتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا مجھے اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۴۱۹۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر کہا: یا رسول اللہ! میری والدہ اچانک فوت ہو گئیں اور انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی

اللّٰهِ إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ.

سابقہ حوالہ (٢٣٢٤)

میرا گمان ہے کہ اگر وہ کچھ بات کر سکتیں تو صدقہ کرتیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

٤١٩٨ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ ح قَالَ وَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ نَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا فَهَلْ لِي أَجْرٌ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَفَلَهَا أَجْرٌ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ. سابقہ حوالہ (٢٣٢٤)

چار سندوں سے یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

٣- بَابُ مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ

موت کے بعد انسان کو عطا ہونے والا ثواب

٤١٩٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ.

الترمذی (١٣٧٦) احسان (٣٦٥٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین عمل منقطع نہیں ہوتے: صدقہ جاریہ، علم نافع اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔

٤- بَابُ الْوَقْفِ

وقف کا بیان

٤٢٠٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُبْتَاعُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقَ عُمَرُ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیبر میں زمین ملی تو وہ اس کے بارے میں نبی ﷺ سے مشورہ کے لیے حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں ایسی زمین ملی ہے کہ اس جیسا مال مجھے کبھی نہیں ملا، میرے خیال میں وہ بہت عمدہ ہے، آپ مجھے اس کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین کو اپنے پاس رکھو اور اس (کی پیداوار) کو وقف کر دو، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے اس زمین کو اس شرط کے ساتھ وقف کر دیا کہ اصل زمین کو نہ بیچا جائے نہ خریدا جائے، نہ اس میں وراثت ہو اور نہ اس کو ہبہ کیا

فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هَذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَنْبَأَنِي مَنْ قَرَأَ هَذَا الْكِتَابَ أَنَّ فِيهِ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

البخاری (٢٧٣٧-٢٧٧٢-٢٧٧٣) ابوداؤد (٢٨٧٨) الترمذی (١٣٧٥) النسائی (٣٦٠١-٣٦٠٢-٣٦٠٣) ابن ماجہ (٢٣٩٦)

جائے۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے اس کو فقراء، قرابت داروں، اللہ کے راستوں، مسافروں اور مہمانوں میں صدقہ کر دیا اور یہ کہ جو شخص اس زمین کا انتظام کرے اگر وہ بھی دستور کے مطابق اس سے خود کھائے یا اپنے دوستوں کو کھلائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس سے مال جمع نہ کرے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین کے سامنے بیان کی جب میں "غیر متمول" پر پہنچا تو انہوں نے اس کی جگہ "غیر متاثل" کہا، ابن عون نے کہا: جس نے اصل دستاویز کو پڑھا تھا اس نے بتایا کہ اس میں مال کے اعتبار سے غیر متاثل ہی ہے۔

٤٢٠١- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَزْهَرَ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ وَلَمْ يُذْكَرْ مَا بَعْدَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فِيهِ مَا ذَكَرَ سُلَيْمٌ قَوْلُهُ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدًا إِلَى آخِرِهِ.

سابقہ حوالہ (٤٢٠٠)

دو مزید سندوں کے ساتھ یہ روایت ہے البتہ ابن ابی زائدہ اور ازہر کی روایت "او یطعم صدیقا غیر متمول فیہ" پر ختم ہو گئی اور اس میں اس کے بعد کا ذکر نہیں ہے، اور ابن ابی عدی کی روایت میں سلیم کا یہ قول بھی مذکور ہے کہ میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین کو بیان کی۔

٤٢٠٢- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعْدَهُ.

النسائی (٣٥٩٩-٣٦٠٠-٣٦٠٧)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اراضی خیبر میں سے ایک زمین ملی، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس سے زیادہ اچھا اور پسندیدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس میں محمد بن سیرین کے مقولہ کا ذکر نہیں ہے۔

٥- بَابُ تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ

جس کے پاس وصیت کے لیے کوئی چیز نہ ہو اس کا وصیت کو ترک کرنا

٤٢٠٣- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے

مصرف قال سألت عبد الله بن أبي أوفى هل أوصى رسول الله ﷺ فقال لا قلت فلم كتب على المسلمين الوصية أو فلم أمروا بالوصية قال أوصى بكتاب الله عز وجل. البخاری (۲۷٤۰-٤٤٦۰-۵۰۲۲) الترمذی (۲۱۱۹) النسائی (۳٦۲۲) ابن ماجہ (۲٦۹٦)

وصیت کی تھی؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ انھوں نے کہا: پھر مسلمانوں پر وصیت کیوں فرض ہے؟ یا انھیں وصیت کرنے کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟ انھوں نے کہا: آپ نے کتاب اللہ عزوجل کے مطابق وصیت کا حکم دیا ہے۔

٤٢٠٤ - وحدثناه أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا وكيع ح وحدثنا ابن نمير حدثنا أبي كلاهما عن مالك بن مغول بهذا الإسناد مثله غير أن في حديث وكيع قلت فكيف أمر الناس بالوصية وفي حديث ابن نمير قلت كيف كتب على المسلمين الوصية. سابقہ حوالہ (۴۲۰۳)

دو اور سندوں سے یہ روایت ہے، وکیع کی روایت میں ہے کہ میں نے کہا: لوگوں پر وصیت کیوں فرض کی گئی ہے؟ اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ میں نے کہا: مسلمانوں پر وصیت کیوں فرض کی گئی ہے؟

٤٢٠٥ - وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا عبد الله بن نمير وأبو معاوية عن الأعمش ح وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير حدثنا أبي وأبو معاوية قالا حدثنا الأعمش عن أبي وائل عن مسروق عن عائشة قالت ما ترك رسول الله ﷺ دينارا ولا درهما ولا شاة ولا بعيرا ولا أوصى بشيء.

ابوداود (۲۸٦۳) النسائی (۳٦۲۳-۳٦۲٤) ابن ماجہ (۲٦۹۵)

دو سندوں سے روایت ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، بکری نہ اونٹ اور نہ کسی چیز کی وصیت کی۔

٤٢٠٦ - وحدثني زهير بن حرب وعثمان بن أبي شيبة وإسحاق بن إبراهيم كلهم عن جرير ح وحدثنا علي بن خشرم أخبرنا عيسى وهو ابن يونس جميعا عن الأعمش بهذا الإسناد مثله. سابقہ حوالہ (۴۲۰۵)

دو اور سندوں سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

٤٢٠٧ - وحدثنا يحيى بن يحيى وأبو بكر بن أبي شيبة واللفظ ليحيى قال أخبرنا إسمعيل بن علية عن ابن عون عن إبراهيم عن الأسود بن يزيد قال ذكروا عند عائشة أن عليا كان وصيا فقالت متى أوصى إليه فقد كنت مسندته إلى صدري أو قالت حجري فدعا بالطست فلقد انخنث في حجري وما شعرت أنه مات فمتى أوصى إليه. البخاری (۲۷٤۱-٤٤۵۹) النسائی (۳٦۲٤-۳٦۲۵) ابن ماجہ (۱٦۲٦)

اسود بن یزید کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا: کیا حضرت علی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی تھی؟ حضرت عائشہ نے فرمایا: ان کے لیے کب وصیت کرتے؟ آپ نے میرے سینے یا میری گود میں ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے ایک طشت منگایا پھر آپ میری گود میں گر پڑے اور مجھے پتا نہ چلا کہ آپ فوت ہو گئے ہیں، آپ نے کس وقت ان کے لیے وصیت کی؟

٤٢٠٨ - وحدثنا سعيد بن منصور وقتيبة بن سعيد

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا:

وابو بكر بن ابي شيبة وعمرو الناقد واللفظ لسعيد قالوا حدثنا سفيان عن سليمان الاحول عن سعيد بن جبير قال قال ابن عباس يوم الخميس وما يوم الخميس ثم بكى حتى بل دمعه الحصى فقلت يا ابن عباس وما يوم الخميس قال اشتد برسول الله ﷺ وجعه فقال ائتوني اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعدي فتنازعوا وما ينبغي عند نبي تنازع وقالوا ما شانه اهجر استفهموه قال دعوني فالذي انا فيه خير اوصيكم بثلاث اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم قال وسكت عن الثالثة او قالها فانسيتها قال ابو اسحاق ابراهيم حدثنا الحسن بن بشر قال حدثنا سفيان بهذا الحديث.

البخاری (۳۰۵۳-۳۱۶۸-۴۴۳۱) ابوداود (۳۰۲۹)

جمعرات کا دن بھی کس قدر ہولناک دن تھا جمعرات کا دن! پھر حضرت ابن عباس اس قدر روئے کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں، میں نے کہا: اے ابن عباس! جمعرات کے دن کیا واقعہ ہوا تھا؟ حضرت ابن عباس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا درد زیادہ ہو گیا تھا، آپ نے فرمایا: قلم اور کاغذ لاؤ میں تم کو ایسی چیز لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے (قلم اور کاغذ کے متعلق) صحابہ آپس میں اختلاف کرنے لگے اور نبی کے پاس اختلاف مناسب نہیں تھا، صحابہ نے کہا: کیا سبب ہے؟ کیا آپ الوداع ہو رہے ہیں؟ آپ سے پوچھو آپ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو میں جس حال میں ہوں وہ بہتر ہے، میں تم کو تین چیزوں کی وصیت کر رہا ہوں: مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو، وفود کی اس طرح عزت کیا کرو جس طرح میں عزت کرتا ہوں، تیسری بات سے حضرت ابن عباس خاموش ہو گئے یا انہوں نے بیان کی تھی اور میں بھول گیا۔ حسن بن بشر کہتے ہیں کہ سفیان نے بھی ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

۴۲۰۹- وحدثنا اسحق بن ابراهيم اخبرنا وكيع عن مالك بن مغول عن طلحة بن مصرف عن سعيد بن جبير عن ابن عباس انه قال يوم الخميس وما يوم الخميس ثم جعل تسيل دموعه حتى رايت على خديه كانها نظام اللؤلؤ قال قال رسول الله ﷺ ائتوني بالكتف والدواة او اللوح والدواة اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده ابدا فقالوا ان رسول الله ﷺ يهجر.

مسلم تحفۃ الاشراف (۵۵۲۴)

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے کہا: جمعرات کا دن! جمعرات کا دن بھی کس قدر ہولناک دن تھا! پھر حضرت ابن عباس اس قدر روئے کہ ان کے رخساروں پر آنسو اس طرح بہنے لگے جیسے موتیوں کی لڑیاں ہوں، حضرت ابن عباس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ہڈی اور دوات لاؤ یا فرمایا: تختی اور دوات لاؤ میں تم کو ایسی چیز لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو سکو گے؟ صحابہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ الوداع ہو رہے ہیں۔

۴۲۱۰- وحدثني محمد بن رافع وعبد بن حميد قال عبد اخبرنا وقال ابن رافع حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس قال لما حضر رسول الله ﷺ وفي البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب فقال النبي ﷺ هلم اكتب لكم كتابا لا تضلون بعده فقال عمر ان رسول

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے وصال کا وقت آیا، اس وقت حجرے میں کئی شخص تھے جن میں حضرت عمر بن الخطاب بھی تھے نبی ﷺ نے فرمایا: لاؤ میں تمہیں ایک ایسی چیز لکھ دوں جس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے حضرت عمر نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر درد کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے۔ ہمیں اللہ

اللهِ ﷺ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللَّهِ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُومُوا قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

البخاري (١١٤-٤٤٣٢-٥٦٦٩-٧٣٦٦)

کی کتاب کافی ہے، پھر (اس مسئلہ میں) گھر والوں کا اختلاف ہوا اور وہ آپس میں بحث کرنے لگے بعض یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو قلم اور کاغذ دو تاکہ وہ تمہیں ایسی چیز لکھ دیں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو سکو اور بعض صحابہ حضرت عمر کی طرح کہتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان کی بحث اور تمحیص بڑھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اٹھ جاؤ اور حضرت ابن عباس یہ کہتے تھے کہ سب سے بڑی پریشانی کی بات وہی بحث اور تمحیص تھی جو رسول اللہ ﷺ کے لکھوانے کے درمیان حائل ہو گئی تھی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٣٦- كِتَابُ النَّذْرِ

نذر ماننے کا بیان

١- بَابُ الْأَمْرِ بِقَضَاءِ النَّذْرِ

نذر پورا کرنے کا حکم

٤٢١١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاقْضِهِ عَنْهَا.

البخاري (٢٧٦١-٦٦٩٨-٦٩٥٩) ابوداود (٣٣٠٧) الترمذي (١٥٤٦) النسائي (٣٦٦١-٣٦٦٢-٣٦٦٤-٣٦٦٥-٣٨٢٦-٣٨٢٧-٣٨٢٨) ابن ماجه (٢١٣٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ان کی والدہ نے ایک نذر مانی تھی اور وہ نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو گئیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی طرف سے نذر پوری کر دو۔

٤٢١٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ.

پانچ دیگر اسانید کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے۔

سابقہ حوالہ (۴۲۱۱)

۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ وَأَنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا

نذر ماننے کی ممانعت اور اس چیز کا بیان کہ نذر تقدیر کو نہیں ٹال سکتی

۴۲۱۳- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَيَقُولُ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ.

البخاری (۶۶۰۸-۶۶۹۳) ابوداؤد (۳۲۸۷) النسائی (۳۸۱۰-۳۸۱۱-۳۸۱۲) ابن ماجہ (۲۱۲۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں نذر سے منع فرمانے لگے اور فرمایا: نذر کسی چیز کو ٹال نہیں سکتی، نذر کی وجہ سے (فقط بخیل کے لیے) بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے۔

۴۲۱۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ. البخاری (۶۶۹۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نذر کسی چیز کو مقدم یا مؤخر نہیں کرتی، یہ صرف بخیل سے مال نکلوانے کا ذریعہ ہے۔

۴۲۱۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ. سابقہ حوالہ (۴۲۱۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نذر سے منع کیا اور فرمایا: نذر کسی خیر کو نہیں لاتی، یہ صرف بخیل سے مال نکلوانے کا ذریعہ ہے۔

۴۲۱۶- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

سابقہ حوالہ (۴۲۱۳)

دو دیگر اسانید سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۴۲۱۷- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

الترمذی (۱۵۳۸) النسائی (۳۸۱۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر مت مانا کرو کیونکہ نذر تقدیر کو ٹال نہیں سکتی، یہ صرف بخیل سے مال نکلوانے کا ذریعہ ہے۔

۴۲۱۸ - وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة قال سمعت العلاء يحدث عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه نهى عن النذر وقال إنه لا يرد من القدر وإنما يستخرج به من البخيل.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۰۳۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نذر تقدیر کو نہیں ٹالتی، یہ صرف بخیل سے مال نکلوانے کا ذریعہ ہے۔

۴۲۱۹ - وحدثنا يحيى بن أيوب وقتيبة بن سعيد وعلي بن حجر قالوا حدثنا إسماعيل وهو ابن جعفر عن عمرو وهو ابن أبي عمرو عن عبد الرحمن الأعرج عن أبي هريرة أن النبي ﷺ قال إن النذر لا يقرب من ابن آدم شيئا لم يكن الله قدره له ولكن النذر يوافق القدر فيخرج بذلك من البخيل ما لم يكن البخيل يريد أن يخرج.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۴۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نذر ابن آدم کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں لا سکتی جو اللہ تعالیٰ نے مقدر نہ کی ہو، لیکن نذر تقدیر کے موافق ہو جاتی ہے اور بخیل جو مال نکالنا نہیں چاہتا اس سے وہ مال نکلوا لیتی ہے۔

۴۲۲۰ - وحدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب يعني ابن عبد الرحمن القاري وعبد العزيز يعني الدراوردي كلاهما عن عمرو بن أبي عمرو بهذا الإسناد مثله.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۴۹)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے۔

۳- باب لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك العبد

اللہ کی معصیت میں مانی ہوئی اور ایسے کام کی نذر جس کا بندہ مالک نہیں پورا کرنا بندے پر لازم نہیں ہے

۴۲۲۱ - وحدثني زهير بن حرب وعلي بن حجر السعدي واللفظ لزهير قالا حدثنا إسماعيل بن إبراهيم حدثنا أيوب عن أبي قلابة عن أبي المهلب عن عمران بن حصين قال كانت ثقيف حلفاء لبني عقيل فأسرت ثقيف رجلين من أصحاب رسول الله ﷺ وأسر أصحاب رسول الله ﷺ رجلا من بني عقيل وأصابوا معه العضباء فأتى عليه رسول الله ﷺ وهو في الوثاق قال يا محمد فأتاه فقال ما شأنك فقال بم أخذتني وبم أخذت سابقة الحاج فقال إعظاما لذلك أخذتك بجريرة حلفائك ثقيف ثم انصرف عنه فناداه فقال يا محمد يا محمد وكان رسول الله ﷺ رحيما رقيقا

حضرت عمران بن حصین بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو ثقیف بنو عقیل کا حلیف تھا، ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے دو شخصوں کو قید کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بنو عقیل کے ایک شخص کو گرفتار کر لیا اور اس کے ساتھ عضباء اونٹنی کو بھی پکڑ لیا، رسول اللہ ﷺ اس شخص کے پاس گئے درآں حالیکہ وہ شخص بندھا ہوا تھا وہ کہنے لگا: اے محمد (ﷺ)! آپ نے اس سے فرمایا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: حاجیوں کی اونٹنیوں پر سبقت کرنے والی اونٹنی کیوں پکڑی گئی؟ (یعنی عضباء) اور آپ نے مجھے کس جرم میں پکڑا ہے؟ آپ نے اس بات کو عظیم گردانتے ہوئے فرمایا: میں نے تم کو تمہارے حلیف ثقیف کے بدلے میں پکڑا ہے۔ پھر آپ چلے

فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَأَسْقِنِي قَالَ هَذِهِ حَاجَتُكَ فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَثَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الْإِبِلَ فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَتَتْرُكُهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرْغُ قَالَ وَنَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ وَنَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرَتْ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَآهَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّهَا نَذَرَتْ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ بِئْسَمَا جَزَتْهَا نَذَرَتْ لِلَّهِ إِنْ نَجَّاهَا اللَّهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ ابوداؤد

(٣٣١٦)

گئے، اس نے کہا: یا محمد! یا محمد! اور رسول اللہ ﷺ مہربان اور رقیق القلب تھے آپ اس کی طرف لوٹ آئے اور فرمایا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: میں مسلمان ہوں، آپ نے فرمایا: اگر تو یہ اس وقت کہتا جب تجھے اپنے معاملہ کا اختیار تھا (یعنی گرفتار ہونے سے پہلے) تو تو مکمل طور پر کامیاب ہوتا، پھر آپ چل دیے، اس نے پھر آواز دی اور کہا: یا محمد! یا محمد! آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: میں بھوکا ہوں مجھے کچھ کھلایئے اور میں پیاسا ہوں مجھے کچھ پلایئے (آپ نے اس کو کوئی چیز دے کر فرمایا) یہ لو اپنی حاجت پوری کرو پھر اس کو ان دو شخصوں کے عوض چھوڑ دیا گیا (جن کو ثقیف نے گرفتار کیا تھا) راوی کہتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت گرفتار کر لی گئی تھی اور عضباء اونٹنی کو بھی پکڑ لیا گیا تھا، وہ عورت بندھی ہوئی تھی اور ثقیف کے لوگ اپنے گھروں کے سامنے اپنے جانوروں کو آرام پہنچا رہے تھے، ایک رات وہ عورت قید سے بھاگ نکلی اور اونٹوں کے پاس گئی وہ جس اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز نکالنے لگتا اور وہ اس کو چھوڑ دیتی، پھر وہ عورت عضباء اونٹنی کے پاس گئی اس نے کوئی آواز نہیں نکالی راوی نے کہا: وہ بہت مسکین اونٹنی تھی، وہ عورت اس اونٹنی کی پشت پر بیٹھ گئی، پھر اس کو ڈانٹ کر چلایا، وہ چل پڑی، ثقیف نے اس عورت کو دھمکایا اور اس کا پیچھا کیا، لیکن اس عورت نے ان کو عاجز کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ اس عورت نے اللہ کی نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو اس اونٹنی کے ساتھ نجات دے دی تو وہ اس کو قربانی دے گی، جب وہ عورت مدینہ منورہ پہنچ گئی اور صحابہ نے اس کو دیکھا تو کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی عضباء ہے، اس عورت نے کہا: اس نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو اس اونٹنی کے ساتھ نجات دے دی تو وہ اس کو قربانی دے گی، صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اس واقعہ کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! اس عورت نے عضباء کو کتنا برا صلہ دیا ہے؟ اس نے اللہ کی نذر مانی کہ اگر اللہ نے اس کو عضباء پر نجات دے دی تو وہ اس کو ذبح کر دے گی گناہ کی نذر کو پورا نہیں کیا جائے گا اور نہ اس چیز کی نذر کو پورا

کیا جائے گا جس کا انسان مالک نہیں ہے اور ابن حجر کی روایت میں ہے کہ اللہ کی معصیت میں نذر پوری نہیں کی جائے گی۔

٤٢٢٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ مُجَرَّسَةٍ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ وَهِيَ نَاقَةٌ مُدَرَّبَةٌ. سابقہ حوالہ (٤٢٢١)

دیگر دو سندوں سے یہ حدیث مروی ہے، اور حماد کی روایت میں ہے کہ عضباء بنو عقیل کے ایک شخص کی تھی اور وہ حاجی کو پہلے پہنچانے والی اونٹنیوں میں سے تھی اور اس روایت میں ہے کہ وہ عورت ایک مسکین اونٹنی کے پاس آئی جس کے گلے میں گھنٹی پڑی ہوئی تھی اور ثقفی کی روایت میں ہے کہ وہ سدھائی ہوئی اونٹنی تھی۔

٤- بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

خانہ کعبہ کو پیدل چلنے کی نذر ماننا

٤٢٢٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

البخاری (١٨٦٥-٦٧٠١) ابوداود (٣٣٠١) الترمذی (١٥٣٧) النسائی (٣٨٦١-٣٨٦٢)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو دو آدمیوں کے درمیان ٹیک لگائے ہوئے جا رہا تھا، آپ نے پوچھا: اس کو کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا: اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے، آپ نے فرمایا: یہ شخص اپنے آپ کو جو عذاب دے رہا ہے، اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پھر آپ نے اس کو سوار ہونے کا حکم دیا۔

٤٢٢٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَدْرَكَ شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا شَأْنُ هَذَا قَالَ ابْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَابْنِ حُجْرٍ.

ابن ماجہ (٢١٣٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان پر ٹیک لگا کر چل رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: اس کو کیا ہوا؟ اس کے بیٹوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس نے (پیدل چلنے کی) نذر مانی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: اے شیخ! سوار ہو، اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیری نذر سے بے نیاز ہے، یہ الفاظ قتیبہ اور ابن حجر کے ہیں۔

٤٢٢٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٤٢٢٤)

ایک اور سند سے بھی اس روایت کی مثل منقول ہے۔

٤٢٢٦ - وَحَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

والمصری حدثنا المفضل یعنی ابن فضالة حدثنی عبد الله بن عیاش عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر انه قال نذرت اختی ان تمشی الی بیت الله حافیة فامرتنی ان استفتی لها رسول الله ﷺ فاستفتیته فقال لتمش ولترکب.

ہیں کہ میری بہن نے نذر مانی کہ میں بیت اللہ تک ننگے پاؤں جاؤں گی انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ معلوم کر کے آؤں۔ میں نے آپ سے دریافت کیا، آپ نے فرمایا: وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔

البخاری (۱۸۶۶) ابوداؤد (۳۲۹۹) النسائی (۳۸۲۳)

۴۲۲۷ - وحدثنی محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق اخبرنا ابن جریج اخبرنی سعید بن ابی ایوب ان یزید بن ابی حبیب اخبره ان ابا الخیر حدثه عن عقبة بن عامر الجهنی انه قال نذرت اختی فذکر بمثل حدیث مفضل ولم یذکر فی الحدیث حافیة وزاد وکان ابو الخیر لا یفارق عقبة. سابقہ حوالہ (۴۲۲۶)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے، مفضل کی حدیث میں ننگے پیروں کا ذکر نہیں ہے۔

۴۲۲۸ - وحدثنیه محمد بن حاتم وابن ابی خلف قالا حدثنا روح بن عبادة حدثنا ابن جریج اخبرنی یحیی بن ایوب ان یزید بن ابی حبیب اخبره بهذا الاسناد مثل حدیث عبد الرزاق. سابقہ حوالہ (۴۲۲۶)

ایک اور سند سے بھی اس کی مثل منقول ہے۔

۵- باب فی کفارة النذر

نذر کے کفارہ کا بیان

۴۲۲۹ - وحدثنی هارون بن سعید الایلی ویونس بن عبد الاعلی واحمد بن عیسی قال یونس اخبرنا وقال الآخران حدثنا ابن وهب اخبرنی عمرو بن الحارث عن کعب بن علقمة عن عبد الرحمن بن شماسة عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر عن رسول الله ﷺ قال کفارة النذر کفارة الیمین.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر کا وہی کفارہ ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

ابوداؤد (۳۳۲۳-۳۳۲۴) الترمذی (۱۵۲۸)

بسم الله الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۷- کتاب الایمان

قسموں کے احکام

۱- باب النهی عن الحلف بغیر الله تعالی

غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت

۴۲۳۰ - وحدثنی ابو الطاهر احمد بن عمرو بن

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا.

البخاری(۶۶۴۷) ابوداود(۳۲۵۰) النسائی(۳۷۶۶-۳۷۷۷) ابن ماجه(۲۰۹۴)

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم کو تمہارے آباء کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، حضرت عمر فرماتے ہیں کہ بخدا جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے میں نے آباء کی قسم نہیں کھائی، اپنی طرف سے ذکر کرتے ہوئے نہ کسی کی حکایت کرتے ہوئے۔

۴۲۳۱ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا. سابقہ حوالہ (۴۲۳۰)

دو مختلف سندوں کے ساتھ اس روایت کی مثل مروی ہے، البتہ عقیل کی روایت میں ہے: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو قسم سے منع کرتے ہوئے سنا ہے میں نے از خود قسم کھائی نہ کسی کی قسم کا ذکر کیا' جان بوجھ کر نہ بھولے سے۔

۴۲۳۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ.

البخاری(۶۶۴۷) الترمذی(۱۵۳۳) النسائی(۳۷۷۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا۔

۴۲۳۳ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَعُمَرُ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ.

البخاری(۲۶۷۹-۶۱۰۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کو سواروں کی ایک جماعت میں دیکھا درآں حالیکہ حضرت عمر اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو آواز دی: سنو! اللہ عزوجل نے تم کو اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع کیا ہے پس جو شخص قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

۴۲۳۴ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا

سات دیگر اسانید کے ساتھ یہ حدیث منقول ہے۔

عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ كَثِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ابوداؤد(۳۲۴۹)

۴۲۳۵ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللَّهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قسم کھانے کا ارادہ کرے وہ صرف اللہ کی قسم کھائے، قریش اپنے آباء کی قسم کھاتے تھے، آپ نے فرمایا: اپنے آباء کی قسم مت کھاؤ۔

البخاری(۳۸۳۶)النسائی(۳۷۷۳)

۲- بَابُ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

بتوں کی قسم کھانے والا دوبارہ کلمہ پڑھے

۴۲۳۶ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص نے اپنی قسم میں کہا: لات کی قسم! اس کو چاہیے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہے اور جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ جوا کھیلیں اس کو چاہیے کہ وہ صدقہ کرے۔

البخاری(۴۸۶۰-۶۱۰۷-۶۳۰۱-۶۶۵۰)ابوداؤد(۳۲۴۷)

الترمذی(۱۵۴۵)النسائی(۳۷۸۴)ابن ماجہ(۲۰۹۶)

۴۲۳۷ - وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ مِثْلُ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ وَفِي حَدِيثِ الْأَوْزَاعِيِّ مَنْ

دو مختلف اسانید کے ساتھ یہ روایت منقول ہے البتہ معمر کی روایت میں ہے کہ وہ کوئی چیز صدقہ کرے اور اوزاعی کی روایت میں ہے کہ جس شخص نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی۔ امام مسلم نے کہا کہ یہ قول ''آؤ جوا کھیلیں تو وہ صدقہ کرے'' زہری کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کیا، نیز امام

حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هَذَا الْحَرْفُ يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ لَا يَرْوِيهِ أَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَلِلزُّهْرِيِّ نَحْوٌ مِنْ تِسْعِينَ حَرْفًا يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ أَحَدٌ بِأَسَانِيدَ جِيَادٍ.

سابقہ حوالہ (٤٢٣٦)

مسلم نے کہا کہ زہری نے نبی ﷺ سے ایسی نوے جید احادیث بیان کی ہیں جن میں ان کا کوئی شریک نہیں ہے۔

٤٢٣٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوا بِالطَّوَاغِي وَلَا بِآبَائِكُمْ.

النسائی (٣٧٨٣) ابن ماجہ (٢٠٩٥)

حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتوں کی قسم نہ کھاؤ، نہ اپنے آباء کی۔

٣- بَابُ نَدْبِ مَنْ حَلَفَ يَمِينًا فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَيُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ

قسم کا خلاف بہتر ہونے کی صورت میں قسم کا خلاف کرنے کا استحباب

٤٢٣٩ - وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَاللَّفْظُ لِخَلَفٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ أَرَى خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. البخاری (٦٦٢٣-٦٧١٨) ابوداؤد (٣٢٧٦) النسائی (٣٧٨٩) ابن ماجہ (٢١٠٧)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں چند اشعریوں کے ساتھ سواری طلب کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: بخدا! میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور نہ تمہیں دینے کے لیے میرے پاس سواری ہے۔ حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ پھر جب تک اللہ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے۔ پھر آپ کے پاس کچھ اونٹ آئے، آپ نے ہمیں سفید کوہان کے تین اونٹ دینے کا حکم دیا۔ جب ہم جانے لگے تو ہم نے کہا یا ہم میں سے کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ ہمیں برکت نہ دے، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سواری مانگنے کے لیے آئے تھے، آپ نے قسم کھائی کہ آپ ہم کو سواری نہیں دیں گے، پھر آپ نے ہمیں سواری دے دی، پھر ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: میں نے تم کو سواری نہیں دی، لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو یہ سواری دی ہے اور بخدا! میں کسی کام کے کرنے کی قسم کھاؤں پھر مجھے خیال آئے کہ اس کا خلاف بہتر ہے تو میں ان شاء اللہ اس بہتر کام کو کروں گا اور قسم کا کفارہ دوں گا۔

٤٢٤٠ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ساتھیوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت

أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ لَهُمُ الْحُمْلَانَ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابِي أَرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنْعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي أَيْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَارْكَبُوهُنَّ قَالَ أَبُو مُوسَى فَانْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي بِهِنَّ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِي بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ سَأَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعَهُ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ إِعْطَاءَهُ إِيَّايَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا تَظُنُّوا أَنِّي حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُو مُوسَى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى أَتَوْا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوهُمْ بِمَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى سَوَاءً. بخاری(٤٤١٥-٦٦٧٨)

میں سواریاں مانگنے کے لیے بھیجا کیونکہ وہ جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک میں آپ کے ساتھ تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے میرے ساتھیوں نے سواریاں لینے کے لیے آپ کے پاس بھیجا ہے، آپ نے فرمایا: بخدا! میں تمھیں بالکل سواری نہیں دوں گا، آپ اس وقت غصہ میں تھے اور مجھے اس کا پتا نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ کے منع فرمانے سے میں غم زدہ ہوا اور یہ خدشہ ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ مجھ پر ناراض ہو گئے ہوں، میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس گیا اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا وہ انھیں بتا دیا، تھوڑی دیر گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال کی آواز سنی: "اے عبداللہ بن قیس!" میں نے کہا: ہاں! انھوں نے کہا: جاؤ رسول اللہ ﷺ تم کو بلا رہے ہیں، جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے چھ اونٹوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ جوڑا لو، یہ جوڑا لو اور یہ جوڑا لو اور ان اونٹوں کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ" آپ نے اسی وقت حضرت سعد سے یہ اونٹ خریدے تھے، آپ نے فرمایا: اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے یا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم کو یہ سواریاں دی ہیں، ان پر سواری کرو، میں یہ سواریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے تم کو ان سواریوں پر سوار کیا ہے، لیکن میں تم کو اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ تم میں سے کوئی شخص میرے ساتھ ان لوگوں کے پاس نہیں جائے گا جنھوں نے میرے سوال کے وقت رسول اللہ ﷺ کا جواب سنا تھا، آپ نے پہلی بار منع فرمایا تھا اور اس کے بعد آپ نے یہ اونٹ دیے تھے، تم یہ گمان نہ کرنا کہ میں نے تم کو وہ حدیث سنائی ہے جو آپ نے نہیں فرمائی تھی، میرے ساتھیوں نے کہا: بخدا! تم ہمارے نزدیک سچے ہو اور ہم تمھاری خواہش ضرور پوری کریں گے، پھر حضرت ابوموسیٰ ان میں سے کچھ ساتھیوں کو لے کر ان لوگوں کے پاس گئے جنھوں نے پہلے رسول اللہ ﷺ کا منع فرمانا سنا تھا پھر اس کے بعد آپ کا عطا فرمانا دیکھا تھا۔ انھوں نے بھی اسی طرح بیان کیا جس طرح حضرت ابوموسیٰ نے بیان کیا تھا۔

٤٢٤١- وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَيُّوبُ وَأَنَا لِحَدِيثِ الْقَاسِمِ أَحْفَظُ مِنِّي لِحَدِيثِ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَدَعَا بِمَائِدَتِهِ وَعَلَيْهَا لَحْمُ دَجَاجٍ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ شَبِيهٌ بِالْمَوَالِي فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ فَتَلَكَّأَ فَقَالَ هَلُمَّ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ فَقَالَ هَلُمَّ أُحَدِّثْكَ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَدَعَا بِنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى قَالَ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَغْفَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمِينَهُ لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ وَإِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا أَفَنَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا فَانْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. البخاری (٣١٣٣-٤٣٨٥-٥٥١٧-٥٥١٨-٦٦٤٩-٦٦٥٠-٦٦٨٠-٦٧٢١-٧٥٥٥) الترمذی (١٨٢٦-١٨٢٧) النسائی (٣٧٨٨-٤٣٥٨-٤٣٥٧)

زہدم جرمی کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابوموسیٰ نے اپنا کھانا منگوایا جس میں مرغ کا گوشت تھا، بنوتیم اللہ سے سرخ رنگ کا ایک آدمی آیا جو غلاموں سے مشابہ تھا، حضرت ابوموسیٰ نے اسے کھانے کے لیے بلایا وہ کچھ ہچکچایا، حضرت ابوموسیٰ نے کہا: آؤ! کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے، اس شخص نے کہا: میں نے مرغی کو کچھ (گندگی) کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔ مجھے اس سے گھن آئی، پھر میں نے قسم کھائی کہ میں مرغی نہیں کھاؤں گا، حضرت ابوموسیٰ نے کہا: آؤ میں تم کو اس بارے میں ایک حدیث سناتا ہوں، میں چند اشعری ساتھیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس سواری مانگنے کے لیے گیا، آپ نے فرمایا: بخدا! میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور نہ ہی میرے پاس سواری موجود ہے، سو جس قدر منظور خدا تھا ہم ٹھہرے رہے، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مال غنیمت کے اونٹ لائے گئے، آپ نے ہمیں بلوایا اور سفید کوہان کے پانچ اونٹ ہمیں دیے۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ہمارے ساتھیوں نے ایک دوسرے سے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو قسم یاد نہیں دلائی۔ ہمیں (ان اونٹوں میں) برکت نہیں ہوگی۔ ہم دوبارہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئے اور کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ اس قسم کو بھول گئے؟ آپ نے فرمایا: بخدا! میں کسی کام کو کرنے کی قسم کھاؤں پھر مجھے خیال آئے کہ اس کا خلاف بہتر ہے تو میں ان شاء اللہ اس بہتر کام کو کروں گا اور قسم کا کفارہ دوں گا، جاؤ! تمہیں اللہ عزوجل نے سواریاں دی ہیں۔

٤٢٤٢- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

زہدم جرمی کہتے ہیں کہ جرم کے اس قبیلہ اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور بھائی چارہ تھا، ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے سامنے کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

سابقہ حوالہ (٤٢٤١)

٤٢٤٣ - وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى وَاقْتَصُّوا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

سابقہ حوالہ (٤٢٤١)

امام مسلم نے تین مختلف سندوں کے ساتھ زہدم جرمی سے روایت کیا ہے کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اور تمام سندوں کے ساتھ حماد بن زید (کی ۴۲۴۱ والی روایت) کی طرح روایت ہے۔

٤٢٤٤ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الصَّعِقُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا زَهْدَمٌ الْجَرْمِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي مُوسٰى وَهُوَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فِيهِ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا نَسِيتُهَا.

سابقہ حوالہ (٤٢٤١)

زہدم جرمی کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوموسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آں حالیکہ وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا: بخدا! میں اس (قسم) کو نہیں بھولا۔

٤٢٤٥ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ ضُرَيْبِ بْنِ نُقَيْرٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ عَنْ أَبِي مُوسٰى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَاللّٰهِ مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰى فَقُلْنَا إِنَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَأَتَيْنَاهُ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ أَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

سابقہ حوالہ (٤٢٤١)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواریاں مانگنے کے لیے گئے، آپ نے فرمایا: میرے پاس تمہارے لیے سواری نہیں ہے اور بخدا! میں تم کو سواری نہیں دوں گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس چتکبرے کوہان والے تین اونٹ بھیجے ہم نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے کے لیے گئے تھے۔ آپ نے قسم کھائی کہ آپ ہم کو سواری نہیں دیں گے سو ہم نے جا کر رسول اللہ ﷺ کو یہ بتایا آپ نے فرمایا: میں کسی کام کو کرنے کی قسم کھاؤں پھر مجھے خیال آئے کہ اس کا خلاف بہتر ہے تو میں اس بہتر کام کو کروں گا۔

٤٢٤٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ عَنْ زَهْدَمٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كُنَّا مُشَاةً فَأَتَيْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ. سابقہ حوالہ (٤٢٤١)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پیادہ تھے، ہم نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سواری طلب کی، جریر کی حدیث کی طرح روایت ہے۔

٤٢٤٧ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو رات کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں دیر ہو گئی،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَوَجَدَ الصِّبْيَةَ قَدْ نَامُوا فَأَتَاهُ أَهْلُهُ بِطَعَامِهِ فَحَلَفَ لَا يَأْكُلُ مِنْ أَجْلِ صِبْيَتِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَأَكَلَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِهَا وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۴۵۴)

جب وہ اپنے گھر گیا تو بچے سو چکے تھے، اس کی بیوی کھانا لے کر آئی اس نے اپنے بچوں کی وجہ سے قسم کھائی کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ پھر اس کو خیال آیا اور اس نے کھانا کھا لیا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی قسم کھائی پھر اس کو خیال آیا کہ اس کا خلاف بہتر ہے تو وہ اس بہتر کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے دے۔

۴۲۴۸- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ.
الترمذی (۱۵۳۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی کام کی قسم کھائی پھر اس کے خلاف کو بہتر خیال کیا تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے دے اور اس کام کو کرے۔

۴۲۴۹- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۷۳۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی کام کی قسم کھائی پھر اس کے خلاف کو بہتر خیال کیا تو وہ اس بہتر کام کو کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔

۴۲۵۰- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ فَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ وَلْيَفْعَلِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۶۷۳)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اس میں ہے کہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور اس بہتر کام کو کرے۔

۴۲۵۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ إِلَى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ فَسَأَلَهُ نَفَقَةً فِي ثَمَنِ خَادِمٍ أَوْ فِي بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ إِلَّا دِرْعِي وَمِغْفَرِي فَأَكْتُبُ إِلَى أَهْلِي أَنْ يُعْطُوكَهَا قَالَ فَلَمْ يَرْضَ فَغَضِبَ عَدِيٌّ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ رَضِيَ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى أَتْقَى لِلَّهِ مِنْهَا فَلْيَأْتِ التَّقْوَى مَا حَنِثْتُ يَمِينِي.

تمیم بن طرفہ کہتے ہیں کہ حضرت عدی بن حاتم کے پاس ایک سائل آیا اور ان سے ایک غلام کی قیمت یا غلام کی قیمت کے کچھ حصہ کا سوال کیا، حضرت عدی نے کہا: میرے پاس تمہیں دینے کے لیے اس زرہ اور خود کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے، میں اپنے گھر والوں کو تمہیں کچھ دینے کے لیے لکھتا ہوں، مگر وہ راضی نہ ہوا، حضرت عدی کو غصہ آ گیا اور کہا: خدا کی قسم! میں تم کو کچھ نہیں دوں گا، پھر وہ شخص راضی ہو گیا، حضرت عدی نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ جس شخص نے کسی کام کی قسم کھائی پھر اس نے خیال کیا کہ اس کے

النسائی (۳۷۹۵-۳۷۹۶) ابن ماجہ (۲۱۰۸)

خلاف میں اللہ کا تقویٰ زیادہ ہے تو وہ اس تقویٰ والے کام کو کرے، تو میں اپنی قسم کو نہ توڑتا۔

٤٢٥٢ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرُكْ يَمِينَهُ. سابقہ حوالہ (٤٢٥١)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی کام کی قسم کھائی پھر اس نے اس کام کے خلاف کو بہتر خیال کیا، وہ اس بہتر کام کو کرے اور اپنی قسم کو چھوڑ دے۔

٤٢٥٣ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ طَرِيفٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِينِ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْهَا وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. سابقہ حوالہ (٤٢٥١)

حضرت عدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کی قسم کھائے پھر اس کے خلاف کو بہتر خیال کرے تو وہ اس قسم کا کفارہ دے اور اس کام کو کرے جو بہتر ہے۔

٤٢٥٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ.

سابقہ حوالہ (٤٢٥١)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے یہ سنا ہے۔

٤٢٥٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَقَالَ تَسْأَلُنِي مِائَةَ دِرْهَمٍ وَأَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ثُمَّ رَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. سابقہ حوالہ (٤٢٥١)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص سو درہم مانگنے کے لیے آیا، حضرت عدی نے کہا تو مجھ سے سو درہم کا سوال کر رہا ہے حالانکہ میں ابن حاتم ہوں! بخدا! میں تجھ کو نہیں دوں گا پھر کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نہ سنا ہوتا کہ جس شخص نے کسی کام کی قسم کھائی پھر اس نے اس سے بہتر چیز کا خیال کیا تو وہ اس بہتر کام کو کرے۔

٤٢٥٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمَ بْنَ طَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَكَ أَرْبَعُ مِائَةٍ فِي عَطَائِي. سابقہ حوالہ (٤٢٥١)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا، اس کے بعد حسب سابق روایت بیان کی، اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ تم میری عطا سے چار سو درہم لے لو۔

٤٢٥٧ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد الرحمٰن!

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الْجُلُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَاسَرْجِسِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

البخاری (۶۶۲۲-۶۷۲۲-۷۱۴۶-۷۱۴۷) مسلم (۴۶۹۲) ابوداؤد (۲۹۲۹-۳۲۷۷-۳۲۷۸) الترمذی (۱۵۲۹) النسائی (۳۷۹۱-۳۷۹۲-۳۷۹۳-۳۷۹۸-۳۷۹۹-۳۸۰۰- ۵۳۹۹)

حکومت کا سوال نہ کرنا اگر تم کو سوال کرنے سے حکومت دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر تم کو بغیر سوال کے حکومت ملی تو تمہاری امداد کی جائے گی اور جب تم کسی کام کی قسم کھاؤ پھر اس کے خلاف کو بہتر خیال کرو تو اپنی قسم کا کفارہ دو اور جو بہتر کام ہے اس کو کرو۔ ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۴۲۵۸- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ فِي آخَرِينَ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ ذِكْرُ الْإِمَارَةِ. سابقہ حوالہ (۴۲۵۷)

چار مختلف سندوں کے ساتھ امام مسلم نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کیا ہے۔

۴- بَابُ يَمِينِ الْحَالِفِ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ

قسم میں، قسم دلانے والے کی نیت کا اعتبار ہے

۴۲۵۹- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَقَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ وَقَالَ عَمْرٌو يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ.

ابوداؤد (۳۲۵۵) الترمذی (۱۳۵۴) ابن ماجہ (۲۱۲۰-۲۱۲۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری قسم میں اس چیز کا اعتبار ہوگا جس کی تمہارا ساتھی تصدیق کرے گا اور عمرو کی روایت میں "یصدقک بہ صاحبک" کے الفاظ ہیں۔

۴۲۶۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم کھلانے والے کی نیت کے لحاظ سے قسم ہوگی۔

سابقہ حوالہ (٤٢٥٩)

٥- بَابُ الاِسْتِثْنَاءِ

قسم میں انشاء اللہ کہنا

٤٢٦١ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَوَلَدَتْ نِصْفَ إِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ اسْتَثْنَى لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٤٤٢٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ ازواج تھیں انہوں نے کہا: آج رات میں ہر زوجہ کے پاس جاؤں گا جس سے ہر زوجہ حاملہ ہوگی اور ہر ایک سے ایک شہسوار لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، لیکن ان میں سے صرف ایک زوجہ حاملہ ہوئیں اور ان سے بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر حضرت سلیمان انشاء اللہ کہتے تو ہر زوجہ سے ایک شہسوار لڑکا پیدا ہوتا جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا۔

٤٢٦٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ نَبِيُّ اللَّهِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ أَوِ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَلَمْ تَأْتِ وَاحِدَةٌ مِنْ نِسَائِهِ إِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ. البخاری (٦٧٢٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داود نبی اللہ نے کہا: میں آج رات ستر ازواج کے پاس جاؤں گا کہ ان میں سے ہر ایک سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا، ان کے ساتھی یا کسی فرشتے نے کہا: کہیے انشاء اللہ، وہ بھول گئے اور نہ کہا، پھر ان کی ازواج میں سے صرف ایک کے ہاں آدھا لڑکا پیدا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹتی اور ان کا مقصد پورا ہو جاتا۔

٤٢٦٣ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ. البخاری (٦٧٢٠)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ، نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٤٢٦٤ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأُطِيفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ فَأَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام نے کہا: میں آج رات ستر ازواج کے پاس جاؤں گا جن میں ہر ایک سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان سے کہا گیا: انشاء اللہ کہیے انہوں نے نہ کہا سو وہ ازواج کے پاس گئے اور ان میں سے صرف ایک سے آدھا انسان پیدا ہوا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹتی اور وہ اپنی

البخاری (۵۲۴۲) النسائی (۳۸۶۵)

حاجت پا لیجئے۔

٤٢٦٥ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهَا تَأْتِي بِفَارِسٍ يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ فَجَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۴۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) نے کہا: آج رات میں نوے ازواج کے پاس جاؤں گا جن میں سے ہر ایک ایسے لڑکے کو جنم دے گی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی نے کہا: انشاء اللہ کہیے، انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا اور سب ازواج کے پاس گئے سو ان میں سے صرف ایک زوجہ حاملہ ہوئیں اور ان سے بھی ایک نا تمام بچہ پیدا ہوا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو سب شہسوار ہوتے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

٤٢٦٦ - وَحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۱۳)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ ہر عورت سے ایک لڑکا پیدا ہوتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا۔

٦ - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِصْرَارِ عَلَى الْيَمِينِ فِيمَا يَتَأَذَّى بِهِ أَهْلُ الْحَالِفِ مِمَّا لَيْسَ بِحَرَامٍ

اگر قسم سے اہل خانہ کا نقصان ہو تو قسم پورا کرنے کی ممانعت

٤٢٦٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَلَجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي فَرَضَ اللَّهُ.

البخاری (۶۶۲۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخدا! اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے اہل خانہ کے بارے میں قسم پر اصرار کرے تو اللہ تعالیٰ نے جس کفارے کو فرض کیا ہے اس کو ادا کرنے کے مقابلہ میں وہ اصرار کرنا زیادہ گناہ ہے۔

٧ - بَابُ نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيهِ إِذَا أَسْلَمَ

کافر مشرف با اسلام ہونے کے بعد آیا اپنی نذر کو پورا کرے گا یا نہیں؟

٤٢٦٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ آپ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کرو۔

نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ. البخاری (۲۰۳۲)

۴۲۶۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفْصٌ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَمَّا أَبُو أُسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِمَا اعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَأَمَّا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ حَفْصٍ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ.

البخاری (۲۰۴۲-۲۰۴۳) ابوداؤد (۳۳۲۵) الترمذی (۱۵۳۹) النسائی (۳۸۲۹) ابن ماجہ (۱۷۷۲-۲۱۲۹)

امام مسلم نے کہا: چار مختلف سندوں کے ساتھ یہ حدیث حضرت عمر سے مروی ہے ابواسامہ اور ثقفی کی حدیث میں ایک رات کے اعتکاف کا ذکر ہے اور شعبہ کی حدیث میں ایک دن کے اعتکاف ماننے کا ذکر ہے اور حفص کی روایت میں دن اور رات میں سے کسی کا ذکر نہیں ہے۔

۴۲۷۰ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ بَعْدَ أَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرَى قَالَ اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَعْطَاهُ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ أَعْتَقَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَخَلِّ سَبِيلَهَا.

البخاری (۳۱۴۴-۴۳۲۰) النسائی (۳۸۳۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے طائف سے واپسی کے بعد جعرانہ میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: یا رسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک دن اعتکاف بیٹھوں گا سو آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: جاؤ ایک دن اعتکاف بیٹھو اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کو خمس میں سے ایک باندی دی تھی، جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے قیدیوں کو آزاد کیا اور حضرت عمر نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "ہم کو رسول اللہ ﷺ نے آزاد کر دیا" حضرت عمر نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ حضرت عمر نے کہا: اے عبد اللہ! اس لونڈی کو لے جاؤ اور اس کو آزاد کر دو۔

۴۲۷۱ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ سَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ غزوہ حنین سے لوٹے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے زمانہ جاہلیت میں ایک دن کی نذر اعتکاف کے

نَذْرٍ كَانَ نَذَرَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافِ يَوْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ. سابقہ حوالہ (۴۲۷۰)

بارے میں سوال کیا اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

۴۲۷۲ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُمْرَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَقَالَ لَمْ يَعْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَمَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ.

سابقہ حوالہ (۴۲۷۰)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر کے سامنے رسول اللہ ﷺ کے عمرہ جعرانہ کا ذکر کیا گیا انہوں نے کہا آپ نے جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا، پھر حضرت عمر کی زمانہ جاہلیت میں ایک رات کے اعتکاف کی نذر کا ذکر کیا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۴۲۷۳ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ كِلاَهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي النَّذْرِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا اعْتِكَافُ يَوْمٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۴۱۱)

امام مسلم نے دو سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر سے نذر کی حدیث روایت کی ہے اور ان دونوں سندوں میں ایک دن کے اعتکاف کا ذکر ہے۔

۸- بَابُ صُحْبَةِ الْمَمَالِيكِ

غلاموں کے ساتھ برتاؤ

۴۲۷۴ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا فِيهِ مِنَ الأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا إِلاَّ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ.

ابوداؤد (۵۱۶۸)

زاذان ابو عمر کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا اس حال میں کہ انہوں نے ایک غلام آزاد کیا تھا انہوں نے زمین سے لکڑی یا کوئی اور چیز اٹھا کر کہا: اس (غلام آزاد کرنے) میں اس لکڑی کے برابر بھی ثواب نہیں ہے البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص اپنے غلام کو تھپڑ مارے یا اس کو پیٹے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کردے۔

۴۲۷۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لاِبْنِ الْمُثَنَّى قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ زَاذَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَعَا بِغُلاَمٍ لَهُ فَرَأَى بِظَهْرِهِ أَثَرًا فَقَالَ لَهُ أَوْجَعْتُكَ قَالَ لاَ قَالَ فَأَنْتَ عَتِيقٌ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الأَرْضِ فَقَالَ مَا لِي فِيهِ مِنَ الأَجْرِ مَا يَزِنُ هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ ضَرَبَ غُلاَمًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ. سابقہ حوالہ (۴۲۷۴)

زاذان کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اس کی پیٹھ پر نشان دیکھے اور اس سے پوچھا: میں نے تم کو تکلیف پہنچائی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، حضرت ابن عمر نے فرمایا: تم آزاد ہو، پھر حضرت ابن عمر نے زمین سے کوئی چیز اٹھا کر کہا: میرے لیے اس (آزاد کرنے) میں اس (چیز) کے برابر بھی اجر نہیں ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص نے اپنے غلام کو بے قصور پیٹا یا اس کے تھپڑ مارا، اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اس کو آزاد کردے۔

٤٢٧٦ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ وَأَبِي عَوَانَةَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ مَهْدِيٍّ فَذَكَرَ فِيهِ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ. سابقہ حوالہ (٤٢٧٤)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے، البتہ ابن مہدی کی روایت میں "حداً لم یاته" کے الفاظ ہیں اور وکیع کی روایت میں "من لطم عبده" کے الفاظ ہیں اور حد کا ذکر نہیں ہے۔

٤٢٧٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي فَدَعَاهُ وَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ امْتَثِلْ مِنْهُ فَعَفَا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَعْتِقُوهَا قَالُوا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْيَسْتَخْدِمُوهَا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُخَلُّوا سَبِيلَهَا.

ابوداؤد (٥١٦٦-٥١٦٧) الترمذی (١٥٤٢)

معاویہ بن سوید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک غلام کے تھپڑ مارا، پھر میں بھاگ گیا اور ظہر سے تھوڑی دیر پہلے آیا، اور میں نے اپنے والد کے پیچھے نماز پڑھی، میرے والد نے مجھے اور اس غلام کو بلایا، پھر غلام سے فرمایا: اس سے بدلہ لو، اس غلام نے معاف کر دیا۔ پھر سوید نے کہا: ہم اولاد مقرن رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھے، ہمارے پاس صرف ایک غلام تھا جس کو ہم میں سے کسی نے تھپڑ لگا دیا، نبی ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: اس کو آزاد کر دو۔ لوگوں نے کہا: ان کے پاس اس کے سوا کوئی خادم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اچھا یہ اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس کی خدمت کی ضرورت نہ رہے تو اس کو آزاد کر دیں۔

٤٢٧٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهَا. سابقہ حوالہ (٤٢٧٧)

ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جلدی میں اپنے غلام کے منہ پر ایک تھپڑ مار دیا، حضرت سوید بن مقرن نے ان سے کہا: تمہیں (تھپڑ مارنے کے لیے) اس کے چہرے کے علاوہ اور کوئی جگہ نہیں ملی تھی؟ مجھے یاد ہے کہ میں بنو مقرن کا ساتواں بیٹا تھا اور ہمارے پاس ایک غلام کے سوا اور کوئی خادم نہیں تھا، ہم میں سے سب سے چھوٹے نے اس غلام کے تھپڑ مار دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس غلام کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔

٤٢٧٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْبَزَّ فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَخِي النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

سابقہ حوالہ (٤٢٧٨)

ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ ہم نعمان بن مقرن کے بھائی سوید بن مقرن کے گھر کپڑا بیچا کرتے تھے، ایک باندی آئی اور اس نے ہمارے کسی شخص سے کچھ کہا اس شخص نے اس باندی کو تھپڑ مار دیا، سوید غضبناک ہوئے اس کے بعد ابن ادریس کی طرح روایت ہے۔

٤٢٨٠ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي

سوید بن مقرن سے روایت ہے کہ ان کی باندی کو کسی

أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ قُلْتُ شُعْبَةُ فَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِي أَبُو شُعْبَةَ الْعِرَاقِيُّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ أَنَّ جَارِيَةً لَهُ لَطَمَهَا إِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ إِخْوَةٍ لِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَا لَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ فَعَمَدَ أَحَدُنَا فَلَطَمَهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهُ. سابقہ حوالہ (۴۲۷۸)

نے تھپڑ مار دیا، حضرت سوید نے کہا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ چہرہ محترم ہے، انہوں نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ میں اپنے بھائیوں میں ساتواں تھا، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی شخص نے اس غلام کے ایک تھپڑ لگا دیا، سو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔

٤٢٨١ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ. سابقہ حوالہ (۴۲۷۸)

شعبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن منکدر نے کہا: تیرا نام کیا ہے؟ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٤٢٨٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِي اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ فَلَمَّا دَنَا مِنِّي إِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ قَالَ فَأَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِي فَقَالَ اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ أَنَّ اللهَ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقُلْتُ لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا بَعْدَهُ أَبَدًا. الترمذی (۱۹۴۸)

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک غلام کو چابک سے مار رہا تھا اچانک میں نے اپنے پس پشت ایک آواز سنی: اے ابو مسعود! سنو! میں غصہ کی وجہ سے اس آواز کو نہیں پہچان سکا۔ جب آپ مجھ سے قریب ہوئے تو میں نے دیکھا وہ رسول اللہ ﷺ تھے اور آپ فرما رہے تھے: اے ابو مسعود! جان لو! اے ابو مسعود! جان لو! حضرت ابو مسعود کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے چابک پھینک دیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابو مسعود! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جتنا تم اس غلام پر قادر ہو اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قادر ہے، میں نے کہا کہ آئندہ کسی غلام کو کبھی بھی نہیں ماروں گا۔

٤٢٨٣ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَهُوَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ الْوَاحِدِ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَسَقَطَ مِنْ يَدِي السَّوْطُ مِنْ هَيْبَتِهِ. سابقہ حوالہ (۴۲۸۲)

یہ حدیث تین دیگر اسانید کے ساتھ اسی طرح مروی ہے البتہ جریر کی سند میں یہ ہے کہ آپ کی ہیبت کی وجہ سے میرے ہاتھ سے چابک گر گیا۔

٤٢٨٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں

أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللَّهِ فَقَالَ أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ. سابقہ حوالہ (۴۲۸۲)

کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی: اے ابومسعود! تمہیں علم ہونا چاہیے کہ جتنا تم اس غلام پر قادر ہو اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قادر ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! وہ اللہ کے لیے آزاد ہے، آپ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہیں جہنم کی آگ جلاتی یا فرمایا کہ تمہیں جہنم کی آگ مس کرتی۔

۴۲۸۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ قَالَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ فَقَالَ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ فَتَرَكَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ لَلَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ فَأَعْتَقَهُ.

سابقہ حوالہ (۴۲۸۲)

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، غلام نے کہا "اللہ کی پناہ" وہ اور مارنے لگے، اس نے کہا "رسول کی پناہ" تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بخدا اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قادر ہے جتنا تم اس پر قادر ہو"۔ حضرت ابومسعود کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے اس کو آزاد کر دیا۔

۴۲۸۶- وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. سابقہ حوالہ (۴۲۸۲)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے لیکن اس میں اللہ کی پناہ اور رسول اللہ ﷺ کی پناہ کا ذکر نہیں ہے۔

۹- بَابُ التَّغْلِيظِ عَلَى مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَى

اپنے غلام یا لونڈی پر بدکاری کی تہمت لگانا سخت جرم ہے

۴۲۸۷- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي نُعْمٍ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَى يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ. البخاری (۶۸۵۸) ابوداؤد (۵۱۶۵) الترمذی (۱۹۴۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی قیامت کے دن اس پر حد قائم کی جائے گی مگر یہ کہ وہ سچا ہو۔

۴۲۸۸- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ كِلَاهُمَا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ نَبِيَّ التَّوْبَةِ.

سابقہ حوالہ (۴۲۸۷)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے ابوالقاسم نبی التوبہ ﷺ سے سنا ہے۔

۱۰- باب إطعام المملوك مما يأكل وإلباسه مما يلبس ولا يكلفه ما يغلبه

۴۲۸۹- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا وكيع حدثنا الأعمش عن المعرور بن سويد قال مررنا بأبي ذر بالربذة وعليه برد وعلى غلامه مثله فقلنا يا أبا ذر لو جمعت بينهما كانت حلة فقال إنه كان بيني وبين رجل من إخواني كلام وكانت أمه أعجمية فعيرته بأمه فشكاني إلى النبي ﷺ فلقيت النبي ﷺ فقال يا أبا ذر إنك امرؤ فيك جاهلية قلت يا رسول الله من سب الرجال سبوا أباه وأمه قال يا أبا ذر إنك امرؤ فيك جاهلية هم إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم فأطعموهم مما تأكلون وألبسوهم مما تلبسون ولا تكلفوهم ما يغلبهم فإن كلفتموهم فأعينوهم.

البخاري (٣٠-٢٥٤٥-٦٠٥٠) أبو داود (٥١٥٧-٥١٥٨)

الترمذي (١٩٤٥) ابن ماجه (٣٦٩٠)

غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک اور ان کو روٹی کپڑا دینے اور طاقت سے زیادہ کام کی تکلیف نہ دینے کا حکم

معرور بن سوید کہتے ہیں کہ ہمارا ربذہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزر ہوا۔ انھوں نے ایک چادر پہنی ہوئی تھی اور ان کے غلام نے بھی ویسی ہی چادر پہنی ہوئی تھی، ہم نے کہا: اے ابوذر! اگر تم یہ دونوں چادریں ملا کر پہنتے تو یہ حلہ ہو جاتا۔ انھوں نے کہا کہ میرے اور میرے ایک بھائی کے درمیان لڑائی ہوئی اس کی ماں عجمی تھی میں نے اس کو اس کی ماں کی وجہ سے عار دلائی، اس نے نبی اکرم ﷺ سے میری شکایت کی، آپ نے فرمایا "اے ابوذر! تم میں زمانہ جاہلیت کی عادات ہیں" میں نے کہا: جو شخص لوگوں کو گالی دے گا تو وہ لوگ اس شخص کے ماں باپ کو گالی دیں گے۔ آپ نے فرمایا: "اے ابوذر! تم میں زمانہ جاہلیت کی عادات ہیں، یہ تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارا ماتحت کر دیا ہے، ان کو وہ کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہ پہناؤ جو تم پہنتے ہو، ان کو ایسے کام پر مجبور نہ کرو جو ان پر دشوار ہو اور اگر ان کو ایسے کام پر مجبور کرو تو ان کی مدد کرو"۔

۴۲۹۰- وحدثناه أحمد بن يونس حدثنا زهير ح وحدثنا أبو كريب حدثنا أبو معاوية ح وحدثنا إسحاق بن إبراهيم أخبرنا عيسى بن يونس كلهم عن الأعمش بهذا الإسناد وزاد في حديث زهير وأبي معاوية بعد قوله إنك امرؤ فيك جاهلية قال قلت على حال ساعتي من الكبر قال نعم وفي رواية أبي معاوية نعم على حال ساعتك من الكبر وفي حديث عيسى فإن كلفه ما يغلبه فليبعه وفي حديث زهير فليعنه عليه وليس في حديث أبي معاوية فليبعه ولا فليعنه انتهى عند قوله ولا يكلفه ما يغلبه

سابقہ حوالہ (۴۲۸۹)

دو اور سندوں سے یہ حدیث مروی ہے، اس میں "تم میں زمانہ جاہلیت کی عادات ہیں" کے بعد یہ زائد ہے: حضرت ابوذر نے کہا: میں نے عرض کیا: میرے اس بڑھاپے کے حال میں؟ فرمایا: ہاں! اور ابو معاویہ کی ایک روایت میں ہے۔ ہاں تمہارے بڑھاپے کے حال میں بھی اور عیسیٰ کی روایت میں ہے: اور اگر وہ اسے ایسے کام پر مجبور کرے جو اس پر دشوار ہو تو اس کو فروخت کر دے اور زہیر کی روایت میں ہے: اس کام میں اس کی مدد کرے اور ابو معاویہ کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ اس کو فروخت کرے اور نہ یہ ہے کہ اس کی مدد کرے اور نہ یہ ہے کہ اس کو ایسے کام پر مجبور نہ کرے جو اس پر دشوار ہو۔

۴۲۹۱- وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار واللفظ لابن المثنى قالا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن

معرور بن سوید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر کو ایک حلہ پہنے ہوئے دیکھا ان کے غلام نے بھی ویسا ہی حلہ

وَاصِلٍ الأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلاَمِهِ مِثْلُهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلاً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَيَّرَهُ بِأُمِّهِ قَالَ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلاَ تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ. سابقہ حوالہ (٤٢٨٩)

پہنا ہوا تھا، میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک شخص سے اس کی ماں کے بارے میں کوئی عیب کہہ کہا، اس شخص نے نبی ﷺ کے پاس جا کر اس کی شکایت کی نبی ﷺ نے فرمایا: تم ایسے شخص ہو جس میں زمانہ جاہلیت کی عادات ہیں، یہ تمہارے بھائی اور تمہارے خادم ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارا ماتحت کر دیا ہے، پس جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو، وہ اس کو وہ چیز کھلائے جس کو وہ خود کھاتا ہو اور اس کو وہ لباس پہنائے جس کو وہ خود پہنتا ہو اور ان کو ایسے کام پر مجبور نہ کرو جو ان کے لیے دشوار ہو اور اگر ان کو ایسے کام کے لیے کہو تو اس میں ان کی مدد کرو۔

٤٢٩٢ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الأَشَجِّ حَدَّثَهُ عَنِ الْعَجْلاَنِ مَوْلَى فَاطِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلاَ يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلاَّ مَا يُطِيقُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٤١٣٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام کو کھانا اور کپڑا دو اور اس کو ایسے کام پر مجبور نہ کرو جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو۔

٤٢٩٣ - وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَنَعَ لأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلاً فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ قَالَ دَاوُدُ يَعْنِي لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ. ابوداؤد (٣٨٤٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارا خادم کھانا تیار کر کے لائے درآں حالیکہ اس نے کھانا پکانے میں گرمی اور دھوئیں کو برداشت کیا ہو تو وہ اس کو بٹھا کر اپنے ساتھ کھلائے اور اگر کھانا بہت ہی کم ہو تو اس کے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے رکھ دے۔

١١ - بَابُ ثَوَابِ الْعَبْدِ وَأَجْرِهِ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ

مالک حقیقی اور آقائے مجازی دونوں کے حقوق ادا کرنے والے غلام کے اجر وثواب کا بیان

٤٢٩٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ.

متفق علیہ۔ البخاری (٢٥٤٦) ابوداؤد (٥١٦٩)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کو دوگنا اجر ملے گا۔

٤٢٩٥ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

البخاری (۲۵۵۰)

چار سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت ہے۔

٤٢٩٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الْمُصْلِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ قَالَ وَبَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ لِصُحْبَتِهَا قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَمْلُوكَ. البخاری (۲۵۴۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیک غلام کے لیے دو اجر ہیں، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے اگر جہاد فی سبیل اللہ، حج اور ماں کے ساتھ نیک سلوک کی عبادات نہ ہوتیں تو میں یہ پسند کرتا کہ مجھے غلامی کی حالت میں موت آئے، راوی کہتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے اپنی والدہ کی وجہ سے اس وقت تک حج نہیں کیا جب تک کہ ان کی والدہ فوت نہیں ہو گئیں، ابوالطاہر کی روایت میں نیک غلام کا ذکر ہے غلام کا ذکر نہیں ہے۔

٤٢٩٧ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ الْأُمَوِيُّ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَلَغَنَا وَمَا بَعْدَهُ. سابقہ حوالہ (۴۲۹۶)

اسی سند کے ساتھ ابن شہاب سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور اس میں ہمیں یہ خبر پہنچی ہے اور اس کے بعد کا ذکر نہیں ہے۔

٤٢٩٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتُهَا كَعْبًا فَقَالَ كَعْبٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلَى مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۵۳۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی غلام اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی ادا کرے تو اس کو دو اجر ملیں گے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث کعب کو سنائی تو انہوں نے کہا: اس غلام سے حساب نہیں ہوگا اور نہ اس مومن سے حساب ہوگا جو دنیا سے بے رغبتی رکھتا ہو۔

٤٢٩٩ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۳۵۱)

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے۔

٤٣٠٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ

ہمام بن منبہ کہتے ہیں کہ یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کیا ہی خوب غلام ہے جو

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يُتَوَفَّى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللَّهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۶۳)

اس حال میں فوت ہو کہ اللہ تعالیٰ کی بھی اچھی عبادت کرتا ہو اور اپنے مالک کی بھی خیر خواہی کرتا ہو۔

۱۲- بَابُ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ

مشترک غلام میں سے ایک حصہ دار اگر اپنا حصہ آزاد کر دے تو؟

۴۳۰۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ. سابقہ حوالہ (۳۷۴۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد کر دے اور اس کے پاس غلام کی باقی قیمت کے برابر مال ہو تو اس غلام کی ٹھیک ٹھیک قیمت لگائی جائے پھر وہ اپنے شرکاء کو ان کا حصہ ادا کر دے اور غلام اس کی طرف سے پورا آزاد ہو جائے گا ورنہ اتنا غلام آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا ہے۔

۴۳۰۲- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ. سابقہ حوالہ (۳۷۵۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا اس پر پورے غلام کو آزاد کرنا لازم ہے بشرطیکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس غلام کی قیمت کو پہنچ جائے اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو صرف اتنا ہی غلام آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا ہے۔

۴۳۰۳- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَدْرُ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ. سابقہ حوالہ (۳۷۵۰)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے کسی غلام میں اپنے حصہ کو آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال تھا جو اس کی قیمت کو پہنچتا تھا تو اس کی ٹھیک ٹھیک قیمت لگائی جائے گی ورنہ اسی قدر غلام آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا ہے۔

۴۳۰۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ

سات مختلف سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر نے نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی ہے اور ان کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ "اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اسی قدر غلام آزاد ہو گا جتنا اس نے آزاد کیا" البتہ ایوب اور یحییٰ بن سعید نے حدیث میں ان الفاظ کا ذکر کیا اور کہا کہ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ یہ الفاظ حدیث میں ہیں یا نافع نے اپنی طرف سے کہے ہیں اور لیث بن سعد کے سوا اور کسی کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا هَذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَقَالَا لَا نَدْرِي أَهُوَ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ أَوْ قَالَهُ نَافِعٌ مِنْ قِبَلِهِ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ أَحَدٍ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ.

سابقہ حوالہ (۳۷۵۰)

٤٣٠٥ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا.

البخاری (۲۵۲۱) ابوداؤد (۳۹۴۷)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے اور کسی دوسرے شخص کے درمیان مشترک غلام کو آزاد کیا، اس کے مال میں اس غلام کی ٹھیک ٹھیک قیمت لگائی جائے گی نہ کمی ہوگی نہ زیادتی پھر اگر وہ مالدار ہوگا تو اس کے مال سے اس غلام کو آزاد کر دیا جائے گا۔

٤٣٠٦ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ.

ابوداؤد (۳۹۴۶) الترمذی (۱۳۴۷) النسائی (۴۷۱۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دیا تو باقی غلام بھی اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا۔ بشرطیکہ اس کے پاس اس غلام کی قیمت کے برابر مال ہو۔

٤٣٠٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ.

سابقہ حوالہ (۳۷۵۱، ۳۷۵۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اس کو آزاد کر دے تو دوسرا اس (کی بقیہ کی قیمت) کا ضامن ہوگا۔

٤٣٠٨ - وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِهِ.

سابقہ حوالہ (۳۷۵۱)

ایک اور سند کے ساتھ شعبہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص نے کسی غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا وہ اس کے مال سے آزاد کر دیا جائے گا۔

٤٣٠٩ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

سابقہ حوالہ (۳۷۵۱)

نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا تو اس غلام کی آزادی اس کے مال سے ہوگی۔ بشرطیکہ اس کے پاس مال ہو اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام پر (غیر معمولی) مشقت ڈالے بغیر کمائی کرائی جائے گی۔

۴۳۱۰- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

سابقہ حوالہ (۳۷۵۱)

دو مختلف سندوں کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے اور عیسیٰ کی روایت میں ہے: پھر جس شخص کے حصہ کو آزاد نہیں کیا گیا اس کے حصہ میں غلام پر مشقت ڈالے بغیر اس سے کمائی کرائی جائے گی۔

۴۳۱۱- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَزَّأَهُمْ أَثْلَاثًا ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا. ابوداؤد (۳۹۵۸-۳۹۵۹-۳۹۶۰)

الترمذی (۱۳۶۴) ابن ماجہ (۲۳۴۵)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی موت کے وقت چھ غلام آزاد کیے اور اس کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان غلاموں کو بلا کر ان کے تین حصے کیے پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رہنے دیا اور اس شخص کے بارے میں ایک سخت کلمہ کہا۔

۴۳۱۲- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِيثُهُ كَرِوَايَةِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَأَمَّا الثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ.

سابقہ حوالہ (۴۳۱۱)

دو مختلف سندوں کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے ایک روایت میں ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے اپنی موت کے وقت چھ غلاموں کو آزاد کرنے کی وصیت کی۔

۴۳۱۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَحَمَّادٍ. ابوداؤد (۳۹۶۱)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

۱۳- بَابُ جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

مدبر غلام کی بیع کا جواز

٤٣١٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ. البخاری (٦٧١٦-٦٩٤٧)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے اپنے ایک غلام کو مدبر کر دیا (یعنی اس کے مرنے کے بعد وہ آزاد ہو گا) اور اس غلام کے علاوہ اس شخص کا اور کوئی مال نہیں تھا، نبی ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: اس (غلام) کو مجھ سے کون خریدے گا؟ نعیم بن عبداللہ نے اس کو آٹھ سو درہم میں خرید لیا آپ نے وہ دراہم اس شخص کو دے دیے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ نے بتایا کہ وہ غلام قبطی تھا اور (حضرت ابن الزبیر کی خلافت کے) پہلے سال فوت ہو گیا۔

٤٣١٥ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ جَابِرٌ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

البخاری (٢٢٣١) الترمذی (١٢١٩) ابن ماجہ (٢٥١٣)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا اور اس غلام کے سوا اس کا اور کوئی مال نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کو فروخت کر دیا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ ابن النحام نے اس غلام کو خریدا تھا اور وہ غلام قبطی تھا اور وہ حضرت ابن الزبیر کی خلافت کے پہلے سال فوت ہو گیا تھا۔

٤٣١٦ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُدَبَّرِ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.

سابقہ حوالہ (٢٣١٠)

حضرت جابر سے مدبر کے بارے میں نبی ﷺ سے حسب سابق حدیث مروی ہے۔

٤٣١٧ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ كُلُّ هَؤُلَاءِ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ. البخاری (٢١٤١-٢٤٠٣)

تین مختلف سندوں کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مدبر کے بارے میں نبی ﷺ سے حدیث منقول ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۲۸- كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِيْنَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

باہم لڑائی جھگڑے اور قصاص اور دیات کا بیان

۱- بَابُ الْقَسَامَةِ

قسامت کا بیان

۴۳۱۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ فَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَى عَقْلَهُ. البخاري (۲۷۰۲-۳۱۷۳-۶۱۴۳-۶۸۹۸-۷۱۹۲) مسلم (۱۶۳۸- ۴۵۲۰-۴۵۲۱-۴۵۲۲) الترمذي (۱۴۲۲) النسائي (۴۷۲۴-۴۷۲۳) ابن ماجه (۲۶۷۷)

سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور حضرت محیصہ بن مسعود خیبر گئے اور وہاں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے، پھر حضرت محیصہ نے حضرت عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا۔ انہوں نے ان کو دفن کر دیا، پھر وہ حضرت حویصہ بن مسعود اور حضرت عبدالرحمن بن سہل کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، حضرت عبدالرحمن بن سہل ان میں سب سے چھوٹے تھے وہ اپنے ساتھیوں سے پہلے بولنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عمر میں بڑا ہے اس کو بولنے دو، پھر وہ خاموش ہو گئے اور ان کے ساتھیوں نے واقعہ بیان کیا اور وہ بھی ان کے ساتھ بیان کرتے رہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حضرت عبد اللہ بن سہل کی جائے قتل کو بیان کیا، آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم پچاس قسمیں کھا کر اپنے ساتھی کا خون ثابت کر لو گے؟ انہوں نے کہا: ہم کیسے قسمیں کھا سکتے ہیں جب کہ ہم موقع پر موجود نہیں تھے؟ آپ نے فرمایا: پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اپنی براءت کو ثابت کر لیں گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم کافروں کی قسموں کو کیسے قبول کر سکتے ہیں؟ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ صورت حال دیکھی تو خود مقتول کی دیت ادا کر دی۔

۴۳۱۹- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَابْنَا عَمِّهِ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ

حضرت سہل بن ابی حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت محیصہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن سہل خیبر گئے اور وہاں کھجور کے درختوں میں الگ الگ ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن سہل وہاں قتل کر دیے گئے، انہوں نے یہود پر تہمت لگائی، پھر ان کے بھائی حضرت عبدالرحمن اور ان کے دو عم زاد بھائی حضرت حویصہ اور محیصہ نبی

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرِ الْكُبْرَ أَوْ قَالَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهِ قَالُوا أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (۴۳۱۸)

ﷺ کے پاس گئے، حضرت عبدالرحمن نے اپنے بھائی کے معاملے میں بولنا شروع کیا حالانکہ وہ ان میں سب سے چھوٹے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے کو بولنے دو یا فرمایا: بڑے کو پہل کرنے دو، پھر ان دونوں نے اپنے بھائی کا واقعہ بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پچاس آدمی ان کے کسی آدمی کے خلاف قسم کھائیں، پھر وہ بالکل تمہارے حوالے کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا: ہم نے جس کو دیکھا نہیں ہے اس کے خلاف کیسے قسم کھا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: پھر پچاس یہود تمہارے سامنے قسم کھا کر اپنی برات ثابت کریں گے، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! وہ تو کافر ہیں، راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس مقتول کی دیت ادا کر دی، حضرت سہل کہتے ہیں کہ میں ان کی ان اونٹنیوں کے باڑے میں گیا تو ان کی اونٹنی نے لات ماردی۔

۴۳۲۰ - وَحَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَدِيثِهِ فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ. سابقہ حوالہ (۴۳۱۸)

ایک اور سند سے حضرت سہل بن ابی حثمہ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا کر دی اور اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ مجھے اونٹنی نے لات ماری تھی۔

۴۳۲۱ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. سابقہ حوالہ (۴۳۱۸)

دو مختلف سندوں کے ساتھ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔

۴۳۲۲ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّيْنِ ثُمَّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَأَهْلُهَا يَهُودُ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِي شَرَبَةٍ مَقْتُولًا فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَشَى أَخُو الْمَقْتُولِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ

بشیر بن یسار کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور حضرت محیصہ بن مسعود بن زید انصاری جو بنو حارثہ سے تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں خیبر گئے ان دنوں خیبر میں یہودی رہتے تھے اور وہ صلح کا زمانہ تھا، وہ کسی کام سے الگ الگ ہو گئے، حضرت عبداللہ بن سہل ایک حوض میں مقتول پائے گئے، ان کے ساتھی نے ان کو دفن کر دیا۔ پھر وہ مدینہ منورہ پہنچے، مقتول یعنی حضرت عبداللہ بن سہل کے بھائی حضرت عبدالرحمن بن سہل اور حضرت محیصہ اور حویصہ بھی گئے

فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَأْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَحَيْثُ قُتِلَ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَلَهُ مِنْ عِنْدِهِ. سابقہ حوالہ (٤٣١٨)

اور رسول اللہ ﷺ سے حضرت عبداللہ (کے قتل ہونے) کا واقعہ بیان کیا اور جس جگہ انہیں قتل کیا گیا تھا اس کا ذکر کیا، بشیر اس حدیث کی روایت رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھا کر قاتل یا فرمایا کہ مدعی علیہ کے خلاف خون ثابت کر سکتے ہو، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اس موقع پر موجود تھے نہ ہم نے قاتل کو دیکھا ہے، آپ نے فرمایا: پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر خود کو بے قصور ثابت کر لیں گے انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! وہ کافر ہیں ہم ان کی قسموں کا کیسے اعتبار کر لیں؟ بشیر کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا کر دی۔

٤٣٢٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ انْطَلَقَ هُوَ وَابْنُ عَمٍّ لَهُ يُقَالُ لَهُ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى قَوْلِهِ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ يَحْيَى فَحَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ بِالْمِرْبَدِ. سابقہ حوالہ (٤٣١٨)

بشیر کہتے ہیں کہ انصار کے بنو حارثہ میں سے ایک شخص حضرت عبداللہ بن سہل بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے وہ اور ان کے عم زاد بھائی جن کا نام حضرت محیصہ بن مسعود بن زید تھا دونوں گئے، اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے جس میں ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے پاس سے دیت ادا کر دی۔ بشیر بن یسار کہتے ہیں کہ مجھے سہل بن ابی حثمہ نے بتایا کہ ان اونٹوں کے باڑے میں ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

٤٣٢٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

سابقہ حوالہ (٤٣١٨)

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چند صحابہ خیبر گئے اور وہاں جا کر الگ الگ ہو گئے اور وہاں ایک صحابی کو مقتول پایا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے خون کا رائیگاں ہونا ناپسند فرمایا اور صدقہ کے اونٹوں میں سے انہیں سو اونٹ دیت ادا کر دی۔

٤٣٢٥ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو لَيْلَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ

حضرت سہل بن ابی حثمہ اپنی قوم کے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ کسی تکلیف کی وجہ سے خیبر گئے، حضرت محیصہ نے آ کر خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔

ابْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي عَيْنٍ أَوْ فَقِيرٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

سابقہ حوالہ (٤٣١٨)

اور ان کی لاش کو چشمہ یا کنوئیں میں پھینک دیا گیا ہے، انہوں نے یہود کے پاس جا کر کہا: بخدا! تم نے ان کو قتل کیا ہے انہوں نے کہا: بخدا! ہم نے ان کو قتل نہیں کیا، پھر انہوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر اس واقعہ کو بیان کیا پھر وہ ان کے بڑے بھائی حضرت حویصہ اور حضرت عبدالرحمان بن سہل (حضور کے پاس) گئے، حضرت محیصہ چونکہ خیبر میں تھے وہ اس سلسلے میں بات کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑی عمر والے کو بات کرنے دو۔ پھر حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ نے بات کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں یا جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ ان کی طرف لکھ کر روانہ کیا۔ انہوں نے جواب میں لکھا: خدا کی قسم ہم نے ان کو قتل نہیں کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حویصہ، حضرت محیصہ اور حضرت عبد الرحمٰن سے فرمایا: کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کا قصاص لو گے؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ نے فرمایا: پھر یہود (اپنے بے قصور ہونے پر) حلف اٹھالیں گے، انہوں نے کہا: وہ تو مسلمان نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے ان کی دیت ادا کر دی، سو رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس سو اونٹ بھیج دیے جو ان کے گھر پہنچا دیے گئے، سہل نے کہا: ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے میرے لات ماری تھی۔

٤٣٢٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

النسائی (٤٧٢١-٤٧٢٢-٤٧٢٣)

حضرت سلیمان بن یسار زوجہ رسول اللہ ﷺ کے غلام رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک انصاری صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمانہ جاہلیت کے طریقہ پر قسامت کو برقرار رکھا۔

٤٣٢٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک مقتول کے حق میں قسامت کا فیصلہ کیا جس کا انہوں نے یہود پر دعویٰ کیا تھا۔

الْأَنْصَارِ فِي قَتِيلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ. سابقہ حوالہ (٤٣٢٦)

٤٣٢٨- وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ. سابقہ حوالہ (٤٣٢٦)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت سلیمان بن یسار بعض انصاریوں سے مثل سابق نبی ﷺ کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

٢- بَابُ حُكْمِ الْمُحَارِبِينَ وَالْمُرْتَدِّينَ

ڈاکوؤں اور مرتدوں کے احکام

٤٣٢٩- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هُشَيْمٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا ثُمَّ مَالُوا عَلَى الرِّعَاءِ فَقَتَلُوهُمْ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَسَاقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ فِي أَثَرِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا.

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٨٢-١٠٦٦)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ آئے انہیں وہاں کی آب وہوا موافق نہیں آئی رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم چاہو تو صدقہ کی اونٹنیوں کے باڑے میں جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو، انہوں نے اسی طرح کیا اور تندرست ہو گئے پھر انہوں نے اونٹوں کے چرواہوں پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا اور دین اسلام سے مرتد ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے اونٹ لے کر بھاگ گئے۔ نبی ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو بھیجا ان کو پکڑ کر لایا گیا، آپ نے ان کے ہاتھوں اور پیروں کو کٹوا دیا اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروائیں اور ان کو پتھریلے ہوئے میدان میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

٤٣٣٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ وَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَقَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَطَرَدُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ أَعْيُنُهُمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، انہوں نے آپ سے اسلام پر بیعت کی، ان کو اس جگہ کی آب و ہوا راس نہیں آئی اور ان کے جسم کمزور ہو گئے اور وہ بیمار ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا: تم ہمارے چرواہوں کے ساتھ اونٹوں (کے باڑے) میں کیوں نہیں جاتے، وہاں جا کر ان کا دودھ اور پیشاب پیو، انہوں نے کہا: کیوں نہیں! وہ وہاں گئے اور انہوں نے اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پیا پھر وہ تندرست ہو گئے، انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے نبی ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو

ثُمَّ نَبَذُوا فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي رِوَايَتِهِ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ وَسُمِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ. البخاری (٢٣٣-١٥٠١-٣٠١٨-٤١٩٣-٤٦١٠-٥٦٨٦-٦٨٠٢-٦٨٠٥-٦٨٩٩) ابوداود (٤٣٦٤-٤٣٦٥-٤٣٦٦) النسائی (٤٠٣٦-٤٠٣٩-٤٠٣٤)

روانہ کیا، وہ پکڑے گئے پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ان کو لایا گیا آپ نے ان کے ہاتھوں اور پیروں کو کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیری گئیں، پھر ان کو دھوپ میں ڈال دیا گیا تا آنکہ وہ مر گئے، ابن الصباح کی روایت میں ہے "واطر دوالنعم" اور "سمرت اعینهم"۔

٤٣٣١ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا بِمَعْنَى حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ. سابقہ حوالہ (٤٣٣٠)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ آئے، ان کو مدینہ کی آب وہوا راس نہیں آئی، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اونٹنیوں کے باڑے میں جانے کا حکم دیا اور ان سے فرمایا کہ وہ اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ جس طرح حجاج بن ابی عثمان کی روایت میں ہے اور کہا کہ ان کی آنکھوں میں سلائیاں ڈال دی گئیں اور ان کو میدان میں ڈال دیا گیا، وہ پانی مانگتے رہے لیکن ان کو پانی نہیں دیا گیا۔

٤٣٣٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ قَدْ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَوْمٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَحَجَّاجٍ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ عَنْبَسَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَقُلْتُ أَتَتَّهِمُنِي يَا عَنْبَسَةُ قَالَ لَا هَكَذَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ يَا أَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِيكُمْ هَذَا أَوْ مِثْلُ هَذَا.

سابقہ حوالہ (٤٣٣٠)

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے لوگوں سے کہا تمہاری قسامت کے بارے میں کیا رائے ہے؟ عنبسہ نے کہا حضرت انس بن مالک نے اس اس طرح حدیث بیان کی ہے، میں نے کہا: مجھ سے بھی حضرت انس نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ کے پاس ایک قوم آئی اور ایوب اور حجاج کی سند کی مثل حدیث بیان کی، ابو قلابہ کہتے ہیں کہ جب میں فارغ ہوا تو عنبسہ نے کہا: سبحان اللہ! ابو قلابہ نے کہا کہ میں نے کہا: اے عنبسہ! کیا تم مجھے تہمت لگا رہے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں! ہمیں بھی حضرت انس نے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔ اے اہل شام! تم لوگ اس وقت تک بخیر رہو گے جب تک تم میں ایسا شخص (یعنی ابو قلابہ) موجود رہے گا۔

٤٣٣٣ - وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ وَهُوَ ابْنُ بُكَيْرٍ الْحَرَّانِيُّ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی آئے، آگے حسب سابق حدیث ہے۔

برأسها أن لا ثم قال لها الثانية فأشارت برأسها أن لا ثم سألها الثالثة فقالت نعم وأشارت برأسها فقتله رسول الله ﷺ بين حجرين. البخاري (٥٢٩٥-٦٨٧٧-٦٨٧٩)

ابوداؤد (٤٥٢٩) النسائي (٤٧٩٣) ابن ماجه (٢٦٦٦)

اشارے سے کہا: نہیں! آپ نے دوبارہ کہا تو اس نے پھر سر کے اشارے سے کہا: نہیں! جب آپ نے تیسری بار سوال کیا تو اس نے کہا: ہاں! اور سر سے اشارہ کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس شخص (کے سر) کو دو پتھروں سے کچل کر ہلاک کر دیا۔

٤٣٣٨- وحدثني يحيى بن حبيب الحارثي حدثنا خالد يعني ابن الحارث ح وحدثنا أبو كريب حدثنا ابن إدريس كلاهما عن شعبة بهذا الإسناد نحوه وفي حديث ابن إدريس فرضخ رأسه بين حجرين.

سابقہ حوالہ (٤٣٣٧)

دو مختلف سندوں کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے اور ابن ادریس کی روایت میں ہے کہ آپ نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔

٤٣٣٩- وحدثنا عبد بن حميد حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن أيوب عن أبي قلابة عن أنس أن رجلا من اليهود قتل جارية من الأنصار على حلي لها ثم ألقاها في القليب ورضخ رأسها بالحجارة فأخذ فأتي به رسول الله ﷺ فأمر به أن يرجم حتى يموت فرجم حتى مات.

ابوداؤد (٤٥٢٨) النسائي (٤٠٥٥-٤٠٥٦)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے کچھ زیورں کی خاطر انصار کی ایک لڑکی کو قتل کر دیا، پھر اس کو ایک کنویں میں ڈال دیا۔ اس نے اس لڑکی کا سر پتھروں سے کچل دیا تھا۔ پھر وہ شخص پکڑا گیا اور اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے فرمایا: جب تک یہ مر نہ جائے اس کو پتھر مارے جائیں، پھر اس کو پتھر مارے گئے حتیٰ کہ وہ مر گیا۔

٤٣٤٠- وحدثني إسحاق بن منصور أخبرنا محمد بن بكر أخبرنا ابن جريج أخبرني معمر عن أيوب بهذا الإسناد مثله. سابقہ حوالہ (٤٣٣٩)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٤٣٤١- وحدثنا هداب بن خالد حدثنا همام حدثنا قتادة عن أنس بن مالك أن جارية وجد رأسها قد رض بين حجرين فسألوها من صنع هذا بك فلان فلان حتى ذكروا يهوديا فأومت برأسها فأخذ اليهودي فأقر فأمر به رسول الله ﷺ أن يرض رأسه بالحجارة.

البخاري (٢٤١٣-٢٧٤٦-٦٨٧٦-٦٨٨٤) ابوداؤد (٤٥٢٧)

الترمذي (١٣٩٤) النسائي (٤٧٥٦) ابن ماجه (٤٧٥٦)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکی اس حال میں پائی گئی کہ اس کا سر پتھروں سے کچلا ہوا تھا، لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ فلاں نے؟ حتیٰ کہ لوگوں نے ایک یہودی کا ذکر کیا، اس نے سر کے ساتھ اشارہ کیا، پھر اس یہودی کو پکڑا گیا اور اس نے (قتل کا) اقرار کر لیا تب رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اس کا سر پتھروں سے کچل دیا جائے۔

٤- باب الصائل على نفس الإنسان أو عضوه إذا دفعه المصول عليه فأتلف نفسه أو عضوه لا ضمان عليه

جب کوئی شخص حملہ آور کی مدافعت کرتے ہوئے اس کی جان یا اس کے کسی عضو کو ہلاک کر دے تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہے

٤٣٤٢- وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار قالا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن قتادة عن زرارة

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یعلیٰ بن منیہ یا یعلیٰ بن امیہ کی ایک شخص سے لڑائی ہوئی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ أَوِ ابْنُ أُمَيَّةَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَنِيَّتَيْهِ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَيَعَضُّ أَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ.

البخاري (٦٨٩٢) الترمذي (١٤١٦) النسائي (٤٧٦٣،٤٧٦٤) ابن ماجه (٢٦٥٧)

تو ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹ لیا۔ دوسرے شخص نے اس کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے سامنے کے دانت نکل گئے۔ ابن مثنی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ان دونوں نے مقدمہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ایک دوسرے کو اس طرح کاٹتے ہو جس طرح اونٹ کاٹتا ہے؟ اس کی دیت نہیں ہے۔

٤٣٤٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

البخاري (٢٢٦٥ - ٢٩٧٣ - ٤٤١٧ - ٦٨٩٣) ابوداود (٤٥٨٤) النسائي (٤٧٨٠،٤٧٦٨)

امام مسلم نے ایک اور سند کے ساتھ نبی ﷺ کی اس کی مثل حدیث حضرت یعلی سے روایت کی ہے۔

٤٣٤٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَجَذَبَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَأْكُلَ لَحْمَهُ. سابقہ حوالہ (٤٣٤٢)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کی کلائی پر دانتوں سے کاٹ لیا اس شخص نے اپنی کلائی کھینچی تو کاٹنے والے کے سامنے کے دانت گر گئے اس شخص نے جا کر نبی ﷺ کی خدمت میں اپنا مقدمہ پیش کیا۔ آپ نے اس کے دعویٰ کو باطل کر دیا اور فرمایا: تم اس کا گوشت کھانا چاہتے تھے؟

٤٣٤٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ. سابقہ حوالہ (٤٣٤٣)

حضرت صفوان بن یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یعلی بن منیہ کے ایک نوکر کی کلائی کو کسی شخص نے دانتوں سے کاٹ لیا اس نے اپنی کلائی کو کھینچا تو اس شخص کے سامنے کے دانت گر گئے۔ اس نے نبی ﷺ کے پاس مقدمہ پیش کیا۔ آپ نے اس کے دعویٰ کو باطل کر دیا۔ اور فرمایا: کیا تم اونٹ کی طرح اس کا ہاتھ چبا ڈالنا چاہتے تھے؟

٤٣٤٦ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ادْفَعْ يَدَكَ حَتَّى يَعَضَّهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا. النسائي (٤٧٧٢)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹ لیا اس شخص نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کاٹنے والے کے سامنے کے دانت گر گئے اس نے رسول اللہ ﷺ سے فریاد کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اس سے یہ کہوں کہ وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رکھے اور پھر تم اونٹ کی طرح اس کے ہاتھ کو چبا ڈالو چلو تم اپنا ہاتھ اس کے منہ میں

رکھ دوہ اس کو چبا جائے؟ پھر تم اپنا ہاتھ کھینچ لیتا۔

۴۳۴۷ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ يَعْنِي الَّذِي عَضَّهُ قَالَ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهُ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔ سابقہ حوالہ (۴۳۴۳)

یعلی بن منیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا وہاں حالیکہ اس نے کسی آدمی کا ہاتھ کاٹ لیا تھا۔ اس آدمی نے اپنا ہاتھ کھینچا اور اس کے یعنی کاٹنے والے کے سامنے کے دو دانت گر گئے۔ نبی ﷺ نے اس کے دعوی کو باطل کر دیا اور فرمایا: تم اس کے ہاتھ کو اونٹ کی طرح چبانا چاہتے تھے۔

۴۳۴۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ أَوْثَقُ عَمَلِي عِنْدِي فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى كَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ قَالَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الْآخَرَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتَيْهِ فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ۔

سابقہ حوالہ (۴۳۴۳)

صفوان بن یعلی بن امیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اپنے صرف اس عمل پر ہی سب سے زیادہ بھروسہ تھا (کیونکہ یہ نبی ﷺ کی معیت میں جہاد تھا) صفوان کہتے ہیں کہ حضرت یعلی نے کہا کہ میرا ایک نوکر تھا اس کی کسی شخص سے لڑائی ہو گئی ان میں سے کسی ایک نے دوسرے کے ہاتھ پر کاٹ لیا۔ صفوان کہتے ہیں کہ مجھے حضرت یعلی نے بتایا تھا کہ کس نے کس کے ہاتھ پر کاٹا تھا، پس جس کے ہاتھ پر کاٹا گیا تھا اس نے کاٹنے والے کے منہ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا جس کی وجہ سے اس کے سامنے کے دانتوں میں سے ایک دانت گر گیا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے اس کے دانت کی دیت ساقط کر دی۔

۴۳۴۹ - وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

سابقہ حوالہ (۴۳۴۳)

یہ حدیث ایک اور سند سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۵- بَابُ إِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْأَسْنَانِ وَمَا فِي مَعْنَاهَا

دانت وغیرہ میں قصاص کا حکم

۴۳۵۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ فَقَالَتْ أُمُّ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أُمَّ الرُّبَيِّعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ربیع کی بہن ام حارثہ نے کسی انسان کو زخمی کر دیا، انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں یہ مقدمہ پیش کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدلہ لیا جائے گا، بدلہ لیا جائے گا، ربیع کی ماں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا فلاں سے بدلہ لیا جائے گا؟ بخدا! اس سے بدلہ نہیں لیا جائے گا نبی ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! اے ربیع

اللهِ فَقَالَتْ لَا وَاللهِ لَا يُقْتَصُّ أَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا الدِّيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ. النسائي (٤٧٦٩)

کی ماں! قصاص (بدلہ) کتاب اللہ (کا حکم) ہے۔ انہوں نے کہا: نہیں خدا کی قسم! اس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جائے گا؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ وہ مسلسل یہی کہتی رہی حتیٰ کہ وہ لوگ دیت پر راضی ہو گئے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔

٦- بَابُ مَا يُبَاحُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ

مسلمان کے خون کی اباحت کے اسباب

٤٣٥١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ

البخاري (٦٨٧٨) ابوداود (٤٣٥٢) الترمذي (١٤٠٢) النسائي (٤٧٣٥-٤٠٢٧) ابن ماجه (٢٥٣٤)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان اس کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون صرف تین وجوہات سے حلال ہوتا ہے: (١) نکاح کے بعد زنا کرنا (٢) جان کا بدلہ جان (٣) اور جو شخص اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے علیحدہ ہو جائے۔

٤٣٥٢- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقه حواله (٤٣٥١)

تین دیگر اسانید کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

٤٣٥٣- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ التَّارِكُ الْإِسْلَامَ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ أَوِ الْجَمَاعَةَ شَكَّ فِيهِ أَحْمَدُ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ. سابقه حواله (٤٣٥١)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان تشریف فرما ہو کر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے سوا اور کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے جو مسلمان شخص یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون بہانا جائز نہیں ہے البتہ تین شخص ہیں (جن کا خون بہانا جائز ہے) (١) اسلام کو چھوڑ کر جماعت ترک کرنے والا (٢) نکاح کے بعد زنا کرنے والا (٣) جان کا بدلہ جان۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے اس کی مثل حدیث مجھے از اسود از عائشہ بیان کی۔

٤٣٥٤- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مثل سابق مروی ہے

وَكِيعٌ كِلَاهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ.

النسائی(۴۰۲۸)

البتہ اس میں "والذی لا الہ غیرہ" کا ذکر نہیں ہے۔

۷- بَابُ بَيَانِ إِثْمِ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ

قتل کا ایجاد کرنے والے کا گناہ

۴۳۵۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ. البخاری(۳۳۳۵-۶۸۶۷-۷۳۲۱)الترمذی(۲۶۷۳)

النسائی(۳۹۹۶)ابن ماجہ(۲۶۱۶)

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو بھی ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو حضرت آدم کے پہلے بیٹے کے حصے میں اس کا خون ہوتا ہے کیونکہ اس نے سب سے پہلے قتل کو ایجاد کیا تھا۔

۴۳۵۶- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى بْنِ يُونُسَ لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ لَمْ يَذْكُرَا أَوَّلَ. سابقہ حوالہ(۴۳۵۵)

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ حدیث روایت کی ہے اس میں صرف "سن القتل" کے الفاظ ہیں۔ "اول" کا لفظ نہیں ہے۔

۸- بَابُ الْمُجَازَاةِ بِالدِّمَاءِ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّهَا أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

آخرت میں قتل کی سزا اور سب سے پہلے قتل کا حساب کیا جانا

۴۳۵۷- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ.

البخاری(۶۵۳۳-۶۸۶۴)الترمذی(۱۳۹۶-۱۳۹۷)النسائی(۴۰۰۳-۴۰۰۴-۴۰۰۵-۴۰۰۷)ابن ماجہ (۲۶۱۵)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے لوگوں کے درمیان قتل کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۴۳۵۸ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔ البتہ بعض روایت میں

ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ يُقْضَى وَبَعْضُهُمْ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ. (٤٣٥٧)

"یقضی" ہے اور بعض روایت میں "یحکم بین الناس" ہے۔

ف: ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قتل کا مسئلہ بہت اہم ہے یہی وجہ ہے کہ سب سے پہلے اس کا حساب لیا جائے گا۔

٩- بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَعْرَاضِ وَالْأَمْوَالِ

خون، مال اور عزت کی حرمت کا بیان

٤٣٥٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ يَكُونُ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ فِي رِوَايَتِهِ وَرَجَبُ مُضَرَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: زمانہ گھوم کر اس دن کی حالت پر آ گیا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا تھا، سال کے بارہ مہینے ہیں، ان میں سے چار مہینے عزت والے ہیں تین مہینے تو متواتر ہے، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ایک رجب ہے یہ مضر کا مہینہ ہے جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے پھر آپ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، پھر فرمایا: کیا ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں! پھر آپ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: کیا البلدہ (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: آج کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، آپ نے فرمایا: کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال (راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا:) اور تمہاری عزت تم (میں سے ایک دوسرے) پر اس طرح حرام

بَكْرٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي. بخاري(٦٧-١٠٥-١٧٤١-٣١٩٧-
٤٤٠٦-٤٦٦٢-٥٥٥٠-٧٠٧٨-٧٤٤٧)

ہیں جس طرح آج کا دن اس شہر کے اس ماہ میں محترم ہے، عنقریب تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال کرے گا، کہیں تم میرے بعد کافر یا گمراہ نہ ہو جانا اور ایک دوسرے کی گردن مارنے نہ لگ جانا، سنو! حاضر غائب کو پہنچا دے۔ شاید جن کو حدیث پہنچائی جائے، ان میں سے بعض سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں پھر فرمایا: سنو! کیا میں نے پیغام (حق) پہنچا دیا ہے؟ ابن حبیب نے اپنی روایت میں رجب مضر کہا ہے اور ابو بکر کی روایت میں "فلاترجعوا بعدی" ہے۔

٤٣٦٠ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَخَذَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ فَقَالَ أَتَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَالَ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَإِلَى جُزَيْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا.

الترمذي(١٥٢٠) النسائي(٤٤٠١)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یوم نحر کو آپ اپنے اونٹ پر بیٹھے اور ایک آدمی نے اس کی نکیل پکڑ لی، آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے! حتیٰ کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ آپ اس دن کا یوم نحر کے علاوہ کوئی اور نام رکھیں گے، آپ نے فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے! آپ نے فرمایا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے، راوی کہتے ہیں حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ اس شہر کا (مکہ کے علاوہ) کوئی اور نام رکھیں گے، آپ نے فرمایا: کیا یہ البلدہ (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزت تم (میں سے ہر ایک) پر اس طرح حرام ہے جیسا کہ آج کا دن آج کے مہینے میں آج کے شہر میں محترم ہے پس حاضر کو چاہیے کہ غائب تک پہنچا دے، پھر آپ دو سرمئی مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ نے ان کو ذبح کیا پھر آپ بکریوں کے ایک گلے کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو ہمارے درمیان تقسیم کر دیا۔

٤٣٦١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ جَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعِيرٍ قَالَ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِزِمَامِهِ أَوْ قَالَ بِخِطَامِهِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

یوم نحر کو نبی ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے اور ایک آدمی نے اونٹ کی نکیل پکڑ لی پھر حسب سابق ہے۔

سابقہ حوالہ (۴۳۶۰)

۴۳۶۲ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ فِي نَفْسِي أَفْضَلُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا قُرَّةُ بِإِسْنَادِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَسَمَّى الرَّجُلَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ أَعْرَاضَكُمْ وَلَا يَذْكُرُ ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ وَمَا بَعْدَهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر کو ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: آج کون سا دن ہے؟ اس کے بعد مثل سابق روایت ہے البتہ اس میں تمہاری عزت کا ذکر نہیں اور نہ یہ ذکر ہے کہ اس کے بعد آپ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے بعد کا ذکر بھی نہیں ہے۔ اور یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: آج کے دن، اس ماہ اور اس شہر کی طرح حرام ہیں، یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے سنو! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ صحابہ نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔

سابقہ حوالہ (۴۳۵۹)

۱۰ - بَابُ صِحَّةِ الْإِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِينِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْهُ

قتل کے اقرار کا صحیح ہونا، ولی مقتول کو قصاص کا حق حاصل ہونا اور اس سے معافی طلب کرنے کا مستحب ہونا

۴۳۶۳ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا قَتَلَ أَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقَتَلْتَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَتَلْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص دوسرے شخص کو تسمہ سے کھینچتا ہوا آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! اس شخص نے میرے بھائی کو قتل کر دیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: کیا تم نے اس کو قتل کیا ہے؟ اس (پہلے) شخص نے کہا: اگر یہ اقرار نہیں کرے گا تو میں اس کے خلاف گواہ پیش کروں گا، تب اس نے کہا: ہاں! میں نے اس کو قتل کیا ہے: آپ نے پوچھا: تم نے اس کو کیوں قتل کیا؟

لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ مَا لِي مَالٌ إِلَّا كِسَائِي وَفَأْسِي قَالَ فَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ فَرَمَى إِلَيْهِ بِنِسْعَتِهِ وَقَالَ دُونَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَأَخَذْتُهُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَعَلَّهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ قَالَ فَرَمَى بِنِسْعَتِهِ وَخَلَّى سَبِيلَهُ. [illegible]

(٤٤٩٩، ٥٠٠٠، ٤٥٠١، مطول ٢٧٣٧، ٢٧٣٦، ٢٧٣٠، ٥٤)

اس نے کہا: میں اور وہ دونوں درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے اس نے گالی دے کر مجھے مشتعل کیا، میں نے اس کے سر پر کلہاڑی دے ماری اور اسے قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ مال ہے جو اس کو اپنی جان کے عوض دے سکو، اس نے کہا: میرے پاس اس چادر اور کلہاڑی کے سوا اور کوئی مال نہیں ہے، آپ نے فرمایا: کیا خیال ہے کیا تمہاری قوم تمہیں چھڑا لے گی؟ اس نے کہا: میری قوم میں میری اتنی وقعت نہیں ہے؟ آپ نے وہ تسمہ اس شخص (ولی مقتول) کی طرف پھینک دیا اور فرمایا: اسے لے جاؤ، وہ شخص اس کو لے جانے لگا، جب اس شخص نے پشت پھیری تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے اس کو قتل کر دیا تو یہ بھی اس کی مثل ہو جائے گا، وہ شخص لوٹ آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر اس نے اس کو قتل کر دیا تو یہ بھی اس کی مثل ہو جائے گا، حالانکہ میں نے تو اس کو آپ کے حکم پر پکڑا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ تیرے اور تیرے ساتھی کا گناہ بھی سمیٹ لے، اس نے کہا: یا نبی اللہ! کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں! اس نے کہا: اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے اور اس کا تسمہ چھوڑ کر اس کو آزاد کر دیا۔

٤٣٦٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَأَقَادَ وَلِيَّ الْمَقْتُولِ مِنْهُ فَانْطَلَقَ بِهِ وَفِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ يَجُرُّهَا فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ فَأَتَى رَجُلٌ الرَّجُلَ فَقَالَ لَهُ مَقَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَلَّى عَنْهُ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ فَأَبَى.

سابقہ حوالہ (٤٣٦٣)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، آپ نے مقتول کے وارث کو اس سے قصاص لینے کا حکم دیا، وہ (وارث) جانے لگا در آں حالیکہ قاتل کے گلے میں ایک تسمہ تھا جس کو وہ کھینچ رہا تھا، جب اس نے پشت پھیری تو آپ نے فرمایا: قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں، پھر ایک شخص نے جا کر مقتول کے وارث کو رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنایا تو اس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ اسماعیل بن سالم کہتے ہیں کہ میں نے حبیب بن ابی ثابت سے اس کا ذکر کیا انہوں نے بتایا کہ مجھے ابن اشوع نے یہ حدیث سنائی تھی کہ نبی ﷺ نے مقتول کے وارث سے خون معاف کرنے

کے لیے کہا تھا اور اس نے انکار کر دیا تھا۔

١١- بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ وَوُجُوبِ الدِّيَةِ فِي قَتْلِ الْخَطَإِ وَشِبْهِ الْعَمْدِ عَلَى عَاقِلَةِ الْجَانِي

پیٹ کے بچے اور قتل خطا اور قتل شبہ عمد میں دیت کا وجوب

٤٣٦٥- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ.

البخاری(٥٧٥٩-٤٠-٦٩٠٤) النسائی(٤٨٣٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں اور ایک نے دوسری کو مارا اور اس کے پیٹ کا بچہ ساقط ہو گیا، نبی ﷺ نے اس میں ایک غلام یا لونڈی بطور تاوان دینے کا حکم دیا۔

٤٣٦٦- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا. البخاری(٦٧٤٠-٦٩٠٩) ابوداود(٤٥٧٧) الترمذی(٢١١١) النسائی(٤٨٣٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو لحیان کی ایک عورت کا پیٹ کا بچہ مردہ ساقط ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس میں ایک غلام یا لونڈی بطور جرمانہ دینے کا حکم دیا، پھر جس عورت کے خلاف آپ نے تاوان ادا کرنے کا حکم دیا تھا وہ فوت ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کی وراثت اس کی اولاد اور اس کے شوہر کے لیے ہو گی اور دیت اس کے عصبات (ددھیال کے رشتہ داروں) کو ادا کرنا ہو گی۔

٤٣٦٧- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ.

البخاری(٦٩١٠) ابوداود(٤٥٧٦) النسائی(٤٨٣٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہذیل کی دو عورتیں لڑیں اور ایک نے دوسری کے پتھر مار کر اسے اور اس کے پیٹ کے بچے کو ہلاک کر دیا۔ انہوں (مقتول کے ورثاء) نے نبی ﷺ کے پاس مقدمہ پیش کیا، رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ پیٹ کے بچے کا تاوان ایک غلام یا باندی ہے اور عورت کی دیت اس قاتلہ کے عاقلہ (ددھیال کے رشتہ داروں) پر مقرر کی اور عورت (مقتولہ) کی اولاد اور اس کے رشتہ داروں کو اس (دیت) کا وارث قرار دیا۔ حمل بن نابغہ ہذلی نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس کا تاوان کیسے ادا کروں جس نے کھایا نہ پیا نہ بولا نہ چلایا ایسے بچے کی دیت نہیں دی جاتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مسجع عبارت (قافیہ والی عبارت) کی وجہ سے یہ شخص کاہنوں کا بھائی (معلوم ہوتا) ہے۔

٤٣٦٨- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ وَقَالَ فَقَالَ قَائِلٌ كَيْفَ نَعْقِلُ وَلَمْ يُسَمِّ حَمَلَ بْنَ مَالِكٍ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٥٢٨٤)

دو عورتیں لڑیں اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس میں یہ نہیں ہے کہ اس عورت کی اولاد اور اس کے رشتہ دار اس کے وارث ہوں گے، راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: ہم اس کی دیت کیسے دیں؟ اور حمل بن مالک کا نام نہیں لیا۔

٤٣٦٩ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ قَالَ وَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ. ابوداود (٤٥٦٨-٤٥٦٩) الترمذی (١٤١١) النسائی (٤٨٣٦،٤٨٤٢) ابن ماجہ (٢٦٣٣)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمہ کی ایک چوب سے مارا درآں حالیکہ وہ حاملہ تھی اور (اس ضرب سے) اس کو ہلاک کر دیا، ان میں سے ایک عورت بنو لحیان کی تھی، راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قاتلہ کے عصبات (ددھیال کے رشتہ داروں) پر مقتولہ کی دیت اور اس کے پیٹ کے بچے کے تاوان میں ایک باندی یا ایک غلام کا دینا لازم کیا، قاتلہ کے عصبات میں سے ایک شخص نے کہا: کیا ہم ایسے بچے کی دیت ادا کریں جس نے کھایا نہ پیا اور نہ چلایا؟ ایسے بچہ کی دیت نہیں دی جاتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بدوؤں کی طرح مسجع مقفی عبارت بول رہا ہے اور ان پر دیت لازم کر دی۔

٤٣٧٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَتَلَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأُتِيَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى عَلَى عَاقِلَتِهَا بِالدِّيَةِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَقَضَى فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا أَنَدِي مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ قَالَ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ. سابقہ حوالہ (٤٣٦٩)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمہ کی چوب سے مارا، پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ مقدمہ پیش کیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی عاقلہ پر دیت کو لازم کر دیا اور چونکہ وہ عورت حاملہ تھی اس لیے اس کے پیٹ کے بچے کے تاوان میں ایک لونڈی یا غلام دینے کا تاوان لازم کیا، اس کے بعض خاندان والوں نے کہا: کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے کھایا نہ پیا نہ چلایا اور اس جیسے کی دیت نہیں دی جاتی۔ آپ نے فرمایا: یہ بدوؤں کی طرح مقفی عبارت ہے۔

٤٣٧١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ وَمُفَضَّلٍ.
سابقہ حوالہ (٤٣٦٩)

امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

٤٣٧٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ

امام مسلم نے انہی اسانید کے ساتھ یہ قصہ روایت کیا ہے اور اس میں یہ ہے کہ اس عورت کے پیٹ کا بچہ ساقط ہو

عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِمُ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَأَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ دِيَةَ الْمَرْأَةِ. سابقہ حوالہ (٤٣٦٩)

گیا، رسول اللہ ﷺ تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے اس میں ایک لونڈی یا غلام ادا کرنے کا تاوان لازم کیا اور اسے اس عورت کے وارثوں پر لازم کیا اور اس حدیث میں دیت کا ذکر نہیں ہے۔

٤٣٧٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.

ابوداؤد (٤٥٧٠) ابن ماجہ (٢٦٤٠)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے لوگوں سے عورت کے پیٹ کے بچے کی دیت کے متعلق مشورہ کیا، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ﷺ نے اس میں ایک لونڈی یا غلام کو بطور تاوان دینے کا حکم فرمایا ہے حضرت عمر نے فرمایا: کسی اور شخص کو لاؤ جو تمہارے ساتھ گواہی دے، راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت محمد بن مسلمہ نے ان کے حق میں گواہی دی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٢٩- كِتَابُ الْحُدُودِ

حدود کا بیان

١- بَابُ حَدِّ السَّرِقَةِ وَنِصَابِهَا

چوری کی حد اور اس کا نصاب

٤٣٧٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

البخاری (٦٧٨٩) ابوداؤد (٤٣٨٣) الترمذی (١٤٤٥) النسائی (٤٩٣١-٤٩٣٣ تا ٤٩٣٦) ابن ماجہ (٢٥٨٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹ دیتے تھے۔

٤٣٧٥ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (٤٣٧٤)

امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی روایت بیان کی ہے۔

٤٣٧٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَاللَّفْظُ لِلْوَلِيدِ وَحَرْمَلَةَ قَالُوا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

البخاري (٦٧٩٠) ابوداود (٤٣٨٤) النسائي (٤٩٣٠-٤٩٣٢)

میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

٤٢٧٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ وَأَحْمَدَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ.

النسائي (٤٩٥٠-٤٩٥١-٤٩٥٤-٤٩٥٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ صرف چوتھائی دینار، یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

٤٢٧٨ - وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. النسائي (٤٩٤٣-٤٩٤٤-٤٩٤٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ صرف چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

٤٢٧٩ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْعَقَدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ مِنْ وَلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (٤٣٧٨)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

٤٢٨٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ وَكِلَاهُمَا ذُو ثَمَنٍ. البخاري (٦٧٩٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کسی چور کا ہاتھ ایک ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا گیا اور یہ (یعنی ڈھال) قیمت والی چیز ہے۔

٤٢٨١ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

امام مسلم نے تین سندوں کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور اس حدیث میں ہے کہ اس زمانہ میں ڈھال قیمت والی چیز تھی۔

نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيِّ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَأَبِي أُسَامَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُو ثَمَنٍ. البخاری(٦٧٩٢-٦٧٩٤)

٤٣٨٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ سَارِقًا فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

البخاری(٦٧٩٥) ابوداود(٤٣٨٥) النسائی(٤٩٢٣)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کے عوض ایک چور کا ہاتھ کاٹ دیا اور اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

٤٣٨٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَأَيُّوبَ بْنِ مُوسَى وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ قِيمَتُهُ وَبَعْضُهُمْ قَالَ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. البخاری(٦٧٩٧-٦٧٩٨) ابوداود(٢٥٨٤-٤٣٨٦) ترمذی(١٤٤٦) النسائی(٤٩٢٤-٤٩٢٥)

امام مسلم نے دس سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر کی نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی بعض راویوں نے قیمت کا لفظ بولا ہے اور بعض نے ثمن کا اور کہا کہ اس کی قیمت تین درہم تھی۔

٤٣٨٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چوری کرنے والے پر لعنت فرمائے وہ ایک بیضہ چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور ایک رسی چراتا ہے اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا

النسائی(٤٨٨٨) ابن ماجہ(٢٥٨٣)

ہے۔

٤٣٨٥ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كُلُّهُمْ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ إِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَإِنْ سَرَقَ بَيْضَةً. مسلم تحفۃ الاشراف(١٢٤٤٨)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور اس میں ہے کہ اگر اس نے رسی چرائی اگر اس نے بیضہ چرایا۔

٢- بَابُ قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيفِ وَغَيْرِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

معزز ہو یا غیر معزز، چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم اور حدود میں سفارش کی ممانعت

٤٣٨٦ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَفِي حَدِيثِ ابْنِ رُمْحٍ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ.

البخاری(٣٤٧٥-٣٧٣٢-٦٧٨٧-٦٧٨٨) ابوداؤد(٤٣٧٣) الترمذی(١٤٣٠) النسائی(٤٩١٤) ابن ماجہ(٢٥٤٧)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش اس بات سے پریشان تھے کہ ایک مخزومی عورت نے چوری کی تھی انہوں نے کہا: اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون سفارش کرے گا؟ لوگوں نے کہا: اس کی جرأت سوائے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور کون کرسکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے لاڈلے ہیں، بالآخر حضرت اسامہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش کررہے ہو؟ پھر آپ نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوگئے کہ جب ان میں سے کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو وہ اس پر حد قائم کرتے اور بخدا! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے گی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ ابن رمح کی روایت میں "من قبلکم" ہے۔

٤٣٨٧ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش کو اس بات نے فکر مند کردیا تھا کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں غزوہ فتح مکہ کے موقع پر ایک عورت نے چوری کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کون کرے گا؟ لوگوں نے کہا: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا اس کی جرأت کون کرسکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے لاڈلے ہیں، وہ عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کی سفارش کی، رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو

استغفر لي يا رسول الله فلما كان العشي قام رسول الله ﷺ فاختطب فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد فإنما أهلك الذين من قبلكم أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد وإني والذي نفسي بيده لو أن فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها ثم أمر بتلك المرأة التي سرقت فقطعت يدها قال يونس قال ابن شهاب قال عروة قالت عائشة فحسنت توبتها بعد وتزوجت وكانت تأتيني بعد ذلك فأرفع حاجتها إلى رسول الله ﷺ.

البخاري (٢٦٤٨-٤٣٠٤-...٦٨٠٠) ابو داود (٤٣٩٦) النسائي (٤٩١٧-٤٩١٨)

گیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش کر رہے ہو؟ حضرت اسامہ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ میرے لیے استغفار کیجیے، جب شام ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، آپ نے ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کی جو اس کی شان کے لائق ہیں، پھر آپ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ صرف اس لیے ہلاک ہو گئے کہ جب ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تو وہ اس پر حد جاری کرتے اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے گی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا، پھر جس عورت نے چوری کی تھی آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا سو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد اس عورت نے اچھی طرح توبہ کی اور اس نے شادی کر لی اور اس کے بعد وہ میرے پاس آتی جاتی تھی اور میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کی ضروریات بیان کرتی تھی۔

۴۳۸۸- وحدثنا عبد بن حميد أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كانت امرأة مخزومية تستعير المتاع وتجحده فأمر النبي ﷺ أن تقطع يدها فأتى أهلها أسامة بن زيد فكلموه فكلم رسول الله ﷺ فيها ثم ذكر بنحو حديث الليث ويونس. ابو داود (٤٣٧٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت لوگوں سے چیزیں عاریۃً لیتی تھی اور بعد میں انکار کر دیتی تھی۔ نبی ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، اس کے خاندان والے حضرت اسامہ بن زید کے پاس گئے اور اس کی سفارش کے لیے کہا، حضرت اسامہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کی سفارش کی، اس کے بعد حسب سابق ہے۔

۴۳۸۹- وحدثني سلمة بن شبيب حدثنا الحسن بن أعين حدثنا معقل عن أبي الزبير عن جابر أن امرأة من بني مخزوم سرقت فأتي بها النبي ﷺ فعاذت بأم سلمة زوج النبي ﷺ فقال النبي ﷺ والله لو كانت فاطمة لقطعت يدها فقطعت. النسائي (٤٩٠٦)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، اس کو نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، وہ عورت نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پناہ میں آ گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

٣- باب حد الزاني

زنا کی حد کا بیان

٤٣٩٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ. مسلم (٦٠١٤-٦٠١٥) ابوداؤد (٤٤١٥-٤٤١٦) الترمذی (١٤٣٤) ابن ماجہ (٢٥٥٠)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے سیکھ لو مجھ سے سیکھ لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں (کی بدکاری) کا حکم بیان کر دیا ہے، جب کنواری عورت اور کنوارا مرد زنا کریں تو ان کو سو کوڑے مارو اور ایک سال کے لیے شہر بدر کرو اور جب شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت زنا کریں تو ان کو سو کوڑے مارو اور سنگسار کرو۔

٤٣٩١ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٤٣٩٠)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٤٣٩٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُرِبَ لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ لَهُ وَجْهُهُ قَالَ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلُقِيَ كَذَلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ. سابقہ حوالہ (٤٣٩٠)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ شدت محسوس کرتے اور چہرہ اقدس متغیر ہو جاتا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن آپ پر وحی نازل ہوئی اور آپ کی وہی کیفیت ہو گئی اور جب وہ کیفیت زائل ہو گئی تو آپ نے فرمایا: مجھ سے سیکھو اللہ تعالیٰ نے عورتوں (کی فحاشی) کا حکم بیان کر دیا ہے، شادی شدہ عورتوں کا شادی شدہ مردوں کے ساتھ اور کنواری عورتوں کا کنوارے مردوں کے ساتھ زنا کرنے کا حکم یہ ہے کہ شادی شدہ عورتوں کو سو کوڑے مار کر سنگسار کر دو اور کنواریوں کو سو کوڑے مار کر شہر بدر کر دو۔

٤٣٩٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ لَا يَذْكُرَانِ سَنَةً وَلَا مِائَةً. سابقہ حوالہ (٤٣٩٠)

امام مسلم نے دو مختلف سندوں کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے، ان کی روایت میں یہ ہے کہ کنوارے کو کوڑے مارے جائیں اور شہر بدر کیا جائے اور شادی شدہ کو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کیا جائے، ان کی روایت میں ایک سال اور سو کے عدد کا ذکر نہیں ہے۔

٤- بَابُ رَجْمِ الثَّيِّبِ فِي الزِّنَى

شادی شدہ کے زنا میں رجم کا بیان

٤٣٩٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے منبر پر بیٹھے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی۔ آپ پر جو آیات نازل ہوئیں ان

مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ قَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَإِنَّ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الاعْتِرَافُ. بخاری (۲۴۶۲-۳۹۲۸-۴۰۲۱-۶۸۲۹-۶۸۳۰-۷۳۲۳) ابوداؤد (۴۴۱۸) الترمذی (۱۴۳۲) ابن ماجہ (۲۵۵۳)

میں رجم کی آیت بھی تھی، ہم نے اس کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا، سو مجھے خوف یہ ہے کہ زیادہ زمانہ گزرنے کے بعد کوئی کہنے والا یہ کہے گا کہ کتاب اللہ میں رجم کی آیت نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے نازل شدہ فرض کو ترک کر کے لوگ گمراہ ہو جائیں گے حالانکہ اگر شادی شدہ مرد اور عورت زنا کریں اور ان کے خلاف گواہ ہوں یا حمل ہو یا وہ اعتراف کر لیں تو ان کو رجم کرنا کتاب اللہ میں ثابت ہے۔

۴۳۹۵ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (۴۳۹۴)

امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۵- بَابُ مَنِ اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَى

اپنے بارے میں زنا کا اعتراف کرنے والے شخص کا حکم

۴۳۹۶ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى ثَنَى ذَلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ. بخاری (۶۸۱۵-۶۸۲۵-۷۱۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں ایک شخص آیا اور اس نے باآواز بلند کہا: یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے، آپ نے اس سے منہ پھیر لیا، اس نے دوسری طرف سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر کہا: یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے' آپ نے اس سے اعراض کر لیا، حتیٰ کہ وہ چار مرتبہ آپ کے سامنے آیا' جب اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دے دی تو آپ نے اس سے فرمایا: کیا تمہارا دماغ خراب ہے؟ اس نے کہا: نہیں' آپ نے فرمایا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں' تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو لے جا کر رجم کرو! ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت جابر سے روایت کرنے والے نے کہا: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اس کو رجم کیا، ہم نے اس شخص کو عیدگاہ میں رجم کیا تھا' جب اس کو پتھر لگے تو وہ بھاگ پڑا' ہم نے اس کو حرہ (پتھریلا میدان) میں جا لیا اور اس کو ہم نے رجم کر دیا، اس سند کے ساتھ اس حدیث کو لیث نے بھی روایت کیا ہے۔

۴۳۹۷ - وحدثنيه عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري بهذا الاسناد ايضا وفي حديثهما جميعا قال ابن شهاب اخبرني من سمع جابر بن عبد الله كما ذكر عقيل.

البخاری (۵۲۷۱)

امام مسلم نے اس حدیث کو ایک اور سند سے بھی بیان کیا ہے، اس میں بھی ہے کہ ابن شہاب نے کہا: مجھے حضرت جابر سے روایت کرنے والے نے بتایا۔

۴۳۹۸ - وحدثني ابو الطاهر وحرملة بن يحيى قالا اخبرنا ابن وهب اخبرني يونس ح وحدثنا اسحق بن ابراهيم اخبرنا عبد الرزاق اخبرنا معمر وابن جريج كلهم عن الزهري عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله عن النبي ﷺ نحو رواية عقيل عن الزهري عن سعيد وابي سلمة عن ابي هريرة. البخاری (۵۲۷۰-۶۸۱۴-۶۸۲۰) ابوداؤد (۴۴۳۰) الترمذی (۱۴۲۹) النسائی (۱۹۵۵)

امام مسلم نے دو مختلف سندوں کے ساتھ اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

۴۳۹۹ - وحدثني ابو كامل فضيل بن حسين الجحدري حدثنا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال رأيت ماعز بن مالك حين جيء به الى النبي ﷺ رجل قصير اعضل ليس عليه رداء فشهد على نفسه اربع مرات انه زنى فقال رسول الله ﷺ فلعلك قال لا والله انه قد زنى الاخر قال فرجمه ثم خطب فقال الا كلما نفرنا غازين في سبيل الله خلف احدهم له نبيب كنبيب التيس يمنح احدهم الكثبة اما والله ان يمكني من احدهم لانكلنه عنه.

ابوداؤد (۴۴۲۲)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو میں نے (انہیں) دیکھا وہ ایک کوتاہ قد اور مضبوط شخص تھے اور ان پر چادر نہیں تھی انہوں نے چار مرتبہ اپنے خلاف یہ گواہی دی کہ انہوں نے زنا کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید تم نے (بوسہ لیا ہو گا) انہوں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! اس بدبخت نے زنا کیا ہے حضرت جابر کہتے ہیں کہ پھر آپ نے انہیں رجم کر دیا۔ پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: سنو! جب ہماری جماعت اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے جاتی ہے تو ان میں سے کوئی شخص پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی طرح آوازیں نکالتا ہے اور وہ کسی کو تھوڑا سا دودھ دیتا ہے، سنو! اللہ کی قسم! اگر اللہ نے مجھے موقع دیا تو میں ان کو ضرور عبرتناک سزا دوں گا۔

ف: اس میں اشارہ ہے کہ وہ شخص زنا کرتا ہے اور دودھ دینے سے مراد انزال منی ہے۔

۴۴۰۰ - وحدثنا محمد بن المثنى وابن بشار واللفظ لابن المثنى قالا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة يقول اتي رسول الله ﷺ برجل قصير اشعث ذي عضلات

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کوتاہ قد شخص کو لایا گیا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور بدن مضبوط تھا، اس پر ایک چادر تھی اور اس نے زنا کیا تھا، آپ نے دو مرتبہ اس کے اقرار

عَلَيْهِ إِزَارٌ وَقَدْ زَنَى فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ أَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيبَ التَّيْسِ يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُمْكِنِّي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا أَوْ نَكَّلْتُهُ قَالَ فَحَدَّثْتُهُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

ابوداؤد (۴۴۲۳)

کو مسترد کر دیا، پھر آپ کے حکم سے اس کو رجم کر دیا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی ہماری جماعت اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جاتی ہے تو تم میں سے کوئی شخص پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی طرح آوازیں نکالتا ہے اور کسی عورت کے لیے دودھ نکالتا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو میری گرفت میں دیا تو میں اس کو عبرتناک سزا دوں گا۔

۴۴۰۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَهُ شَبَابَةُ عَلَى قَوْلِهِ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَامِرٍ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

سابقہ حوالہ (۴۴۰۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کی ہیں، ایک میں دو بار اقرار کا ذکر ہے اور دوسری سند میں دو یا تین بار کا ذکر ہے۔

۴۴۰۲- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

ابوداؤد (۴۴۲۲) الترمذی (۱۴۲۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک سے پوچھا: تمہارے متعلق مجھے جو خبر پہنچی ہے کیا وہ درست ہے؟ حضرت ماعز نے پوچھا: آپ کو میرے متعلق کیا خبر پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے فلاں کی لونڈی سے زنا کیا ہے؟ حضرت ماعز نے کہا: ہاں! حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ انہوں نے چار مرتبہ گواہی دی تب آپ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا۔

۴۴۰۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ فَاحِشَةً فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ ﷺ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ سَأَلَ قَوْمَهُ فَقَالُوا مَا نَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِلَّا أَنَّهُ أَصَابَ شَيْئًا يَرَى أَنَّهُ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ إِلَّا أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَنَا أَنْ نَرْجُمَهُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعَظْمِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ قَالَ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم میں ایک شخص تھے ماعز بن مالک، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہا: مجھ سے زنا ہو گیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم کر دیجیے، نبی ﷺ نے ان کے قول کو کئی بار مسترد کیا، پھر آپ نے ان کی قوم سے اس معاملہ کو دریافت کیا: انہوں نے کہا: ہمیں اس کی کسی دماغی خرابی کا علم نہیں، لیکن اس سے کوئی ایسا کام ہو گیا ہے جس کے بارے میں اس کا خیال ہے کہ سوا حد قائم کیے جانے کے اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے، وہ دوبارہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو پھر آپ نے ہمیں اس کو رجم کرنے کا حکم دیا، حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ پھر ہم

الْحَرَّةِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ حَتَّى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطِيبًا مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالَ أَوَكُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ عَلَيَّ أَنْ لَا أُوتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذَلِكَ إِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ وَلَا سَبَّهُ. ابوداؤد (٤٤٣١)

اس کو بقیع الغرقد میں لے گئے، ہم نے اس کو باندھا تھا نہ گڑھا کھودا تھا، پھر ہم نے اس کو ہڈیوں ٹھیکروں اور ٹھیکریوں سے مارا، حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ وہ بھاگ کھڑا ہوا اور ہم بھی اس کے پیچھے دوڑے یہاں تک کہ وہ حرہ (ایک میدان) کے عرض میں آ گیا، وہاں وہ رکا تو ہم نے حرہ کے پتھروں سے اس کو مارا حتیٰ کہ اس کا جسم ساکت ہو گیا، شام کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ہم جب بھی اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جاتے ہیں تو کوئی شخص پیچھے ہماری عورتوں میں رہ جاتا ہے اور بکرے کی طرح آوازیں نکالتا ہے۔ مجھ پر لازم ہے کہ میں ہر اس شخص کو عبرتناک سزا دوں جس نے یہ کام کیا ہو اور اسے میرے سامنے لایا گیا ہو، پھر آپ نے اس کے لیے دعا کی نہ اس کو برا کہا۔

٤٤٠٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ إِذَا غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ أَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ وَلَمْ يَقُلْ فِي عِيَالِنَا.

سابقہ حوالہ (٤٤٠٤)

امام مسلم نے اس سند کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ نبی ﷺ نے شام کو کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے جہاد میں جانے کے بعد ہمارے پیچھے رہ جاتے ہیں اور بکرے کی سی آوازیں نکالتے ہیں، اس میں ہماری عورتوں والا جملہ نہیں ہے۔

٤٤٠٥ - وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. سابقہ حوالہ (٤٤٠٤)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں ذکر کی ہیں، سفیان کی روایت میں ہے کہ اس نے تین مرتبہ زنا کا اعتراف کیا۔

٤٤٠٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَامِعٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجیے، آپ نے فرمایا: تمہیں ہلاکت ہو، جاؤ اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو، انہوں نے پھر تھوڑی دیر بعد واپس آ کر کہا: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجیے، نبی ﷺ نے پھر اسی طرح فرمایا، حتیٰ کہ چوتھی بار ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو کس چیز سے پاک

وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيمَ أُطَهِّرُكَ فَقَالَ مِنَ الزِّنٰى فَسَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبِهِ جُنُونٌ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَقَالَ أَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُولُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُولُ مَا تَوْبَةٌ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَبِثُوا بِذٰلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالُوا غَفَرَ اللّٰهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ قَالَ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ أَرَاكَ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ إِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى فَقَالَ آنْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا حَتّٰى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا۔ ابوداؤد

(٤٤٣٣)

کروں؟ انہوں نے کہا: زنا سے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق پوچھا: کیا ان کا دماغ خراب ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں وہ کوئی میراثی یا پاگل نہیں ہیں، آپ نے پوچھا: کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص نے کھڑے ہو کر ان کا منہ سونگھا تو شراب کی بدبو محسوس نہیں کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، پھر آپ نے ان کو رجم کرنے کا حکم دیا، پھر حضرت ماعز کے متعلق لوگوں کی دو رائیں ہو گئیں بعض کہتے تھے کہ حضرت ماعز ہلاک ہو گئے اور اس گناہ نے انہیں گھیر لیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ماعز کی توبہ سے کسی کی توبہ افضل نہیں ہے، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا، عرض کیا: مجھے پتھروں سے مار ڈالیے، حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ دو تین دن صحابہ میں یہی اختلاف رہا، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے دراں حالیکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے، آپ سلام کرنے کے بعد بیٹھ گئے، پھر آپ نے فرمایا: ماعز بن مالک کے لیے استغفار کرو، صحابہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت کرے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کو تمام امت پر تقسیم کر دیا جائے تو اسے کافی ہو گی پھر آپ کے پاس قبیلہ غامد سے جو ازد کی شاخ ہے ایک عورت آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجیے" آپ نے فرمایا: تمہیں ہلاکت ہو جاؤ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور توبہ کرو، وہ کہنے لگی: میرا خیال ہے کہ آپ مجھے اسی طرح واپس کر رہے ہیں جس طرح آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا، آپ نے فرمایا: تم نے کیا کیا ہے؟ اس نے کہا: وہ زنا سے حاملہ ہے، آپ نے فرمایا: تم خود؟ اس نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: تم وضع حمل تک رک جاؤ۔ حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمے لے لی حتی کہ اس کا وضع حمل ہو گیا، حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ پھر وہ (انصاری) نبی ﷺ کے پاس گئے اور کہا غامدیہ کا وضع حمل ہو گیا، آپ نے فرمایا: ہم اس حال میں اس کو رجم نہیں کریں گے کہ اس کا بچہ

چھوٹ جائے اور اس کو دودھ پلانے والا کوئی نہ ہو، پھر ایک انصاری نے کہا: یا رسول اللہ! اس کو دودھ پلانا میرے ذمہ ہے، راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اس عورت کو رجم کر دیا۔

٤٤٠٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَرَدَّهُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالُوا مَا نَعْلَمُهُ إِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَا فِيمَا نُرَى فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي وَإِنَّهُ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَرُدُّنِي لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى قَالَ إِمَّا لَا فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ قَالَتْ هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ قَالَ اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ. ابوداؤد (٤٤٤٢)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی جان پر ظلم کر کے زنا کیا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں، آپ نے ان کو واپس کر دیا، دوسرے دن وہ پھر آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے، آپ نے ان کو واپس کر دیا، پھر آپ نے کسی شخص کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور فرمایا: کیا تمہارے خیال میں اس کی عقل میں فتور ہے اور اس میں کوئی بے ربط بات ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارے خیال میں ان کی عقل ہم سب سے اچھی ہے، حضرت ماعز آپ کے پاس پھر تیسری بار آئے، آپ نے پھر ان کی قوم کی طرف کسی کو بھیج کر ان کے متعلق پوچھا اور انہوں نے یہ خبر دی کہ انہیں کوئی بیماری ہے نہ ان کی عقل میں کوئی فتور ہے۔ جب وہ چوتھی بار آئے تو آپ نے ان کے لیے ایک گڑھا کھودنے کا حکم دیا، پھر آپ کے حکم سے ان کو رجم کر دیا گیا، اس کے بعد غامدیہ آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کر دیجئے، آپ نے اس کو واپس کر دیا، دوسرے دن آ کر اس نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے کیوں واپس کر دیا؟ شاید آپ مجھے ماعز کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں! خدا کی قسم! میں زنا سے حاملہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: اچھا اگر تو نہیں گئی تو بچہ پیدا ہونے کے بعد آنا، بچہ پیدا ہونے کے بعد وہ اس بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائی، اور کہا: یہ میرا بچہ پیدا ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا: جا کر اس کو دودھ پلا، حتیٰ کہ یہ روٹی وغیرہ کھانے لگے، جب بچہ کا دودھ چھوٹ گیا تو وہ اس کو لے کر آئی اور اس بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور کہنے لگی: یہ ہے اے نبی اللہ! اس کا دودھ چھوٹ گیا ہے اور اب یہ کھانا کھانے لگا ہے۔ آپ نے وہ بچہ ایک مسلمان شخص

کے حوالے کیا، اور یہ حکم دیا کہ سینہ تک اس کے لیے ایک گڑھا کھودا جائے اور لوگوں کو اسے رجم کرنے کا حکم دیا، حضرت خالد بن ولید نے اس کے سر پر ایک پتھر مارا، حضرت خالد کا منہ اس کے خون سے لتھڑ گیا، حضرت خالد نے اس کو کوئی برا کلمہ کہا۔ نبی ﷺ نے اس کو برا کلمہ کہتے ہوئے سن لیا، آپ نے فرمایا: اے خالد! ایسا نہ کہو، اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر (ظلما) ٹیکس لینے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اس کو بخش دیا جاتا، پھر آپ کے حکم سے اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور اس کو دفن کر دیا گیا۔

٤٤٠٨ - وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمُهَلَّبِ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَى فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى.

ابوداؤد(٤٤٤٠-٤٤٤١) الترمذی(١٤٣٥) النسائی(١٩٥٦)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی درآں حالیکہ وہ زنا سے حاملہ تھی، اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں نے لائق حد جرم کیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم کیجئے، نبی ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلایا اور فرمایا: اس کی اچھی طرح نگہداشت کرنا اور جب اس کا حمل وضع ہو جائے تو اسے میرے پاس لے کر آنا، اس نے ایسا ہی کیا، پھر نبی ﷺ نے اس کے کپڑے کس کر باندھنے کا حکم دیا (تاکہ اس کی بے پردگی نہ ہو) پھر آپ کے حکم سے اس کو رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، حضرت عمر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں حالانکہ یہ زانیہ ہے! آپ نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کو مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کیا جائے تو انہیں کافی ہوگی اور کیا تم نے اس سے افضل کوئی توبہ دیکھی ہے کہ اس (توبہ کرنے والے) نے اللہ کے لیے اپنی جان دے دی ہو۔

٤٤٠٩ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ(٤٤٠٨)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٤٤١٠ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! میں آپ کو

هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَائْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَتْ.

البخاري (٢٣١٤-٢٣١٥-٢٦٩٥-٢٦٩٦-٢٧٢٤ - ٤٧٢٥-٦٦٣٣-٦٦٣٤-٦٨٢٧-٦٨٢٨-٦٨٣١-٦٨٣٥ - ٦٨٣٦-٦٨٤٢- ٦٨٤٣-٦٨٥٩-٦٨٦٠-٧١٩٣- ٧١٩٤- ٧٢٥٨-٧٢٥٩- ٧٢٦٠-٧٢٧٨-٧٢٧٩) ابوداود (٤٤٤٥) الترمذي (١٤٣٣) النسائي (٥٤٢٥-٥٤٢٦) ابن ماجه (٢٥٤٩)

٤٤١١ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ (٤٤١٠)

اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ کتاب اللہ کے موافق میرا فیصلہ کریں، اس کے مخالف نے کہا' جو اس سے زیادہ فصیح تھا: ہاں! ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کیجئے اور مجھے بولنے کی اجازت دیجئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو، اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا' اس نے اس کی عورت سے زنا کیا اور مجھے یہ بتایا گیا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا میں نے اس کی طرف سے سو بکریوں اور ایک باندی کو فدیہ میں دے دیا، پھر میں نے علماء سے پوچھا: انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے اسے شہر بدر کیا جائے گا اور اس شخص کی بیوی کو رجم کیا جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا، باندی اور بکریاں تمہیں واپس کی جائیں گی اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کیا جائے گا اور اے انیس! اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اور اگر وہ اعتراف کر لے تو اس کو رجم کر دو۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ صبح اس کے پاس گئے، اس نے اقرار کر لیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اس کو رجم کر دیا گیا۔

امام مسلم نے اس حدیث کی تین اور اسانید بیان کی ہیں۔

٦- بَابُ رَجْمِ الْيَهُودِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فِي الزِّنَى

یہود اہل ذمہ کے زنا میں رجم کا بیان

٤٤١٢ - وَحَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى جَاءَ يَهُودَ فَقَالَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ عَلَى مَنْ زَنَى قَالُوا نُسَوِّدُ وُجُوهَهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ایسے یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کیا تھا رسول اللہ ﷺ یہودی علماء کے پاس گئے اور فرمایا: تورات میں زنا کرنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا: ہم اس کا منہ کالا کر

وَنُحَمِّمُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَجَاءُوا بِهَا فَقَرَءُوهَا حَتَّى إِذَا مَرُّوا بِآيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِي يَقْرَأُ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَأَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ. مسلم تحفة الاشراف (٧٩١٧)

دیتے ہیں اور دونوں کو ایک سواری پر اس طرح بٹھا کر گھماتے ہیں کہ ہر ایک کا منہ مخالف جانب ہوتا ہے، آپ نے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو یہ حکم تورات میں دکھاؤ، وہ تورات لے کر آ گئے، اور جب تورات پڑھنے لگے تو ایک شخص نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس کے آگے اور پیچھے سے پڑھنے لگا، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے انہوں نے آپ سے عرض کیا: اس کو ہاتھ اٹھانے کا حکم دیجئے، جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے آیت رجم تھی، پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کر دیا گیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ ان دونوں کو رجم کرنے والوں میں میں بھی شامل تھا میں نے دیکھا کہ وہ مرد خود جھک کر اس عورت کو بچا رہا تھا۔

٤٤١٣ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَمَ فِي الزِّنَى يَهُودِيَّيْنِ رَجُلًا وَامْرَأَةً زَنَيَا فَأَتَتِ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهِمَا وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ.

البخاري (٦٨٤١-٣٦٣٥) ابوداود (٤٤٤٦) الترمذي (١٤٣٦)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زنا کے جرم میں دو یہودیوں کو رجم کیا، ایک مرد تھا اور ایک عورت، ان دونوں نے زنا کیا تھا، یہودی ان دونوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٤٤١٤ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.

البخاري (١٣٢٩-٤٥٥٦-٧٣٣٢)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہودی ایک یہودی مرد اور عورت کو لے کر گئے جنہوں نے زنا کیا تھا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٤٤١٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُودًا فَدَعَاهُمْ ﷺ فَقَالَ هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک یہودی گزرا جس کا منہ کالا کیا ہوا تھا اور اس کو کوڑے مارے جا چکے تھے، رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو بلا کر فرمایا: کیا تمہاری کتاب میں زنا کی یہی سزا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! پھر آپ نے ایک یہودی عالم کو بلا کر فرمایا: میں تم کو اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے

الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالَ لَا وَلَوْلَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهَذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُهُ الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ قُلْنَا تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلَى شَيْءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ يَقُولُ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنْ أَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوهُ وَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا.

ابوداؤد(٤٤٤٧-٤٤٤٨) ابن ماجہ(٢٣٢٧-٢٥٥٨)

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کو نازل کیا ہے، کیا تمہاری کتاب میں زنا کی حد (سزا) یہی ہے؟ اس نے کہا: اگر مجھے یہ قسم نہ دیتے تو میں آپ کو کبھی نہ بتاتا ہماری کتاب میں زنا کی سزا رجم ہے، لیکن ہمارے معزز لوگ بکثرت زنا کرتے ہیں تو جب ہم کسی معزز شخص کو پکڑتے ہیں تو اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور جب کسی غریب آدمی کو پکڑتے ہیں تو اس پر حد جاری کر دیتے ہیں، سو ہم نے کہا: چلو سب مل کر ایک ایسی سزا تجویز کر لیں جس کو ہم معزز اور غیر معزز ہر شخص پر جاری کر سکیں، پھر ہم نے کوئلے سے منہ کالا کرنے اور کوڑے مارنے کو رجم کی جگہ حد مقرر کر دیا، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! سب سے پہلے میں تیرے حکم کو اس وقت زندہ کرتا ہوں جبکہ یہ لوگ اس حکم کو مار چکے ہیں، چنانچہ آپ کے حکم سے وہ شخص رجم کیا گیا، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ: "اے رسول! آپ کو وہ لوگ غمگین نہ کریں جو کفر میں تیز رفتار ہیں جنہوں نے اپنے منہ سے کہا: ہم ایمان لے آئے اور ان کے دل ایمان نہیں لائے اور جو یہودیوں سے جھوٹ بولنے کے لیے جاسوسی کرتے ہیں، وہ ان لوگوں کے لیے جاسوسی کرتے ہیں جو ابھی آپ کے پاس نہیں آئے، وہ اللہ کے کلام کو اس کے مواقع سے بدل دیتے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر تم کو یہ (ہمارا بتایا ہوا حکم) دیا جائے تو اس کو مان لو اور اگر تم کو یہ (حکم) نہ دیا جائے تو اس سے بچو"۔ (المائدہ: ۴۱) یعنی یہود یہ کہتے تھے کہ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ، اگر وہ منہ کالا کرنے اور کوڑے مارنے کا حکم دیں تو اس پر عمل کرنا اور اگر رجم کا حکم دیں تو ان سے دور رہنا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں (ترجمہ:) "جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں" "جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں" "جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں"۔ یہ تمام آیات کفار کے بارے میں نازل ہوئیں۔

٤٤١٦ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے جس میں ہے کہ

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ نُزُولِ الْآيَةِ

سابقہ حوالہ (۴۴۱۵)

نبی ﷺ نے رجم کا حکم دیا اور اس کے بعد آیات نازل ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

۴۴۱۷ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَتَهُ. ابوداؤد (۴۴۵۵)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک مرد اور ایک یہودی مرد اور عورت کو رجم کیا۔

۴۴۱۸ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَامْرَأَةً. سابقہ حوالہ (۴۴۱۷)

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے اس میں "امرأة" کا لفظ ہے۔

۴۴۱۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النُّورِ أَمْ قَبْلَهَا قَالَ لَا أَدْرِي.

البخاری (۶۸۱۳-۶۸۴۰)

ابو اسحاق شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی کو رجم کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے کہا: سورۂ نور کے نازل ہونے سے پہلے یا اس کے بعد، انہوں نے کہا: مجھے پتا نہیں۔

۴۴۲۰ - وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ.

البخاری (۲۱۵۲-۲۲۳۴-۶۸۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری کوئی باندی زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس پر کوڑوں کی حد لگاؤ اور اس کو جھڑکنا مت اور اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو اس کو کوڑے مارنا اور جھڑکنا مت، پھر اگر وہ تیسری بار زنا کرے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ ڈالنا خواہ ایک رسی کے ٹکڑے کے عوض بیچو۔

۴۴۲۱ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

امام مسلم پانچ سندوں کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ باندی کے تین بار زنا کرنے تک نبی ﷺ نے کوڑوں کی سزا بیان کی اور چوتھی مرتبہ کے متعلق فرمایا: اس کو فروخت کردو۔

حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا أَنَّ ابْنَ إِسْحَقَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِي الرَّابِعَةِ.

ابوداؤد (٤٤٧٠-٤٤٧١)

٤٤٢٢ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ وَقَالَ الْقَعْنَبِيُّ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ.

البخاري (٢١٥٣-٢١٥٤-٢٢٣٢-٢٢٣٣-٢٥٥٥، ٢٥٥٦-٦٨٣٧-٦٨٣٨) ابوداؤد (٤٤٦٩) الترمذي (١٤٣٣) ابن ماجه (٢٥٦٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے غیر شادی شدہ باندی کی سزا کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: اگر وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو اور اگر پھر زنا کرے تو اس کو پھر کوڑے مارو اور اگر پھر زنا کرے تو اس کو پھر کوڑے مارو، پھر اس کو بیچ ڈالو خواہ اس کو رسی کے عوض فروخت کرنا پڑے ابن شہاب نے کہا: پتا نہیں (فروخت کرنے کا) تیسری بار فرمایا تھا یا چوتھی بار۔ ایک روایت میں ہے کہ ضفیر کا معنی رسی ہے۔

٤٤٢٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ. سابقہ حوالہ (٤٤٢٢)

حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے باندی کی سزا کے متعلق پوچھا گیا اس کے بعد حسب سابق ہے اور اس میں ابن شہاب کے اس قول کا ذکر نہیں ہے کہ ضفیر کا معنی رسی ہے۔

٤٤٢٤ - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَالشَّكُّ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا فِي بَيْعِهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ.

سابقہ حوالہ (٤٤٢٢)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں ذکر کیں، ان دونوں روایتوں میں تیسری بار یا چوتھی بار بیچنے میں شک کا ذکر ہے۔

۷- بَابُ تَأْخِيرِ الْحَدِّ عَنِ النُّفَسَاءِ

حاملہ عورت کی سزا موخر کرنے کا حکم

۴۴۲۵- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَحْسَنْتَ. الترمذی(۱۴۴۱)

ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اپنے غلاموں اور باندیوں پر حد قائم کرو، خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک باندی نے زنا کیا تو آپ نے مجھے اس کو کوڑے مارنے کا حکم دیا تھا، لیکن اس کے ہاں تازہ ولادت ہوئی تھی، مجھے ڈر لگا کہ یہ کوڑے کھانے سے مر جائے گی میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا۔

۴۴۲۶- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ السُّدِّيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ اتْرُكْهَا حَتَّى تَمَاثَلَ. سابقہ حوالہ(۴۴۲۵)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے، اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ اس کو چھوڑ دو، حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔

۸- بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

شراب کی حد کا بیان

۴۴۲۷- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ قَالَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخَفَّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ. الترمذی(۱۴۴۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے خمر (انگور کی شراب) پی تھی، آپ نے اس کو دو چھڑیوں سے چالیس بار مارا، حضرت انس کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے بھی اسی طرح کیا، جب حضرت عمر کا دور خلافت ہوا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا، حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: کم از کم حد اسی کوڑے ہے، پھر حضرت عمر نے اسی کوڑے مارنے کا حکم دیا۔

۴۴۲۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ(۴۴۲۸)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اس کے بعد اس کی مثل حدیث ہے۔

۴۴۲۹- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ وَالْقُرَى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ الْخَمْرِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خمر (شراب نوشی) پر درخت کی شاخ اور جوتوں سے مارا، پھر حضرت ابوبکر نے چالیس کوڑے مارے، پھر جب حضرت عمر کا دور خلافت ہوا اور لوگ سبزہ زاروں اور دیہاتوں کے قریب رہنے لگے تو انہوں نے کہا کہ شراب نوشی

بْنُ عَوْفٍ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا كَأَخَفِّ الْحُدُودِ وَقَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ.

البخاری(٦٧٧٣-٦٧٧٦)ابوداؤد(٤٤٧٩)ابن ماجہ(٢٥٧٠)

کی حد (سزا) کے بارے میں تمہارا کیا مشورہ ہے؟ تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا کہ میری رائے ہے کہ آپ اس کی سب سے کم حد مقرر کر دیں، حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر حضرت عمر نے اسی کوڑے مارے۔

٤٤٣٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ(٤٤٢٩)

ایک اور سند سے بھی اس کی مثل روایت ہے۔

٤٤٣١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرِ الرِّيفَ وَالْقُرَى. سابقہ حوالہ(٤٤٢٩)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ شراب نوشی پر چالیس جوتے اور چھڑیاں مارتے تھے، پھر پہلی سندوں کی طرح حدیث ہے اور اس میں سبزہ زاروں اور دیہاتوں کا ذکر نہیں ہے۔

٤٤٣٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَيْرُوزَ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ الدَّانَاجُ حَدَّثَنَا حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَزِيدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ أَحَدُهُمَا حُمْرَانُ أَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ آخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتَّى شَرِبَهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا فَكَأَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ فَقَالَ أَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ. زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ أَحْفَظْهُ.

ابوداؤد(٤٤٨٠-٤٤٨١)ابن ماجہ(٢٥٧١)

حضین بن منذر ابو ساسان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان کی خدمت میں گیا اتنے میں ولید بن عقبہ کو لایا گیا انہوں نے صبح کی نماز دو رکعت پڑھائی پھر کہا میں تمہارے لیے یہ نماز زیادہ کرتا ہوں (یعنی دو رکعت اور پڑھا دیں) اس کے خلاف دو آدمیوں نے گواہی دی، ان میں سے ایک حمران تھے انہوں نے گواہی دی کہ اس نے شراب پی ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے انہیں قے کرتے دیکھا ہے، حضرت عثمان نے کہا: جب تک شراب نہ پی ہو اس کی قے کیسے کر سکتا ہے اور کہا: اے علی! کھڑے ہو کر اس کو کوڑے ماریں، حضرت علی نے فرمایا: اے حسن! تم اس کو کوڑے مارو، حضرت حسن نے کہا: کوڑے مارنے کی حرارت بھی اسی پر ڈالیے جو اس کی (یعنی حکمرانی کی) ٹھنڈک حاصل کر چکا ہے، حضرت علی اس پر ناراض ہوئے اور فرمایا: اے عبد اللہ بن جعفر! تم کھڑے ہو کر اس کو کوڑے مارو، وہ کھڑے ہو کر کوڑے مارنے لگے اور حضرت علی گننے لگے، جب چالیس پر پہنچے تو فرمایا: رک جاؤ! پھر کہا نبی ﷺ نے چالیس کوڑے مارے اور حضرت ابو بکر نے بھی چالیس کوڑے مارے اور حضرت عمر نے اسی کوڑے مارے اور سب سنت ہیں اور میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے۔ علی بن حجر نے اپنی روایت میں یہ زیادتی بیان کی ہے، اسماعیل نے کہا: میں نے

اس سے داناج کی حدیث سنی تھی لیکن میں اس کو یاد نہیں رکھ سکا۔

٤٤٣٣ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنْتُ أُقِيمُ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ فِيهِ فَأَجِدَ مِنْهُ فِي نَفْسِي إِلاَّ صَاحِبَ الْخَمْرِ لأَنَّهُ إِنْ مَاتَ وَدَيْتُهُ لأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ.

البخاري(٦٧٧٨) ابوداود(٤٤٨٦) ابن ماجه(٢٥٦٩)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شراب کی حد کے سوا اگر کسی حد کو جاری کرنے سے کوئی شخص مر جائے تو مجھے ملال نہیں ہوگا لیکن اگر شراب نوشی کی حد سے کوئی مر گیا تو میں اس کی دیت دلاؤں گا کیونکہ نبی ﷺ نے اس کی حد مقرر نہیں فرمائی۔

٤٤٣٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ(٤٤٣٣)

سفیان نے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

٩- بَابُ قَدْرِ أَسْوَاطِ التَّعْزِيرِ

تعزیر کے کوڑوں کی مقدار

٤٤٣٥ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَهُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لاَ يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلاَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ. البخاري(٦٨٤٨-٦٨٤٩-٦٨٥٠) ابوداود(٤٤٩١-٤٤٩٢) الترمذي(١٤٦٣) ابن ماجه(٢٦٠١)

حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدود کے علاوہ کوئی شخص دس کوڑوں سے زیادہ نہ لگائے۔

١٠- بَابُ الْحُدُودِ كَفَّارَاتٌ لأَهْلِهَا

حدود گناہوں کا کفارہ ہیں

٤٤٣٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلاَ تَزْنُوا وَلاَ تَسْرِقُوا وَلاَ تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں تھے آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے اور زنا نہیں کرو گے اور چوری نہیں کرو گے اور جس شخص کا اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام کر دیا ہے اس کو بے گناہ قتل نہیں کرو گے، تم میں سے جس شخص نے اس عہد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ پر ہے اور جس نے ان محرمات میں سے کسی کا ارتکاب کر لیا اور اس کو سزا دے دی گئی تو وہ اس کا کفارہ ہے اور جس نے ان میں سے کسی حرام

سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ. البخاري (۱۸- ۳۸۹۲- ۳۹۹۹- ۴۸۹۴- ۶۷۸۴- ۶۸۰۱- ۷۲۱۳- ۷۴۶۸) الترمذي (۱۴۳۹) النسائي (۴۱۷۲- ۴۱۷۳- ۴۱۸۹- ۴۲۲۱- ۵۰۱۲)

کام کو کیا اور اللہ نے اس پر پردہ رکھا، تو اس کا معاملہ اللہ کی طرف مفوض ہے، اگر وہ چاہے تو اس کو معاف کر دے اور اگر چاہے تو اس کو عذاب دے۔

۴۴۳۷- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ فَتَلَا عَلَيْنَا آيَةَ النِّسَاءِ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا الْآيَةَ.

سابقہ حوالہ (۴۴۳۶)

امام مسلم نے اسی سند کے ساتھ زہری سے یہ روایت بیان کی ہے اور اس میں یہ زیادہ ہے: آپ نے سورۂ نساء کی یہ آیت تلاوت فرمائی: "أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا" الآیۃ۔

۴۴۳۸- وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا يَعْضَهَ بَعْضُنَا بَعْضًا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ. ابن ماجہ (۲۶۰۳)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اسی طرح عہد لیا جس طرح آپ نے عورتوں سے عہد لیا تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، ہم چوری نہ کریں، ہم زنا نہ کریں، ہم اپنی اولاد کو قتل نہ کریں اور نہ ہم میں سے کوئی دوسرے پر افتراء باندھے۔ آپ نے فرمایا: سو تم میں سے جس نے اس عہد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ پر ہے اور تم میں سے جس نے کسی حد کا ارتکاب کیا اور اس پر وہ حد قائم کر دی گئی تو وہ اس کا کفارہ ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ نے پردہ رکھا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اگر چاہے تو اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو اس کو معاف کر دے۔

۴۴۳۹- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَمِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ فَالْجَنَّةُ إِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ قَضَاؤُهُ إِلَى اللّٰهِ. البخاري (۳۸۹۳- ۶۸۷۳)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان نقباء میں سے ہوں جن سے رسول اللہ ﷺ نے بیعت لی تھی اور آپ نے ہم سے اس پر بیعت لی تھی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے، ہم زنا نہیں کریں گے، ہم چوری نہیں کریں گے اور جس شخص کا قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے، ہم اس کو حق کے سوا قتل نہیں کریں گے اور ہم لوٹ مار نہیں کریں گے اور نہ معصیت کریں گے تو ہمارے لیے جنت ہے، اگر ہم نے ان ممنوعہ کاموں میں سے کسی کام کو کیا تو اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ رکھ لیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے ذمے ہے، ابن رمح نے "كان قضاؤه الى الله" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

١١- بَابُ جُرْحِ الْعَجْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبِئْرِ جُبَارٌ

جانور یا کان اور کنوئیں کی وجہ سے زخمی ہونے کا مالی معاوضہ نہیں ہے

٤٤٤٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

البخاری (۶۹۱۲) الترمذی (۱۳۷۷م)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کے زخمی کرنے کا مالی معاوضہ نہیں ہے اور کنوئیں میں گرنے کا مالی معاوضہ نہیں ہے اور معدنیات (کان) میں گرنے یا زخمی ہونے کا مالی معاوضہ نہیں ہے اور معدنیات (یا دفینہ) میں سے خمس ادا کرنا واجب ہے۔

٤٤٤١ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ مِثْلَ حَدِيثِهِ.

البخاری (۱۴۹۹) ابوداود (۴۵۹۳-۳۰۸۵) الترمذی (۱۳۷۷)
النسائی (۲۴۹۴-۲۴۹۶) ابن ماجہ (۲۵۰۹-۲۶۷۳)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کی ہیں۔

٤٤٤٢ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. النسائی (۲۴۹۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کی مثل مروی ہے۔

٤٤٤٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْبِئْرُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جَرْحُهُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۹۴۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنوئیں میں گرنے کا مالی معاوضہ نہیں ہے اور معدنیات (کان) میں گرنے یا زخمی ہونے کا مالی معاوضہ نہیں ہے اور جانور کے زخمی کرنے کا مالی معاوضہ نہیں ہے اور معدنیات (یا دفینہ) میں سے خمس ادا کرنا واجب ہے۔

٤٤٤٤ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. البخاری (۶۹۱۳)

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ کی اس روایت کی تین اور سندیں بیان کی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٣٠- كِتَابُ الْأَقْضِيَةِ

فیصلہ کرنے کے احکام

١- بَابُ الْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

مدعی علیہ پر قسم کا وجوب

٤٤٤٥- وَحَدَّثَنِيْ أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ. البخاري (٢٥١٤-٢٦٦٨-٤٥٥٢) ابوداؤد (٣٦١٩) الترمذي (١٣٤٢) النسائي (٥٤٤٠) ابن ماجه (٢٣٢١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کے دعووں کے مطابق ان کا فیصلہ کر دیا جائے تو لوگ دوسرے لوگوں کی جانوں اور اموال پر دعویٰ کر بیٹھیں گے لیکن مدعی علیہ پر یمین (قسم) لازم ہے۔

٤٤٤٦- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ. سابقہ حوالہ (٤٤٤٥)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مدعی علیہ پر قسم کا فیصلہ کیا ہے۔

٢- بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ وَالشَّاهِدِ

ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا

٤٤٤٧- وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِيْ سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنِيْ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ. ابوداؤد (٣٦٠٨-٣٦٠٩) ابن ماجه (٢٣٧٠)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کیا۔

٣- بَابُ بَيَانِ الْحُكْمِ بِالظَّاهِرِ وَاللَّحْنِ بِالْحُجَّةِ

ظاہر کے مطابق فیصلہ کرنا اور دلیل دینے میں غلطی کرنا

٤٤٤٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُوْنَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلٰى نَحْوٍ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ. البخاري (٢٤٥٨-٢٦٨٠-٦٩٧٦-٧١٦٩-٧١٨١-٧١٨٥) ابوداؤد (٣٥٨٣) الترمذي (١٣٣٩) النسائي (٥٤١٦)-

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے پاس مقدمات لے کر آتے ہو اور ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے موقف کو دوسرے کی بہ نسبت زیادہ دلائل کے ساتھ پیش کرے اور اس ساعت کے اعتبار سے میں بالفرض اس کے حق میں فیصلہ کر دوں سو جس شخص کو میں اس کے بھائی کا حق دے دوں وہ اس کو نہ لے کیونکہ میں اس کو آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔

٥٤٣٦) ابن ماجہ (٢٣١٧)

٤٤٤٩ - وحدثناه أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا وكيع ح وحدثنا أبو كريب حدثنا ابن نمير كلاهما عن هشام بهذا الإسناد مثله. سابقہ حوالہ (٤٤٤٨)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کی ہیں۔

٤٤٥٠ - وحدثني حرملة بن يحيى أخبرنا عبد الله بن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب أخبرني عروة بن الزبير عن زينب بنت أبي سلمة عن أم سلمة زوج النبي ﷺ أن رسول الله ﷺ سمع جلبة خصم بباب حجرته فخرج إليهم فقال إنما أنا بشر وإنه يأتيني الخصم فلعل بعضهم أن يكون أبلغ من بعض فأحسب أنه صادق فأقضي له فمن قضيت له بحق مسلم فإنما هي قطعة من النار فليحملها أو يذرها. سابقہ حوالہ (٤٤٤٨)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرہ کے دروازے پر کسی شخص کے جھگڑنے کی آواز سنی، آپ ان کے پاس گئے اور فرمایا: میں صرف ایک بشر ہوں اور میرے پاس کوئی شخص مقدمہ لاتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے دعویٰ کو دوسرے کی بہ نسبت زیادہ اچھی طرح پیش کرے اور میں اس کو سچا گمان کرلوں، پھر بالفرض میں اس کے حق میں فیصلہ کردوں۔ پس جس شخص کے لیے میں دوسرے مسلمان کے حق کا فیصلہ کردوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے وہ اس کو اٹھالے یا چھوڑ دے۔

٤٤٥١ - وحدثنا عمرو الناقد حدثنا يعقوب بن إبراهيم ابن سعد حدثنا أبي عن صالح ح وحدثنا عبد ابن حميد أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر كلاهما عن الزهري بهذا الإسناد نحو حديث يونس وفي حديث معمر قالت سمع النبي ﷺ لجبة خصم بباب أم سلمة.

سابقہ حوالہ (٤٤٤٨)

امام مسلم نے دو اور سندوں سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (حجرہ کے) دروازے پر کسی شخص کے جھگڑنے کی آواز سنی۔

٤- باب قضية هند

حضرت ہند کے متعلق فیصلہ کا بیان

٤٤٥٢ - وحدثني علي بن حجر السعدي حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت دخلت هند بنت عتبة امرأة أبي سفيان على رسول الله ﷺ فقالت يا رسول الله إن أبا سفيان رجل شحيح لا يعطيني من النفقة ما يكفيني ويكفي بني إلا ما أخذت من ماله بغير علمه فهل علي في ذلك من جناح فقال رسول الله ﷺ خذي من ماله بالمعروف ما يكفيك ويكفي بنيك. مسلم تحفة الاشراف (١٧١٢١)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوسفیان بخیل شخص ہیں وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو الا یہ کہ میں اس کی لاعلمی میں اس کے مال سے کچھ لے لوں تو کیا اس صورت میں مجھ پر کوئی گرفت ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے مال سے دستور کے مطابق اتنا لے سکتی ہو جو تمہیں اور تمہارے بچوں کو کفایت کرے۔

٤٤٥٣ - وحدثناه محمد بن عبد الله بن نمير وأبو كريب كلاهما عن عبد الله بن نمير ووكيع ح وحدثنا

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں ذکر کیں اور بتایا کہ ان سندوں سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

النسائی (٥٤٢٥)، ابن ماجہ (٢٢٩٣)

٤٤٥٤ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُذِلَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُعِزَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى عِيَالِهِ مِنْ مَالِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُنْفِقِي عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوفِ. ابوداؤد (٣٥٣٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ہند نے آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! بخدا (پہلے) مجھے روئے زمین پر آپ کے اہل خانہ سے زیادہ کسی کے گھر کی ذلت اور خواری محبوب نہیں تھی اور اب روئے زمین پر آپ کے اہل خانہ سے زیادہ کسی گھر کی عزت میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ابھی یہ محبت اور بڑھے گی، پھر ہند نے کہا: یارسول اللہ! بلاشبہ ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے، اگر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے کچھ لے کر اس کی اولاد پر خرچ کروں تو کیا مجھ پر گرفت ہو گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم دستور کے مطابق اس کی اولاد پر خرچ کرو تو اس میں تم پر کوئی حرج نہیں ہے۔

٤٤٥٥ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ خِبَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ خِبَاءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ مِنْ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا فَقَالَ لَهَا لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٦٦١٧)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! مجھے آپ کے اہل خانہ سے زیادہ روئے زمین پر کسی کے گھر کی ذلت اور خواری محبوب نہیں تھی اور اب روئے زمین پر آپ کے اہل خانہ سے زیادہ کسی گھر کی عزت میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ابھی یہ محبت اور بڑھے گی، پھر ہند نے کہا: یارسول اللہ! بلاشبہ ابوسفیان ایک بخیل شخص ہے، اگر میں اس کے مال سے اپنے بچوں کو کچھ کھلا دوں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں البتہ دستور کے مطابق (کھلانا)۔

٥ - بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ

بکثرت سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کی ممانعت

٤٤٥٦ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۶۰۷)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتوں کو پسند کرتا ہے اور تمہاری تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور سب مل کر اللہ (کے دین) کی رسی مضبوطی سے پکڑو اور افتراق نہ کرو اور اللہ تعالیٰ فضول بحث کرنے، بکثرت سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

۴۴۵۷- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا تَفَرَّقُوا. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۷۹۴)

امام مسلم نے کہا ہے کہ ایک اور سند سے اس حدیث کی مثل مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتوں سے ناراض ہوتا ہے اور اس میں یہ نہیں ہے کہ تم افتراق نہ کرو۔

۴۴۵۸- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ. البخاری (۱۴۷۷-۲۴۰۸-۵۹۷۵)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ کام حرام کر دیے ہیں: ماؤں کی نافرمانی کرنا، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، حق نہ دینا، ناحق مانگنا اور تین کام مکروہ کیے ہیں: فضول بحث کرنا، بکثرت سوال کرنا اور مال ضائع کرنا۔

۴۴۵۹- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ. سابقہ حوالہ (۴۴۵۸)

امام مسلم نے کہا ہے کہ ایک اور سند سے بھی اس حدیث کی مثل مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ کام تم پر حرام کر دیے ہیں اور یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ کام حرام کیے ہیں۔

۴۴۶۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ.

سابقہ حوالہ (۴۴۵۸)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو خط لکھا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث سنی ہو وہ مجھے لکھ کر بھیجو حضرت مغیرہ نے لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تین کاموں کو ناپسند کرتا ہے: فضول بحث کرنا، مال ضائع کرنا اور بکثرت سوال کرنا۔

۴۴۶۱- وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ

حضرت مغیرہ نے حضرت معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی طرف لکھا: سلام علیک، اس کے بعد واضح ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے

سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عُقُوقَ الْوَالِدِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهَى عَنْ ثَلَاثٍ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ.

سابقہ حوالہ (۴۴۵۸)

تین کاموں کو حرام کیا ہے اور تین کاموں سے منع فرمایا ہے: والد کی نافرمانی کرنا، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا اور حق کو روکنا اور ناحق مانگنا حرام ہے اور فضول بحث کرنے، بکثرت سوال کرنے اور مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٦- بَابُ بَيَانِ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

حاکم فیصلہ صحیح کرے یا غلط اس کو اجتہاد کرنے پر اجر ملتا ہے

٤٤٦٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ.

البخاری (۷۳۵۲) ابوداؤد (۳۵۷٤) ابن ماجہ (۲۳۱٤)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور وہ فیصلہ (عند اللہ) صحیح ہو تو اس کو دو اجر ملتے ہیں اور اگر وہ اجتہاد سے فیصلہ کرے اور وہ فیصلہ (عند اللہ) غلط ہو تو اس کو ایک اجر ملتا ہے۔

٤٤٦٣- وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي عَقِبِ الْحَدِيثِ قَالَ يَزِيدُ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. سابقہ حوالہ (٤٤٦٢)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی ہے۔ البتہ حدیث کے آخر میں یہ اضافہ ہے کہ یزید کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابوبکر بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے کہا مجھے ابوسلمہ نے اسی طرح ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔

٤٤٦٤- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا. سابقہ حوالہ (٤٤٦٢)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٧- بَابُ كَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

حالت غضب میں قاضی کو فیصلہ کرنے کی ممانعت

٤٤٦٥- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحْكُمْ أَحَدٌ بَيْنَ

عبدالرحمن بن ابی بکرہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے عبید اللہ بن ابی بکرہ قاضی بجستان کو لکھوایا اور میں نے لکھا کہ دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ مت کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کے

اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ. البخاری(٧١٥٨)ابوداؤد(٣٥٨٩)الترمذی (١٣٣٤)النسائی(٥٤٢١-٥٤٣٦)ابن ماجہ(٢٣١٦)

درمیان فیصلہ نہ کرے۔

٤٤٦٦ - وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

سابقہ حوالہ(٤٤٦٥)

امام مسلم نے اس حدیث کی چھ مختلف سندیں بیان کیں؛ ان سب اسانید میں حضرت ابوبکرہ کی نبی کریم ﷺ سے مثل سابق روایت ہے۔

٨- بَابُ نَقْضِ الْأَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَرَدِّ مُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ

احکام باطلہ کو ساقط کرنے اور بدعات کو رد کرنے کا بیان

٤٤٦٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.

البخاری(٢٦٩٧)ابوداؤد(٤٦٠٦)ابن ماجہ(١٤)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمارے دین میں کوئی ایسی عبادت ایجاد کرے جس کی اصل دین میں نہ ہو تو وہ مردود ہے۔

٤٤٦٨ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ ثَلَاثَةُ مَسَاكِنَ فَأَوْصَى بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنٍ مِنْهَا قَالَ يُجْمَعُ ذَلِكَ كُلُّهُ فِي مَسْكَنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ.

سابقہ حوالہ(٤٤٦٧)

سعد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے پاس رہائش کے تین مکانات ہوں اور وہ ہر مکان میں سے ایک تہائی (۱/۳) کی وصیت کرے تو کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے کہا کہ سب کو ایک مکان میں جمع کیا جائے گا پھر کہا کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایسا عمل کیا جس کی اصل ہمارے دین میں نہیں ہے وہ مردود ہے۔

٩- بَابُ بَيَانِ خَيْرِ الشُّهُودِ

بہترین گواہ کا بیان

٤٤٦٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا. ابوداؤد (۳۵۹۶) الترمذی (۲۲۹۵-۲۲۹۶-۲۲۹۷) ابن ماجہ (۲۳۶۴)

کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو بہترین گواہ بتلاؤں؟ اور وہ (بہترین گواہ) یہ ہے جو سوال کرنے سے پہلے گواہی دے دے۔

۱۰ - بَابُ بَيَانِ اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِينَ

مجتہدین کے اختلاف کا بیان

۴۴۷۰ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ أَنْتِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۳۹۲۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو عورتیں اپنے اپنے بچے کو ساتھ لے کر جا رہی تھیں، اتنے میں بھیڑیا آ کر ان میں سے ایک کے بچے کو لے گیا، ایک عورت نے دوسری سے کہا: بھیڑیا تمہارے بچہ کو لے گیا ہے، دوسری نے کہا: نہیں تمہارے بچہ کو لے گیا ہے، وہ دونوں حضرت داؤد کے پاس اپنا مقدمہ لے کر گئیں، انہوں نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا، پھر وہ دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس گئیں اور ان کو ماجرا سنایا، حضرت سلیمان نے فرمایا: چھری لاؤ میں اس بچہ کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دے دیتا ہوں، چھوٹی نے کہا: نہیں اللہ تم پر رحم کرے وہ اسی کا بچہ ہے، پھر حضرت سلیمان نے چھوٹی کے حق میں اس بچہ کا فیصلہ کر دیا، حضرت ابو ہریرہ نے کہا: بخدا! (چھری کے لیے) "سکین" کا لفظ میں نے اسی دن سنا ہے۔ ہم اس سے پہلے "مدیہ" کہتے تھے۔

۴۴۷۱ - وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ وَرْقَاءَ. النسائی (۵۴۱۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں اور بیان کی ہیں اور کہا کہ ان سندوں سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۱۱ - بَابُ اسْتِحْبَابِ إِصْلَاحِ الْحَاكِمِ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ

دو فریقوں کے درمیان حاکم کے صلح کرانے کا استحباب

۴۴۷۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ

امام ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ کی کئی احادیث بیان کیں از اں جملہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي شَرَى الْأَرْضَ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا.

البخاري (۳۴۷۲)

دوسرے شخص سے زمین خریدی، جس شخص نے زمین خریدی تھی اس کو اس زمین میں سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا ملا، زمین خریدنے والے شخص نے زمین والے سے کہا: اپنا سونا لے لو، میں نے تو تم سے فقط زمین خریدی تھی اور تم سے سونا نہیں خریدا تھا، زمین بیچنے والے نے کہا: میں نے تم کو زمین اور جو کچھ اس زمین میں ہے فروخت کر دیا ہے، پھر ان دونوں نے ایک شخص کو اپنا منصف بنایا، منصف نے پوچھا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ ایک نے کہا: میرا لڑکا ہے، دوسرے نے کہا: میری لڑکی ہے، منصف نے کہا: لڑکے اور لڑکی کی شادی کر دو اور یہ سونا اپنے اوپر خرچ کر دو اور صدقہ کر دو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۳۱- كِتَابُ اللُّقَطَةِ

گری پڑی چیزوں کے احکام

۰۰۰- بَابُ مَعْرِفَةِ الْعِفَاصِ وَالْوِكَاءِ وَحُكْمِ ضَالَّةِ الْغَنَمِ وَالْإِبِلِ

تھیلا اور اس کی رسی کی پہچان رکھنے اور گمشدہ بکری اور اونٹ کے حکم کا بیان

۴۴۷۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُ قَرَأْتُ عِفَاصَهَا.

البخاري (۹۱- ۲۳۷۲- ۲۴۲۷- ۲۴۲۹- ۲۴۳۶- ۲۴۳۸- ۵۲۹۲- ۶۱۱۲) ابوداؤد (۱۷۰۴- ۱۷۰۵- ۱۷۰۷- ۱۷۰۸) الترمذی (۱۳۷۲) ابن ماجه (۲۵۰۴)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے لقطہ (گم شدہ چیز) کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا: اس (تھیلی) کے باندھنے کی ڈوری اور اس تھیلی کی پہچان کو یاد رکھو پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرو، اگر اس کا مالک آ جائے تو فبہا ورنہ اس کو تم رکھ لو، اس شخص نے کہا: اور گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی یا بھیڑیے کی، اس نے کہا: اور گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہیں اس سے کیا مطلب؟ اس کے ساتھ اس کی مشک (پیٹ کا پانی) ہے اور اس کا جوتا بھی اس کے ساتھ ہے، وہ پانی (کے گھاٹ) پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا حتیٰ کہ اس کا مالک آ کر اس کو پکڑ لے گا۔

۴۴۷۴- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے متعلق سوال

وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا. سابقہ حوالہ (۴۴۷۳)

کیا آپ نے فرمایا: تم اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر اس کے سربند اور اس تھیلی کو پہچان کر یاد رکھو پھر اس کو خرچ کر لو اور اگر اس کا مالک آ جائے تو وہ اس کو دے دو اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! گم شدہ (بھولی بھٹکی) بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کو لے لو، وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اور گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ غضب ناک ہو گئے حتیٰ کہ آپ رخسار سرخ ہو گئے، یا چہرہ سرخ ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا: تمہیں اونٹ سے کیا مطلب ہے؟ اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشک ہے (وہ چرتا پھرے گا) حتیٰ کہ اس کا مالک اس سے آملے گا۔

۴۴۷۵ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُمْ أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ وَقَالَ عَمْرٌو فِي الْحَدِيثِ فَإِذَا لَمْ يَأْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا.

سابقہ حوالہ (۴۴۷۳)

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا در آں حالیکہ میں بھی اس کے ساتھ تھا اس شخص نے آپ سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ جب اس چیز کو کوئی مانگنے والا نہ آئے تو اس کو خرچ کر ڈالو۔

۴۴۷۶ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاحْمَارَّ وَجْهُهُ وَجَبِينُهُ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ. سابقہ حوالہ (۴۴۷۳)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا۔ اس کے بعد بقیہ حدیث حسب سابق ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپ کی پیشانی اور چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ غضب ناک ہوئے اور اس کے بعد آپ کا یہ ارشاد ہے کہ پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرو اور اگر اس کا مالک نہ آیا تو وہ چیز تمہارے پاس امانت رہے گی۔

۴۴۷۷ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ

رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے سونے یا چاندی کے لقطہ (گم شدہ چیز) کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا: اس کا سربند اور اس کی تھیلی پہچان کر یاد

الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ. سابقہ حوالہ (٤٤٧٣)

رکھو اور اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر بھی اگر وہ شناخت نہ کی جائے تو تم اس کو خرچ کر لو لیکن وہ چیز تمہارے پاس امانت رہے گی، پھر جب کسی دن اس کا مالک آ جائے تو وہ چیز اس کو دے دو، پھر اس شخص نے گم شدہ اونٹ کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا: تمہارا اس سے کیا تعلق؟ اس کو چھوڑ دو، کیونکہ اس کے ساتھ اس کی جوتی اور مشک ہے، وہ پانی پر جائے گا اور درخت کے پتے کھائے گا حتیٰ کہ اس کا مالک اس کو پالے گا، پھر اس نے آپ سے بکری کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: اس کو لے لو کیونکہ یا وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔

٤٤٧٨ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةُ الرَّأْيِ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ زَادَ رَبِيعَةُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَزَادَ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ. سابقہ حوالہ (٤٤٧٣)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے گم شدہ اونٹ کے بارے میں سوال کیا، ربیعہ کی روایت میں یہ زائد ہے کہ پس نبی ﷺ غضب ناک ہوئے حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے کہ اگر اس کا مالک آئے اور اس تھیلی کے (پیسوں کے) عدد اور سربند کو پہچان لے تو وہ اس کو دے دو، ورنہ وہ تمہارے لیے ہے۔

٤٤٧٩ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ.

ابوداؤد (۱۷۰۶) الترمذی (۱۳۷۲) ابن ماجہ (۲۵۰۷)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا: اس کا ایک سال تک اعلان کرو، پھر بھی اگر وہ نہ پہچانی جائے تو اس کی تھیلی اور سربند کی پہچان کو یاد رکھو، پھر اس کو کھا لو اور اگر اس کا مالک آئے تو وہ چیز اس کو ادا کر دو۔

٤٤٨٠ - وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا. سابقہ حوالہ (٤٤٧٩)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ اگر وہ چیز پہچان لی جائے تو اس کو دے دو، ورنہ اس تھیلی اس کے سربند اور اس کے عدد کی شناخت کو یاد رکھو۔

٤٤٨١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ غَازِينَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَا لِي دَعْهُ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنِّي أُعَرِّفُهُ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ قَالَ فَأَبَيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا قُضِيَ لِي أَنِّي حَجَجْتُ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِشَأْنِ السَّوْطِ وَبِقَوْلِهِمَا فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا قَالَ فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي بِثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلٍ وَاحِدٍ.

البخاري (٢٤٢٦-٢٤٣٧) ابوداؤد (١٧٠١-١٧٠٢-١٧٠٣)
الترمذي (١٣٧٤) ابن ماجه (٢٥٠٦)

ہیں کہ میں اور حضرت زید بن صوحان اور حضرت سلمان بن ربیعہ جہاد کے لیے گئے، مجھے ایک چابک پڑا ہوا ملا، میں نے اس کو اٹھا لیا، ان دونوں نے مجھ سے کہا: اس کو چھوڑ دو میں نے کہا: نہیں! میں اس کا اعلان کروں گا اگر اس کا مالک آ گیا تو فبہا ورنہ میں خود اس سے فائدہ اٹھاؤں گا اور میں نے ان دونوں کی بات نہیں مانی، جب ہم جہاد سے واپس لوٹے تو میں خوش قسمتی سے حج کے لیے چلا گیا اور پھر میں مدینے آیا۔ میری ملاقات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی میں نے ان کو چابک اٹھانے اور ان دونوں کے منع کرنے کا قصہ سنایا انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مجھے ایک تھیلی ملی تھی جس میں سو دینار تھے، میں اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: اس کا ایک سال تک اعلان کرو، انہوں نے کہا: پھر میں نے اس کا اعلان کیا، لیکن اس کی شناخت کے لیے کوئی نہیں آیا، میں دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کرو، انہوں نے کہا: میں نے پھر اس کا اعلان کیا اور کوئی اس کی شناخت کے لیے نہیں آیا میں پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کرو، انہوں نے کہا: میں نے اعلان کیا اور اس کی شناخت کے لیے کوئی شخص نہیں آیا، پھر آپ نے فرمایا: ان کے عدد، ان کی تھیلی اور سربند کی شناخت کو یاد رکھو، اگر اس کا مالک آ جائے تو فبہا ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ پھر میں نے ان سے فائدہ اٹھایا، سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری حضرت ابی سے مکہ میں ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا: مجھے یاد نہیں تین سال تھے یا ایک سال۔

۴۴۸۲۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ أَوْ أَخْبَرَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت زید بن صوحان اور حضرت سلمان بن ربیعہ ایک سفر پر گئے مجھے ایک چابک پڑا ہوا ملا، اس کے بعد "میں نے اس سے فائدہ اٹھایا" تک حسب سابق حدیث ہے، شعبہ کہتے ہیں کہ میں دس سال بعد ان سے ملا تو وہ کہتے

ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ يَقُولُ عَرِّفْهَا عَامًا وَاحِدًا.

سابقہ حوالہ (٤٤٨١)

تھے کہ ایک سال تک اعلان کرو۔

٤٤٨٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ إِلَّا حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعَدَدِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا. سابقہ حوالہ (٤٤٨١)

امام مسلم نے اس حدیث کی چار سندیں بیان کیں، حماد بن سلمہ کی روایت کے علاوہ تمام روایات میں تین سال تک اعلان کرنے کا ذکر ہے اور حماد کی روایت میں دو سال یا تین سال کا ذکر ہے اور سفیان اور زید بن ابی انیسہ اور حماد بن سلمہ کی روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص آئے اور وہ اس چیز کی تعداد تھیلی اور سر بند کی پہچان بتلائے تو تم اس کو وہ چیز دے دو اور وکیع کی روایت میں یہ زائد ہے کہ ورنہ وہ پھر تمہارے مال کی طرح ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے ورنہ پھر تم اس سے نفع حاصل کرو۔

١ - بَابُ فِي لُقَطَةِ الْحَاجِّ

حاجیوں کی گری ہوئی چیز اٹھانے کا حکم

٤٤٨٤ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ. ابوداؤد (١٧١٩)

حضرت عبدالرحمان بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔

٤٤٨٥ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (٣٧٥٢)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی گم شدہ چیز کو رکھ لیا تو وہ شخص گمراہ ہے جب تک کہ وہ اس کا اعلان نہ کرے۔

٢ - بَابُ تَحْرِيمِ حَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ مَالِكِهَا

مالک کی اجازت کے بغیر دودھ دوہنے کی ممانعت

٤٤٨٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ إِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ. البخاری(۲۴۳۵) ابوداود(۲۶۲۳)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے، کیا تم میں سے کوئی شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کی کوٹھری میں گھسا جائے اس کا خزانہ توڑا جائے اور اس کا غلہ نکال لیا جائے، وجہ یہ ہے کہ جانوروں کے تھنوں میں ان کا طعام ذخیرہ کیا جاتا ہے، پس کوئی شخص کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔

۴۴۸۷- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَيُنْتَثَلَ إِلَّا اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ كَرِوَايَةِ مَالِكٍ. ابن ماجہ(۲۳۰۲)

امام مسلم نے اس حدیث کی سات سندیں ذکر کی ہیں لیث بن سعد کی روایت کے سوا تمام روایتوں میں "فینتثل" کا لفظ ہے اور اس کی روایت میں "فینتقل طعامہ" کا لفظ ہے۔

۳- بَابُ الضِّيَافَةِ

مہمان نوازی کا بیان

۴۴۸۸- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

سابقہ حوالہ(۱۷۴)

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر ایمان ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور اس کی خاطر داری کرے، صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ! اس کی خاطر داری کب تک کرے؟ آپ نے فرمایا: ایک دن اور ایک رات تک اور تین دن تک اس کی مہمانی کرے اس کے بعد بھی اگر رہے تو وہ اس پر صدقہ ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔

٤٤٨٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْثِمَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ. سابقہ حوالہ (١٧٤)

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہمانی تین دن تک ہے اور خاطر و مدارات ایک دن ایک رات ہے اور کسی مسلمان شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرے کہ اس کو گناہ گار کر دے۔ صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ اس کو کیسے گناہ گار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ایک شخص کسی کے ہاں (اتنی دیر) ٹھہرے کہ اس کے پاس مہمان نوازی کے لیے کچھ نہ رہے۔

٤٤٩٠ - وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَبَصُرَ عَيْنِي وَوَعَاهُ قَلْبِي حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَذَكَرَ فِيهِ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْثِمَهُ بِمِثْلِ مَا فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ. سابقہ حوالہ (١٧٤)

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے دل نے یاد رکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ تم میں سے کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے پاس اتنی دیر ٹھہرے کہ اس کو گناہ گار کر دے، جیسا کہ وکیع کی روایت میں ہے۔

٤٤٩١ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ. البخاری (٢٤٦١-٦١٣٧) ابوداود (٣٧٥٢) الترمذی (١٥٨٩) ابن ماجہ (٣٦٧٦)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کہیں بھیجتے ہیں، پھر ہم کسی قوم کے پاس جا کر ٹھہرتے ہیں اور وہ لوگ ہماری ضیافت نہیں کرتے، سو اس سلسلے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب تم کسی قوم کے پاس ٹھہرو اور وہ تمہاری ایسی ضیافت کریں جیسے کہ ایک مہمان کی ضیافت کی جاتی ہے تو اس کو قبول کر لو اور اگر وہ تمہاری ایسی ضیافت نہ کریں تو ان سے اس قدر ضیافت کا سامان وصول کر لو جتنا ان پر ایک مہمان کا حق ہے۔

ف: یہ حکم حالت اضطرار میں ہے اور اگر اضطرار نہ ہو تو پھر یہ منسوخ ہے۔

٤- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُؤَاسَاةِ بِفُضُولِ الْمَالِ

زائد مال کو مسلمانوں کی خیر خواہی میں خرچ کرنے کا استحباب

٤٤٩٢ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَ فَجَعَلَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں جا رہے تھے، ناگاہ ایک شخص اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور دائیں بائیں

يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ.

ابوداؤد (١٦٦٣)

گھمانے لگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس فالتو سواری ہو وہ فالتو سواری اس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس شخص کے پاس فالتو زاد راہ ہے وہ اس شخص کو زاد راہ دے دے جس کے پاس زاد راہ نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مال کی اقسام اتنی تفصیل سے بیان کیں کہ ہمیں لگا کہ ہم میں سے کسی کا اپنی فالتو چیز میں حق نہیں ہے۔

٥- بَابُ اسْتِحْبَابِ خَلْطِ الْأَزْوَادِ إِذَا قَلَّتْ وَالْمُؤَاسَاةِ فِيهَا

جب کمی ہو تو سب کے زاد راہ کو ملا دینے اور آپس میں غم گساری کرنے کا استحباب

٤٤٩٣- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ قَالَ نَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيَّ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ نَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَأَصَابَنَا جَهْدٌ حَتَّى هَمَمْنَا أَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَجَمَعْنَا مَزَاوِدَنَا فَبَسَطْنَا لَهُ نِطَعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِأَحْزُرَهُ كَمْ هُوَ فَحَزَرْتُهُ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَهَلْ مِنْ وَضُوءٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِإِدَاوَةٍ لَهُ فِيهَا نُطْفَةٌ فَأَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ فَتَوَضَّأْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهُ دَغْفَقَةً أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهُورٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرِغَ الْوَضُوءُ.

مسلم تحفة الاشراف (٤٥٢٢)

ایاس بن سلمہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں گئے وہاں ہم کو تنگی کی شکایت ہوئی حتیٰ کہ ہم نے اپنی بعض سواریوں کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا، جب رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ ہم اپنے اپنے زاد راہ کو جمع کریں، پھر ایک چمڑے کا دسترخوان بچھایا گیا جس پر سب کے زاد راہ جمع کیے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس چمڑے کے ٹکڑے کا اندازہ کرنے کے لیے آگے بڑھا تو میرے اندازے کے مطابق وہ ایک بکری کے بیٹھنے کی جگہ کے برابر تھا، اس وقت لشکر میں ہم چودہ سو تھے، ہم سب نے اس کھانے کو کھایا حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے، پھر ہم نے اپنے کھانے کے تھیلوں کو بھر لیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا وضو کا پانی ہے؟ ایک شخص لوٹے میں تھوڑا سا پانی لے کر آیا، آپ نے اس پانی کو ایک پیالے میں ڈال دیا اور ہم سب نے اس سے اچھی طرح وضو کیا اور چودہ سو آدمیوں نے خوب اچھی طرح پانی بہایا، پھر اس کے بعد آٹھ آدمی آئے اور پوچھا: کیا وضو کا پانی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو سے فراغت ہو چکی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٣٢- كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

جہاد اور سیر کا بیان

١- بَابُ جَوَازِ الْإِغَارَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِيْنَ بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْإِسْلَامِ مِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ الْإِعْلَامِ بِالْإِغَارَةِ

جن کفار کو دعوت اسلام دی جا چکی ہو ان کو دوبارہ دعوت دیے بغیر جنگ کرنے کا جواز

٤٤٩٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُهُ قَالَ جُوَيْرِيَةَ أَوْ قَالَ الْبَتَّةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَاكَ الْجَيْشِ.

البخاری (۲۵٤۱) ابوداؤد (۲٦۳۳)

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع کو لکھ کر جنگ سے پہلے کفار کو دین کی دعوت دینے کے متعلق سوال کیا، نافع نے لکھا کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق پر بے خبری میں حملہ کیا درآں حالیکہ ان کے مویشی پانی پی رہے تھے، آپ نے ان کے جنگجو مردوں کو قتل کر دیا اور باقی کو قید کر لیا اور اسی دن حضرت جویریہ آپ کے ہاتھ لگیں، راوی کہتا ہے کہ یا حارث کی بیٹی۔ یہ حدیث مجھ کو حضرت عبداللہ بن عمر نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں تھے۔

٤٤٩٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ. سابقہ حوالہ (٤٤٩٤)

یہ حدیث ایک اور سند سے منقول ہے اور اس میں بغیر کسی شک کے جویریہ بنت الحارث کا لفظ ہے۔

۲- بَابُ تَأْمِيرِ الْإِمَامِ الْأُمَرَاءَ عَلَى الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِآدَابِ الْغَزْوِ

کسی شخص کو جہاد کا امیر بنانا اور اس کو آداب جہاد کی تعلیم دینا

٤٤٩٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً.

ابوداؤد (۲٦۱۲-۲٦۱۳) الترمذی (۱٦۱۷-۱٦۱۷م-۱٤۰۸) ابن ماجہ (۲۸۵۸)

حضرت سفیان بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ہمیں اس کے آداب لکھوائے۔

٤٤٩٧ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى

سلیمان بن بریدہ اپنے والد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کا امیر بناتے تو اس کو بالخصوص اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتے اور اس کے ساتھی مسلمانوں کو نیکی کی وصیت کرتے، پھر آپ فرماتے: اللہ کا نام لے کر اللہ کے راستہ میں جہاد کرو، جو شخص اللہ کے ساتھ کفر کرے اس کے ساتھ جنگ کرو، خیانت نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو، کسی شخص کے اعضاء کاٹ کر اس کی شکل نہ بگاڑو اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو، جب تمہارا اپنے مشرکین دشمنوں کے ساتھ مقابلہ ہو تو ان کو تین چیزوں کی دعوت دینا وہ ان میں سے جس کو بھی مان لیں اس کو قبول کر لینا اور جنگ سے رک جانا۔ پہلے ان کو اسلام کی دعوت دو، اگر وہ

دار المهاجرين وأخبرهم أنهم إن فعلوا ذلك فلهم ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فإن أبوا أن يتحولوا منها فأخبرهم أنهم يكونون كأعراب المسلمين يجري عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم في الغنيمة والفيء شيء إلا أن يجاهدوا مع المسلمين فإن هم أبوا فسلهم الجزية فإن هم أجابوك فاقبل منهم وكف عنهم فإن هم أبوا فاستعن بالله وقاتلهم وإذا حاصرت أهل حصن فأرادوك أن تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه ولكن اجعل لهم ذمتك وذمة أصحابك فإنكم أن تخفروا ذممكم وذمم أصحابكم أهون من أن تخفروا ذمة الله وذمة رسوله وإذا حاصرت أهل حصن فأرادوك أن تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن أنزلهم على حكمك فإنك لا تدري أتصيب حكم الله فيهم أم لا قال عبد الرحمن هذا أو نحوه وزاد إسحاق في آخر حديثه عن يحيى بن آدم قال فذكرت هذا الحديث لمقاتل بن حيان قال يحيى يعني أن علقمة يقوله لابن حيان فقال حدثني مسلم بن هيصم عن النعمان بن مقرن عن النبي ﷺ نحوه. سابقہ حوالہ (۴۴۹۶)

اسلام لے آئیں تو ان کا اسلام قبول کرلو اور ان سے جنگ نہ کرو اور ان سے یہ کہو کہ وہ اپنا شہر چھوڑ کر مہاجرین کے شہر میں آجائیں اور ان کو یہ بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کرلیا تو ان کو وہ سہولتیں ملیں گی جو مہاجرین کو ملتی ہیں اور ان پر وہ ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں اور اگر وہ مہاجرین کے شہر میں آنے سے انکار کریں تو ان کو یہ خبر دے دو کہ پھر ان پر دیہاتی مسلمانوں کا حکم ہوگا، ان پر مسلمانوں کے احکام جاری ہوں گے لیکن ان کو مال غنیمت اور مال فے سے جہاد کے بغیر کوئی حصہ نہیں ملے گا، اگر وہ لوگ اس صورت کو قبول نہ کریں تو پھر ان سے جزیہ کا سوال کرو، اگر وہ اس کو تسلیم کرلیں تو تم بھی اس کو قبول کرلو اور ان سے جنگ نہ کرو اور اگر وہ اس کا انکار کریں تو پھر اللہ کی مدد کے ساتھ ان سے جنگ شروع کردو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور قلعہ والے اللہ اور اس کے رسول کو (کسی عہد پر) ضامن بنانا چاہیں تو تم اللہ اور اس کے رسول کو ضامن نہ بنانا، بلکہ اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو ضامن بنانا، کیونکہ تمہارے لیے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے عہد سے پھر جانا اس سے آسان ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑو اور جب تم کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرلو اور ان کا یہ ارادہ ہو کہ تم ان کو اللہ کے حکم کے مطابق قلعہ سے نکالو تو تم ان کو اللہ کے حکم کے بموجب نہ نکالو بلکہ ان کو اپنے حکم کے مطابق نکالو، کیونکہ تم اس بات کو نہیں جانتے کہ تمہاری رائے اور اجتہاد اللہ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں؟ عبدالرحمن نے کہا: یہ یا اس کی مثل ہے، اور اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ میں نے اس حدیث کا مقاتل بن حیان سے ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے مسلم بن ہیصم نے نعمان بن مقرن کے واسطہ سے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۴۴۹۸ - وحدثني حجاج بن الشاعر حدثني عبد الصمد بن عبد الوارث حدثنا شعبة حدثني علقمة بن مرثد أن سليمان بن بريدة حدثه عن أبيه قال كان رسول الله ﷺ إذا بعث أميرا أو سرية دعاه فأوصاه وساق

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب امیر یا کسی لشکر کو بھیجتے تو اس کو وصیت کرتے۔

الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ. سابقہ حوالہ(۴۴۹۶)

۴۴۹۹- وَحَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا. سابقہ حوالہ(۴۴۹۶)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

۳- بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالتَّيْسِيرِ وَتَرْكِ التَّنْفِيرِ

آسانی پیدا کرنے اور نفرت پھیلانے والے کاموں کو چھوڑنے کا حکم

۴۵۰۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا. ابوداؤد(۴۸۳۵)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے صحابہ میں سے کسی شخص کو کسی مہم پر روانہ کرتے تو اس سے ارشاد فرماتے: لوگوں کو خوش کرو، ان کو نفرت مت کرو اور فرماتے: آسان احکام بیان کرو، مشکل احکام مت بیان کرو۔

۴۵۰۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا.

البخاری (۳۰۳۸-۴۳۴۱-۴۳۴۲-۴۳۴۴-۴۳۴۵-۶۱۲۴-۷۱۷۲) مسلم (۵۱۸۲-۵۱۸۳-۵۱۸۴) ابوداؤد (۴۳۵۶) النسائی (۵۶۱۱) ابن ماجہ (۳۳۹۱)

حضرت ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یمن بھیجا اور فرمایا: تم دونوں لوگوں کے لیے آسانی کرنا اور انہیں مشکل میں نہ ڈالنا، ان کو خوش کرنا اور نفرت نہ کرنا اور آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔

۴۵۰۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا. سابقہ حوالہ(۴۵۰۱)

امام مسلم نے ایک اور سند سے حضرت ابوموسیٰ کی نبی ﷺ سے شعبہ کی طرح روایت بیان کی اس حدیث میں "تطاوعا ولا تختلفا" کے الفاظ نہیں ہیں۔

۴۵۰۳- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر آسانی کرو اور ان کو مشکل میں نہ ڈالو، لوگوں کو آرام پہنچاؤ اور ان کو نفرت مت کرو۔

البخاري (٦١٢٥-٦٩)

٤- بَابُ تَحْرِيمِ الْغَدْرِ

عہد شکنی کی حرمت

٤٥٠٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي أَبَا قُدَامَةَ السَّرْخَسِيَّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيلَ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ. البخاري (٦١٧٧)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اولین اور آخرین کو جمع فرمائے گا تو ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

٤٥٠٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی ہے۔

الترمذي (١٥٨١)

٤٥٠٦- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللَّهُ لَهُ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ أَلَا هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سنو! یہ فلاں شخص کی عہد شکنی ہے۔

مسلم تحفة الأشراف (٧١٢٣)

٤٥٠٧- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کا ایک جھنڈا ہوگا۔

مسلم تحفة الأشراف (٦٧٠٧-٧٠٠٦)

٤٥٠٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ.

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر عہد شکن کا ایک جھنڈا ہوگا اور یہ کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کی عہد شکنی ہے۔

البخاری(۳۱۸۶-۳۱۸۷) ابن ماجہ(۲۸۷۲)

٤٥٠٩ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ح وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ.

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں بیان کیں اور کہا کہ عبدالرحمٰن کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ "یقال هذه غدرة فلان"۔

سابقہ حوالہ(۴۵۰۸)

٤٥١٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ. سابقہ حوالہ(۴۵۰۹)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر عہد شکن کا ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا۔

٤٥١١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ. البخاری(۳۱۸۶-۳۱۸۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر عہد شکن کا ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا اور یہ کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کی عہد شکنی ہے۔

٤٥١٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مسلم تحفۃ الاشراف(۴۳۱۲)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر عہد شکن کی سرین (مقعد) کے پاس ایک جھنڈا ہوگا۔

٤٥١٣ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ. مسلم تحفۃ الاشراف(۴۳۸۲)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر عہد شکن کا ایک جھنڈا ہوگا جس کو اس کی عہد شکنی کے بقدر بلند کیا جائے گا، یاد رکھو امیر مملکت سے بڑھ کر کسی شخص کی عہد شکنی نہیں ہے۔

٥- بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں دشمن کو دھوکہ دینے کا جواز

٤٥١٤ - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ وَزُهَيْرٍ قَالَ عَلِيٌّ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ دھوکا ہے۔

البخاری(۳۰۳۰) ابوداؤد(۲۶۳۶) الترمذی(۱۶۷۵)

٤٥١٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ.
البخاري (٣٠٢٩)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ دھوکا ہے۔

٦- بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

دشمن سے مقابلہ کی تمنا کرنے کی ممانعت اور مقابلہ کے وقت ثابت قدمی کا حکم

٤٥١٦- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا. البخاري (٣٠٢٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دشمن سے مقابلہ کی تمنا مت کرو اور جب ان سے مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو۔

٤٥١٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ. البخاري (٢٨١٨-٢٨٣٣-٢٩٦٥-٢٩٦٦-٣٠٢٤-٣٠٣٥-٧٢٣٥) ابوداود (٢٦٣١)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عمر بن عبیداللہ مقام حروریہ میں گئے تو انہوں نے عمرو کو خط لکھا کہ یہ حدیث بیان کی کہ جن دنوں میں رسول اللہ ﷺ کا دشمنوں سے مقابلہ ہوا تو آپ نے انتظار کیا حتیٰ کہ سورج ڈھل گیا، پھر آپ نے ان (صحابہ) میں کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! دشمن سے مقابلہ کی تمنا مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو اور جب تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور یاد رکھو! جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر دعا کی: اے اللہ! اے کتاب کے نازل فرمانے والے! اے بادلوں کو چلانے والے! اے لشکروں کو شکست دینے والے! ان کو شکست دے اور ہم کو ان پر غالب کردے۔

٧- بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

دشمن سے مقابلہ کے وقت فتح کی دعا کرنے کا استحباب

٤٥١٨- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ. البخاري (٢٩٣٣-٤١١٥-٦٣٩٢-٧٤٨٩) الترمذي (١٦٧٨) ابن ماجه (٢٧٩٦)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احزاب (کفار کے گروہوں) کے خلاف دعائے ضرر کی: "اے اللہ! اے کتاب کے نازل کرنے والے! اے بسرعت حساب لینے والے! احزاب کو شکست دے، اے اللہ! ان کو شکست دے اور ان کو متزلزل کر۔

٤٥١٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ هَازِمَ الأَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ.

سابقہ حوالہ (٤٥١٨)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (احزاب کے خلاف) دعائے ضرر کی یہ حدیث حسب سابق ہے البتہ اس میں "اے احزاب کو شکست دینے والے" ہے اور "اللھم" نہیں ہے۔

٤٥٢٠ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ مُجْرِيَ السَّحَابِ. سابقہ حوالہ (٤٥١٨)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی اس میں "بادلوں کے چلانے والے" کا اضافہ ہے۔

٤٥٢١ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ لاَ تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٣٥٠)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنگ احد کے دن فرما رہے تھے "اے اللہ! اگر تو چاہے تو زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی"۔

٨- بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

٤٥٢٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالاَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. البخاری (٣٠١٤) ابوداؤد (٢٦٦٨) الترمذی (١٥٦٩)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی جہاد میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل کو برا گردانا۔

٤٥٢٣ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

البخاری (٣٠١٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کسی جہاد میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرما دیا۔

٩- بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ

شب خون میں بلا قصد عورتوں اور بچوں کے مارے جانے کا جواز

٤٥٢٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الذَّرَارِيِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اگر شب خون مارتے وقت مشرکوں کے بچے اور عورتیں مارے جائیں (تو کیا حکم ہے؟) آپ نے

مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ. البخاری (٣٠١٢) ابوداؤد (٢٦٧٢) الترمذی (١٥٧٠) ابن ماجہ (٢٨٣٩)

فرمایا: وہ انہیں میں سے ہیں۔

٤٥٢٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ. سابقہ حوالہ (٤٥٢٤)

حضرت صعب بن جثامہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شب خون مارتے وقت ہمارے ہاتھوں مشرکین کے بچے بھی مارے جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی انہیں میں سے ہیں۔

٤٥٢٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ لَوْ أَنَّ خَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ. سابقہ حوالہ (٤٥٢٤)

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اگر فوج کا کوئی دستہ شب خون مارے اور مشرکین کے بچے بھی مارے جائیں تو؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی اپنے آباء (یعنی مشرکین) میں سے ہیں۔

١٠ - بَابُ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيقِهَا

کفار کے درختوں کو کاٹنے اور جلانے کا جواز

٤٥٢٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ فِي حَدِيثِهِمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ. البخاری (٤٠٣١-٤٨٨٤) ابوداؤد (٢٦١٥) الترمذی (١٥٥٢- ٣٣٠٢) ابن ماجہ (٢٨٤٤)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نخلستان بویرہ میں بنو نضیر کے درخت جلوا دیے، کٹوا دیے، قتیبہ اور ابن رمح کی روایت میں یہ زیادہ ہے: پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) "جن درختوں کو تم نے کاٹا یا انہیں ان کی جڑوں پر کھڑا ہوا چھوڑ دیا یہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے تھا تاکہ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو رسوا کرے"۔

٤٥٢٨ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے درخت کٹوا کر جلوا دیے حضرت حسان نے اس موقع پر ایک شعر کہا: (ترجمہ) "بنی لؤی کے سرداروں کے نزدیک بویرہ میں آگ لگا دینا معمولی بات ہے" اور اسی واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) "جن درختوں کو تم نے کاٹا یا انہیں ان کی جڑوں پر کھڑا ہوا چھوڑ

وبين ذلك نزلت ما قطعتم من لينة أو تركتموها قائمة على أصولها الآية. بخاري (۳۰۲۱)

دیا سو وہ اللہ کی اجازت سے تھا"۔

۴۵۲۹ - وحدثنا سهل بن عثمان أخبرنا عقبة بن خالد السكوني عن عبيد الله عن نافع عن عبد الله بن عمر قال حرق رسول الله ﷺ نخل بني النضير. ابن ماجه (۲۸۴۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے درخت جلوا دیے۔

۱۱ - باب تحليل الغنائم لهذه الأمة خاصة

مال غنیمت حلال ہونے کی اس امت کے ساتھ خصوصیت

۴۵۳۰ - وحدثنا أبو كريب محمد بن العلاء حدثنا ابن المبارك عن معمر ح وحدثنا محمد بن رافع واللفظ له حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا أبو هريرة عن رسول الله ﷺ فذكر أحاديث منها وقال رسول الله ﷺ غزا نبي من الأنبياء فقال لقومه لا يتبعني رجل قد ملك بضع امرأة وهو يريد أن يبني بها ولما يبن ولا آخر قد بنى بنيانا ولما يرفع سقفها ولا آخر قد اشترى غنما أو خلفات وهو منتظر ولادها قال فغزا فأدنى للقرية حين صلاة العصر أو قريبا من ذلك فقال للشمس أنت مأمورة وأنا مأمور اللهم احبسها علي شيئا فحبست عليه حتى فتح الله عليه قال فجمعوا ما غنموا فأقبلت النار لتأكله فأبت أن تطعمه فقال فيكم غلولا فليبايعني من كل قبيلة رجل فبايعوه فلصقت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فلتبايعني قبيلتك فبايعته قال فلصقت بيد رجلين أو ثلاثة فقال فيكم الغلول أنتم غللتم قال فأخرجوا له مثل رأس بقرة من ذهب قال فوضعوه في المال وهو بالصعيد فأقبلت النار فأكلته فلم تحل الغنائم لأحد من قبلنا ذلك بأن الله تبارك وتعالى رأى ضعفنا وعجزنا فطيبها لنا. بخاري (۳۱۲۴-۵۱۵۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء (سابقین) میں سے ایک نبی نے جہاد کیا اور اپنی قوم سے یہ کہا کہ جس شخص نے ابھی نکاح کیا ہو اور اس نے ہنوز شب زفاف نہ گزاری ہو اور وہ یہ عمل کرنا چاہتا ہو وہ میرے ساتھ نہ جائے اور نہ وہ شخص جائے جس نے مکان بنایا ہو اور اس نے ہنوز چھت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جائے جس نے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے بچہ دینے کا منتظر ہو، پھر اس نبی (علیہ السلام) نے جہاد کیا اور عصر کی نماز کے وقت یا اس کے قریب وہ ایک دیہات میں پہنچے تو انہوں نے سورج سے کہا: تم بھی حکم الٰہی کے ماتحت ہو اور میں بھی حکم الٰہی کے تابع ہوں "اے اللہ! اس سورج کو تھوڑی دیر میری خاطر روک دے" پھر سورج روک دیا گیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطا کی، آپ نے فرمایا: پھر انہوں نے مال غنیمت جمع کیا پھر اس مال کو کھانے کے لیے ایک آگ آئی لیکن اس نے مال کو نہ کھایا، اس نبی نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص نے خیانت کی ہے، سو ہر قبیلہ کا ایک شخص مجھ سے بیعت کرے، پھر سب نے بیعت کی اور ایک شخص کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چپٹ گیا۔ نبی نے فرمایا: خیانت کرنے والا تمہارے قبیلہ میں ہے لہٰذا اب تمہارا پورا قبیلہ میری بیعت کرے، انہوں نے بیعت کی، آپ نے فرمایا: پھر دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے چپٹ گیا، نبی نے فرمایا: تمہارے اندر خیانت ہے بالآخر وہ گائے کے سر کے برابر سونا

نکال کر لائے، نبی نے فرمایا: اس کو مال غنیمت میں اونچی جگہ پر رکھ دو پھر آگ نے آ کر اس مال کو کھا لیا، (آپ نے فرمایا:) سو ہم سے پہلے کسی کے لیے بھی مال غنیمت حلال نہیں تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ہمارا ضعف اور عجز دیکھا تو ہمارے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا۔

۱۲- بَابُ الْأَنْفَالِ

غنیمت کا بیان

۴۵۳۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمُسِ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ هَبْ لِي هَذَا فَأَبَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ. مسلم (۶۱۸۸، ۶۱۸۹) ابوداود (۲۷۴۰) الترمذی (۳۰۷۹، ۳۱۸۹)

مصعب بن سعد اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے مال خمس میں سے ایک تلوار نکالی اور اس کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: مجھے یہ تلوار ہبہ کر دیجئے، آپ نے اس سے انکار فرمایا، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) ”آپ سے یہ لوگ انفال کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہیے انفال اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں“۔

۴۵۳۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ أَصَبْتُ سَيْفًا فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفِّلْنِيهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَفِّلْنِيهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعْهُ فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفِّلْنِيهِ أَأُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ. سابقہ حوالہ (۴۵۳۱)

مصعب بن سعد کے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے متعلق چار آیات نازل ہوئیں، ایک مرتبہ میں نے ایک تلوار پائی میں اس کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے عنایت فرما دیں آپ نے فرمایا: اس کو رکھ دو پھر جب میں کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا: اس کو وہیں رکھ دو جہاں سے اٹھائی تھی، پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے دے دیجئے آپ نے فرمایا: اس کو رکھ دو، میں نے پھر کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! یہ مجھے دے دیجئے! کیا میں ان لوگوں کی طرح کیا جاؤں گا جن کا اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اس تلوار کو وہیں رکھ دو جہاں سے اس کو اٹھایا تھا، پھر یہ آیت نازل ہوئی: ”یہ لوگ آپ سے انفال کے متعلق دریافت کرتے ہیں، آپ کہیے انفال اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں“۔

۴۵۳۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَأَنَا فِيهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نجد کی جانب ایک سریہ (چھوٹا لشکر) بھیجا جس میں میں بھی تھا، انھیں وہاں مال غنیمت میں بہت سے اونٹ ملے، ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے

البخاری (۳۱۳۱-۳۱۳۲) ابوداؤد (۲۷۴۴)

اور ایک ایک اونٹ زائد ملا۔

٤٥٣٤ - وحدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث ح وحدثنا محمد بن رمح أخبرنا الليث عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ بعث سرية قبل نجد وفيهم ابن عمر وأن سهمانهم بلغت اثني عشر بعيرا ونفلوا سوى ذلك بعيرا فلم يغيره رسول الله ﷺ. ابوداؤد (۲۷۴۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی جانب ایک سریہ روانہ کیا اس میں ابن عمر بھی تھے، اس میں ان کے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور اس کے علاوہ ایک اونٹ زائد ملا، رسول اللہ ﷺ نے اس تقسیم میں کوئی تغیر اور تبدیل نہیں کیا۔

٤٥٣٥ - وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا علي بن مسهر وعبد الرحيم بن سليمان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال بعث رسول الله ﷺ سرية إلى نجد فخرجت فيها فأصبنا إبلا وغنما فبلغت سهماننا اثني عشر بعيرا اثني عشر بعيرا ونفلنا رسول الله ﷺ بعيرا بعيرا. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۰۳۲-۸۰۷۵)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نجد کی طرف ایک سریہ روانہ کیا' میں بھی اس کے ساتھ گیا' وہاں ہم کو بہت سے اونٹ اور بکریاں ملیں' ہمارے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک ایک اونٹ زائد دیا۔

٤٥٣٦ - وحدثنا زهير بن حرب ومحمد بن المثنى قالا حدثنا يحيى وهو القطان عن عبيد الله بهذا الإسناد.

ابوداؤد (۲۷۴۵)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٤٥٣٧ - وحدثناه أبو الربيع وأبو كامل قالا حدثنا حماد عن أيوب ح وحدثنا ابن المثنى حدثنا ابن أبي عدي عن ابن عون قال كتبت إلى نافع أسأله عن النفل فكتب إلي أن ابن عمر كان في سرية ح وحدثنا ابن رافع حدثنا عبد الرزاق أخبرنا ابن جريج أخبرني موسى ح وحدثنا هرون بن سعيد الأيلي حدثنا ابن وهب أخبرني أسامة بن زيد كلهم عن نافع بهذا الإسناد نحو حديثهم.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۷۴۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی تین اور سندیں بیان کیں۔

٤٥٣٨ - وحدثنا سريج بن يونس وعمرو الناقد واللفظ لسريج قالا حدثنا عبد الله بن رجاء عن يونس عن الزهري عن سالم عن أبيه قال نفلنا رسول الله ﷺ نفلا سوى نصيبنا من الخمس فأصابني شارف والشارف المسن الكبير. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۰۰۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مال غنیمت کے خمس میں سے جو ہمارا حصہ نکلا تھا، اس کے علاوہ بھی رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مال عطا فرمایا' میرے حصہ میں ایک "شارف" آیا اور شارف بڑی عمر کا اونٹ ہوتا ہے۔

٤٥٣٩ - وحدثنا هناد بن السري حدثنا ابن المبارك ح وحدثني حرملة بن يحيى أخبرنا ابن وهب كلاهما عن

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ کو مال غنیمت دیا' باقی حدیث

يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۰۰۵)

ابن رجاء کی روایت کی طرح ہے۔

۴۵۴۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كُلِّهِ.

بخاری (۳۱۳۵) ابوداؤد (۲۷۴۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سریہ کے بعض مجاہدین کو مال غنیمت میں سے ان کے حصہ کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ بھی کچھ عنایت فرماتے تھے اور پورے لشکر کے لیے خمس واجب تھا۔

۱۳- بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْقَتِيلِ

مقتول کے سلب پر قاتل کا استحقاق

۴۵۴۱- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ. بخاری (۲۱۰۰-۳۱۴۲-۴۳۲۱-۷۱۷۰)

ابوداؤد (۲۷۱۷) الترمذی (۱۵۶۲) ابن ماجہ (۲۸۳۷)

ابو محمد انصاری جو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھی تھے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور حدیث بیان کی۔

۴۵۴۲- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ. سابقہ حوالہ (۴۵۴۱)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی۔

۴۵۴۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ إِلَيْهِ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گئے، جب مقابلہ ہوا تو مسلمانوں نے ایک بار بھاگنے کے بعد پھر حملہ کیا، میں نے دیکھا کہ ایک مشرک ایک مسلمان پر چھایا ہوا ہے، میں گھوم کر اس کے پیچھے گیا اور اس کے شانہ پر تلوار ماری (جو زرہ کاٹ کر اندر چلی گئی) وہ میری طرف مڑا اور مجھ کو پکڑ کر اس طرح دبوچا کہ مجھے موت نظر آنے لگی پھر اس کو موت نے آلیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا، میں حضرت عمر بن الخطاب کے پاس گیا انھوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کا حکم! پھر لوگ پلٹ آئے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے، آپ نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو قتل کیا اور اس پر کوئی گواہ ہو تو اس مقتول سے چھینا ہوا مال اس قاتل کو ملے گا، حضرت ابو قتادہ

ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِيْ فَأَرْضِهِ مِنْ حَقِّهِ وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ لَا هَا اللّٰهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلٰى أَسَدٍ مِّنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَّسُوْلِهِ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَ فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَانِيْ قَالَ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ كَلَّا لَا يُعْطِيْهِ أُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعُ أَسَدًا مِّنْ أُسْدِ اللّٰهِ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ. سابقہ حوالہ (٤٥٤١)

کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا: میرا کون گواہ ہے؟ پھر آپ نے اسی طرح فرمایا، میں نے پھر کھڑے ہو کر کہا: میرا کون گواہ ہے؟ پھر میں بیٹھ گیا، آپ نے پھر تیسری بار فرمایا، میں پھر کھڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو قتادہ کیا بات ہے؟ میں نے آپ سے واقعہ بیان کیا، قوم میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! یہ سچ کہہ رہا ہے اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے اب آپ اس کو راضی کر دیں تاکہ یہ اپنے حق سے دستبردار ہو جائے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے کہا: نہیں خدا کی قسم! ہرگز نہیں! ایک اللہ کا شیر اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے اور وہ اپنا سلب (چھینا ہوا مال) تمہیں دے دے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر نے سچ کہا تم وہ مال ان کو دے دو، سو اس نے وہ مال مجھے دے دیا، میں نے وہ زرہ فروخت کر دی اور اس کی قیمت سے بنو سلمہ کے محلہ میں ایک باغ خرید لیا، یہ وہ سب سے پہلا مال تھا جس کو میں نے اسلام میں حاصل کیا، لیث کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر نے کہا: یہ نہیں ہو گا کہ حضور قریش کی ایک لومڑی کو یہ مال دیں اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو چھوڑ دیں اور لیث کی روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ پہلا مال تھا جس کو میں نے حاصل کیا۔

٤٥٤٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِيْ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوْتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِيْ جَهْلٍ يَزُوْلُ

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن میں صف میں کھڑا ہوا تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ انصار کے دو کم سن لڑکے کھڑے ہیں، میرے دل میں خیال آیا کہ کاش! میں طاقتور آدمیوں کے درمیان ہوتا، اتنے میں ان میں سے ایک لڑکے نے مجھے اشارہ کر کے کہا: اے چچا! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا: مجھے یہ پتا چلا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ لوں تو میں اس سے اس وقت تک جدا نہیں ہوں گا جب تک ہم میں سے وہ نہ مر جائے جس کی

في الناس فقلت ألا تريان هذا صاحبكما الذي تسألاني عنه قال فابتدراه فضرباه بسيفيهما حتى قتلاه ثم انصرفا إلى رسول الله ﷺ فأخبراه فقال أيكما قتله فقال كل واحد منهما أنا قتلته فقال هل مسحتما سيفيكما قالا لا فنظر في السيفين فقال كلاكما قتله وقضى بسلبه لمعاذ بن عمرو بن الجموح والرجلان معاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء.

بخاری(۳۱۴۱-۳۹۶۴-۳۹۸۸)

موت پہلے مقدر ہو چکی ہے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ مجھے اس کی باتوں پر تعجب ہوا، پھر دوسرے نے بھی اسی طرح کہا، ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ میری ابوجہل پر نظر پڑی، جو لوگوں میں گشت کر رہا تھا، میں نے کہا: کیا تم دیکھ نہیں رہے یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ یہ سنتے ہی وہ اس پر جھپٹے اور اپنی تلواروں سے اس پر وار کیا حتیٰ کہ ان دونوں نے اس کو قتل کر دیا، پھر ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کی خبر دی، آپ نے فرمایا: تم میں سے کس نے اس کو قتل کیا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے کہا: میں نے اس کو قتل کیا ہے، آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنی تلواروں سے خون پونچھ دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ نے ان کی تلواروں کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم دونوں نے اس کو قتل کیا ہے؟ اور یہ حکم دیا کہ اس کا سلب (چھینا ہوا سامان) معاذ بن عمرو بن جموح کو دیا جائے اور وہ دونوں معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے۔

۴۵۴۵- وحدثني أبو الطاهر أحمد بن عمرو بن سرح أخبرنا عبد الله بن وهب أخبرني معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير عن أبيه عن عوف بن مالك قال قتل رجل من حمير رجلا من العدو فأراد سلبه فمنعه خالد بن الوليد وكان واليا عليهم فأتى رسول الله ﷺ عوف بن مالك فأخبره فقال لخالد ما منعك أن تعطيه سلبه قال استكثرته يا رسول الله قال ادفعه إليه فمر خالد بعوف فجر بردائه ثم قال هل أنجزت لك ما ذكرت لك من رسول الله ﷺ فسمعه رسول الله ﷺ فاستغضب فقال لا تعطه يا خالد لا تعطه يا خالد هل أنتم تاركون لي أمرائي إنما مثلكم ومثلهم كمثل رجل استرعي إبلا أو غنما فرعاها ثم تحين سقيها فأوردها حوضا فشرعت فيه فشربت صفوه وتركت كدره فصفوه لكم وكدره عليهم. ابوداؤد(۲۷۱۹)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ حمیر کے ایک شخص نے دشمنوں کے ایک شخص کو قتل کر دیا اور اس کے سلب (چھینے ہوئے سامان) کو لینے کا ارادہ کیا، حضرت خالد بن ولید نے اس کو منع کیا کیونکہ وہ اس لشکر کے امیر تھے، حضرت عوف بن مالک نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر ان کی شکایت کی، رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد سے فرمایا: تم نے اس کو وہ سلب کیوں نہیں دیا؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس سلب کو بہت سمجھا، آپ نے فرمایا: وہ سلب اس کو دے دو، پھر حضرت خالد، حضرت عوف کے پاس سے گزرے تو انہوں نے حضرت خالد کی چادر کھینچی اور کہا: میں نے تم سے جو کچھ کہا تھا، کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے وہی پورا نہیں کرا لیا؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن لیا، آپ ناراض ہوئے اور فرمایا: اے خالد! (اب) اس کو مت دینا، اے خالد! اب اس کو مت دینا، کیا تم میرے (مقرر

کرو) امیروں (کی اطاعت) کو چھوڑنے والے ہو؟ میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے اونٹ اور بکریاں چرانے کے لیے لیں پھر ان کو چرایا، پھر ان کو پانی پلانے کا وقت آیا تو وہ ان کو حوض پر لے گیا، انہوں نے صاف صاف پانی پی لیا اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو کیا صاف چیزیں تمہارے لیے ہیں اور تلچھٹ امیروں کے لیے ہیں؟

٤٥٤٦ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ. سابقہ حوالہ (٤٥٤٥)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو لوگ حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ غزوہ موتہ میں گئے تھے ان کے ساتھ میں بھی گیا تھا اور یمن سے بھی مجھ کو مدد پہنچی اس کے بعد حسب سابق حدیث بیان کی البتہ اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت عوف نے کہا: اے خالد! تم کو علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قاتل کو (مقتول کا) سلب دلوایا ہے؟ حضرت خالد نے کہا: کیوں نہیں میرے خیال میں یہ زیادہ ہے۔

٤٥٤٧ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ. ابوداؤد (٢٦٥٤)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ قبیلہ ہوازن کے خلاف جہاد کرنے گئے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کا ناشتہ کر رہے تھے اس اثناء میں سرخ اونٹ پر سوار ایک شخص آیا اس نے اونٹ کو بٹھایا پھر اس نے اپنی کمر سے ایک تسمہ نکال کر اس کے ساتھ اونٹ کو باندھ دیا اور لوگوں کے ساتھ ناشتہ کرنے لگا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا، ہم میں کچھ لوگ کمزور تھے، کچھ سواریوں سے خالی تھے اور کچھ پیدل تھے، اتنے میں وہ تیزی سے دوڑا اور اپنے اونٹ کے پاس آیا، اس کا تسمہ کھول کر اس کو بٹھایا اور اس پر سوار ہو گیا، اس نے اونٹ کو دوڑایا اور اونٹ اس کو لے کر دوڑا، ایک شخص نے خاکی رنگ کی اونٹنی پر اس کا تعاقب کیا، سلمہ کہتے ہیں کہ میں بھی اس کے پیچھے دوڑتا ہوا چلا گیا، پہلے میں اونٹنی کی سرین کے پاس تھا پھر میں اور آگے بڑھا حتیٰ کہ اونٹ کی سرین کے پاس پہنچ گیا، پھر میں نے آگے بڑھ کر اونٹ کی نکیل پکڑ لی۔ میں نے اس اونٹ کو بٹھایا، جونہی اس اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے تلوار سے آدمی کے سر پر ایک وار

کیا وہ آدمی گر پڑا پھر میں اس آدمی کے ہتھیار اور کجاوے سمیت اس اونٹ کو لے آیا، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ مجھے سامنے سے آتے ہوئے ملے۔ آپ نے فرمایا: اس شخص کو کس نے قتل کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: سلمہ بن اکوع نے، آپ نے فرمایا: اس کا سارا سلب ابن اکوع کا ہے۔

١٤ - بَابُ التَّنْفِيلِ وَفِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْأُسَارَى

غنیمت سے زائد حصہ دینے اور قیدیوں کو مسلمانوں کا فدیہ بنانے کا بیان

٤٥٤٨ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبَى وَأَنْظُرُ إِلَى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ فَخَشِيتُ أَنْ يَسْبِقُونِي إِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَأَوُا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ وَفِيهِمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ أَدَمٍ قَالَ الْقَشْعُ النِّطَعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَا بَكْرٍ فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ لِلَّهِ أَبُوكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَفَدَى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا أُسِرُوا بِمَكَّةَ.

(أبوداود (٢٦٩٧) ابن ماجه (٢٨٤٦))

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے قبیلہ فزارہ کے ساتھ جہاد کیا، اس جہاد میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارا امیر بنایا تھا جب ہمارے اور پانی کے درمیان کچھ دیر کی مسافت رہ گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں حکم دیا ہم رات کے آخری حصہ میں اترے پھر ہر طرف سے حملہ کا حکم دیا، اور (ان کے) پانی پر پہنچے اور اس جگہ جس کو قتل کرنا تھا اس کو قتل کیا اور قید کیا، میں کفار کے ایک گروہ کو دیکھ رہا تھا جس میں کفار کے بچے اور عورتیں تھیں مجھے یہ خطرہ ہوا کہ وہ کہیں مجھ سے پہلے پہاڑ تک نہ پہنچ جائیں۔ میں نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان ایک تیر مارا جب انہوں نے تیر کو دیکھا تو وہ سب ٹھہر گئے، میں ان سب کو گھیر کر لے آیا، ان میں بنو فزارہ کی ایک عورت تھی جس نے چمڑے کی کھال کو منڈھ رکھا تھا اور اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی جو عرب کی حسین ترین دوشیزہ تھی، میں ان سب کو پکڑ کر حضرت ابوبکر کے پاس لے آیا، حضرت ابوبکر نے وہ لڑکی مجھ کو انعام میں دے دی، ہم مدینہ میں پہنچے ابھی میں نے اس لڑکی کے کپڑے اتارے بھی نہ تھے کہ میری رسول اللہ ﷺ سے بازار میں ملاقات ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اے سلمہ! یہ لڑکی مجھے ہبہ کر دو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم! یہ لڑکی مجھے بہت پسند ہے اور میں نے ابھی تک اس کا لباس نہیں اتارا ہے۔ اگلے دن میری پھر رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی، آپ نے مجھ سے فرمایا: اے سلمہ! یہ لڑکی مجھے ہبہ کر دو تمہارا باپ بہت اچھا تھا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ آپ کی

ہے، خدا کی قسم! میں نے اس کا لباس تک نہیں اتارا، رسول اللہ ﷺ نے وہ لڑکی اہل مکہ کو بھیج دی اور اس کے بدلہ میں مکہ کے کئی مسلمان قیدیوں کو چھڑا لیا۔

۱۵-بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ

فئے کا حکم

۴۵۴۹-وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ.

ابوداؤد(۳۰۳۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جس بستی میں جاؤ اور وہاں قیام کرو تو تمہارا حصہ اس بستی میں ہوگا۔ جو بستی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے (یعنی اس نے مسلمانوں سے جنگ کی) تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے اور باقی تمہارا ہے۔

۴۵۵۰-وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

بخاری(۲۹۰۴-۴۸۸۵)ابوداؤد(۲۹۶۵)الترمذی(۱۷۱۹)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو نضیر کے اموال ان اموال میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر لوٹا دیے تھے، مسلمانوں نے ان کے حصول کے لیے گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ، یہ اموال بالخصوص نبی ﷺ کے تصرف میں تھے، آپ ان اموال میں سے اپنے اہل کے لیے ایک سال کا خرچ نکال لیتے تھے اور جو مال باقی بچتا اس کو جہاد کی سواریوں اور ہتھیاروں کی تیاری پر خرچ کرتے تھے۔

۴۵۵۱-وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ(۴۵۵۰)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

۴۵۵۲-وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ مُفْضِيًا إِلَى رُمَالِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ

حضرت اوس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بلایا، میں دن چڑھنے کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ وہ گھر میں خالی تخت پر چمڑے کے ایک تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں، فرمانے لگے: اے مالک! تمہاری قوم کے کچھ لوگ جلدی جلدی آئے تھے، میں نے انہیں تھوڑی سی چیزیں دینے کا حکم دے دیا ہے، تم وہ چیزیں لے کر ان کے

بهذا عني قال خذه يا مال قال فجاءه يرفا فقال هل لك
يا أمير المؤمنين في عثمان وعبد الرحمن بن عوف
والزبير وسعد فقال عمر نعم فأذن لهم فدخلوا ثم جاءه
فقال هل لك في عباس وعلي قال نعم فأذن لهما فقال
عباس يا أمير المؤمنين اقض بيني وبين هذا الكاذب
الآثم الغادر الخائن فقال القوم أجل يا أمير المؤمنين
فاقض بينهم وأرحهم فقال مالك بن أوس يخيل إلي
أنهم قد كانوا قدموهم لذلك فقال عمر اتئدا أنشدكم
بالله الذي بإذنه تقوم السماء والأرض أتعلمون أن
رسول الله ﷺ قال لا نورث ما تركنا صدقة قالوا نعم ثم
أقبل على العباس وعلي فقال أنشدكما بالله الذي بإذنه
تقوم السماء والأرض أتعلمان أن رسول الله ﷺ قال لا
نورث ما تركناه صدقة قالا نعم فقال عمر إن الله جل
وعز كان خص رسوله ﷺ بخاصة لم يخصص بها أحدا
غيره قال ما أفاء الله على رسوله من أهل القرى فلله
وللرسول ما أدري هل قرأ الآية التي قبلها أم لا قال فقسم
رسول الله ﷺ بينكم أموال بني النضير فوالله ما استأثر
عليكم ولا أخذها دونكم حتى بقي هذا المال فكان
رسول الله ﷺ يأخذ منه نفقة سنة ثم يجعل ما بقي أسوة
المال ثم قال أنشدكم بالله الذي بإذنه تقوم السماء
والأرض أتعلمون ذلك قالوا نعم ثم نشد عباسا وعليا
بمثل ما نشد به القوم أتعلمان ذلك قالا نعم قال فلما
توفي رسول الله ﷺ قال أبو بكر أنا ولي رسول الله ﷺ
فجئتما تطلب ميراثك من ابن أخيك ويطلب هذا
ميراث امرأته من أبيها فقال أبو بكر قال رسول الله ﷺ
ما نورث ما تركنا صدقة فرأيتماه كاذبا آثما غادرا خائنا
والله يعلم إنه لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفي أبو
بكر وأنا ولي رسول الله ﷺ وولي أبي بكر فرأيتماني
كاذبا آثما غادرا خائنا والله يعلم إني لصادق بار راشد
تابع للحق فوليتها ثم جئتني أنت وهذا وأنتما

درمیان تقسیم کر دو۔ میں نے کہا: آپ میرے علاوہ کسی اور کے
ذمہ یہ کام لگا دیتے تو اچھا تھا، حضرت عمر نے فرمایا: اے مالک!
تم یہ چیزیں لے لو۔ اتنے میں (ان کا غلام) یرفاء اندر آیا اور
کہنے لگا: حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت
زبیر اور حضرت سعد کے متعلق کیا حکم ہے؟ (یعنی وہ اندر آنے
کی اجازت چاہتے ہیں) حضرت عمر نے کہا: اچھا اور انہیں
اندر آنے کی اجازت دے دی اور وہ اندر آگئے پھر یرفا آئے
اور کہا: حضرت علی اور حضرت عباس کے بارے میں کیا حکم
ہے؟ حضرت عمر نے کہا: اچھا اور ان کو بھی اجازت دے دی،
حضرت عباس نے کہا: اے امیر المومنین! میرے اور اس
جھوٹے، خطا کار، عہد شکن اور خائن کے درمیان فیصلہ کر دیجئے،
باقی صحابہ نے بھی کہا: ہاں اے امیر المومنین! ان کے درمیان
فیصلہ کر دیجئے اور ان کو راحت دلا دیجئے، حضرت مالک بن اوس
نے کہا: میرا خیال تھا کہ ان دونوں نے ان صحابہ کو اسی لیے پہلے
بھیجا تھا، حضرت عمر نے کہا: ٹھہر جاؤ، میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں
جس کے اذن سے آسمان اور زمین قائم ہیں، کیا تمہیں علم ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ہمارا وارث نہیں بنایا جائے
گا، ہم نے جو کچھ بھی چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے، انہوں نے
کہا: ہاں! پھر حضرت عمر، حضرت عباس اور حضرت علی کی طرف
متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم دونوں کو اس ذات کی قسم دیتا ہوں
جس کے اذن سے آسمان اور زمین قائم ہیں، کیا تم دونوں یہ
جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ ہمارا وارث نہیں
بنایا جائے گا ہم نے جو کچھ چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے، ان دونوں
نے کہا: ہاں! حضرت عمر نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے
رسول اللہ ﷺ کو ایک چیز کے ساتھ خاص کیا تھا جس کے
ساتھ کسی اور کو خاص نہیں کیا تھا، یہ بستیوں کے وہ اموال ہیں
جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر لوٹا دیے تھے یہ اموال اللہ
اور اس کے رسول کے لیے ہیں (یعنی اموال فئے) راوی
کہتے ہیں: مجھے علم نہیں کہ انہوں نے اس سے پہلے والی آیت
پڑھی تھی یا نہیں، پھر حضرت عمر نے فرمایا: رسول اللہ

جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ أَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذْتُمَاهَا بِذَلِكَ قَالَ أَكَذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللَّهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ.

البخاري (٣٠٩٤-٤٠٣٣-٥٣٥٨-٦٧٢٨-٧٣٠٥)
ابوداود (٢٩٦٣-٢٩٦٤) الترمذي (١٦١٠) النسائي (٤١٥٩)

ﷺ نے تمہارے درمیان بنو نضیر کے اموال تقسیم کر دیے، تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان اموال کو اپنے ساتھ خاص نہیں کیا اور نہ تمہیں چھوڑ کر ان اموال کو خود رکھا، حتی کہ یہ مال باقی رہ گیا، رسول اللہ ﷺ اس مال سے ایک سال کا خرچ لے لیتے تھے، باقی جو بچتا وہ بیت المال میں رکھ لیتے، حضرت عمر نے پھر فرمایا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے اذن سے آسمان اور زمین قائم ہیں! کیا تم کو اس کا علم ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! پھر حضرت عمر نے حضرت عباس اور حضرت علی کو بھی وہی قسم دی جو باقی صحابہ کو دی تھی اور کہا: کیا تم کو اس کا علم ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضرت عمر نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت ابوبکر نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں؛ پھر تم دونوں آئے، تم اپنے بھتیجے کی میراث سے طلب کرتے تھے اور یہ اپنی زوجہ کے لیے ان کے والد کی میراث سے طلب کرتے تھے تو حضرت ابوبکر نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم کسی کو وارث نہیں بناتے، ہم نے جو کچھ بھی چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔ سو تم دونوں نے حضرت ابوبکر کو جھوٹا، گنہ گار، عہد شکن اور خائن گمان کیا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ حضرت ابوبکر سچے، نیک، ہدایت یافتہ اور حق کی پیروی کرنے والے ہیں، پھر حضرت ابوبکر فوت ہو گئے اور میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر کا خلیفہ بنایا گیا، پس تم دونوں نے مجھے بھی جھوٹا، گنہ گار، عہد شکن اور خائن گمان کیا (یعنی میرے ساتھ وہ سلوک کیا جو جھوٹے اور خائن کے ساتھ کرتے ہیں) اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں سچا، نیک، ہدایت یافتہ اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، پھر میں ان اموال کا ولی بنایا گیا، پھر تم اور یہ میرے پاس آئے درآں حالیکہ تم دونوں کی رائے متفق تھی، تم دونوں نے کہا: ان اموال کی نگہداشت ہمارے سپرد کر دیجئے، میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں یہ اموال اس شرط کے ساتھ تمہارے سپرد کر دیتا ہوں کہ تم ان اموال میں اسی طرح تصرف کرو گے جس طرح ان اموال میں رسول اللہ ﷺ تصرف کرتے تھے، تم دونوں نے اس کا اقرار کیا، حضرت

عمر نے کہا: کیا اسی طرح معاہدہ ہوا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضرت عمر نے کہا: اب پھر تم دونوں میرے پاس آئے ہو کہ میں تم دونوں کے درمیان فیصلہ کردوں نہیں خدا کی قسم! قیامت تک میں تمہارے درمیان اس کے سوا کوئی اور فیصلہ نہیں کروں گا اگر تم ان اموال کا انتظام کرنے سے عاجز ہوگئے ہو تو پھر یہ مجھے واپس کر دو۔

٤٥٥٣- وحدثنا إسحاق بن إبراهيم ومحمد بن رافع وعبد بن حميد قال ابن رافع حدثنا وقال الآخران أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن مالك بن أوس بن الحدثان قال أرسل إلي عمر بن الخطاب فقال إنه قد حضر أهل أبيات من قومك بنحو حديث مالك غير أن فيه فكان ينفق على أهله منه سنة وربما قال معمر يحبس قوت أهله منه سنة ثم يجعل ما بقي منه مجعل مال الله عز وجل۔ سابقہ حوالہ (٤٥٥٢)

حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بلایا اور فرمایا تمہاری قوم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان اموال میں سے اپنے اہل وعیال کے لیے ایک سال کا خرچ نکالتے تھے اور معمر کی روایت میں ہے کہ ان اموال میں سے اپنے اہل کے لیے ایک سال کی خوراک رکھتے تھے اور باقی مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کے لیے رکھ لیتے تھے۔

١٦- باب قول النبي ﷺ لا نورث ما تركنا فهو صدقة

ارشادِ نبوی کہ ہم کسی کو وارث نہیں بناتے' انبیاء کرام علیہم السلام کا ترکہ صدقہ ہوتا ہے اس میں وراثت جاری نہیں ہوتی

٤٥٥٤- وحدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مالك عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أنها قالت إن أزواج النبي ﷺ حين توفي رسول الله ﷺ أردن أن يبعثن عثمان بن عفان إلى أبي بكر فيسألنه ميراثهن من النبي ﷺ قالت عائشة لهن أليس قد قال رسول الله ﷺ لا نورث ما تركنا فهو صدقة۔

البخاری(٦٧٣٠-٤٠٣٤) ابوداؤد(٢٩٧٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوگئے تو نبی ﷺ کی ازواج نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر کے پاس بھیج کر ان سے نبی ﷺ کی میراث میں سے اپنا حصہ طلب کریں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: ان کے لیے یہ سوال جائز نہیں ہے، کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ہمارا وارث نہیں بنایا جائے گا ہم نے جو کچھ بھی چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔

٤٥٥٥- وحدثني محمد بن رافع أخبرنا حجين حدثنا ليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة أنها أخبرته أن فاطمة بنت رسول الله ﷺ أرسلت إلى أبي بكر الصديق تسأله ميراثها من رسول

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کسی کو بھیج کر یہ سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ

اللّٰہِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هَذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللّٰہِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وِجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْأَشْهُرَ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللّٰہِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي إِنِّي وَاللّٰہِ لَآتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللّٰہُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰہُ إِلَيْكَ وَلَكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ فَإِنِّي لَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى

اور فدک میں جو مال فئے دیا ہے اور خیبر کے خمس میں سے جو مال بچا ہے اس کی میراث میں سے میرا حصہ دیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم کسی کو وارث نہیں بناتے ہم نے جو کچھ چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے، البتہ محمد ﷺ کی آل اس مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا، رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جس طرح وہ مال خرچ ہوتا تھا اس میں کوئی تغیر نہیں ہوگا اور میں ان اموال میں اسی طرح تصرف کرتا رہوں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ ان میں تصرف کرتے تھے، سو حضرت ابوبکر نے حضرت فاطمہ کو (بطور میراث) کچھ دینے سے انکار کیا، حضرت فاطمہ کو اس وجہ سے حضرت ابوبکر پر غصہ آیا اور انہوں نے حضرت ابوبکر سے (ملنا جلنا) چھوڑ دیا، وہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں اور تادم مرگ حضرت ابوبکر سے بات نہیں کی۔ جب حضرت فاطمہ فوت ہو گئیں تو حضرت علی بن ابی طالب نے رات میں ان کو دفن کر دیا اور حضرت ابوبکر کو اس کی خبر نہیں دی، حضرت فاطمہ کی زندگی میں لوگوں کا حضرت علی کی طرف کچھ میلان تھا، حضرت فاطمہ کے فوت ہونے کے بعد حضرت علی نے لوگوں کے رویہ میں کچھ تبدیلی محسوس کی تو انہوں نے حضرت ابوبکر سے صلح اور بیعت کرنا چاہی اس عرصہ میں انہوں نے حضرت ابوبکر سے بیعت نہیں کی تھی، انہوں نے حضرت ابوبکر کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ ہمارے پاس آئیں اور آپ کے ساتھ ہمارے ہاں اور کوئی نہ آئے کیونکہ وہ حضرت عمر بن الخطاب کا آنا ناپسند کرتے تھے، حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کو مشورہ دیا، بخدا! آپ ان کے ہاں تنہا نہ جائیں، حضرت ابوبکر نے یہ کہا: مجھے یہ توقع نہیں ہے کہ وہ میرے ساتھ کوئی ناگوار سلوک کریں، خدا کی قسم! میں ان کے ہاں ضرور جاؤں گا، حضرت ابوبکر ان کے ہاں گئے، حضرت علی بن ابی طالب نے کلمہ شہادت پڑھا اور کہا: اے ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت کو پہچانتے ہیں اور اللہ نے جو آپ کو مرتبہ عطا کیا ہے اس سے واقف ہیں اور جو خلافت اللہ نے

الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا بِهِ فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ. البخاري (٣٧١١-٣٧١٢-٤٠٣٥-٤٠٣٦-٤٢٤٠-٤٢٤١-٦٧٢٥-٦٧٢٦) ابوداود (٢٩٦٨-٢٩٦٩-٢٩٧٠) النسائي (٤١٥٢)

آپ کو دی ہے اس کو آپ سے چھیننے میں رغبت نہیں رکھتے لیکن آپ نے خود ہی یہ حکومت حاصل کر لی (یعنی ہم سے مشورہ نہیں لیا) حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی بناء پر اس (مشورہ) میں اپنا حق سمجھتے تھے، پھر وہ اس مسئلہ میں حضرت ابوبکر سے مسلسل گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت ابوبکر کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے، پھر حضرت ابوبکر نے کہا: خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں سے حسن سلوک کرنا مجھے اپنے قرابت داروں سے زیادہ عزیز ہے اور جن اموال کی وجہ سے میرے اور تمہارے درمیان اختلاف ہوا ہے میں نے ان میں کسی حق کو ترک نہیں کیا اور رسول اللہ ﷺ ان اموال کو جہاں جہاں صرف کرتے تھے میں نے ان میں کوئی کمی نہیں کی، حضرت علی نے حضرت ابوبکر سے کہا: آج سہ پہر کے وقت ہم آپ سے بیعت کریں گے اور جب حضرت ابوبکر ظہر کی نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابوبکر منبر پر چڑھے کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت علی کا معاملہ بیان کیا اور بیعت میں ان کی تاخیر کرنے کا عذر بیان کیا جو حضرت علی نے بیان کیا تھا پھر استغفار کیا (اور منبر سے اتر آئے) پھر حضرت علی نے کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت ابوبکر کے حق کی عظمت کو بیان کیا اور یہ بتلایا کہ انہوں نے جو تاخیر کی اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ حضرت ابوبکر کے خلاف خلافت میں کچھ رغبت رکھتے تھے اور نہ وہ حضرت ابوبکر کی فضیلت کا انکار کرتے تھے لیکن ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس حکومت (کے مشورہ) میں ہمارا بھی کچھ حصہ ہے اور ہم سے مشورہ لیے بغیر یہ حکومت بنائی گئی اس وجہ سے ہمارے دلوں کو رنج پہنچا۔ مسلمان اس بیان سے خوش ہوئے اور کہا: آپ نے ٹھیک فرمایا اور جب حضرت علی نے اس معروف راستہ کو اختیار کر لیا تو لوگ ان کی طرف پھر مائل ہو گئے۔

٤٥٥٦ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور رسول اللہ ﷺ کی میراث سے اپنا حصہ طلب کرنے لگے، وہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر کے حصہ

مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا إِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ.

سابقہ حوالہ (٤٥٥٥)

میں سے مطالبہ کر رہے تھے، حضرت ابوبکر نے ان سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے، اس کے بعد حسب سابق حدیث بیان کی البتہ اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علی کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر کے حق کی عظمت ان کی فضیلت اور دین میں ان کی سبقت بیان کی پھر حضرت ابوبکر کے پاس جا کر ان کی بیعت کی پھر مسلمان حضرت علی کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: آپ نے صحیح اور مناسب کام کیا اور جب حضرت علی نے اس نیک کام کو اپنا لیا تو لوگ ان کے قریب ہو گئے۔

٤٥٥٧ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ. سابقہ حوالہ (٤٥٥٥)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیدتنا فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سوال کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اس ترکہ سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے بطور فیٔ دیا تھا ان کی میراث تقسیم کریں، حضرت ابوبکر نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے "ہمارا وارث نہیں بنایا جائے گا، ہمارا تمام ترکہ صدقہ ہے" رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت فاطمہ چھ ماہ زندہ رہیں اور حضرت فاطمہ رسول اللہ ﷺ کے اس ترکہ سے اپنے حصے کا سوال کرتی رہیں جو آپ کو فدک، خیبر اور مدینہ کے صدقات سے حاصل تھا، حضرت ابوبکر نے ان کو دینے سے انکار کیا اور کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے کیے ہوئے کاموں میں سے کسی کو ترک نہیں کروں گا، مجھے یہ خدشہ ہے کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کے کیے ہوئے کسی کام کو ترک کیا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا، رہے مدینہ کے صدقات تو حضرت عمر نے وہ حضرت علی اور حضرت عباس کی تولیت میں دے دیے، سو ان پر حضرت علی غالب آ گئے اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر نے اپنی تولیت میں رکھا اور کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ اپنے حقوق اور ریاست کی ضروریات میں خرچ کرتے تھے اور یہ اس شخص کی تولیت (زیر انتظام) میں رہیں گے جو مسلمانوں کا خلیفہ ہوگا سو آج تک ان کے ساتھ یہی معمول ہے۔

٤٥٥٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَؤُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ.

البخاری (٦٧٢٩-٣٠٩٦-٢٧٧٦) ابوداود (٢٩٧٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ترکہ میں سے میرے وارث ایک دینار بھی نہیں خرچ کر سکتے، میری ازواج اور میرے عامل کے خرچ کے بعد جو کچھ باقی بچے گا وہ صدقہ ہے۔

٤٥٥٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٧١٤)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٤٥٦٠ - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٩٦٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہمارا وارث نہیں بنایا جائے گا ہم نے جو کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہے۔

١٧ - بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِينَ

مجاہدین میں مال غنیمت تقسیم کرنے کا طریقہ

٤٥٦١ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا. الترمذی (١٥٥٤-١٥٥٤م)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کو مال غنیمت سے دو حصے دیے اور آدمی کو ایک حصہ دیا۔

٤٥٦٢ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفَلِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٩٩٧)

امام مسلم نے ایک اور سند سے اس حدیث کا ذکر کیا ہے اس میں غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

١٨ - بَابُ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ

غزوہ بدر میں فرشتوں کی امداد اور غنیمت کے مباح ہونے کا بیان

٤٥٦٣ - وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: غزوہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے ساتھ تین سو انیس مرد تھے، رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہاتھ اٹھا کر با آواز بلند اپنے رب سے یہ دعا کی: اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ

ابن عباس قال حدثني عمر بن الخطاب قال لما كان يوم بدر نظر رسول الله ﷺ إلى المشركين وهم ألف وأصحابه ثلاثمائة وتسعة عشر رجلا فاستقبل نبي الله ﷺ القبلة ثم مد يديه فجعل يهتف بربه اللهم أنجز لي ما وعدتني اللهم آت ما وعدتني اللهم إن تهلك هذه العصابة من أهل الإسلام لا تعبد في الأرض فما زال يهتف بربه مادا يديه مستقبل القبلة حتى سقط رداؤه عن منكبيه فأتاه أبو بكر فأخذ رداءه فألقاه على منكبيه ثم التزمه من ورائه وقال يا نبي الله كفاك مناشدتك ربك فإنه سينجز لك ما وعدك فأنزل الله عز وجل ﴿إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة مردفين﴾ فأمده الله بالملائكة قال أبو زميل فحدثني ابن عباس قال بينما رجل من المسلمين يومئذ يشتد في أثر رجل من المشركين أمامه إذ سمع ضربة بالسوط فوقه وصوت الفارس يقول أقدم حيزوم فنظر إلى المشرك أمامه فخر مستلقيا فنظر إليه فإذا هو قد خطم أنفه وشق وجهه كضربة السوط فاخضر ذلك أجمع فجاء الأنصاري فحدث بذلك رسول الله ﷺ فقال صدقت ذلك من مدد السماء الثالثة فقتلوا يومئذ سبعين وأسروا سبعين قال أبو زميل قال ابن عباس فلما أسروا الأسارى قال رسول الله ﷺ لأبي بكر وعمر ما ترون في هؤلاء الأسارى فقال أبو بكر يا نبي الله هم بنو العم والعشيرة وأرى أن تأخذ منهم فدية فتكون لنا قوة على الكفار فعسى الله أن يهديهم للإسلام فقال رسول الله ﷺ ما ترى يا ابن الخطاب قلت لا والله يا رسول الله ما أرى الذي رأى أبو بكر ولكني أرى أن تمكنا فنضرب أعناقهم فتمكن عليا من عقيل فيضرب عنقه وتمكني من فلان نسيبا لعمر فأضرب عنقه فإن هؤلاء أئمة الكفر وصناديدها فهوي رسول الله ﷺ ما قال أبو بكر ولم يهو ما قلت فلما كان

کیا ہے اس کو پورا فرما، اے اللہ! اہل اسلام کی یہ جماعت اگر ہلاک ہوگئی تو پھر روئے زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی آپ ہاتھ پھیلا کر بآواز بلند مسلسل دعا کرتے رہے حتیٰ کہ آپ کے شانوں سے چادر گر گئی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پاس آئے اور چادر پکڑ کر آپ کے کندھوں پر ڈالی اور پھر پیچھے سے آپ کے ساتھ لپٹ گئے اور کہنے لگے: یا نبی اللہ! اللہ سے آپ کی یہ دعا کافی ہے، آپ کا رب آپ سے کیے ہوئے وعدے کو عنقریب پورا فرمائے گا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی: (ترجمہ) "جب تم اپنے رب سے مدد طلب کر رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول فرمائی، میں تمہاری لگاتار ایک ہزار فرشتوں سے مدد فرماؤں گا" پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے آپ کی مدد فرمائی۔ ابوزمیل نے کہا کہ حضرت ابن عباس نے یہ حدیث بیان کی کہ اس روز ایک مسلمان ایک مشرک کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اس سے آگے تھا، اتنے میں اس نے اپنے اوپر سے ایک کوڑے کی آواز سنی اور ایک گھوڑے سوار کی آواز آئی جو کہہ رہا تھا "اے حیزوم! آگے بڑھ۔ (حیزوم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا)" پھر اچانک اس نے دیکھا کہ وہ مشرک اس کے سامنے چت گر پڑا، اس مسلمان نے اس مشرک کی طرف دیکھا تو اس کی ناک پر چوٹ تھی اور اس کا چہرہ اس طرح پھٹ گیا تھا جیسے کوڑا لگا ہو، اور اس کا پورا جسم نیلا پڑ گیا تھا، اس انصاری نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، یہ تیسرے آسمان سے مدد آئی تھی، اس دن مسلمانوں نے ستر مشرکوں کو قتل کیا اور ستر کو گرفتار کر لیا، ابوزمیل کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے کہا: جب مسلمانوں نے قیدیوں کو گرفتار کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے کہا: تمہارا ان قیدیوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت ابوبکر نے کہا: یا نبی اللہ! یہ ہمارے عم زاد اور ہمارے قبیلہ کے لوگ ہیں، میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے فدیہ لے لیں اس سے ہمیں کفار کے خلاف قوت حاصل ہوگی اور

مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا فَأَحَلَّ اللَّهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ.

ابوداؤد(٢٦٩٠)الترمذی(٣٠٨١)

شاید اللہ تعالیٰ انہیں اسلام کی ہدایت دے دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن الخطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: نہیں، بخدا یا رسول اللہ! میری وہ رائے نہیں ہے جو حضرت ابوبکر کی رائے ہے، لیکن میری رائے یہ ہے کہ آپ انہیں ہمارے حوالے کیجئے تاکہ ہم ان کی گردنیں اتار دیں، آپ عقیل کو حضرت علی کے حوالے کیجئے کہ وہ اس کی گردن اتار دیں اور میرا فلاں رشتہ دار میرے حوالے کریں کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ یہ لوگ کافروں کے بڑے اور ان کے سردار ہیں، رسول اللہ ﷺ کو حضرت ابوبکر کی رائے پسند آئی اور میری رائے پسند نہیں آئی، دوسرے دن جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے بتلایئے کہ آپ اور آپ کا صاحب کس وجہ سے رو رہے ہیں، اگر مجھے بھی رونا آیا تو میں روؤں گا اور اگر مجھے رونا نہ آیا تو میں آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے کی صورت بنالوں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس واقعہ کی وجہ سے رو رہا ہوں جو تمہارے ساتھیوں کے فدیہ لینے کی وجہ سے مجھ پر پیش آیا ہے، بلاشبہ مجھ پر ان لوگوں کا عذاب پیش کیا گیا جو اس درخت سے بھی زیادہ قریب تھا، وہ درخت نبی ﷺ کے قریب تھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) "کسی نبی کی شان کے یہ لائق نہیں ہے کہ وہ کفار کا زمین پر خون بہانے سے پہلے ان کو قیدی بنالے۔ سو تم کو جو مال غنیمت حاصل ہے اس کو کھاؤ، درآں حالیکہ یہ حلال اور طیب ہے" تک۔ پھر اللہ نے مسلمانوں کے لیے مال غنیمت حلال کردیا۔

١٩- بَابُ رَبْطِ الْأَسِيرِ وَحَبْسِهِ وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ

قیدیوں کو گرفتار کرنا اور ان کو احساناً رہا کرنے کا جواز

٤٥٦٤- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا، وہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو گرفتار کر کے لائے، اس کا نام ثمامہ بن

لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ أَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔ البخاری (۴۶۲-۴۶۹-۲۴۲۲-۲۴۲۳-۴۳۷۲) ابوداؤد (۲۶۷۹) النسائی (۱۸۹)

اثال تھا اور وہ اہل یمامہ کا سردار تھا، انہوں نے اس کو مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اے ثمامہ! تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اے محمد (ﷺ)! خیر ہے اگر آپ قتل کریں گے تو ایک طاقتور شخص کو قتل کریں گے اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایک شکر گزار شخص پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو آپ سوال کیجئے، آپ جو مال چاہیں گے آپ کو مل جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ اس کو چھوڑ کر چلے گئے، دوسرے دن پھر آپ نے فرمایا: اے ثمامہ! تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: وہی جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں، اگر آپ احسان کریں گے تو ایک شکر گزار پر احسان کریں گے اور اگر آپ قتل کریں گے تو ایک طاقتور شخص کو قتل کریں گے اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو آپ سوال کیجئے آپ جو مال چاہیں گے وہ آپ کو مل جائے گا، رسول اللہ ﷺ پھر اس کو چھوڑ کر چلے گئے، حتیٰ کہ اگلے روز پھر آپ نے فرمایا: اے ثمامہ! تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: میری وہی رائے ہے جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں اگر آپ احسان کریں گے تو ایک شکر گزار شخص پر احسان کریں گے اور اگر آپ قتل کریں گے تو ایک طاقتور شخص کو قتل کریں گے اور اگر آپ مال کا ارادہ کرتے ہیں تو آپ سوال کریں آپ جو مال چاہیں گے وہ آپ کو دیا جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثمامہ کو کھول دو، وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کے پاس گیا اور غسل کر کے مسجد میں داخل ہو گیا اور کہنے لگا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ اے محمد (ﷺ)! بخدا! پہلے میرے نزدیک روئے زمین پر آپ کے چہرے سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی چہرہ نہیں تھا اور اب آپ کا چہرہ انور مجھے تمام چہروں سے زیادہ محبوب ہے، بخدا! پہلے میرے نزدیک آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین ناپسندیدہ نہ تھا اور اب مجھے آپ کا دین تمام دینوں سے زیادہ محبوب ہے، بخدا! پہلے میرے نزدیک آپ کے شہر سے زیادہ کوئی شہر ناپسندیدہ نہ تھا اور اب آپ کا شہر مجھے تمام شہروں سے

زیادہ محبوب ہے، آپ کے سواروں نے مجھے گرفتار کر لیا اور آں حالیکہ میرا ارادہ عمرہ کرنے کا تھا اب آپ کا کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بشارت دی اور عمرہ کرنے کا حکم دیا جب وہ مکہ پہنچے تو کسی شخص نے ان سے کہا: کیا تم نے دین بدل لیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! لیکن میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آیا ہوں، اور سن لو خدا کی قسم! اب تمہارے پاس اس وقت تک یمامہ سے گندم کا کوئی دانہ نہیں پہنچے گا جب تک رسول اللہ ﷺ اس کی اجازت نہ دیں۔

٤٥٦٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ أَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٩٧٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف گھوڑے سواروں کی ایک جماعت بھیجی، وہ لوگ ایک شخص کو گرفتار کر کے لائے جس کا نام ثمامہ بن اثال حنفی تھا جو اہل یمامہ کا سردار تھا باقی حدیث سابق ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ اگر آپ "مجھے" قتل کریں گے تو ایک طاقتور شخص کو قتل کریں گے۔

٢٠- بَابُ إِجْلَاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْحِجَازِ

یہودیوں کو سرزمین حجاز سے نکال دینے کا بیان

٤٥٦٦- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ.

البخاري (٣١٦٧-٦٩٤٤-٧٣٤٨) ابوداؤد (٣٠٠٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس اثناء میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہودیوں کے پاس چلو، ہم آپ کے ساتھ اٹھ کر یہودیوں کے پاس گئے، رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر ان سے با آواز بلند فرمایا: اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ تم سلامت رہو گے، انہوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ نے تبلیغ کر دی، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں یہی چاہتا ہوں (کہ تم اعتراف کر لو) اسلام لے آؤ اور سلامت رہو، انہوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ نے تبلیغ کر دی ہے، رسول اللہ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: میں یہی چاہتا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ تم کو اس زمین سے نکال دوں لہٰذا تم میں سے جو شخص اپنے مال کو بیچنا چاہے

اس کو بیچ دے ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

٤٥٦٧- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ.

البخاری (٤٠٢٨) ابوداؤد (٣٠٠٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ کے یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی، رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کو جلا وطن کر دیا اور بنو قریظہ کو برقرار رکھا اور ان پر احسان فرمایا۔ اس کے بعد بنو قریظہ نے جنگ کی آپ نے ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو اور ان کے اموال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ البتہ ان میں سے بعض یہودی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا ملے آپ نے ان کو امن دے دیا اور وہ مشرف بہ اسلام ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے تمام یہودیوں کو جلا وطن کر دیا، ان میں بنو قینقاع حضرت عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنو حارثہ کے یہودی تھے اور ہر وہ یہودی تھا جو مدینہ میں رہتا تھا۔

٤٥٦٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَكْثَرُ وَأَتَمُّ.

سابقہ حوالہ (٤٥٦٧)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٢١- بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

جزیرہ عرب سے یہود اور نصاریٰ کو نکالنے کا بیان

٤٥٦٩- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَعَ إِلَّا مُسْلِمًا.

ابوداؤد (٣٠٣٠-٣٠٣١) الترمذی (١٦٠٦)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے ضرور نکال دوں گا اور سوا مسلمان کے وہاں کسی اور کو نہیں رہنے دوں گا۔

٤٥٧٠- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں اور بیان کی ہیں۔

عُبَيْدِ اللهِ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (٤٥٦٩)

٢٢- بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ إِنْزَالِ أَهْلِ الْحِصْنِ عَلَى حُكْمِ حَاكِمٍ عَدْلٍ أَهْلٍ لِلْحُكْمِ

عہد شکنی کرنے والوں کو قتل کرنے کا جواز اور اہل قلعہ کو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر قلعہ سے نکالنے کا جواز

٤٥٧١- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ. بخاری (٣٠٤٣-٣٨٠٤-٤١٢١-٦٢٦٢) ابوداؤد (٥٢١٥-٥٢١٦)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو قریظہ، حضرت سعد بن معاذ کے فیصلے پر قلعہ سے نکل آئے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد کو بلوایا، وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آپ کے پاس آئے جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے انصار سے کہا: اپنے سردار یا اپنے افضل کی طرف کھڑے ہو، پھر فرمایا: یہ لوگ تمہارے فیصلہ پر قلعہ سے نکلے ہیں، حضرت سعد بن معاذ نے کہا: ان میں سے جو لوگ لڑائی کے قابل ہیں ان کو قتل کر دیجئے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کر لیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور کبھی کہا: تم نے بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ ابن مثنیٰ نے یہ آخری جملہ ذکر نہیں کیا۔

٤٥٧٢- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ وَقَالَ مَرَّةً لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ. سابقہ حوالہ (٤٥٧١)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور کبھی فرمایا کہ تم نے بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

٤٥٧٣- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جنگ خندق کے دن حضرت سعد بن معاذ کو قریش کے ایک شخص نے تیر مارا، اس شخص کا نام ابن العرقہ تھا، یہ تیر آپ کے بازو کی ایک رگ میں لگا، رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگوا دیا اور وہیں قریب سے ان کی عیادت کرتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ جنگ خندق سے واپس لوٹے تو آپ نے ہتھیار اتار کر غسل کیا، اس وقت آپ کے پاس حضرت جبرائیل آئے درآں حالیکہ وہ اپنے سر سے

السِّلَاحَ وَالسَّلَّمَ مَا وَضَعْنَاهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَيْنَ فَأَشَارَ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحُكْمَ فِيهِمْ اِلٰى سَعْدٍ قَالَ فَاِنِّي اَحْكُمُ فِيهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ.

البخاري (۴۶۳- ۳۹۰۱- ۴۱۱۷- ۴۱۲۲) ابوداود (۳۱۰۱)
النسائي (۷۰۹)

غبار جھاڑ رہے تھے انہوں نے کہا: آپ نے ہتھیار اتار دیے؟ خدا! ہم نے ابھی ہتھیار نہیں اتارے، ان کی طرف روانہ ہوں، رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کہاں؟ تو انہوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے جنگ کی وہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ پر قلعہ سے نکل آئے رسول اللہ ﷺ نے ان کا فیصلہ حضرت سعد کی طرف مفوض کر دیا انہوں نے کہا: میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے جنگجو افراد کو قتل کیا جائے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو گرفتار کیا جائے اور ان کے اموال کو تقسیم کر دیا جائے۔

۴۵۷۴- وَحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ قَالَ اَبِي فَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. سابقہ حوالہ (۴۵۷۳)

ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت سعد سے) فرمایا: تم نے اللہ عز وجل کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

۴۵۷۵- وَحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنْ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَاَخْرَجُوهُ اللّٰهُمَّ فَاِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَاَبْقِنِي اُجَاهِدْهُمْ فِيكَ اللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ اِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَاْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا.

سابقہ حوالہ (۴۵۷۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سعد کا زخم بھرنے کے قریب تھا تو انہوں نے یہ دعا کی: اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کی اور آپ کو شہر سے نکالا مجھے تیری راہ میں ان کے خلاف جہاد کرنے سے کوئی چیز زیادہ عزیز نہیں ہے، اے اللہ! اگر قریش کے خلاف جنگ ابھی رہتی ہو تو مجھے ابھی زندہ رکھ تاکہ میں ان سے جہاد کر سکوں، کیونکہ میرا گمان یہ ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے سو اگر تو نے ہماری اور ان کی جنگ ختم کر دی ہے تو تو اس زخم کو جاری کر دے اور اسی میں میری موت واقع کر دے پس وہ زخم ہنسلی کے مقام سے بہنے لگا، مسجد میں ان کے ساتھ بنو غفار کا خیمہ تھا، وہ خون ان کی طرف بہہ کر آ رہا تھا وہ اس سے خوف زدہ ہو گئے اور کہنے لگے: اے خیمہ والو! یہ تمہاری طرف سے ہمارے پاس کیا چیز بہہ کر آ رہی ہے؟ پس دیکھا تو حضرت سعد کا زخم بہہ رہا تھا اور وہ اسی میں فوت ہو گئے۔

۴۵۷۶- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِي

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے، اس روایت میں یہ ہے کہ اسی رات سے زخم جاری ہو گیا اور مسلسل وہ خون بہتا رہا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئے اور حدیث میں یہ زیادہ ہے کہ شاعر

المدينة قال فلذلك حين يقول الشاعر۔

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ
لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
غَدَاةَ تَحَمَّلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ
تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا
وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَبُو حُبَابٍ
أَقِيمُوا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيرُوا
وَقَدْ كَانُوا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا
كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُورُ

مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٠٥٧)

نے اس موقع پر کہا۔

سنو اے سعد! سعد بن معاذ! قریظہ
اور بنو نضیر نے کیا کیا؟ اے سعد بن
معاذ تمہاری زندگی کی قسم! جس صبح کو
انہوں نے مصائب برداشت کیے
وہ بڑے صبر والی ہے۔ تم نے اپنی
ہانڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ہانڈی
گرم ہے اور ابل رہی ہے۔ نیک
شخص ابو حباب نے کہا: اے قینقاع!
ٹھہرو مت جاؤ۔ حالانکہ وہ اپنے شہر
میں وزن والے تھے۔ جیسا کہ
میطان پہاڑی کے پتھر وزنی ہیں۔

٢٣- بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ أَهَمِّ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ

٤٥٧٧- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَادَى فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ. البخاری (٩٤٦-٤١١٩)

جہاد میں سبقت اور اہم کام کی تقدیم کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم غزوہ احزاب سے واپس لوٹے تو رسول اللہ ﷺ نے ندا کی کہ بنو قریظہ میں پہنچنے سے پہلے کوئی شخص ظہر کی نماز نہ پڑھے، بعض صحابہ نے وقت ختم ہونے کے خوف سے بنو قریظہ پہنچنے سے پہلے نماز پڑھ لی اور دوسرے صحابہ نے کہا: ہم اسی جگہ نماز پڑھیں گے جہاں نماز پڑھنے کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے، خواہ نماز قضا ہو جائے، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو ملامت نہیں کی۔

٢٤- بَابُ رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِينَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ

٤٥٧٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أَعْطَوْهُمْ أَنْصَافَ ثِمَارِ

مہاجرین کا غنی ہونے کے بعد انصار کے عطایا کو لوٹانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو ان کے ہاتھ خالی تھے اور انصار کھیتوں اور زمینوں کے مالک تھے، جب انصار نے مہاجرین کو اپنی زمینیں دیں کہ وہ ہر سال پیداوار کا نصف انصار کو دے دیں اور باقی رکھ لیں اور زمینوں پر انصار کی جگہ کام

ثمار أموالهم كل عام ويكفونهم العمل والمؤنة وكانت أم أنس بن مالك وهي تدعى أم سليم وكانت أم عبد الله بن أبي طلحة كان أخا لأنس لأمه وكانت أعطت أم أنس رسول الله ﷺ عذاقا لها فأعطاها رسول الله ﷺ أم أيمن مولاته أم أسامة بن زيد قال ابن شهاب فأخبرني أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ لما فرغ من قتال أهل خيبر وانصرف إلى المدينة رد المهاجرون إلى الأنصار منائحهم التي كانوا منحوهم من ثمارهم قال فرد رسول الله ﷺ إلى أمي عذاقها وأعطى رسول الله ﷺ أم أيمن مكانهن من حائطه قال ابن شهاب وكان من شأن أم أيمن أم أسامة بن زيد أنها كانت وصيفة لعبد الله بن عبد المطلب وكانت من الحبشة فلما ولدت آمنة رسول الله ﷺ بعد ما توفي أبوه فكانت أم أيمن تحضنه حتى كبر رسول الله ﷺ فأعتقها ثم أنكحها زيد بن حارثة ثم توفيت بعد ما توفي رسول الله ﷺ بخمسة أشهر. البخاري (۲۶۳۰)

کریں۔ حضرت انس بن مالک کی والدہ جن کو ام سلیم کہا جاتا تھا، وہ حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ کی والدہ بھی تھیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کھجور کا درخت دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے وہ درخت اپنی آزاد کردہ باندی حضرت ام ایمن کو دے دیا جو حضرت اسامہ بن زید کی والدہ تھیں، ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے خبر دی کہ جب رسول اللہ ﷺ اہل خیبر سے جہاد کر کے مدینہ واپس لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے وہ عطایا واپس کر دیے جو انہوں نے پھلوں کی شکل میں ان کو دیے تھے، تب رسول اللہ ﷺ نے بھی میری والدہ کو ان کا کھجور کا درخت واپس کر دیا، اور حضرت ام ایمن کو رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کے عوض اپنے باغ سے ایک اور درخت دے دیا۔ ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ حضرت ام ایمن جو حضرت اسامہ بن زید کی والدہ تھیں، وہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی باندی تھیں اور حبشہ کی رہنے والی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنے والد گرامی کی وفات کے بعد حضرت آمنہ کے ہاں پیدا ہوئے تو اس وقت حضرت ام ایمن آپ کی پرورش کرتی تھیں، جب رسول اللہ ﷺ بڑے ہوئے تو آپ نے ان کو آزاد کر دیا اور پھر ان کا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا۔ حضرت ام ایمن رسول اللہ ﷺ کے وصال کے پانچ ماہ بعد انتقال کر گئیں۔

۴۵۷۹- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وحامد بن عمر البكراوي ومحمد بن عبد الأعلى القيسي كلهم عن المعتمر واللفظ لابن أبي شيبة حدثنا معتمر بن سليمان التيمي عن أبيه عن أنس أن رجلا وقال حامد وابن عبد الأعلى أن الرجل كان يجعل للنبي ﷺ النخلات من أرضه حتى فتحت عليه قريظة والنضير فجعل بعد ذلك يرد عليه ما كان أعطاه قال أنس وإن أهلي أمروني أن آتي النبي ﷺ فأسأله ما كان أهله أعطوه أو بعضه وكان نبي الله ﷺ قد أعطاه أم أيمن فأتيت النبي ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں لوگ اپنے درخت پیش کرتے تھے حتیٰ کہ جب بنو قریظہ اور بنو نضیر فتح ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے دیے ہوئے درخت واپس کر دیے۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں جاؤں اور یہ سوال کروں کہ ہمارے گھر والوں نے آپ کو جو درخت دیے تھے وہ سب یا اس میں سے بعض واپس کر دیں، در آں حالیکہ نبی ﷺ وہ درخت حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے چکے تھے، میں نبی ﷺ کی

ﷺ فَأَعْطَاهُنَّ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا نُعْطِيكَهُنَّ وَقَدْ أَعْطَانِيهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَا أُمَّ أَيْمَنَ اتْرُكِيهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا وَتَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُولُ كَذَا حَتَّى أَعْطَاهَا عَشْرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرَةِ أَمْثَالِهِ.

البخاري (٣١٢٨-٤٠٣٠-٤١٢٠)

خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے وہ درخت مجھے دے دیے، اتنے میں حضرت ام ایمن آ گئیں انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈال کر کہا: ہرگز نہیں، ہم تم کو وہ درخت نہیں دیں گی جو رسول اللہ ﷺ مجھے دے چکے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے ام ایمن! وہ درخت چھوڑ دو اور تم کو اتنے اتنے درخت مل جائیں گے، وہ کہنے لگیں: ہرگز نہیں، قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ فرمانے لگے: میں تم کو اتنا دوں گا، حتی کہ ان کو تقریباً دس گنا زیادہ درخت عطا فرمائے۔

٢٥- بَابُ جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيمَةِ فِي دَارِ الْحَرْبِ

دار الحرب میں مال غنیمت کے طعام سے کھانے کا جواز

٤٥٨٠- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَبَسِّمًا. البخاري (٣١٥٣-٤٢١٤-٥٥٠٨) ابوداود (٢٧٠٢) النسائي (٤٤٤٧)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے دن مجھے چربی کی ایک تھیلی ملی میں نے اس کو رکھ لیا اور میں نے کہا کہ آج میں اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا، میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے مسکرا رہے تھے۔

٤٥٨١- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رُمِيَ إِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِآخُذَهُ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ. سابقہ حوالہ (٤٥٨٠)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن کسی نے ہماری طرف ایک تھیلی پھینکی جس میں طعام اور چربی تھی میں اس کو اٹھانے کے لیے دوڑا، مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے تھے، مجھے شرم آئی۔

٤٥٨٢- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ. سابقہ حوالہ (٤٥٨٠)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس میں تھیلی کے اندر چربی کا ذکر ہے، طعام کا ذکر نہیں ہے۔

٢٦- بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى هِرَقْلَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ

دعوت اسلام کے لیے نبی ﷺ کا ہرقل کے نام مکتوب

٤٥٨٣- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو سفیان نے مجھے خود روبرو بیان کیا کہ جس مدت میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا، اس دوران میں ملک شام گیا، شام میں قیام کے دوران رسول اللہ

الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس أن أبا سفيان أخبره من فيه إلى فيه قال انطلقت في المدة التي كانت بيني وبين رسول الله ﷺ قال فبينا أنا بالشام إذ جيء بكتاب من رسول الله ﷺ إلى هرقل يعني عظيم الروم قال وكان دحية الكلبي جاء به فدفعه إلى عظيم بصرى فدفعه عظيم بصرى إلى هرقل فقال هرقل هل ها هنا أحد من قوم هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي قالوا نعم قال فدعيت في نفر من قريش فدخلنا على هرقل فأجلسنا بين يديه فقال أيكم أقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي فقال أبو سفيان فقلت أنا فأجلسوني بين يديه وأجلسوا أصحابي خلفي ثم دعا بترجمانه فقال له قل لهم إني سائل هذا عن الرجل الذي يزعم أنه نبي فإن كذبني فكذبوه قال فقال أبو سفيان وايم الله لولا مخافة أن يؤثر علي الكذب لكذبت ثم قال لترجمانه سله كيف حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب قال فهل كان من آبائه ملك قلت لا قال فهل كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن يقول ما قال قلت لا قال ومن يتبعه أشراف الناس أم ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم قال أيزيدون أم ينقصون قال قلت لا بل يزيدون قال هل يرتد أحد منهم عن دينه بعد أن يدخل فيه سخطة له قال قلت لا قال فهل قاتلتموه قلت نعم قال فكيف كان قتالكم إياه قال قلت تكون الحرب بيننا وبينه سجالا يصيب منا ونصيب منه قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه في مدة لا ندري ما هو صانع فيها قال فوالله ما أمكنني من كلمة أدخل فيها شيئا غير هذه قال فهل قال هذا القول أحد قبله قال قلت لا قال لترجمانه قل له إني سألتك عن حسبه فزعمت أنه فيكم ذو حسب وكذلك الرسل تبعث في أحساب قومها وسألتك هل كان في آبائه ملك فزعمت أن لا فقلت لو كان من آبائه ملك قلت رجل يطلب ملك آبائه وسألتك عن

ﷺ کا بادشاہ روم ہرقل کے نام مکتوب پہنچا، حضرت دحیہ کلبی اس مکتوب کو لے کر گئے اور بصریٰ کے حاکم کو وہ مکتوب پہنچایا، اس نے وہ مکتوب ہرقل تک پہنچایا۔ ہرقل نے کہا کہ یہاں اس شخص کی قوم کا کوئی شخص حاضر ہے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ میں نبی ہوں؟ لوگوں نے کہا: ہاں! حضرت ابوسفیان نے کہا کہ پھر مجھے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا گیا' پھر ہم ہرقل کے پاس گئے، ہرقل نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا۔ اس نے کہا: تم میں سے اس شخص کا قریبی رشتہ دار کون ہے، جس کا دعویٰ ہے کہ میں نبی ہوں؟ حضرت ابوسفیان نے کہا: میں ہوں' پھر انہوں نے مجھے ہرقل کے سامنے بٹھایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا' پھر اس نے مترجم کو بلایا اور اس نے کہا: اس سے کہو کہ میں اس شخص کے بارے میں سوال کر رہا ہوں، جس کا یہ دعویٰ ہے کہ میں نبی ہوں، اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم بتا دینا کہ یہ جھوٹا ہے، حضرت ابوسفیان نے کہا: بخدا! اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ یہ مجھ کو جھوٹا کہیں گے تو میں ضرور جھوٹ بولتا، پھر اس نے اپنے مترجم سے کہا: اس سے پوچھو کہ ان کا تم میں حسب (خاندان) کیسا ہے؟ میں نے کہا: وہ ہم میں اچھے حسب والے ہیں' اس نے پوچھا: کیا ان کے آباء میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے؟ میں نے کہا: نہیں' اس نے پوچھا: کیا اس دعوے سے پہلے تم ان پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے پوچھا: ان کی پیروی اعلیٰ طبقے کے لوگ کرتے ہیں یا نچلے طبقے کے؟ میں نے کہا: نچلے طبقے کے، اس نے پوچھا: ان کے پیروکار زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟ میں نے کہا: نہیں بلکہ وہ (دن بدن) زیادہ ہو رہے ہیں، اس نے پوچھا: ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد کیا کوئی ان سے ناراض ہو کر ان کے دین سے پلٹ (مرتد) جاتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے پوچھا: کیا تم نے کبھی ان سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا: ہاں! اس نے پوچھا: ان کا تمہارے ساتھ جنگ میں کیا نتیجہ رہا؟ میں نے کہا: ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ایک ڈول کی طرح ہے کبھی وہ کھینچ لیتے ہیں اور کبھی ہم اس

أَتْبَاعُهُمْ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ
أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ
أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ
لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ
سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ
بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ
فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوهُ
فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ
مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ
الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ
فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ
رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ
يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُنْ
مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ
أَكُنْ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ
لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ
مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَهُ
فَإِذَا فِيهِ "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ
اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا
بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ
يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ
الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ
بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا
بِأَنَّا مُسْلِمُونَ" فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ
الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغْطُ وَأَمَرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ
لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ

نے پوچھا: کبھی انہوں نے عہد شکنی کی؟ میں نے کہا: نہیں! لیکن
جس ،، ان ہم یہاں ہیں ہمیں ان کا حال معلوم نہیں، حضرت
ابوسفیان کہتے ہیں: بخدا! اس ایک جملہ کے سوا مجھے اور کسی
بات کو اپنی گفتگو میں داخل کرنے کی گنجائش نہیں ملی، اس نے
پوچھا: کیا ان سے پہلے کسی اور نے بھی یہ دعویٰ کیا تھا؟ میں نے
کہا: نہیں، پھر اس نے اپنے مترجم سے کہا: اس کو بتاؤ: میں نے
تم سے ان کے حسب کے متعلق پوچھا تو تم نے یہ بتایا کہ وہ تم
میں اچھے حسب والے ہیں اور قاعدہ بھی ہے کہ انبیاء اپنی قوم
کے سب سے اچھے حسب میں مبعوث ہوتے ہیں، پھر میں نے
تم سے پوچھا کہ کیا ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟
تم نے کہا کہ نہیں، میں نے سوچا کہ اگر ان کے آباء میں کوئی
بادشاہ ہوتا تو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ انہوں نے اپنے آباء کی
حکومت حاصل کرنے کے لیے یہ دعویٰ کیا ہے، پھر میں نے
پوچھا کہ ان کے پیروکار پسماندہ ہیں یا اونچی حیثیت؟ تم نے کہا:
بلکہ وہ پسماندہ لوگ ہیں اور رسولوں کے پیروکاروں میں بھی
پسماندہ لوگ ہی ہوتے ہیں، پھر میں نے تم سے پوچھا: کیا اس
دعویٰ سے پہلے تم ان پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے؟ تم نے کہا:
نہیں، سو میں نے جان لیا کہ جو شخص بندوں پر جھوٹ نہیں
باندھتا وہ اللہ پر کب جھوٹ باندھے گا؟ اور میں نے تم سے
سوال کیا: کیا ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص
ان سے ناراض ہو کر ان کے دین سے مرتد ہو جاتا ہے؟ تم نے
کہا: نہیں اور دل میں ایمان کے رچ جانے کے بعد یہی ہوتا
ہے، میں نے تم سے سوال کیا: ان کے پیروکار زیادہ ہو رہے
ہیں یا کم؟ تم نے کہا: وہ زیادہ ہو رہے ہیں اور ایمان لانے کا
یہی قاعدہ ہے حتیٰ کہ وہ اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے اور میں نے تم
سے پوچھا: کیا کبھی تم نے ان سے جنگ کی ہے؟ تم نے
کہا: ہاں جنگ کی ہے اور ہماری جنگ ڈول کی طرح ہے کبھی
اس کو وہ کھینچ لیتے ہیں اور کبھی ہم اور یہی قاعدہ ہے پہلے رسولوں
کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہا ہے پھر آخری فتح انہی کی ہوتی ہے
اور میں نے تم سے پوچھا: کیا انہوں نے کبھی عہد شکنی کی ہے؟ تم

لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

بخاری(٧-٥١-٢٦٨١-٢٨٠٤-٢٩٤١-٢٩٧٨-٣١٧٤-
٤٥٥٣-٥٩٨٠-٦٢٦٠)ابوداؤد(٥١٣٦)ترمذی(٢٧١٧)

نے کہا: وہ عہد شکنی نہیں کرتے اور یہی قاعدہ ہے کہ رسول عہد شکنی نہیں کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا ان سے پہلے بھی کسی نے یہ دعویٰ کیا تھا؟ تم نے کہا: نہیں، میں نے سوچا کہ اگر ان سے پہلے کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا تو میں یہ کہتا کہ اس شخص نے اس پہلے قول کی اتباع کی ہے، پھر ابوسفیان نے کہا کہ پھر ہرقل نے پوچھا: وہ تم کو کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا: وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، صلہ رحمی کرنے اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں' اس نے کہا: اگر تم نے سچ بیان کیا ہے تو وہ واقعی نبی ہیں اور مجھے علم تھا کہ اس نبی کا ظہور ہونے والا ہے لیکن مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ اس کا تم میں ظہور ہوگا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان سے ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں وہاں موجود ہوتا تو ان کے مبارک قدموں کو دھوتا، ان کی حکومت یہاں تک ضرور پہنچے گی، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا مکتوب منگوایا اور اس کو پڑھا اس میں لکھا ہوا تھا: "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ محمد رسول اللہ (ﷺ) کی جانب سے روم کے بادشاہ ہرقل کے نام ہے، جو ہدایت کا پیروکار ہے اس کو سلام ہو، اس کے بعد واضح ہو کہ میں تم کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام لے آؤ، سلامتی سے رہو گے، اسلام قبول کرلو اللہ تعالیٰ تم کو دوہرا اجر عطا فرمائے گا اور اگر تم نے اعراض کیا تو تمہارے پیروکاروں کے اعراض کا گناہ بھی تم پر ہوگا، اے اہل کتاب! آؤ اس بات کو قبول کرلو جو ہمارے اور تمہارے درمیان اتفاقی ہے یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کریں گے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے اور ہم میں سے کوئی بھی اللہ کے سوا کسی کو معبود نہیں بنائے گا، اگر وہ اس سے اعراض کریں تو کہہ دو: گواہ رہو ہم مسلمان ہیں" جب ہرقل اس مکتوب کو پڑھ کر فارغ ہوا تو اس کے سامنے شور مچ گیا اور بکثرت آوازیں آنے لگیں، اس نے ہمیں باہر نکالنے کا حکم دیا اور ہم کو نکال دیا گیا، باہر آنے کے بعد میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ابن ابی کبشہ (یعنی حضور ﷺ) کی اہمیت اب بہت بڑھ گئی ہے کیونکہ روم کا بادشاہ بھی

ان سے بہت ڈرتا ہے، اس کے بعد مجھے ہمیشہ یہ یقین رہا کہ رسول اللہ ﷺ کو عنقریب غلبہ حاصل ہوگا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام داخل کر دیا۔

٤٥٨٤- وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشَى مِنْ حِمْصَ إِلَى إِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلَاهُ اللَّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَ إِثْمَ الْيَرِيسِيِّينَ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ. سابقہ حوالہ(٤٥٨٣)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بھی ذکر کی ہے، اس میں ہے کہ فارس (ایران) کی افواج کو شکست دینے کے بعد جب قیصر روم حمص سے ایلیاء (بیت المقدس) کی طرف روانہ ہوا تا کہ اس امتحان میں سرخروئی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس حدیث میں ہے کہ "مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ" کی جانب سے اور "أَرِيسِيِّينَ" کی جگہ "يَرِيسِيِّينَ" کا لفظ ہے اور "دِعَايَة" کی بجائے "دَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ" کا لفظ ہے۔

٢٧- بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

دعوت اسلام کے لیے کافر بادشاہوں کے نام نبی ﷺ کے خطوط

٤٥٨٥- وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. الترمذی(٢٧١٦)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ اور قیصر کی طرف خط لکھا اور نجاشی کی طرف خط لکھا اور ہر حاکم کی طرف خط لکھا اور اس کو اسلام کی دعوت دی۔ یہ وہ نجاشی نہیں ہے جس کی نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

٤٥٨٦- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. سابقہ حوالہ(٤٥٨٥)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت کی، اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ یہ وہ نجاشی نہیں تھا جس کی نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

٤٥٨٧- وَحَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١١٦٤)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اس میں بھی یہ جملہ نہیں ہے کہ یہ وہ نجاشی نہیں تھا جس کی نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

٢٨- بَابٌ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ

غزوہ حنین کا بیان

٤٥٨٨- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین میں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، میں اور حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ

عَبَّاسٌ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا. مسلم تحفۃ الاشراف (۵۱۳۶)

کے ساتھ ساتھ رہے اور آپ سے بالکل الگ نہیں ہوئے، رسول اللہ ﷺ اس سفید رنگ کی خچر پر سوار تھے جو آپ کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے ہدیہ کی تھی، جب مسلمانوں اور کفار کا مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے، رسول اللہ ﷺ اپنے خچر کو کفار کی جانب دوڑا رہے تھے، حضرت عباس نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام تھام کر اس کو تیز بھاگنے سے روک رہا تھا اور حضرت ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی رکاب پکڑے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اصحاب سمرہ کو آواز دو، حضرت عباس بلند آواز شخص تھے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے با آواز بلند پکارا: اصحاب سمرہ کہاں ہیں؟ حضرت عباس نے کہا: بخدا یہ آواز سنتے ہی وہ اس طرح چلے جیسا کہ گائے اپنے بچوں کی طرف پلٹتی ہے، وہ یا لبیک یا لبیک کہتے ہوئے دوڑے آئے اور انہوں نے کافروں سے لڑنا شروع کر دیا اور انہوں نے انصار کو بلایا اور کہتے تھے: اے انصار کی جماعت! اے انصار کی جماعت! پھر بنو حارث بن خزرج کو بلایا گیا اور کہا: اے بنو حارث بن خزرج! اے بنو حارث بن خزرج! پھر رسول اللہ ﷺ نے گردن اٹھا کر ان کی طرف دیکھا اور آں حالیکہ آپ خچر پر سوار تھے، آپ ان کی جنگ کا منظر دیکھ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تنور گرم ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کفار کے چہروں کی طرف پھینکیں اور فرمایا: رب محمد کی قسم! یہ ہار گئے، حضرت عباس کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ لڑائی اسی تیزی کے ساتھ جاری تھی میں اسی طرح دیکھ رہا تھا کہ اچانک آپ نے کنکریاں پھینکیں بخدا! میں نے دیکھا کہ ان کا زور ٹوٹ گیا اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے۔

۴۵۸۹- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتَّى هَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ وَكَأَنِّي

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ روایت ذکر کی ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! یہ ہار گئے رب کعبہ کی قسم! یہ ہار گئے اور اس حدیث میں یہ اضافہ ہے: حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دے دی، گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ ان کے پیچھے اپنا خچر دوڑا

أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلَى بَغْلَتِهِ.

سے گیا۔

مسلم تحفة الاشراف (٥١٣٤)

٤٥٩٠- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ.

کثیر بن عباس اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین میں میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا، اس کے بعد حسب سابق حدیث روایت کی ہے، البتہ یونس اور معمر کی روایت زیادہ تام ہے۔

مسلم تحفة الاشراف (٥١٣٤)

٤٥٩١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ أَوْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ فَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ثُمَّ صَفَّهُمْ. بخاری (٢٩٣٠)

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت براء سے کہا: اے ابو عمارہ! کیا تم جنگ حنین کے دن بھاگ پڑے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے پیٹھ نہیں پھیری تھی، بلکہ امر واقعہ یہ تھا کہ آپ کے اصحاب میں سے چند جلد باز اور نہتے نوجوان آگے نکلے اور ان کا مقابلہ ہوازن اور بنو نصر کے تیر اندازوں سے ہوا جن کا کوئی تیر خطا نہیں جاتا تھا، انہوں نے اس طرح تاک تاک کر تیر برسائے کہ ان کا کوئی تیر خطا نہیں گیا، پھر یہ جوان رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے اور رسول اللہ ﷺ ایک سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب اس کے آگے تھے، نبی ﷺ خچر سے اترے اور اللہ سے مدد طلب کی اور آپ نے فرمایا: میں نبی ہوں! یہ جھوٹ نہیں ہے، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں، پھر آپ نے ان کی صف بندی کی۔

٤٥٩٢- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ فَقَالَ أَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا أَبَا عُمَارَةَ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ مَا وَلَّى وَلَكِنَّهُ انْطَلَقَ أَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَأَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوا فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ بَغْلَتَهُ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُولُ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ابو اسحٰق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت براء کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابو عمارہ! کیا تم جنگ حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پشت نہیں پھیری، لیکن چند جلد باز اور نہتے نوجوان ہوازن کی طرف بڑھے، وہ لوگ تیر انداز تھے انہوں نے تیروں کی اس طرح بوچھاڑ کی جیسے ٹڈی دل ہو تو یہ لوگ ان کے سامنے سے ہٹ گئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت ابو سفیان بن حارث آپ کے خچر کے آگے تھے، آپ خچر سے اترے، دعا کی اور اللہ سے مدد مانگی اور آپ یہ فرما رہے تھے: میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں

اللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ. مسلم تحفة الأشراف (۱۸۴۳)

ہے، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، اے اللہ! اپنی مدد نازل فرما۔ حضرت براء نے کہا: خدا کی قسم! جب جنگ تیز ہوتی تو ہم خود کو آپ کی پناہ میں بچاتے تھے اور ہم میں بہادر وہ شخص ہوتا تھا جو جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے۔

۴۵۹۳- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ الْبَرَاءُ وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوا فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

البخاري (۲۸٦٤-۴۲۱٦-۴۳۱۷)

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ قبیلہ قیس کے ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا: کیا تم غزوۂ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ حضرت براء نے کہا: لیکن رسول اللہ ﷺ دشمنوں کے سامنے سے نہیں ہٹے، ہوازن کے جوان اس دن تیر اندازی کر رہے تھے، ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ گئے اور جب ہم مال غنیمت لوٹنے لگے تو انہوں نے ہمیں تیروں پر رکھ لیا اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور حضرت ابو سفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے: میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں ہے، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

۴۵۹۴- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ أَقَلُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَهٰؤُلَاءِ أَتَمُّ حَدِيثًا.

البخاري (۲۸۷۴-۴۳۱۵) الترمذي (۱٦۸۸)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے ایک شخص نے کہا: اے ابو عمارہ! اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، اس روایت میں کم الفاظ ہیں اور دیگر روایات اس کی بہ نسبت مکمل ہیں۔

۴۵۹۵- وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَأَعْلُو ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرْمِيهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارَى عَنِّي فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ إِلَى الْقَوْمِ فَإِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ ثَنِيَّةٍ أُخْرَى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلَّى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِإِحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا

ایاس بن سلمہ کہتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں گئے، جب ہمارا دشمن کے ساتھ مقابلہ ہوا تو میں آگے بڑھ کر ایک گھاٹی پر چڑھ گیا، دشمن کا ایک شخص سامنے سے آیا، میں نے اس کے تیر مارا، وہ چھپ گیا اور مجھ کو پتا نہ چل سکا کہ اس نے کیا کیا، میں نے قوم کی طرف دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے چڑھ رہے تھے، ان کا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا مقابلہ ہوا، نبی ﷺ کے صحابہ پشت پھیر کر بھاگے،

بالأخرى فاستطلق إزاري فجمعتهما جميعا ومررت على رسول الله ﷺ منهزما وهو على بغلته الشهباء فقال رسول الله ﷺ لقد رأى ابن الأكوع فزعا فلما غشوا رسول الله ﷺ نزل عن البغلة ثم قبض قبضة من تراب من الأرض ثم استقبل به وجوههم فقال شاهت الوجوه فما خلق الله منهم إنسانا إلا ملأ عينيه ترابا بتلك القبضة فولوا مدبرين فهزمهم الله عز وجل وقسم رسول الله ﷺ غنائمهم بين المسلمين.

مسلم تحفۃ الاشراف (٤٥٢٣)

میں بھی شکست خوردہ لوٹا درآں حالیکہ مجھ پر دو چادریں تھیں، ایک میں نے باندھی ہوئی تھی اور دوسری اوڑھی ہوئی تھی، میرا تہبند کھل گیا تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے شکست خوردہ لوٹا، درآں حالیکہ آپ اپنے خچر شہباء پر سوار تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن الاکوع خوف زدہ ہو کر دیکھ رہا ہے۔ جب دشمنوں نے رسول اللہ ﷺ کو گھیر لیا تو آپ خچر سے اترے اور زمین سے خاک کی ایک مٹھی اٹھا کر دشمن کے چہروں کی طرف پھینکی اور فرمایا: ان کے چہرے قبیح ہو گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس مٹھی سے ان کے ہر انسان کی آنکھ میں مٹی بھر دی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے، سو اللہ عزوجل نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ نے ان کا مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

٢٩- باب غزوة الطائف

غزوہ طائف کا بیان

٤٥٩٦- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب وابن نمير جميعا عن سفيان قال زهير حدثنا سفيان بن عيينة عن عمرو عن أبي العباس الشاعر الأعمى عن عبد الله بن عمرو قال حاصر رسول الله ﷺ أهل الطائف فلم ينل منهم شيئا فقال إنا قافلون إن شاء الله قال أصحابه نرجع ولم نفتتحه فقال لهم رسول الله ﷺ اغدوا على القتال فغدوا عليه فأصابهم جراح فقال لهم رسول الله ﷺ إنا قافلون غدا قال فأعجبهم ذلك فضحك رسول الله ﷺ.

البخاری (٤٣٢٥-٦٠٨٦-٧٤٨٠)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا اور وہاں سے کچھ حاصل نہیں کیا تو فرمایا: ہم انشاء اللہ لوٹ جائیں گے، آپ کے اصحاب نے کہا: کیا ہم بغیر فتح کے لوٹ جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل صبح ان سے جنگ کرنا، صحابہ نے صبح حملہ کیا اور زخمی ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم کل صبح واپس چلے جائیں گے، صحابہ اس سے خوش ہو گئے، اور رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا۔

٣٠- باب غزوة بدر

غزوہ بدر

٤٥٩٧- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا عفان حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس أن رسول الله ﷺ شاور حين بلغه إقبال أبي سفيان قال فتكلم أبو بكر فأعرض عنه ثم تكلم عمر فأعرض عنه فقام سعد بن عبادة فقال إيانا تريد يا رسول الله والذي نفسي بيده لو أمرتنا أن نخيضها البحر لأخضناها ولو أمرتنا أن

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو ابوسفیان کے (قافلے کے) آنے کی خبر پہنچی تو آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا، حضرت ابوبکر نے کوئی مشورہ دیا، آپ نے ان سے اعراض کیا، پھر حضرت عمر نے کوئی مشورہ دیا، آپ نے ان سے بھی اعراض کیا، پھر حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہو کر کہنے لگے: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم

نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذُوهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي عِلْمٌ بِأَبِي سُفْيَانَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ ضَرَبُوهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أُخْبِرُكُمْ هَذَا أَبُو سُفْيَانَ فَإِذَا تَرَكُوهُ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هَذَا أَيْضًا ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوهُ إِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَاهُنَا وَهَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۵۱)

جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے دوڑانے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں گھوڑے دوڑا دیں گے، اگر آپ ہمیں برک الغماد تک گھوڑے دوڑانے کا حکم دیں تو ہم ایسا کریں گے تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا، لوگ آئے اور وادی بدر میں اترے، وہاں قریش کے پانی پلانے والے ملے، ان میں بنی حجاج کا ایک سیاہ فام غلام تھا، صحابہ نے اس کو پکڑ لیا اور اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں سوال کیا، اس نے کہا: مجھے ابوسفیان کا کوئی پتا نہیں! لیکن یہاں ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں، جب اس نے یہ بتایا تو صحابہ نے اس کو پیٹنا شروع کیا، اس نے کہا: اچھا میں تمہیں ابوسفیان کے متعلق بتاتا ہوں جب انہوں نے اس کو چھوڑ کر ابوسفیان کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا ابوسفیان کا کوئی پتا نہیں، لیکن یہاں لوگوں میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں، جب اس نے یہ کہا تو انہوں نے پھر مارنا شروع کر دیا اس وقت نبی ﷺ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے یہ منظر دیکھا تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، جب یہ سچ بولتا ہے تو تم اس کو مارتے ہو اور جب یہ جھوٹ بولتا ہے تو تم اس کو چھوڑ دیتے ہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے، آپ زمین پر اس جگہ اور اس جگہ ہاتھ رکھتے، حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی کافر تجاوز نہیں ہوا۔ (یعنی جس جگہ آپ نے جس شخص کا نام لے کر ہاتھ رکھا تھا وہ کافر اسی جگہ گر کر مرا)۔

٣١- بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ

فتح مکہ کا بیان

٤٥٩٨- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَفَدَتْ وُفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَنَا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ أَلَا أَصْنَعُ

عبداللہ بن رباح کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ ماہ رمضان میں متعدد جماعتیں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئیں، ہم ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتے تھے، حضرت ابوہریرہ ہم کو اپنے ٹھکانے پر بکثرت بلایا کرتے تھے، میں نے سوچا کہ میں بھی کھانا تیار کر کے ان

فَدَعَوْتُهُمْ إِلَى رَحْلِي فَأَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِي قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا أُعْلِمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كَتِيبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَآنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَأْتِينِي إِلَّا أَنْصَارِيٌّ زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ فَقَالَ اهْتِفْ لِي بِالْأَنْصَارِ قَالَ فَأَطَافُوا بِهِ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأَتْبَاعًا فَقَالُوا نُقَدِّمُ هَؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفَى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذَاكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ

حضرات کو اپنے ٹھکانے پر کھانے کی دعوت کیوں نہ دوں! میں نے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا، پھر شام کے وقت میری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، میں نے کہا: آج رات میرے گھر دعوت ہے، حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: تم نے مجھ پر سبقت کر لی؟ میں نے کہا: ہاں! میں نے ان سب کو بلایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: اے گروہ انصار! میں تم کو تمہارے بارے میں ایک حدیث کی خبر نہ دوں؟ پھر حضرت ابوہریرہ نے فتح مکہ کا ذکر کیا اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے اور مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ آپ نے ایک جانب حضرت زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب حضرت خالد کو روانہ کیا اور حضرت ابوعبیدہ کو ان کا سردار مقرر کیا جو زرہوں سے خالی تھے۔ وہ بطن الوادی سے گزرے اور رسول اللہ ﷺ لشکر کے ایک حصہ میں تھے، آپ نے مجھے دیکھا اور فرمایا: ابوہریرہ! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: میرے پاس صرف انصاری آئے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: انصار کو میرے پاس بلاؤ، وہ سب آپ کے گرد جمع ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے حمایتی اور تابع دار اکٹھے کر لیے اور کہا: ہم ان لوگوں کو آگے بڑھاتے ہیں اگر ان کو کوئی فائدہ پہنچا تو ہم بھی اس میں شریک ہوں گے اور اگر یہ گرفتار ہو گئے تو ہم سے جس چیز کا سوال کیا جائے گا ہم اس کو حوالے کر دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قریش کی جماعتوں اور ان کے متبعین کو دیکھ رہے ہو؟ پھر آپ نے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر اشارہ کیا، (ان کو مارو) پھر فرمایا: حتیٰ کہ تم مجھ سے صفا پر ملو، پھر ہم روانہ ہوئے اور ہم میں سے جو شخص کسی کو قتل کرنا چاہتا اس کو قتل کر دیتا اور ان کا کوئی شخص ہمارا مقابلہ نہیں کر پا رہا تھا، اتنے میں ابوسفیان آئے اور کہا: یا رسول اللہ! قریش کی جماعت ختم ہو رہی ہے اور آج کے بعد کوئی قریشی باقی نہیں رہے گا۔ آپ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اس کو امان ہے۔ پھر انصار نے آپس میں کہا: حضور پر اپنے ہم وطنوں اور اپنے قرابت داروں کی محبت غالب آ گئی۔ پھر آپ پر وحی

النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُهُ فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ.

مسلم تحفة الاشراف (١٣٥٦١)

آئی اور جب آپ پر وحی آتی تھی تو ہمیں پتا چل جاتا تھا اور جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی تو کوئی شخص آپ کی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا حتیٰ کہ وحی منقطع ہو جائے۔ جب وحی منقطع ہو گئی تو آپ نے فرمایا: اے جماعت انصار! انہوں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم نے کہا تھا کہ اس شخص پر اپنے وطنوں کی محبت غالب آ گئی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، ایسا ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے، میری زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہے۔ انصار زار و قطار روتے ہوئے آپ کی طرف بڑھے اور کہا: بخدا! ہم نے جو کچھ کہا وہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں کہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں، حضرت ابوہریرہ نے کہا: پھر لوگ ابوسفیان کے گھر کی طرف لپکنے لگے اور لوگوں نے اپنے گھروں کے دروازے بند کر لیے، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے اور حجر اسود کے پاس پہنچے، آپ نے حجر اسود کی تعظیم کی اور پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر ایک بت کے پاس گئے جو بیت اللہ کی ایک جانب تھا جس کی قریش پرستش کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ ایک کمان تھی جس کا آپ ایک کونہ پکڑے ہوئے تھے، جب آپ اس بت کے پاس گئے تو آپ اس کی آنکھوں میں وہ کونہ چبھونے لگے اور فرمانے لگے: حق آ گیا اور باطل چلا گیا، جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پر آئے اور اس پر چڑھ کر بیت اللہ پر نظر ڈالی اور دونوں ہاتھ بلند کیے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر جو چاہا دعا کرتے رہے۔

۴۵۹۹- وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى احْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَمَا اسْمِي إِذًا كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ مسلم تحفة الاشراف (١٣٥٠١)

امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی یہ حدیث روایت کی، اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا: انہیں (کھیتی کی طرح) کاٹ دو اور ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے یہ کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: میرا نام کیا ہے؟ ہرگز نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

٤٦٠٠- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْبَتِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمُ نَوْبَتِي فَجَاءُوا إِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنَى وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرْوِلُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ أَوْبَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ انْظُرُوا إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا أَنْ تَحْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَأَخْفَى بِيَدِهِ وَوَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا قَالَ فَمَا أَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَامُوهُ قَالَ وَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّفَا وَجَاءَتِ الْأَنْصَارُ فَأَطَافُوا بِالصَّفَا فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُبِيدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ أَلَا فَمَا اسْمِي إِذًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٥٦١)

عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے، ہم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، ہم میں سے ایک شخص ایک دن ساتھیوں کے لیے کھانا پکاتا تھا، جب میری باری آئی تو میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! آج میری باری ہے، سب لوگ میرے گھر آگئے اور ابھی ہمارا کھانا تیار نہیں ہوا تھا، میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! کاش! آپ کھانا تیار ہونے تک رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں، حضرت ابو ہریرہ نے کہا: فتح مکہ کے دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید کو میمنہ پر، حضرت زبیر کو میسرہ پر اور حضرت ابو عبیدہ کو پیادوں پر مقرر کر کے وادی کے اندر روانہ کیا، پھر آپ نے فرمایا: ابو ہریرہ! انصار کو بلاؤ، میں نے انصار کو بلایا وہ دوڑتے ہوئے آئے، آپ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم قریش کے کمینے لوگوں کو دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: ان کو دیکھو کل جب ان سے مقابلہ ہو تو ان کو (کھیتی کی طرح) کاٹ کر رکھ دینا اور آپ نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر اشارہ کیا۔ اب تم سے صفا پر ملاقات ہوگی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دن ان کو جو آدمی بھی دکھائی دیا اس کو انہوں نے سلا دیا۔ رسول اللہ ﷺ صفا پر چڑھے، انصار آئے اور انہوں نے صفا کو گھیر لیا، پھر ابو سفیان آیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! قریش کی جماعت ختم ہوگئی، آج کے بعد کوئی قریش نہیں رہے گا۔ ابو سفیان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو امان ہے، جو شخص ہتھیار پھینک دے گا اس کو امان ہے، جو شخص اپنے گھر کے دروازے بند کرے گا اس کو امان ہے، انصار نے کہا: حضرت پر اپنے رشتہ داروں کی محبت اور اپنے وطن کی الفت غالب آگئی، رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی، آپ نے فرمایا: تم نے یہ کہا تھا کہ اس شخص پر اپنے رشتہ داروں کی محبت اور اپنے وطن کی الفت غالب آگئی ہے۔ تم جانتے ہو میرا نام کیا ہے؟ آپ نے تین

بار فرمایا: میں محمد ہوں اور اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے، میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے، انصار نے کہا: بخدا ہم نے یہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں کہا تھا، آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تم کو معذور قرار دیتے ہیں۔

۳۲- بَابُ إِزَالَةِ الْأَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ

خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرنے کا بیان

۴۶۰۱- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ. زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ.

البخاری (۲۴۷۸-۴۲۸۷-۴۷۲۰) الترمذی (۳۱۳۸)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے، وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ کے دست اقدس میں ایک لکڑی تھی جو آپ بتوں کو چبھوتے تھے اور فرماتے تھے: حق آگیا اور باطل چلا گیا، بے شک باطل جانے والی چیز ہے 'حق آگیا' باطل نہ کسی چیز کو لاتا ہے نہ لوٹاتا ہے۔

۴۶۰۲- وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ زَهُوقًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ الْأُخْرَى وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا. سابقہ حوالہ (۴۶۰۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے، اس میں "زھوقا" کے بعد والی آیت نہیں ہے اور "نصب" کی جگہ "صنم" کا لفظ ہے۔

۳۳- بَابُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ

فتح مکہ کے بعد کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا

۴۶۰۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَوَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۱۲۹۰)

عبداللہ بن مطیع اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔

۴۶۰۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ أَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِيَ فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے اس میں ہے کہ قریش کے جن لوگوں کا نام عاصی تھا ان میں سے عاص بن اسود کے سوا کوئی مسلمان نہیں ہوا۔ نبی ﷺ نے ان کا نام مطیع

ﷺ بمثلہ۔ مسلم تحفۃ الاشراف (۱۱۲۹۰)

رکھا۔

٣٤- بَابُ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ

صلح حدیبیہ کا بیان

٤٦٠٥- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا لَا تَكْتُبْ رَسُولُ اللَّهِ فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ قَالَ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيُقِيمُوا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا بِسِلَاحٍ إِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِأَبِي إِسْحَقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ

بخاری (۲۶۹۸) ابوداود (۱۸۳۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن حضرت علی بن ابی طالب نے نبی ﷺ اور مشرکین کے درمیان صلح نامہ لکھا، انھوں نے لکھا: یہ وہ معاہدہ ہے جس کو محمد رسول اللہ ﷺ نے لکھا، قریش نے کہا: رسول اللہ مت لکھو، اگر ہم کو یہ علم (یقین) ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ سے جنگ نہ کرتے، نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اس لفظ کو مٹا دو، انھوں نے کہا: میں اس لفظ کو مٹانے والا نہیں ہوں، نبی ﷺ نے اپنے دست اقدس سے اس لفظ کو مٹا دیا۔ حضرت براء کہتے ہیں کہ قریش نے جو شرطیں عائد کی تھیں، ان میں سے ایک شرط یہ تھی کہ مسلمان مکہ میں داخل ہو کر صرف تین دن ٹھہریں اور ہتھیار لے کر نہ آئیں، البتہ ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر لا سکتے ہیں۔

٤٦٠٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ. سابقہ حوالہ (٤٦٠٥)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اہل حدیبیہ سے صلح کی تو حضرت علی نے صلح نامہ لکھا اور لکھا کہ محمد رسول اللہ، یہ بھی حسب سابق حدیث ہے لیکن اس میں "هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ" کے الفاظ نہیں ہیں۔

٤٦٠٧- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا أُحْصِرَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهُ أَهْلُ مَكَّةَ عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلَا يَخْرُجَ بِأَحَدٍ مَعَهُ مِنْ أَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعَ أَحَدًا يَمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہونے سے روک دیے گئے تو اہل مکہ نے آپ سے اس شرط پر صلح کی کہ آپ مکہ میں صرف تین دن ٹھہریں اور مکہ میں ہتھیار لے کر نہ داخل ہوں، البتہ تلواروں کو میان میں رکھ کر جا سکتے ہیں اور اہل مکہ میں سے کسی شخص کو اپنے ساتھ لے کر نہ جائیں اور جو شخص آپ کے ساتھ ہو اور مکہ میں رہنا چاہے، آپ اس کو مکہ میں رہنے سے منع نہ کریں، آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ہمارے درمیان یہ شرائط لکھو: بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ وہ

فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ تَابَعْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرِنِي مَكَانَهَا فَأَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَكَتَبَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ قَالُوا لِعَلِيٍّ هَذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ تَابَعْنَاكَ بَايَعْنَاكَ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۸۴۲)

شرائط ہیں جن پر محمد رسول اللہ (ﷺ) نے فیصلہ کیا، اس پر مشرکین نے آپ سے کہا: اگر ہمیں یہ یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کی پیروی کر لیتے البتہ آپ محمد بن عبد اللہ لکھیے' آپ نے حضرت علی کو اس لفظ کے مٹانے کا حکم دیا، حضرت علی نے کہا نہیں بخدا میں اس لفظ کو نہیں مٹاؤں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس لفظ کی جگہ دکھاؤ، حضرت علی نے وہ جگہ دکھائی آپ نے وہ لفظ مٹا دیا اور ابن عبد اللہ لکھ دیا، پھر آپ نے مکہ میں تین دن قیام کیا، جب تیسرا دن ہوا تو قریش نے حضرت علی سے کہا: یہ تمہارے صاحب (نبی) کی شرط کا آخری دن ہے ان کو روانگی کے لیے کہو، حضرت علی نے آپ کو یہ پیغام پہنچایا، آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے اور روانہ ہو گئے، ایک روایت میں "تابعناک" کی جگہ "بایعناک" کا لفظ ہے۔

۴۶۰۸- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا بِسْمِ اللَّهِ فَمَا نَدْرِي مَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلَكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ أَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَكْتُبُ هَذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۵۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم، سہیل نے اعتراض کیا: بسم اللہ تو ہم نہیں جانتے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے البتہ ہمارے ہاں "باسمک اللھم" معروف ہے وہ لکھو، آپ نے فرمایا: لکھو محمد رسول اللہ (ﷺ) کی جانب سے، کفار قریش نے کہا: اگر ہمیں یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کی ضرور پیروی کر لیتے، لیکن آپ اپنا اور اپنے والد کا نام لکھیے، نبی ﷺ نے فرمایا: لکھو محمد بن عبد اللہ کی جانب سے، انہوں نے نبی ﷺ سے یہ شرط طے کی کہ جو شخص تمہارے پاس سے آئے گا، ہم اس کو تمہیں واپس نہیں کریں گے اور ہمارا جو شخص تمہارے پاس جائے گا وہ تم کو ہمیں واپس کرنا ہوگا، صحابہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم اس شرط کو لکھیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ہم میں سے جو شخص ان کے پاس جائے گا، اللہ ہم کو اس سے دور ہی رکھے اور ہمارے پاس جو ان کا شخص آئے گا تو عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے لیے فراخی اور کوئی سبیل پیدا کر دے گا۔

۴۶۰۹- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ جنگ صفین کے دن

ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ سِيَاهٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ بَلَى قَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْفَتْحِ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ۔

(بخاري ٣١٨١-٣١٨٢-٤١٨٩-٤٨٤٤-٧٣٠٨)

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو کر کہنے لگے: اے لوگو! اپنے آپ کو قصوروار قرار دو، ہم حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور اگر ہم جنگ کرنا چاہتے تو ضرور جنگ کرتے اور یہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان صلح کا ذکر ہے، حضرت عمر بن الخطاب رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور یہ باطل پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں؟ کہا: کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں! کہا: پھر ہم اپنے دین میں جھکنا کیوں قبول کریں؟ اور واپس لوٹ جائیں، حالانکہ ابھی تک اللہ نے ہمارے اور ان کے درمیان کوئی حکم صادر نہیں فرمایا، آپ نے فرمایا: اے ابن الخطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی بھی ضائع نہیں کرے گا، یہ سن کر حضرت عمر چلے گئے اور ان سے صبر ضبط نہیں ہو سکا، وہ حضرت ابوبکر کے پاس گئے اور کہنے لگے: اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور یہ باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! کہا: کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں؟ کہا: کیوں نہیں! کہا: پھر ہم اپنے دین میں جھکنا کیوں قبول کریں؟ (یعنی دب کر شرائط کیوں مانیں؟) اور ابھی تک اللہ نے ہمارے اور ان کے درمیان کوئی حکم صادر نہیں فرمایا، حضرت ابوبکر نے فرمایا: اے ابن الخطاب! آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا پھر رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید کی سورۂ فتح کی آیات نازل ہو گئیں، پھر آپ نے حضرت عمر کو بلایا اور ان کو یہ سورت پڑھائی حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ! کیا یہ فتح ہے؟ فرمایا: ہاں! پھر وہ خوش ہو کر لوٹ آئے۔

٤٦١٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ بِصِفِّينَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّي أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَرَدَدْتُهُ وَاللَّهِ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ صفین کے دن کہہ رہے تھے: اے لوگو! اپنی رائے کی غلطی مان لو بخدا! اگر تم مجھے ابو جندل کے دن دیکھتے (یعنی جس دن حضور نے معاہدہ کی رو سے ابو جندل کو مشرکین کی طرف لوٹا دیا تھا حالانکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جانا چاہتے تھے) تو اگر میں رسول اللہ

مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ قَطُّ إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمْرَكُمْ هَذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ إِلَى أَمْرٍ قَطُّ. سابقہ حوالہ (٤٦٠٩)

ﷺ کے حکم کو مسترد کرنے کی استطاعت رکھتا تو اس دن آپ کا حکم مسترد کر دیتا تھا! ہم نے اپنی تلواریں اسی وقت اٹھائی ہیں جب ان سے کوئی امر معروف مقصود تھا، البتہ تم نے جو یہ آپس میں جنگ شروع کر رکھی ہے-----

٤٦١١- وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا. سابقہ حوالہ (٤٦٠٩)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس میں ہے "الی امر یفظعنا"۔

٤٦١٢- وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ بِصِفِّينَ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٦٠٩)

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ صفین کے دن فرمایا: اے لوگو! تم اس دینی مسئلہ میں اپنی خطا تسلیم کرو کیونکہ میں نے ابو جندل کے دن دیکھا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کو مسترد کر سکتا تو اس دن رد کر دیتا، تمہاری رائے ایسی ہے کہ جب ہم اس کا ایک کونہ کھولتے ہیں تو اس کا دوسرا کونہ خود بخود کھل جاتا ہے۔

٤٦١٣- وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ إِلَى قَوْلِهِ فَوْزًا عَظِيمًا مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٢٠٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ" اس وقت آپ حدیبیہ سے لوٹ کر آ رہے تھے اور صحابہ کرام کو بہت حزن و ملال تھا، آپ نے حدیبیہ میں ایک اونٹ ذبح کیا اور فرمایا: مجھ پر یہ ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

٤٦١٤- وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٨٨٦-١٢٣٢-١٢٠٣-١٤١٨)

امام مسلم نے تین سندوں کے ساتھ اس حدیث کو حضرت انس سے روایت کیا ہے۔

٣٥- بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

عہد کو پورا کرنا

٤٦١٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں میرے شامل نہ ہونے کی وجہ صرف یہ تھی

الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ قَالَ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيدُهُ مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۳۵۹)

کہ میں اور میرے والد حسیل دونوں نکلے تو ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہا تم محمد (ﷺ) کے پاس جانا چاہتے ہو، ہم نے کہا ان کے پاس جانا نہیں چاہتے، ہم تو صرف مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں، انہوں نے ہم سے یہ عہد اور میثاق لیا کہ ہم مدینہ جائیں گے اور آپ کے ساتھ مل کر جنگ نہیں کریں گے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا: تم لوٹ جاؤ ہم ان سے کیا ہوا عہد پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں گے۔

۳۶۔ بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ

غزوہ احزاب (جنگ خندق)

۴۶۱۶۔ وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَأَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَلِكَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ وَأَخَذَتْنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ أَلَا رَجُلٌ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا أَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا إِذْ دَعَانِي بِاسْمِي أَنْ أَقُومَ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: اگر میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہوتا تو آپ کی معیت میں جہاد کرتا اور خوب لڑتا، حضرت حذیفہ نے فرمایا: تم ایسا کرتے؟ مجھے وہ منظر یاد ہے کہ غزوہ احزاب کی رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے وہ ایک سرد رات تھی اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا شخص ہے جو جا کر کفار کی معلومات حاصل کر کے آئے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میری رفاقت عطا فرمائے گا، ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نے پھر فرمایا: کوئی ایسا شخص ہے جو کفار کی معلومات حاصل کر کے آئے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میری رفاقت عطا فرمائے گا۔ ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نے پھر فرمایا: کوئی ایسا شخص ہے جو کفار کے بارے میں معلومات حاصل کر کے آئے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو میری رفاقت عطا فرمائے گا، ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، آپ نے فرمایا: اے حذیفہ! تم جا کر کفار کی معلومات حاصل کر کے آؤ۔ جب آپ نے میرا نام لے کر پکارا تو میرے لیے اٹھنے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا، آپ نے فرمایا: جاؤ کفار کی معلومات حاصل کرو اور انہیں میرے خلاف غصہ

أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ يَا نَوْمَانُ.
مسلم تحفۃ الاشراف (۳۳۹۰)

میں تلاتا، جب میں آپ کے پاس سے اٹھ کر گیا تو یوں لگ تھا جیسے میں حمام میں چل رہا ہوں، حتیٰ کہ میں ان کے پاس پہنچا، میں نے دیکھا کہ ابوسفیان اپنی پیٹھ کو آگ سے سینک رہا ہے، میں نے کمان پر تیر چڑھا کر اس کو مارنے کا ارادہ کیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد یاد آیا کہ انہیں میرے خلاف غصہ میں نہ لانا، اگر میں اس وقت تیر پھینک دیتا تو وہ بلاشبہ نشانہ پر لگتا، میں واپس لوٹا اور اس حالت میں مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے میں حمام میں چل رہا ہوں، پھر جب میں آپ کے پاس پہنچا تو میں نے آپ کو کفار کے احوال بیان کیے، جب میں فارغ ہوا تو مجھے ٹھنڈ لگنے لگی، تب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنا ایک فالتو کمبل اڑھا دیا جس کو اوڑھ کر آپ نماز پڑھتے تھے، میں اس کو اوڑھ کر صبح تک سویا رہا، جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے بہت سونے والے! اٹھ جا۔

۳۷- بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ

غزوہ احد کا بیان

٤٦١٧- وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا فَقَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِصَاحِبَيْهِ مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا. مسلم تحفۃ الاشراف (۳۲۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ تنہا رہ گئے، آپ کے ساتھ صرف سات انصاری اور دو قریشی تھے، جب کفار نے آپ کو گھیر لیا تو آپ نے فرمایا: ان کو ہمارے پاس سے کون دور کرے گا؟ اس شخص کو جنت ملے گی یا فرمایا: وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، پھر انصار میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر لڑا حتیٰ کہ وہ شہید ہو گیا، کفار نے پھر آپ کو گھیر لیا، آپ نے فرمایا: ان کو ہم سے کون دور کرے گا؟ اس کے لیے جنت ہوگی، یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، پھر انصار میں سے ایک اور شخص آگے بڑھ کر لڑا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گیا اور پھر یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا حتیٰ کہ وہ ساتوں انصاری شہید ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے (ان قریشی) ساتھیوں سے فرمایا: ہم نے اپنے اصحاب کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

٤٦١٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ

ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے زخمی ہونے کے متعلق سوال کیا گیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ

وجه رسول الله ﷺ وكسرت رباعيته وهشمت البيضة على رأسه فكانت فاطمة بنت رسول الله ﷺ تغسل الدم وكان علي بن أبي طالب يسكب عليها بالمجن فلما رأت فاطمة أن الماء لا يزيد الدم إلا كثرة أخذت قطعة حصير فأحرقته حتى صار رمادا ثم ألصقته بالجرح فاستمسك الدم.

البخاري (۲۹۱۱-۴۰۷۵-۵۷۲۲) ابن ماجه (۳۴۶۴)

ﷺ کا چہرہ انور زخمی ہو گیا تھا اور سامنے کا ایک دانت ٹوٹ گیا تھا اور سر مبارک پر خود ٹوٹ گیا تھا، رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ زہراء (آپ کے چہرہ سے) خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی بن ابی طالب ڈھال میں پانی لا کر ڈال رہے تھے، جب حضرت فاطمہ نے یہ دیکھا کہ پانی ڈالنے سے تو خون زیادہ نکل رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا اور اس کی راکھ کو زخم پر لگا دیا، پھر خون بند ہو گیا۔

۴۶۱۹- وحدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب يعني ابن عبد الرحمن القاري عن أبي حازم أنه سمع سهل بن سعد وهو يسأل عن جرح رسول الله ﷺ فقال أما والله إني لأعرف من كان يغسل جرح رسول الله ﷺ ومن كان يسكب الماء وبماذا دووي جرحه ثم ذكر نحو حديث عبد العزيز غير أنه زاد وجرح وجهه وقال مكان هشمت كسرت. البخاري (۲۹۰۳-۴۰۷۵-۵۷۲۲)

ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے زخم کے متعلق سوال کیا گیا انہوں نے کہا، سنو! خدا کی قسم! مجھے خوب معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کو کون دھو رہا تھا اور کون پانی ڈال رہا تھا اور کس چیز سے آپ کے زخم کا علاج کیا گیا، عبد العزیز کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ کا چہرہ انور زخمی ہو گیا اور "ھشمت" کی جگہ "کسرت" ہے۔

۴۶۲۰- وحدثناه أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب وإسحق بن إبراهيم وابن أبي عمر جميعا عن ابن عيينة ح وحدثنا عمرو بن سواد العامري أخبرنا عبد الله بن وهب أخبرني عمرو بن الحارث عن سعيد بن أبي هلال ح وحدثني محمد بن سهل التميمي حدثني ابن أبي مريم حدثنا محمد يعني ابن مطرف كلهم عن أبي حازم عن سهل بن سعد بهذا الحديث عن النبي ﷺ في حديث ابن أبي هلال أصيب وجهه وفي حديث ابن مطرف جرح وجهه. البخاري (۲۴۳-۳۰۳۷-۵۲۴۸) الترمذي (۲۰۸۵) ابن ماجه (۳۴۶۴)

امام مسلم نے تین سندوں کے ساتھ حضرت سہل بن سعد کی نبی ﷺ سے روایت بیان کی ہے، ابن ابی ہلال کی سند میں "اصیب وجھه" ہے اور ابن مطرف کی سند میں "جرح وجھه" کا لفظ ہے۔

۴۶۲۱- وحدثنا عبد الله بن مسلمة بن قعنب حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس أن رسول الله ﷺ كسرت رباعيته يوم أحد وشج في رأسه فجعل يسلت الدم عنه ويقول كيف يفلح قوم شجوا نبيهم وكسروا رباعيته وهو يدعوهم إلى الله فأنزل الله عز وجل ليس لك من الأمر شيء. مسلم تحفة الاشراف (۳۵۳)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کا سامنے کا دانت ٹوٹ گیا اور آپ کے سر اقدس میں چوٹ لگی آپ اپنے سر سے خون پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے: وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کا سر زخمی کر دیا اور سامنے کا دانت توڑ دیا حالانکہ وہ ان کو اللہ کی طرف دعوت دے رہا تھا، اس موقع پر اللہ تعالیٰ

نے یہ آیت نازل فرمائی "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ"۔

۴۶۲۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

البخاری (۳۴۷۷-۶۹۲۹) ابن ماجہ (۴۰۲۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں، آپ انبیاء سابقین میں سے کسی نبی کا واقعہ بیان فرما رہے تھے ان کی قوم نے ان کو زد و کوب کیا وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھ رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے، اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرما، ان کو علم نہیں ہے۔

۴۶۲۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِينِهِ. سابقہ حوالہ (۴۶۲۲)

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ روایت ذکر کی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ اپنی پیشانی سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

۳۸- بَابُ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

جس شخص کو رسول اللہ ﷺ قتل کریں اس پر غضب الٰہی کا نازل ہونا

۴۶۲۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَتِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. البخاری (۴۰۷۳-۴۰۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم پر سخت غضب ناک ہوگا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا کرے درآں حالیکہ وہ اپنے دانت کی طرف اشارہ فرما رہے تھے، نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر سخت غضب ناک ہوتا ہے جس کو رسول اللہ ﷺ راہ خدا میں قتل کر دیں۔

ف: راہ خدا کی قید کے ساتھ ان سے احتراز کیا ہے جن کو آپ حد یا قصاص میں قتل کریں۔

۳۹- بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَذَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ

مشرکوں اور منافقوں کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جو تکالیف پہنچیں

۴۶۲۵- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُورٌ بِالْأَمْسِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى سَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَأْخُذُهُ فَيَضَعُهُ فِي كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ أَشْقَى

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی ذبح ہوئی تھی، ابو جہل نے کہا: تم میں سے کوئی شخص جا کر فلاں محلہ سے اونٹنی کی اوجھ لے آئے اور جب محمد (ﷺ) سجدہ میں جائیں تو اس کو ان کے کندھوں پر رکھ دے، قوم کا سب سے بدبخت شخص (عقبہ بن ابی معیط) اٹھا اور جب نبی

الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضْحَكُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيلُ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ فَجَاءَتْ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَخَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمَّى صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ. قَالَ أَبُو إِسْحَقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

البخاری(۲۴۰-۵۲۰-۲۹۳۴-۳۱۸۵-۳۸۵۴-۳۹۶۰)

النسائی(۳۰۶)

ﷺ سجدہ میں گئے تو اس نے اس اوجھ کو آپ کے کندھوں پر رکھ دیا۔ پھر وہ آپس میں مذاق کرتے اور ہنستے ہوئے ایک دوسرے پر گر جاتے۔ میں کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا' کاش! مجھ میں اتنی طاقت ہوتی کہ میں اس اوجھ کو رسول اللہ ﷺ کی پشت سے اٹھا کر پھینک دیتا، نبی ﷺ سجدہ میں رہے اور اپنا سر نہیں اٹھایا حتیٰ کہ ایک شخص نے جا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا، حضرت فاطمہ نے وہ اوجھ اٹھا کر آپ کی پشت سے پھینکی، حالانکہ اس وقت آپ کم سن بچی تھیں، پھر آپ نے ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر برا بھلا کہا۔ جب نبی ﷺ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو آپ نے باآواز بلند ان کے خلاف دعا کی۔ آپ جب بھی دعا کرتے تھے تو تین مرتبہ کرتے تھے' پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! قریش پر گرفت فرما' جب قریش نے آپ کی آواز سنی تو ان کی ہنسی جاتی رہی اور وہ آپ کی دعا سے خوف زدہ ہو گئے، پھر آپ نے دعا کی: اے اللہ! ابو جہل بن ہشام کی گرفت فرما اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کی گرفت فرما، راوی کہتے ہیں کہ حضور نے ساتویں شخص کا نام بھی لیا تھا لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہا، سو قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے' میں نے جنگ بدر کے دن دیکھا کہ جن جن کا نام لے کر رسول اللہ ﷺ نے گرفت کی دعا کی تھی وہ سب بدر کے کنوئیں میں اوندھے پڑے تھے، ابو اسحاق نے کہا کہ ولید بن عتبہ کے نام میں راوی نے غلطی کی ہے (صحیح ولید بن عتبہ ہے)۔

۴۶۲۶- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُورٍ فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے اور آپ کے گرد قریش بیٹھے ہوئے تھے، اچانک عقبہ بن ابی معیط اونٹنی کی اوجھ لے کر آیا اور اس اوجھ کو رسول اللہ ﷺ کی پشت پر پھینک دیا' سو رسول اللہ ﷺ نے سجدے سے سر نہ اٹھایا۔ پھر حضرت سیدہ فاطمہ نے اس اوجھ کو آپ کی پشت سے اٹھایا اور ان لوگوں کو بددعا دی جنہوں نے یہ حرکت کی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان

فَسَمِعَ ذٰلِكَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِي مُعَيْطٍ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ اَنَّ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيًّا تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ.

سابقہ حوالہ (٤٦٢٥)

کے خلاف دعا کی اور فرمایا: اے اللہ! قریش کی جماعت پر گرفت فرما ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کی گرفت فرما۔ (شعبہ کو شک ہے) حضرت ابن مسعود کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ یہ سب جنگ بدر کے دن قتل کیے گئے اور ان کو وادی بدر کے کنوئیں میں ڈال دیا گیا، البتہ امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو کنوئیں میں نہیں ڈالا گیا کیونکہ اس کے جوڑ جوڑ کٹ چکے تھے۔

٤٦٢٧- وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُولُ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ. سابقہ حوالہ (٤٦٢٥)

امام مسلم نے اس حدیث کو ایک اور سند سے روایت کیا ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ تین مرتبہ دعا کرنے کو پسند فرماتے تھے اور آپ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! قریش کی گرفت فرما، اے اللہ! قریش کی گرفت فرما، اے اللہ! قریش کی گرفت فرما اور اس میں ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف کا ذکر ہے اور راوی کے شک کا ذکر نہیں ہے، ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں ساتویں شخص کا نام بھول گیا۔

٤٦٢٨- وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلٰى سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ اَبُو جَهْلٍ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ اَبِي مُعَيْطٍ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى عَلٰى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا. سابقہ حوالہ (٤٦٢٥)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے قریش کے چھ آدمیوں کے خلاف دعا کی، ان میں ابوجہل، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط تھے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، میں نے ان سب کو بدر کے کنوئیں میں اوندھے پڑے ہوئے دیکھا، دھوپ کی شدت سے ان کے رنگ متغیر ہو گئے تھے اور وہ سخت گرم دن تھا۔

٤٦٢٩- وَحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ پر کوئی ایسا دن آیا جو جنگ احد سے زیادہ شدید تھا؟ آپ نے فرمایا: مجھے تمہاری قوم سے بہت زیادہ تکلیف پہنچی اور سب سے شدید تکلیف وہ تھی جو مجھے یوم عقبہ کو پہنچی، جب میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یا لیل بن عبد کلال پر پیش کیا (یعنی اس کو دعوت اسلام دی) لیکن اس نے وہ چیز قبول نہیں کی جو میں چاہتا تھا، پس میں غمزدہ ہو کر واپس چلا آیا

كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

البخاری (۳۲۳۱-۷۳۸۹)

اور قرن ثعالب پر پہنچ کر مجھے افاقہ ہوا، اچانک میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو مجھ پر ایک بادل نے سایہ کیا ہوا تھا، میں نے دیکھا کہ اس میں جبرائیل تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا: آپ نے اپنی قوم سے جو کچھ کہا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا اور جو انہوں نے آپ کو جواب دیا وہ بھی سن لیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے تا کہ آپ اس کو ان کفار کے متعلق جو چاہیں حکم کریں، حضور نے فرمایا: پھر پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے آواز دی اور مجھے سلام کیا پھر کہا: اے محمد (ﷺ)! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا جواب سن لیا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے آپ کے رب نے آپ کے پاس اس لیے بھیجا ہے تا کہ آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں، اگر آپ چاہیں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو ان پر بچھا دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلکہ مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

۴۶۳۰- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ.

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ
وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ

البخاری (۲۸۰۲-۶۱۴۶) الترمذی (۳۳۴۵)

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی جنگ میں رسول اللہ ﷺ کی انگلی خون آلود ہوگئی، آپ نے فرمایا: تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہوگئی ہے اور تو نے جو تکلیف اٹھائی ہے وہ اللہ کی راہ میں اٹھائی ہے۔

۴۶۳۱- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَارٍ فَنُكِبَتْ إِصْبَعُهُ.

سابقہ حوالہ (۴۶۳۰)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک لشکر میں تھے اور وہاں آپ کی انگلی زخمی ہوگئی تھی۔

۴۶۳۲- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنْدَبًا يَقُولُ أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیل کے آنے میں تاخیر ہوگئی، مشرکین کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) کو چھوڑ دیا گیا تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی (ترجمہ) "قسم

وَرَبُّكَ وَمَا قَلَى. البخاري (۱۱۲۵) الترمذي (۳۳۴۵)

ہے روز روشن کی اور قسم ہے رات کی جب وہ اپنے گیسو پھیلا لے" (اے نبی!) تمہارے رب نے تم کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا"۔

۴۶۳۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ ابْنَ سُفْيَانَ يَقُولُ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى.

البخاري (۱۱۲۴)

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے اور دو یا تین راتیں اٹھ نہیں سکے تو ایک عورت نے آ کر کہا: اے محمد (ﷺ)! مجھے یہ امید ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا کیونکہ وہ دو یا تین راتوں سے تمہارے پاس نہیں آیا، تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) "قسم ہے روز روشن کی اور قسم ہے رات کی جب وہ اپنے گیسو پھیلا دے" (اے محبوب!) تمہارے رب نے تم کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا"۔

ف: یہ بدبخت عورت ابولہب کی بیوی تھی۔

۴۶۳۴- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

البخاري (۴۹۵۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کی ہیں۔

۴۰- بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَبْرِهِ عَلَى أَذَى الْمُنَافِقِينَ

نبی کریم ﷺ کے منافقین کی ایذا رسانیوں پر صبر فرمانے اور دعائیں دینے کا بیان

۴۶۳۵- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ وَذَاكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ایک دراز گوش پر سوار ہوئے جس پر پالان تھا اور اس کے نیچے فدک کی ایک چادر تھی، آپ کے پیچھے حضرت اسامہ بیٹھے ہوئے تھے، آپ قبیلہ بنو حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے جا رہے تھے، یہ واقعہ جنگ بدر سے پہلے کا ہے، آپ راستہ میں ایک ایسی جگہ سے گزرے جہاں مسلمان، بت پرست لوگ اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے ان میں عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن رواحہ بھی بیٹھے ہوئے تھے جب اس مجلس میں اس سواری کی گرد پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی اور

الْمَجْلِسَ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيٍّ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاصْفَحْ فَوَاللهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَهُ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

البخاري (٢٩٨٧-٤٥٦٦-٥٦٦٣-٥٩٦٤-٦٢٠٧-٦٢٥٤)

کہنے لگا: ہم پر گرد نہ اڑاؤ' نبی ﷺ نے ان کو سلام کیا، پھر ٹھہر گئے، آپ سواری سے اترے اور ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور ان پر قرآن مجید کی تلاوت کی، عبداللہ بن ابی نے کہا: اے شخص! اس سے بہتر اور کوئی بات نہیں ہے کہ اگر جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ سچ ہے، تب بھی ہم کو ہماری مجلس میں آ کر تکلیف نہ پہنچاؤ اور اپنے گھر واپس لوٹ جاؤ اور ہم میں سے جو شخص تمہارے پاس آئے اس کو وعظ کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے کہا: آپ ہماری مجلس میں آیئے' ہم اس کو پسند کرتے ہیں، پھر مسلمان، یہود اور بت پرست ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور ایک دوسرے پر حملہ کے لیے تیار ہو گئے، نبی ﷺ ان کو مسلسل ٹھنڈا کرتے رہے پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہ کے پاس گئے اور فرمایا: اے سعد کیا تم نے نہیں سنا کہ ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی نے کیا کہا ہے؟ حضرت سعد نے کہا: یا رسول اللہ (ﷺ)! اس کو معاف کیجیے اور اس سے درگزر کیجیے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو مرتبہ دیا ہے سو دیا ہے، اس شہر کے لوگوں نے یہ طے کر لیا تھا کہ اس کو تاج پہنائیں گے اور اس کے سر پر (بادشاہت کا) عمامہ باندھیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کر کے اور آپ کو مرتبہ دے کر اس کو مسترد کر دیا' اس وجہ سے یہ جل گیا اور جو کچھ آپ نے دیکھا ہے اس کا سبب یہی ہے، سو نبی ﷺ نے اس سے درگزر کر لیا۔

٤٦٣٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللهِ.

سابقہ حوالہ (٤٦٣٥)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت منقول ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس وقت تک عبداللہ بن ابی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

٤٦٣٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کہا گیا کہ کاش! آپ عبداللہ بن ابی کے پاس (دعوت اسلام کے لیے) تشریف لے جائیں' نبی ﷺ دراز گوش پر سوار ہو کر اس کی طرف گئے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ گئے، وہ زمین شور والی تھی، جب نبی ﷺ اس کے

حِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالنِّعَالِ قَالَ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا. البخاري (٢٦٩١)

پاس پہنچے تو وہ کہنے لگا: ایک طرف ہٹو، ہٹو! تمہارے گدھے کی بو سے مجھے اذیت ہو رہی ہے، ایک انصاری نے کہا: بخدا! رسول اللہ ﷺ کے گدھے کی بو تم سے زیادہ خوشبودار ہے، اس پر عبداللہ بن ابی کی قوم کا ایک شخص غضب ناک ہو گیا، پھر ہر طرف کے لوگ غصہ میں آ گئے اور وہ ہاتھوں، چھڑیوں اور جوتوں کے ساتھ ایک دوسرے سے لڑنے لگے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) "اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ"۔

٤١- بَابُ قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

ابوجہل کے قتل کا بیان

٤٦٣٨- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ آنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي.

البخاري (٣٩٦٢-٣٩٦٣-٤٠٢٠)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوجہل کی خبر کون لے کر آئے گا؟ حضرت ابن مسعود گئے تو دیکھا کہ عفراء کے دو بیٹے اس کو قتل کر چکے ہیں اور اس کا جسم ٹھنڈا ہونے کے قریب ہے، حضرت ابن مسعود نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا: کیا تو ابوجہل ہے؟ ابوجہل نے کہا: کیا اتنے بڑے کسی اور شخص کو بھی تم نے قتل کیا ہے؟ یا کہا: اس کی قوم نے اتنے بڑے شخص کو قتل کیا ہے؟ ابومجلز کہتے ہیں کہ ابوجہل نے یہ بھی کہا تھا کہ کاش! مجھے کسان کے علاوہ کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔

٤٦٣٩- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَوْلِ أَبِي مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهُ إِسْمَاعِيلُ.

سابقہ حوالہ (٤٦٣٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کوئی شخص آ کر یہ بتائے گا کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٤٢- بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ طَاغُوتِ الْيَهُودِ

یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف کے قتل کا بیان

٤٦٤٠- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِلزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء پہنچائی ہے، سو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا

الأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ ائْذَنْ لِي فَلْأَقُلْ قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِي قَالَ مَا تُرِيدُ قَالَ تَرْهَنُنِي نِسَاءَكُمْ قَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا قَالَ لَهُ تَرْهَنُونِي أَوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ فِي وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلَكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ فَنَعَمْ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ إِنَّمَا هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِي فُلَانَةُ هِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَعُودَ قَالَ فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ دُونَكُمْ قَالَ فَقَتَلُوهُ.

البخاری (٢٥١٠-٣٠٣١-٣٠٣٢-٤٠٣٧) ابوداؤد (٢٧٦٨)

آپ اس کو پسند کریں گے کہ میں اس کو قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کیا: پھر مجھے کچھ تعریضاً کہنے کی اجازت دیجئے، آپ نے فرمایا: کہہ لینا، پس وہ کعب بن اشرف کے پاس گئے اور اس سے باتیں کیں اور اپنا اور حضور کا نزعی معاملہ بیان کیا اور کہا: یہ شخص ہم سے صدقات لیتا ہے اور ہم کو اس نے مصیبت میں ڈال رکھا ہے، جب کعب نے یہ سنا تو کہا: خدا کی قسم! ابھی تو تم کو اور مصیبت پڑے گی، حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا: ہم اس کی اتباع کر چکے ہیں اب ہمیں اس کو چھوڑنا برا معلوم ہوتا ہے تاوقتیکہ ہم یہ نہ دیکھ لیں کہ اس کا مآل کار کیا ہوتا ہے، حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھے کچھ قرض دو، کعب نے کہا: تم میرے پاس کیا چیز رہن رکھو گے؟ حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا: جو تم چاہو! کعب بن اشرف نے کہا: تم اپنی عورتیں میرے پاس رہن رکھ دو، حضرت ابن مسلمہ نے کہا: تم عرب کے حسین ترین شخص ہو، ہم تمہارے پاس اپنی عورتیں کیسے گروی رکھ سکتے ہیں! کعب نے کہا: پھر اپنے بچے گروی رکھ دو، حضرت ابن مسلمہ نے کہا: پھر ہمارے بچوں کو یہ گالی دی جائے گی کہ یہ دو وسق کھجور کے عوض گروی رکھا گیا تھا، البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی رکھ دیں گے، کعب نے کہا: اچھا! حضرت ابن مسلمہ نے کعب سے وعدہ کیا کہ حارث، ابوعبس بن جبر اور عباد بن بشر کو لے کر تمہارے پاس آئیں گا' سو یہ لوگ اس کے پاس گئے اور رات کو اسے بلایا' کعب ان کی طرف جانے لگا' اس کی بیوی نے کہا: مجھے ایسی آواز آ رہی ہے جیسے خون کی آواز ہو، کعب نے کہا: یہ محمد بن مسلمہ، اس کا رضاعی بھائی اور ابونائلہ ہے اور معزز آدمی کو اگر رات کے وقت بھی نیزہ بازی کے لیے بلایا جائے تو وہ چلا جاتا ہے، ادھر حضرت محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا تھا کہ جب کعب آئے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا' جب میں اس پر قابو پاؤں تو تم اس وقت اس پر حملہ کر دینا' جب کعب نیچے اترا تو وہ سر کو چادر سے چھپائے ہوئے تھا، ان لوگوں نے کہا: آپ سے خوشبو کی مہک آ رہی

ہے؟ اس نے کہا: ہاں! میرے ہاں فلاں عورت ہے جو عرب کی سب سے معطر عورت ہے، حضرت ابن مسلمہ نے کہا: کیا آپ مجھے یہ خوشبو سونگھنے کی اجازت دیں گے؟ کعب نے کہا: ہاں سونگھ لو، حضرت ابن مسلمہ نے اس کا سر سونگھا پھر کہا: کیا آپ مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت دیں گے اور پھر اس کا سر مضبوطی سے پکڑ لیا اور ساتھیوں سے کہا کہ حملہ کرو اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔

٤٣- بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ

غزوہ خیبر

٤٦٤١- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ قَالَ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً. سابقہ حوالہ (۳۴۸۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر سے جہاد کیا، ہم نے خیبر کے پاس منہ اندھیرے نماز پڑھی۔ نبی ﷺ سوار ہوئے اور حضرت ابوطلحہ سوار ہوئے، میں حضرت ابوطلحہ کے پیچھے سوار تھا، نبی ﷺ نے خیبر کی گلیوں میں سواری دوڑائی، میرا گھٹنا نبی ﷺ کی ران سے مس کر رہا تھا، نبی ﷺ کی ران سے چادر ہٹ گئی تھی اور میں نبی ﷺ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا، جب آپ بستی میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر! خیبر ویران ہو گیا ہم جب کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو وہ دن ان لوگوں کے لیے جنہیں عذاب کی وعید سنائی گئی ہے بہت برا ہوتا ہے، یہ جملہ آپ نے تین بار فرمایا، اس وقت یہودی (اپنے گھروں سے) کام کاج کے لئے نکلے تھے، وہ کہنے لگے: محمد (ﷺ) آگئے بعض راویوں نے کہا: لشکر کے ساتھ آگئے حضرت انس نے کہا: ہم نے خیبر کو جنگ سے فتح کیا تھا۔

٤٦٤٢- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُئُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن میں سواری پر حضرت ابوطلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے قدم رسول اللہ ﷺ کے قدموں سے مس کر رہے تھے، ہم خیبر میں اس وقت پہنچے جب سورج نکل چکا تھا، اس وقت یہودیوں نے اپنے جانور نکالے تھے اور وہ خود درانتیاں، ٹوکریاں اور درختوں پر چڑھنے کی رسیاں لے کر نکلے، انہوں نے کہا: محمد (ﷺ) لشکر کے ساتھ آئے ہیں'

فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ. سابقہ حوالہ (۳۴۸۵)

آپ نے فرمایا: خیبر تباہ ہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو جن لوگوں کو عذاب کی وعید سنائی گئی ہے وہ دن ان کے لیے بہت برا ہوتا ہے، حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر اللہ عزوجل نے ان کو شکست دے دی۔

۴۶۴۳- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ.

مسلم تحفة الاشراف (۱۲۸۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر پہنچے تو آپ نے فرمایا: ہم جب کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو جن لوگوں کو عذاب کی وعید سنائی گئی ہے وہ دن ان کے لیے بہت برا ہوتا ہے۔

۴۶۴۴- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر گئے، ہم رات بھر سفر کرتے رہے، لشکر میں سے ایک شخص نے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا آپ ہمیں اپنے کچھ اشعار نہیں سنائیں گے؟ حضرت عامر شاعر تھے وہ سواری سے اتر کر حدی خوانی کرنے لگے:

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا — اے اللہ! اگر تیری مدد نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے۔
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا — ہم زکوٰۃ ادا کرتے نہ نماز پڑھتے۔
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا — ہماری طلب بس یہی ہے کہ تو ہمیں معاف کر دے، ہم تجھ پر فدا ہوں۔
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا — اور دشمن سے مقابلہ کے وقت ہم کو ثابت قدم رکھ۔
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا — اور ہم پر تسلی نازل فرما۔
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا — جب ہم کو بلایا جاتا ہے تو ہم پہنچ جاتے ہیں۔
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا — اور عام لوگ ہم پر اعتماد کرتے ہیں۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرٌ قَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ فَقَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ أَيُّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمُ

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: یہ حدی خواں کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ عامر ہیں، آپ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے، لشکر میں سے ایک شخص نے کہا: اس پر رحمت واجب ہو گئی کاش! آپ ہم کو بھی اس سے متمتع فرماتے، حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ پھر ہم خیبر پہنچے اور ہم نے اہل خیبر کا محاصرہ کر لیا حتیٰ کہ ہم کو سخت بھوک لگ گئی، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر خیبر فتح کر دیا، پھر فتح کے دن شام کے وقت لوگوں نے بہت آگ روشن کی،

حُمُرٍ الإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهَرِيقُوهَا وَيَغْسِلُوهَا فَقَالَ أَوْ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاكِتًا قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الأَنْصَارِيُّ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ وَخَالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا فِي الْحَدِيثِ فِي حَرْفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ وَأَلْقِ سَكِينَةً عَلَيْنَا.

البخاری (۲۴۷۷-۴۱۹۶-۵۴۹۷-۶۱۴۸-۶۳۳۱-۶۸۹۱) مسلم (۴۶۶۳-۴۶۶۴) ابن ماجہ (۳۱۹۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ آگ کیسی ہے؟ کس چیز (کو پکانے) کے لیے آگ جلا رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: گوشت پکا رہے ہیں، آپ نے پوچھا: کس چیز کا گوشت؟ لوگوں نے کہا: پالتو گدھوں کا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہانڈیاں الٹ دو اور ہانڈیاں توڑ دو، ایک شخص نے پوچھا: کیا ہانڈیاں الٹ کر ان کو دھولیں؟ آپ نے فرمایا: ایسا ہی کر لو، جب لوگوں نے صف بنائی تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی، انہوں نے ایک یہودی کے پاؤں پر تلوار ماری تو وہ پلٹ کر ان کے گھٹنے میں لگی اور وہ اسی ضرب سے شہید ہو گئے، جب مسلمان واپس لوٹے تو حضرت سلمہ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے خاموش دیکھا تو فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے کہا: آپ پر میرے ماں اور باپ قربان ہوں، لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ عامر کے سب عمل برباد ہو گئے، آپ نے پوچھا: کس نے کہا ہے؟ میں نے کہا: فلاں اور فلاں نے اور اسید بن حضیر انصاری نے آپ نے فرمایا: جس نے یہ کہا ہے جھوٹ کہا ہے، عامر کے دو اجر ہیں، آپ نے اپنی دو انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا: اس نے اس طرح جہاد کیا کہ عربوں میں اس کی مثال بہت کم ہے، قتیبہ نے دو حرفوں میں راوی محمد کی مخالفت کی ہے اور ابن عباد کی روایت میں "الق سکینة علینا" ہے۔

۴۶۴۵ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَنَسَبَهُ غَيْرُ ابْنِ وَهْبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالاً شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلاَحِهِ وَشَكُّوا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي أَنْ أَرْجُزَ لَكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ

وَاللَّهِ لَوْلاَ اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن میرے بھائی نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بڑی شدید جنگ کی، مگر اتفاق سے اس کی تلوار پلٹ کر اس کو لگی اور وہ شہید ہو گئے، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اس پر گفتگو کی اور جو شخص اپنے ہی ہتھیار سے قتل ہو جائے اس کی شہادت میں شک کیا، حضرت سلمہ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے واپس لوٹے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کچھ رجزیہ کلام پیش کرنے کی اجازت دیں، رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی، حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: سوچ سمجھ کر کہنا، پھر میں نے کہا:

"خدا کی قسم! اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے"

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقْتَ۔

وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

قَالَ فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ قَالَهُ أَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ قُلْتُ إِنَّ نَاسًا يَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ. ابوداؤد(٢٥٣٨) النسائی(٣١٥٠)

زکوٰۃ ادا کرتے نہ نماز پڑھتے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا:

اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما۔

اور کفار سے مقابلہ کے وقت ہم کو ثابت قدم رکھ۔

بے شک کفار نے ہم پر حملہ کیا ہوا ہے۔

جب میں یہ رجز پورا کر چکا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: یہ کس کے اشعار ہیں؟ میں نے عرض کیا: یہ شعر میرے بھائی عامر نے کہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھنے میں ہچکچا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے ہتھیار سے مرا ہے، آپ نے فرمایا: وہ مجاہد ہے اور جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا ہے، زہری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچھا تو اس نے اپنے والد سے یہ روایت اسی طرح بیان کی، البتہ انہوں نے کہا: جب میں نے کہا کہ لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہوئے ہچکچا رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ مجاہد ہے جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا ہے اور اس کو دوگنا اجر ملے گا اور پھر اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

٤٤- بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ

غزوہ خندق کے اہم واقعات

٤٦٤٦- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ۔

وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

إِنَّ الْأُلَى قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا

قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احزاب کے دن رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مٹی ڈھو رہے تھے دراں حالیکہ گرد و غبار کی کثرت سے آپ کے پیٹ کی سفیدی اٹی ہوئی تھی اور آپ یہ فرما رہے تھے:

خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ کی مدد نہ ہوتی تو ہم
ہدایت نہ پاتے۔ ہم صدقہ دیتے نہ نماز
پڑھتے۔ اے اللہ تو ہم پر سکون نازل فرما۔
بے شک دشمن ہم پر ٹوٹ پڑے ہیں۔

اور کبھی یوں فرماتے:

إِنَّ الْمَلَا قَدْ أَبَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

ان کافروں نے ہماری بات ماننے سے انکار کر دیا۔
جب وہ فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔
جب آپ "ابینا" فرماتے تو آواز بلند فرماتے۔

البخاری(٢٨٣٦، ٢٨٣٧، ٤١٠٤، ٤١٠٦، ٧٢٣٦)

٤٦٤٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت مروی ہے البتہ اس میں "ان الالی قد بغوا علینا" ہے۔

سابقہ حوالہ(٤٦٤٦)

٤٦٤٨ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے درآنحالیکہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی ڈھو رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے سو تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

البخاری(٣٧٩٧_٤٠٩٨)

٤٦٤٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ۔
اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے،
سو تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

البخاری(٣٧٩٥-٦٤١٣)

٤٦٥٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ:
اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ. قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ۔
اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةْ
فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: (شعبہ نے کہا یا فرمایا:)

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے۔
سو تو انصار اور مہاجرین پر کرم فرما۔

البخاری(٣٧٩٥) الترمذی(٢٨٥٧)

٤٦٥١ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ شَيْبَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا يَرْتَجِزُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ رجز کرتے تھے اور ان کے ساتھ آپ بھی رجز کرتے تھے اور صحابہ یہ کہتے تھے:

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَنْقُلُوْنَ ۔

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةْ — اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے،

فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ — سو تو مہاجرین اور انصار کی مدد فرما۔

وَفِیْ حَدِيْثِ شَبَابَةَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ. — اور شبابہ کی حدیث میں "فانصر" کی جگہ "فاغفر" ہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۰۰)

٤٦٥٢ - وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے صحابہ جنگ خندق کے دن یہ کہہ رہے تھے:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا — ہم نے محمد (ﷺ) سے تاحیات

عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا — اسلام پر بیعت کی ہے۔

اَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ وَالنَّبِیُّ ﷺ يَقُوْلُ ۔ — حماد کو شک ہے کہ شاید اسلام کے بدلہ میں جہاد کہا تھا اور نبی ﷺ یہ فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْاٰخِرَةْ — اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے

فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ — سو تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۵٤)

ف: رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے جو رجزیہ اشعار پڑھے ان میں ذکر بالجہر کرنے کا ثبوت ہے۔ اس مسئلہ پر ہم نے شرح صحیح مسلم جلد ثانی میں گفتگو کی ہے اور اس پر مفصل بحث ہمارے رسالہ "ذکر بالجہر" میں ہے۔

٤٥- بَابُ غَزْوَةِ ذِیْ قَرَدٍ وَغَيْرِهَا — غزوہ ذی قرد وغیرہ

٤٦٥٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِیْ ابْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ يَقُوْلُ خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُؤَذَّنَ بِالْاُوْلٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْعٰى بِذِیْ قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِیْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهْ قَالَ فَاَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَیِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِیْ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ بِذِیْ قَرَدٍ وَقَدْ اَخَذُوْا يَسْقُوْنَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِیْ وَكُنْتُ رَامِيًا وَاَقُوْلُ ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں پہلی اذان سے پہلے مدینہ سے باہر نکل گیا، وہاں مقام ذی قرد میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں چر رہی تھیں، وہاں مجھ سے عبد الرحمٰن بن عوف کا غلام ملا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں پکڑی گئیں، میں نے پوچھا: کس نے پکڑی ہیں؟ اس نے کہا: غطفان نے، حضرت ابن اکوع کہتے ہیں کہ میں نے تین مرتبہ چیخ کر کہا: یا صباحاہ! میری یہ آواز مدینہ منورہ کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچی، پھر میں اپنی سیدھ میں چل پڑا اور میں نے غطفان کو مقام ذی قرد میں جا لیا، درآں حالیکہ وہ لوگ پانی پلا رہے تھے، میں نے ان کو اپنے تیروں سے مارنا شروع کیا اور میں تیر مارتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ
وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ. البخاري(٣٠٤١-٤١٩٤)

میں اکوع کا بیٹا ہوں !
اور آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔

میں یہ رجز پڑھتا رہا حتیٰ کہ میں نے ان سے اونٹنیاں چھڑا لیں اور ان کی تیس چادریں بھی لے لیں، اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی صحابہ کے ہمراہ تشریف لے آئے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے ان کو پانی سے روک رکھا ہے حالانکہ وہ پیاسے ہیں، آپ اسی وقت کسی کو ان کے پاس بھیج دیجئے، آپ نے فرمایا: اے ابن اکوع! تم اپنی چیزیں تو لے چکے ہو، اب رہنے دو، اس کے بعد ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔

٤٦٥٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهَا خَمْسُونَ شَاةً لَا تُرْوِيهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَإِمَّا دَعَا وَإِمَّا بَسَقَ فِيهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ بَايِعْ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ قَالَ وَأَيْضًا قَالَ وَرَآنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَزِلًا يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَجَفَةً أَوْ دَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ أَلَا تُبَايِعُنِي يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ وَفِي أَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ وَأَيْضًا قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا سَلَمَةُ أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي أَعْطَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقِيَنِي عَمِّي عَامِرٌ عَزِلًا فَأَعْطَيْتُهُ

ایاس بن سلمہ کہتے ہیں کہ میرے والد بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ گئے، ہم اس وقت چودہ سو افراد تھے اور اس جگہ پانی کی اتنی کمی تھی کہ وہاں پچاس بکریاں بھی سیراب نہیں ہو سکتی تھیں، رسول اللہ ﷺ کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے، پھر یا تو آپ نے دعا کی اور یا آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا، سو کنوئیں کا پانی جوش میں آ گیا ہم نے خود بھی پانی پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا، پھر رسول اللہ ﷺ نے درخت کی جڑ میں بیٹھ کر ہم کو بیعت کے لیے بلایا، لوگوں میں سے سب سے پہلے میں نے آپ سے بیعت کی، پھر اور لوگوں نے بیعت کرنا شروع کر دی، حتیٰ کہ جب آدھے لوگوں نے بیعت کر لی تو آپ نے فرمایا: اے سلمہ! بیعت کرو! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تو سب سے پہلے بیعت کر چکا ہوں! آپ نے فرمایا: دوبارہ کرو! حضرت ابن اکوع کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ میرے پاس ہتھیار نہیں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ڈھال عطا کی، اس کے بعد آپ نے پھر بیعت لینی شروع کی، حتیٰ کہ جب آپ سب سے بیعت لے چکے تو آپ نے مجھ سے پھر فرمایا: اے سلمہ! تم مجھ سے بیعت نہیں کرو گے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تو پہلی بار سب سے پہلے اور دوبارہ درمیان میں آپ سے بیعت کر چکا ہوں آپ نے فرمایا: پھر سہ بارہ، سو

بِیَدِہٖ قَالَ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَقَالَ اِنَّکَ کَالَّذِیْ قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰہُمَّ اَبْغِنِیْ حَبِیْبًا ہُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ ثُمَّ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ رَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ حَتّٰی مَشٰی بَعْضُنَا فِیْ بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَکُنْتُ تَبِیْعًا لِطَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَسْقِیْ فَرَسَہٗ وَاَحُسُّہٗ وَاَخْدُمُہٗ وَاٰکُلُ مِنْ طَعَامِہٖ وَتَرَکْتُ اَہْلِیْ وَمَالِیْ مُہَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ﷺ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَاَہْلُ مَکَّۃَ وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اَتَیْتُ شَجَرَۃً فَکَسَحْتُ شَوْکَہَا فَاضْطَجَعْتُ فِیْ اَصْلِہَا قَالَ فَاَتَانِیْ اَرْبَعَۃٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَہْلِ مَکَّۃَ فَجَعَلُوْا یَقَعُوْنَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاَبْغَضْتُہُمْ فَتَحَوَّلْتُ اِلٰی شَجَرَۃٍ اُخْرٰی وَعَلَّقُوْا سِلَاحَہُمْ وَاضْطَجَعُوْا فَبَیْنَمَا ہُمْ کَذٰلِکَ اِذْ نَادٰی مُنَادٍ مِنْ اَسْفَلِ الْوَادِیْ یَا لَلْمُہَاجِرِیْنَ قُتِلَ ابْنُ زُنَیْمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَیْفِیْ ثُمَّ شَدَدْتُ عَلٰی اُولٰٓئِکَ الْاَرْبَعَۃِ وَہُمْ رُقُوْدٌ فَاَخَذْتُ سِلَاحَہُمْ فَجَعَلْتُہٗ ضِغْثًا فِیْ یَدِیْ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِیْ کَرَّمَ وَجْہَ مُحَمَّدٍ لَا یَرْفَعُ اَحَدٌ مِنْکُمْ رَاْسَہٗ اِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِیْ فِیْہِ عَیْنَاہُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِہِمْ اَسُوْقُہُمْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ وَجَاءَ عَمِّیْ عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ یُقَالُ لَہٗ مِکْرَزٌ یَقُوْدُہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی فَرَسٍ مُجَفَّفٍ فِیْ سَبْعِیْنَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَنَظَرَ اِلَیْہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ دَعُوْہُمْ یَکُنْ لَہُمْ بَدْءُ الْفُجُوْرِ وَثِنَاہُ فَعَفَا عَنْہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاَنْزَلَ اللّٰہُ ﴿وَہُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَہُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْہُمْ بِبَطْنِ مَکَّۃَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْہِمْ﴾ الْاٰیَۃَ کُلَّہَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِیْنَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَیْنَنَا وَبَیْنَ بَنِیْ لِحْیَانَ جَبَلٌ وَہُمُ الْمُشْرِکُوْنَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِمَنْ رَقِیَ ہٰذَا الْجَبَلَ اللَّیْلَۃَ کَاَنَّہٗ طَلِیْعَۃٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ وَاَصْحَابِہٖ قَالَ سَلَمَۃُ فَرَقِیْتُ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِظَہْرِہٖ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَاَنَا مَعَہٗ وَخَرَجْتُ مَعَہٗ بِفَرَسِ طَلْحَۃَ اُنَدِّیْہِ مَعَ الظَّہْرِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِیُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰی

میں نے آپ سے پھر تیسری بار بیعت کی، پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: تمہاری وہ ڈھال کہاں ہے جو میں نے تم کو دی تھی؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے چچا عامر کے پاس ہتھیار نہیں تھے، میں نے وہ ڈھال ان کو دے دی، رسول اللہ ﷺ ہنسے اور فرمایا: تم بھی اس پہلے شخص کی طرح ہو جس نے کہا تھا اے اللہ! مجھے ایسا دوست عطا فرما جو مجھے جان سے بھی زیادہ عزیز ہو، پھر مشرکین نے ہماری طرف صلح کا پیغام بھیجا یہاں تک کہ ہر جانب سے ایک شخص دوسری جانب جانے لگا اور ہم نے صلح کر لی، حضرت ابن اکوع نے کہا: میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا، ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا اور کھریرا کرتا، ان کی خدمت کرتا اور ان کے ساتھ کھانا کھاتا کیونکہ میں نے اہل وعیال اور مال کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی، جب ہماری اہل مکہ سے صلح ہو گئی اور ہم ایک دوسرے سے ملنے لگے، تو میں ایک درخت کے پاس گیا اور اس کے نیچے سے کانٹے صاف کر کے اس کی جڑ میں لیٹ گیا، اتنے میں مشرکین مکہ میں سے چار شخص آئے اور رسول اللہ ﷺ کے متعلق کچھ کہنے لگے، مجھے ان پر غصہ آیا اور میں دوسرے درخت کے نیچے جا کر لیٹ گیا، انہوں نے اپنے ہتھیار لٹکائے اور لیٹ گئے، اسی دوران وادی کے نشیب سے ایک آواز آئی: اے مہاجرو! ابن زنیم کو قتل کر دیا گیا، یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار نکالی اور ان سوئے چاروں آدمیوں پر حملہ کر دیا، ان کے ہتھیاروں پر میں نے قبضہ کر لیا اور ان کا ایک گٹھا بنا کر اپنے ہاتھ میں رکھ لیا، پھر میں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو عزت دی ہے تم میں سے جس شخص نے بھی سر اٹھایا میں اس کے جسم کا وہ حصہ اڑا دوں گا جس میں اس کی آنکھیں ہیں، پھر میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا، ادھر میرے چچا حضرت عامر بھی قبیلہ عبلات کے ایک شخص کو ستر مشرکوں کے ساتھ کھینچتے ہوئے لائے، اس شخص کا نام مکرز تھا، حضرت عامر ایک جھول پوش گھوڑے پر سوار تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف

ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَاقَهُ أَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِيَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ خُذْ هٰذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَأَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ أَغَارُوْا عَلٰى سَرْحِهِ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهْ ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ أَقُوْلُ

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ

وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّ سَهْمًا فِيْ رَحْلِهِ حَتّٰى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ إِلٰى كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا

وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ

وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زِلْتُ أَرْمِيْهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِيْ أَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ حَتّٰى إِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوْا فِيْ تَضَايُقِهِ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّيْهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ كَذٰلِكَ أَتْبَعُهُمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيْرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِيْ وَخَلَّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيْهِمْ حَتّٰى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً وَثَلَاثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى أَتَوْا مُتَضَايِقًا مِنْ ثَنِيَّةٍ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوْا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِيْ يَتَغَدَّوْنَ وَجَلَسْتُ عَلٰى رَأْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هٰذَا الَّذِيْ أَرٰى قَالُوْا لَقِيْنَا مِنْ هٰذَا الْبَرْحَ وَاللّٰهِ مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ يَرْمِيْنَا حَتَّى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ أَيْدِيْنَا قَالَ فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ أَرْبَعَةٌ قَالَ فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ فَلَمَّا أَمْكَنُوْنِيْ مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُوْنِيْ قَالُوْا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِيْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِيْ رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكَنِيْ قَالَ

دیکھ کر فرمایا: ان کو چھوڑ دو، گناہ کی ابتداء اور تکرار ان کی طرف سے ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان کو معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ''جس ذات نے ان کے ہاتھوں سے تم کو روکا اور تمہارے ہاتھوں سے ان کو بچایا جبکہ اللہ تعالیٰ تم کو مکہ میں ان پر غالب کر چکا تھا'' پھر ہم مدینہ منورہ جانے کے لیے واپس لوٹے، ہم نے راستہ میں ایک منزل پر قیام کیا جہاں ہمارے اور بنولحیان کے مشرکوں کے درمیان ایک پہاڑ حائل تھا، نبی ﷺ نے اس شخص کے لیے دعائے مغفرت کی جو اس رات کو پہاڑ پر چڑھ کر نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب کے لیے پہرہ دے، حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں اس رات کو اس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھا، جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے رباح (رسول اللہ ﷺ کا غلام) کے ساتھ اپنے اونٹ روانہ کیے، میں بھی حضرت طلحہ کے گھوڑے پر ان اونٹوں کے ساتھ گیا، جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن فزاری نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا اور سب کو ہنکا کر لے گیا اور ان کے چرواہے کو قتل کر دیا، حضرت ابن اکوع کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے رباح! یہ گھوڑا لو اور اس کو حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے پاس پہنچا دو اور رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر دو کہ مشرکین نے آپ کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا ہے پھر میں نے ایک ٹیلہ پر کھڑے ہو کر مدینہ کی طرف رخ کیا اور تین بار بلند آواز سے چلایا: یا صباحاہ! پھر میں ان لٹیروں کے پیچھے تیر مارتا ہوا اور رجز کرتا ہوا بڑھا، میں کہہ رہا تھا: میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے، میں ان کے ہر شخص سے مقابلہ کرتا اور اس کو تیر مارتا حتیٰ کہ وہ تیر اس کے کندھے کو پار کر کے نکل جاتا اور میں کہتا کہ اب اس وار کو سنبھالو، میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے، بخدا! میں ان کو مسلسل تیر مارتا اور زخمی کرتا رہا، جب ان میں سے کوئی گھوڑ سوار میری طرف آتا تو میں درخت کے پیچھے جا کر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا، پھر میں اس کو تیر مار کر زخمی کر دیتا حتیٰ کہ جس جگہ پہاڑ تنگ ہو گیا تھا وہ اس جگہ سے ایک تنگ راستہ میں داخل ہو گئے، میں پہاڑ پر چڑھا اور ان

أَحَدُهُمْ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ قَالَ فَإِذَا أَوَّلُهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ عَلَى إِثْرِهِ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَعَلَى إِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَأَخَذْتُ بِعِنَانِ الْأَخْرَمِ قَالَ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ قُلْتُ يَا أَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُوكَ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ قَالَ يَا سَلَمَةُ إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقَى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ فَعَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلَى فَرَسِهِ وَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَتَبِعْتُهُمْ أَعْدُو عَلَى رِجْلَيَّ حَتَّى مَا أَرَى وَرَائِي مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتَّى يَعْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ ذُو قَرَدٍ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوا إِلَيَّ أَعْدُو وَرَاءَهُمْ فَحَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي أَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُونَ فَيَشْتَدُّونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَأَعْدُو فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ يَا ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ أَكْوَعُهُ بُكْرَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَكْوَعُكَ بُكْرَةَ قَالَ وَأَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلَى ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّأْتُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلِّنِي فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَأَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ

کو تیر مارنے شروع کیے، میں اسی طرح ان کا پیچھا کرتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی سواریوں میں سے جس اونٹ کو بھی پیدا کیا تھا میں نے اس کو پیچھے چھوڑ دیا وہ میرے اور اونٹوں کے درمیان سے ہٹ گئے، میں تیر مارتا ہوا ان کے پیچھے لگا رہا حتیٰ کہ انہوں نے وزن کم کرنے کے لیے تیس سے زیادہ چادریں اور تیس نیزے پھینک دیے، وہ جو چیز بھی پھینکتے تھے میں اس کے اوپر پتھر سے نشان رکھ دیتا تھا، تاکہ اس کو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب پہچان لیں، وہ چلتے چلتے ایک تنگ وادی پر پہنچے وہاں فلاں بن بدر فزاری بھی پہنچ گیا، وہ سب لوگ دوپہر کا کھانا کھانے بیٹھے، ادھر میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا، فزاری کہنے لگا: یہ ہم کو کون دیکھ رہا ہے؟ وہ کہنے لگے: اس شخص سے ہم نے بہت تکلیف اٹھائی ہے، خدا کی قسم! یہ صبح اندھیرے سے ہم کو تیر مار رہا ہے حتیٰ کہ ہمارے پاس جو کچھ تھا وہ اس نے چھین لیا، فزاری نے کہا: تم میں سے چار شخص اس کی طرف جائیں، پھر ان میں سے چار میری طرف آنے کے لیے پہاڑ پر چڑھنے لگے، جب وہ اس قدر قریب آگئے کہ میری بات سن سکیں تو میں نے کہا: کیا تم لوگ مجھے پہچانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا: نہیں، تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں سلمہ بن اکوع ہوں، قسم اس ذات کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو عزت دی ہے، میں تم میں سے جس شخص کو بھی چاہوں گا، اپنے تیر کا نشانہ بناؤں گا اور تم میں سے کوئی شخص مجھے نشانہ نہیں بنا سکتا، ان میں سے ایک شخص نے کہا: میرا بھی گمان ہے، حضرت ابن اکوع نے کہا: پھر وہ لوگ واپس لوٹ گئے، میں ابھی جگہ سے نہیں ہٹا تھا کہ مجھے رسول اللہ کے سوار نظر آئے، وہ درختوں میں گھس گئے تھے، سب سے آگے حضرت اخرم اسدی تھے، ان کے پیچھے حضرت ابوقتادہ انصاری تھے اور ان کے پیچھے حضرت مقداد بن اسود کندی تھے، میں نے حضرت اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی، حضرت ابن اکوع نے کہا: وہ لٹیرے پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے، میں نے کہا: اے اخرم! ان سے محتاط رہنا یہ تم کو کوئی نقصان نہ پہنچائیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اور

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ أَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ فَقَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِي أَرْضِ غَطَفَانَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا فَقَالُوا أَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي وَأُمِّي ذَرْنِي فَلِأُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ إِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفَسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِثْرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ قَالَ فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللَّهِ قَالَ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ۔

تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا
فَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هَذَا قَالَ أَنَا عَامِرٌ قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ يَخُصُّهُ إِلَّا اسْتُشْهِدَ قَالَ فَنَادَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ

ان کے اصحاب تم سے آملیں، انہوں نے کہا: اے سلمہ! اگر تم اللہ اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہو اور یہ یقین رکھتے ہو کہ جنت حق اور جہنم حق ہے تو میرے اور شہادت کے درمیان مت حائل ہو، حضرت ابن اکوع نے کہا: پھر میں نے ان کا راستہ چھوڑ دیا، پھر ان کا اور عبدالرحمن فزاری کا مقابلہ ہوا، حضرت اخرم نے عبدالرحمن کے گھوڑے کو زخمی کر دیا، عبدالرحمن فزاری نے حضرت اخرم پر نیزے سے وار کیا اور ان کو شہید کر دیا اور ان کے گھوڑے پر سوار ہو گیا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے شہسوار حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آ کر عبدالرحمن فزاری پر نیزہ مارا اور اس کو قتل کر دیا، پس قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو عزت دی ہے، میں ان کا پیچھا کرتا رہا اور پیدل ان کے پیچھے دوڑتا رہا حتیٰ کہ مجھے پیچھے کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا اور حضرت محمد ﷺ کے صحابہ میں سے بھی کسی نے مجھے نہیں دیکھا اور نہ ہی ان کا گرد و غبار نظر آیا حتیٰ کہ غروب آفتاب سے کچھ پہلے وہ لٹیرے پانی کی ایک گھاٹی پر پہنچے اس گھاٹی کا نام ذوقرد تھا وہ لوگ سخت پیاسے تھے اور پانی پینے کے لیے پہنچے تھے، پھر انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں دوڑا ہوا چلا آ رہا ہوں، بالآخر میں نے ان کو پانی سے دور بھگا دیا اور وہ ایک قطرہ پانی بھی نہ پی سکے، اب وہ ایک گھاٹی کی جانب دوڑ رہے ہے، میں بھی ان کے پیچھے دوڑا اور ان میں سے ایک شخص کے کندھے پر تیر مارا جو کندھے کے پار نکل گیا، میں نے کہا: لو اس کو سنبھالو میں ابن الاکوع ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے۔ اس نے کہا: اس پر اس کی ماں روئے کیا یہ وہی اکوع ہے جو صبح سے ہی ہمارے پیچھے لگا ہوا ہے؟ میں نے کہا: ہاں اے اپنی جان کے دشمن! یہ تمہارا وہی اکوع ہے جو صبح سے تمہارے پیچھے ہے حضرت ابن اکوع نے کہا: انہوں نے دو گھوڑے گھاٹی پر چھوڑ دیئے میں ان دونوں گھوڑوں کو ہنکا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا، وہاں مجھ سے حضرت عامر ملے، ان کے پاس ایک چھاگل میں دودھ تھا اور ایک مشکیزے میں پانی تھا، میں نے وضو کیا اور وہ دودھ پیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُوْلُ

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّيْ عَامِرٌ فَقَالَ

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ عَامِرُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرُ

قَالَ فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِيْ تُرْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَقَطَعَ اَكْحَلَهُ فَكَانَتْ فِيْهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُوْنَ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِكَ قَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ بَلْ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ اِلٰى عَلِيٍّ وَهُوَ اَرْمَدُ فَقَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَجِئْتُ بِهِ اَقُوْدُهُ وَهُوَ اَرْمَدُ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ وَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيٌّ

اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ
كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ
اُوْفِيْهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

قَالَ فَضَرَبَ رَاْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلٰى يَدَيْهِ
قَالَ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهِ.

حاضر ہوا آپ اسی پانی کے پاس تھے جہاں سے میں نے لٹیروں کو بھگایا تھا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمام اونٹوں پر قبضہ کر لیا تھا اور ان تمام چیزوں پر قبضہ لیا تھا جو میں نے مشرکین سے چھینی تھیں اور تمام نیزے اور چادریں لے لی تھیں، جو اونٹ میں نے چھینے تھے ان میں سے ایک اونٹنی کو حضرت بلال نے ذبح کیا، وہ اس کی کلیجی اور کوہان میں سے رسول اللہ ﷺ کے لیے بھون رہے تھے، حضرت ابن اکوع کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں لشکر میں سے سو آدمی چن کر ان لٹیروں کا پیچھا کروں اور میں ان میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا کہ وہ اپنی قوم میں جا کر خبری کرے، رسول اللہ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آگ کی روشنی میں آپ کی ڈاڑھیں دکھائی دیں' پھر آپ نے فرمایا: اے سلمہ! کیا تمہارا خیال ہے کہ تم ایسا کر سکتے ہو؟ میں نے کہا: جی! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی ہے' آپ نے فرمایا: ابھی تک وہ ارض غطفان میں ہوں گے' حضرت ابن اکوع کہتے ہیں کہ اتنے میں غطفان سے ایک شخص آیا اور اس نے کہا: فلاں شخص نے ان کے لیے اونٹ ذبح کیا تھا، جب انہوں نے اس کی کھال اتاری تو ان کو گرد و غبار نظر آیا تو وہ کہنے لگے: وہ حملہ آور لوگ آ گئے اور پھر وہ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے، بہر حال جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا سب سے بہترین گھوڑ سوار ابو قتادہ ہے اور بہترین پیادہ سلمہ ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو حصے عطا فرمائے، ایک حصہ گھوڑ سوار کا اور ایک پیادے کا، میں نے ان دونوں حصوں کو اکٹھا کر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی سواری عضباء پر اپنے پیچھے بٹھا دیا در آں حالیکہ ہم مدینہ کی طرف واپس جا رہے تھے، انصار میں سے ایک ایسا شخص تھا جس کا دوڑنے میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا، اس نے کہا: کوئی ایسا شخص ہے جو میرے ساتھ مدینہ تک دوڑ کر چلے، وہ بار بار چیلنج کرتا رہا، جب میں نے اس کی بات سنی تو میں نے کہا تم کو کسی بزرگ کی بزرگی کا خیال نہیں ہے اور تم کسی معزز آدمی کا لحاظ نہیں کرتے' اس

مسلم تحفۃ الاشراف (٤٥٢٥) نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کا خیال نہیں کرتا، حضرت ابن اکوع کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں مجھے اس شخص سے دوڑنے میں مقابلہ کرنے دیجئے' آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو جاؤ، میں نے انصاری سے کہا: میں تمہاری طرف آتا ہوں' میں نے پیر ٹیڑھا کر کے (رکاب سے نکالا) اور سواری سے کود پڑا اور پھر میں نے دوڑنا شروع کر دیا، جب ایک یا دو چڑھائیاں باقی رہ گئیں تو میں دم لینے کے لیے رکا اور پھر اس کے پیچھے دوڑ پڑا، پھر جب ایک یا دو چڑھائیاں رہ گئیں' پھر میں بلند ہو کر اس سے جا ملا' پھر میں نے اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک گھونسا مارا اور کہا: خدا کی قسم! اب تم (مجھ سے) پیچھے رہ جاؤ گے، اس نے کہا: میرا بھی یہی گمان ہے' پھر میں اس سے پہلے مدینہ منورہ پہنچ گیا، حضرت ابن اکوع بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم! ابھی ہم مدینہ میں تین راتیں ہی ٹھہرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر روانہ ہو گئے اور میرے چچا حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قوم میں یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔ خدا کی قسم! اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ صدقہ ادا کرتے نہ نماز پڑھتے۔ ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں' دشمن سے مقابلہ کے وقت تو ہم کو ثابت قدم رکھنا اور ہم پر سکون نازل فرمانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: میں عامر ہوں' آپ نے فرمایا: اللہ تمہاری مغفرت فرمائے' حضرت ابن اکوع کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس کے لیے بھی استغفار کرتے تھے وہ شہید ہو جاتا تھا، حضرت ابن اکوع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا درآں حالیکہ وہ اونٹ پر سوار تھے: اے اللہ کے نبی! آپ نے ہمیں عامر سے فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا، جب ہم خیبر پہنچے تو ان کا بادشاہ مرحب یہ رجز پڑھتا ہوا نکلا:

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں۔
ہتھیاروں سے لیس، بہادر اور آزمودہ ہوں
جب لڑائی کی آگ بھڑکنے لگتی ہے۔

یہ سن کر میرے چچا عامر یہ رجز پڑھتے ہوئے اس کے مقابلہ کے لیے نکلے:

خیبر خوب جانتا ہے کہ میں عامر ہوں، ہتھیاروں سے لیس، بہادر اور لڑائیوں میں گھسنے والا ہوں۔

حضرت ابن اکوع بیان کرتے ہیں کہ دونوں کی تلواریں ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں، اچانک مرحب کی تلوار حضرت عامر کی ڈھال پر پڑی، حضرت عامر اس کو تلوار مارنے کے لیے نیچے جھکے، مگر تلوار لوٹ کر خود ان کو لگ گئی جس سے ان کے بازو کی ایک رگ کٹ گئی اور وہ شہید ہو گئے، حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں باہر نکلا تو نبی ﷺ کے اصحاب یہ کہہ رہے تھے کہ عامر کا عمل اکارت گیا کیونکہ انہوں نے خود کو قتل کر لیا، حضرت ابن اکوع کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا گیا اور کہا: یا رسول اللہ! کیا عامر کے اعمال رائیگاں ہو گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ کہہ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: جس شخص نے یہ کہا ہے غلط کہا ہے، اس کو تو دوگنا اجر ملے گا' پھر آپ نے مجھے حضرت علی کی طرف بھیجا درآں حالیکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں، آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا یا فرمایا: اس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتا ہوگا، پھر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان کو لے کر آیا درآں حالیکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں، میں ان کو رسول اللہ کے پاس لایا' آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا وہ ٹھیک ہو گئیں اور آپ نے ان کو جھنڈا دیا' مرحب مقابلہ کے لیے یہ کہتا ہوا نکلا:

خیبر خوب جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں،
ہتھیاروں سے لیس، بہادر اور آزمودہ ہوں
جب جنگ کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

حضرت علی نے فرمایا:

میں وہ ہوں جس کی ماں نے اس کا نام حیدر رکھا ہے۔

جو جنگلوں کے شیر کی طرح رعب اور دبدبہ والا ہے
میں لوگوں کے ایک صاع کے بدلہ میں
اس سے بڑا پیمانہ دیتا ہوں۔

پھر حضرت علی نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور اس کو ہلاک کر دیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا۔ ایک اور سند سے یہ روایت اس سے بھی زیادہ طوالت کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

٤٦٥٥ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْدِيُّ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (٤٥٢٥)

امام مسلم نے ایک اور سند سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

٤٦- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمُ الآيَةَ

اللہ تعالیٰ کا قول "وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الخ"

٤٦٥٦ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ فَأَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ.

ابو داؤد (٢٦٨٨) الترمذی (٣٢٦٤)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ کے اسی آدمی جبل تنعیم سے مسلح ہو کر اترے وہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو دھوکہ دے کر غفلت میں حملہ کرنا چاہتے تھے، آپ نے ان کو پکڑ کر قید کر لیا اور بعد میں چھوڑ دیا تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: "جس ذات نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک لیا اور مکہ میں ان پر تمہاری فتح کے بعد تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک لیا"۔

٤٧- بَابُ غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنا

٤٦٥٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خِنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَآهَا أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا الْخِنْجَرُ قَالَتِ اتَّخَذْتُهُ إِنْ دَنَا مِنِّي أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٣٥٥)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جنگ حنین کے دن ایک خنجر لیا جو ان کے پاس تھا، حضرت ابو طلحہ نے وہ خنجر دیکھ لیا، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ ام سلیم ہیں اور ان کے پاس ایک خنجر ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: یہ خنجر کیسا ہے؟ حضرت ام سلیم نے عرض کیا: میں نے یہ خنجر اس لیے لیا ہے کہ اگر کوئی مشرک میرے قریب آیا تو میں اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی، رسول اللہ ﷺ ہنسنے لگے، حضرت ام سلیم نے کہا: ہمارے بعد جو طلقاء ہیں جو آپ سے شکست کھا چکے ہیں ان کو قتل کر

دیجیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اس نے اچھا کیا ہے۔

ف: فتح مکہ کے دن جو اہل مکہ مسلمان ہوئے ان کو طلقاء کہا جاتا ہے، حضرت ام سلیم نے ان کے قتل کا اس لیے مشورہ دیا تھا کہ ان کے خیال میں وہ لوگ دل سے مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

٤٦٥٨ - وحدثنيه محمد بن حاتم حدثنا بهز حدثنا حماد بن سلمة أخبرنا إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك في قصة أم سليم عن النبي ﷺ مثل حديث ثابت . مسلم تحفة الاشراف (١٦٩)

ایک اور سند سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم کا نبی ﷺ سے یہ قصہ روایت کیا ہے۔

٤٦٥٩ - وحدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا جعفر بن سليمان عن ثابت عن أنس بن مالك قال كان رسول الله ﷺ يغزو بأم سليم ونسوة من الأنصار معه إذا غزا فيسقين الماء ويداوين الجرحى.

ابوداؤد (٢٥٣) الترمذی (١٥٧٥)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد کرتے تھے تو آپ کے ساتھ حضرت ام سلیم اور انصار کی کچھ عورتیں بھی ہوتی تھیں، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کو دوا دیتیں۔

٤٦٦٠ - وحدثنا عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي حدثنا عبد الله بن عمرو وهو أبو معمر المنقري حدثنا عبد الوارث حدثنا عبد العزيز وهو ابن صهيب عن أنس بن مالك قال لما كان يوم أحد انهزم ناس من الناس عن النبي ﷺ وأبو طلحة بين يدي النبي ﷺ مجوب عليه بحجفة قال وكان أبو طلحة رجلا راميا شديد النزع وكسر يومئذ قوسين أو ثلاثا قال فكان الرجل يمر معه الجعبة من النبل فيقول انثرها لأبي طلحة قال ويشرف نبي الله ﷺ ينظر إلى القوم فيقول أبو طلحة يا نبي الله بأبي أنت وأمي لا تشرف لا يصبك سهم من سهام القوم نحري دون نحرك قال ولقد رأيت عائشة بنت أبي بكر وأم سليم وإنهما لمشمرتان أرى خدم سوقهما تنقلان القرب على متونهما ثم تفرغانه في أفواههم ثم ترجعان فتملآنها ثم تجيئان تفرغانه في أفواه القوم ولقد وقع السيف من يدي أبي طلحة إما مرتين وإما ثلاثا من النعاس.

البخاری (٢٨٨٠-٢٨١١-٣٨١١-٤٠٦٤)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد کے دن کچھ لوگوں نے شکست کھائی اور نبی ﷺ کا ساتھ چھوڑ دیا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور ایک ڈھال سے آپ پر آڑ کی ہوئی تھی، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے زبردست تیر انداز تھے، اس دن انھوں نے دو یا تین کمانیں توڑ دیں، جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لے کر نکلتا تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: یہ تیر ابوطلحہ کے لیے رکھ دو، رسول اللہ ﷺ گردن اٹھا کر کافروں کی طرف دیکھتے تو حضرت ابوطلحہ کہتے: اے اللہ کے نبی! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، آپ گردن نہ اٹھائیے کہیں آپ کو کفار کے تیروں میں سے کوئی تیر نہ لگ جائے، میرا سینہ آپ کے سینہ کے سامنے رہے (تاکہ تیر مجھے لگے) حضرت انس کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور حضرت ام سلیم اپنے پائنچے اوپر کیے ہوئے تھیں اور میں نے ان کی پنڈلیوں کی پازیب کو دیکھا، وہ دونوں اپنی پشت پر مشک لاد کر لاتی تھیں، پھر لوگوں کے منہ میں اس سے پانی ڈالتیں، پھر لوٹ کر جاتیں، پھر ان مشکیزوں کو بھرتیں پھر آ کر مشکیزوں کے منہ سے لوگوں کو

پانی پلاتیں۔ اس دن حضرت ابوطلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین بار اونگھ کی وجہ سے تلوار گر گئی۔

ف: اس حدیث میں حضرت عائشہ اور حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غزوہ احد میں شریک ہونے اور ان کی پازیب دکھائی دینے کا ذکر ہے لیکن یہ خیال رہے کہ غزوہ احد تین ہجری میں واقع ہوا ہے اور حجاب کے احکام پانچ ہجری میں غزوہ احزاب کے بعد نازل ہوئے ہیں۔

٤٨-بَابُ النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ وَالنَّهْيُ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ

جہاد میں شریک ہونے والی عورتوں کو مال غنیمت میں باقاعدہ حصہ دینے کی ممانعت اور کچھ عطیہ دینے کا حکم اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت

٤٦٦١ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ.

(ابوداؤد(۲۷۲۷-۲۷۲۸-۲۹۸۲)،ترمذی(۱۵۵٦))

یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ (حروریوں کے سردار) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خط لکھ کر ان سے پانچ چیزوں کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر مجھے علم چھپانے پر عذاب کا خوف نہ ہوتا تو میں اس شخص کو جواب نہ لکھتا۔ نجدہ نے آپ سے یہ دریافت کیا تھا کہ: حمد و صلوٰۃ کے بعد، مجھے یہ بتلائیے کہ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد میں عورتوں کو شریک کرتے تھے؟ کیا ان کو مال غنیمت میں سے حصہ دیتے تھے؟ کیا آپ بچوں کو قتل کرتے تھے؟ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ اور خمس کس کا حق ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب میں لکھا: تم نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد میں عورتوں کو شریک کرتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ جہاد میں عورتوں کو شریک کرتے تھے، وہ جہاد میں جاتی تھیں اور زخمیوں کی دوا دارو کرتی تھیں، ان کو مال غنیمت میں سے عطیہ دیا جاتا تھا لیکن ان کا حصہ مقرر نہیں تھا اور رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے سو تم بھی بچوں کو قتل نہ کرنا اور تم نے خط میں یہ سوال کیا کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ سو مجھے اپنی زندگی کی قسم! بعض لوگوں کی داڑھی نکل آتی ہے لیکن انہیں نہ کسی سے کوئی چیز لینے کا سلیقہ ہوتا ہے، نہ کسی کو کوئی چیز دینے کا شعور ہوتا ہے اور جب وہ باشعور لوگوں کی طرح ٹھیک ٹھیک کام

کرنے لگیں تو ان کی یتیمی ختم ہو جائے گی اور تم نے مجھ سے خط میں خمس کے متعلق سوال کیا ہے کہ اس کا کون مستحق ہے؟ سو ہم یہ کہتے ہیں کہ خمس پر ہمارا حق ہے لیکن ہماری قوم نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔

٤٦٦٢ - وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وإسحق بن إبراهيم كلاهما عن حاتم بن إسمعيل عن جعفر بن محمد عن أبيه عن يزيد بن هرمز أن نجدة كتب إلى ابن عباس يسأله عن خلال بمثل حديث سليمان بن بلال غير أن في حديث حاتم وإن رسول الله ﷺ لم يكن يقتل الصبيان فلا تقتل الصبيان إلا أن تكون تعلم ما علم الخضر من الصبي الذي قتل وزاد إسحق في حديثه عن حاتم وتميز المؤمن فتقتل الكافر وتدع المؤمن.

سابقہ حوالہ (٤٦٦١)

یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خط لکھ کر چند چیزوں کا سوال کیا، یہ حدیث حسب سابق ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے سو تم بچوں کو قتل نہ کرنا، الا یہ کہ تم کو ایسا علم ہو جس کی بناء پر حضرت خضر علیہ السلام نے ایک بچہ کو قتل کر دیا تھا اور زیادہ کی روایت میں یہ ہے کہ یا تم یہ تمیز کر لو کہ یہ بچہ مومن ہوگا یا کافر سو جو کافر ہو اس کو قتل کر دو اور جو مومن ہو اس کو چھوڑ دو۔

٤٦٦٣ - وحدثنا ابن أبي عمر حدثنا سفيان عن إسمعيل بن أمية عن سعيد المقبري عن يزيد بن هرمز قال كتب نجدة بن عامر الحروري إلى ابن عباس يسأله عن العبد والمرأة يحضران المغنم هل يقسم لهما وعن قتل الولدان وعن اليتيم متى ينقطع عنه اليتم وعن ذوي القربى من هم فقال ليزيد اكتب إليه فلولا أن يقع في أحموقة ما كتبت إليه اكتب إنك كتبت تسألني عن المرأة والعبد يحضران المغنم هل يقسم لهما شيء وإنه ليس لهما شيء إلا أن يحذيا وكتبت تسألني عن قتل الولدان وإن رسول الله ﷺ لم يقتلهم وأنت فلا تقتلهم إلا أن تعلم منهم ما علم صاحب موسى من الغلام الذي قتله وكتبت تسألني عن اليتيم متى ينقطع عنه اسم اليتم وإنه لا ينقطع عنه اسم اليتم حتى يبلغ ويؤنس منه رشد وكتبت تسألني عن ذوي القربى من هم وإنا زعمنا أنا هم فأبى ذلك علينا قومنا. سابقہ حوالہ (٤٦٦١)

یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ بن عامر حروری (خارجی) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خط لکھ کر یہ معلوم کیا کہ اگر جہاد میں غلام اور عورت شریک ہوں تو کیا ان میں مال غنیمت تقسیم کیا جائے گا اور بچوں کو قتل کرنے کے متعلق پوچھا اور یہ پوچھا کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوگی؟ اور ذوی القربیٰ (جن کا خمس کے بیان میں قرآن مجید نے ذکر کیا ہے) کون ہیں؟ حضرت ابن عباس نے یزید سے فرمایا: اس کو جواب لکھو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اس کو جواب نہ لکھتا، اس کو یہ لکھو کہ تم نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے کہ اگر عورت اور غلام جہاد میں شریک ہوں تو آیا ان کو مال غنیمت سے حصہ ملے گا یا نہیں؟ ان کا مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہے البتہ ان کو عطیہ دیا جا سکتا ہے اور تم نے مجھ سے بچوں کو قتل کرنے کے متعلق سوال کیا ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو قتل نہیں کیا سو تم بھی ان کو مت قتل کرو، الا یہ کہ کسی بچے کے متعلق تم کو ایسا علم ہو جیسا حضرت خضر علیہ السلام کو اس بچے کے بارے میں علم تھا جس کو انہوں نے قتل کر دیا تھا اور تم نے مجھ سے یہ پوچھا کہ یتیم سے یتیمی کا نام کب ختم ہوتا ہے؟ جب تک بچہ

بالغ نہ ہو جائے اور اس کو عقل اور آگہی حاصل نہ ہو اس وقت تک اس کو یتیم کہا جائے گا اور تم نے یہ پوچھا ہے کہ ذوی القربیٰ کون ہیں؟ ہماری رائے یہ ہے کہ ذوی القربیٰ ہم لوگ ہیں، لیکن ہماری قوم نے اس کا انکار کیا۔

٤٦٦٤ - وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ.

سابقہ حوالہ (٤٦٦١)

یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس کی طرف خط لکھا اور اسی طرح حدیث بیان کی۔

٤٦٦٥ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ جَوَابَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ لَوْلَا أَنْ أَرُدَّهُ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مَنْ هُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَرَى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هُمْ نَحْنُ فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَسَأَلْتَ عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُهُ وَإِنَّهُ إِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَأُونِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ إِلَيْهِ مَالُهُ فَقَدِ انْقَضَى يُتْمُهُ وَسَأَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا وَأَنْتَ فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِينَ قَتَلَهُ وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ فَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُومٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ. سابقہ حوالہ (٤٦٦١)

امام مسلم نے دو سندوں کے ساتھ یزید بن ہرمز سے روایت کیا کہ نجدہ بن عامر نے حضرت ابن عباس کو خط لکھا، جس وقت حضرت ابن عباس نے اس خط کو پڑھا اور اس کا جواب لکھا میں اس وقت موجود تھا، حضرت ابن عباس نے فرمایا: بخدا! اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ بدبو (کسی برے کام) میں پڑ جائے گا تو میں اس کو جواب نہ لکھتا، پھر حضرت ابن عباس نے اس کو لکھا کہ تم نے مجھ سے ان ذوی القربیٰ کے متعلق سوال کیا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے ہماری رائے یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار ہم ہیں لیکن ہماری قوم نے اس کا انکار کیا اور تم نے یہ پوچھا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوگی؟ بچہ جب نکاح کے قابل ہو جائے اور وہ عقل اور شعور کے کام کرنے لگے تو اس کو اس کا مال دے دیا جائے گا اور اس کی یتیمی ختم ہو جائے گی اور تم نے یہ سوال کیا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ مشرکین کے بچوں میں سے کسی کو قتل کرتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے بچوں میں کسی کو قتل نہیں کیا سو تم بھی ان کے بچوں میں سے کسی کو قتل نہ کرنا، الا یہ کہ کسی بچے کے بارے میں تم کو ایسا علم ہو جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو اس بچے کے متعلق علم تھا جس کو انہوں نے قتل کر دیا تھا اور تم نے عورت اور غلام کے متعلق پوچھا ہے کہ اگر وہ جہاد میں جائیں تو کیا مال غنیمت میں ان کا حصہ مقرر ہے؟

ان کا کوئی حصہ مقرر نہیں ہے، البتہ ان کو مال غنیمت میں سے عطیہ دیا جا سکتا ہے۔

٤٦٦٦ - وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَإِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ.

سابقہ حوالہ (٤٦٦١)

یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس کی طرف خط لکھا اور اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا اور اس راوی نے پورا قصہ بیان نہیں کیا جیسا کہ دوسری حدیثوں میں ہے۔

٤٦٦٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى. ابن ماجه (٢٨٥٦)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں سات غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئی تھی، میں مجاہدین کے عقب میں خیموں میں رہتی تھی۔ مجاہدین کے لیے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کو دوا دیتی اور بیماروں کی عیادت کرتی۔

٤٦٦٨ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (٤٦٦٧)

امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

٤٩- بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے غزوات کی تعداد

٤٦٦٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَلَقِيتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوِ الْعُشَيْرِ. البخاري (١-٢٣)

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن یزید نماز استسقاء پڑھانے گئے، دو رکعت نماز استسقاء پڑھا کر انہوں نے بارش کے لئے دعا کی، اس دن میری حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی، میرے اور ان کے درمیان صرف ایک آدمی تھا، میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کتنے غزوات میں تشریف لے گئے تھے؟ انہوں نے کہا: انیس ۱۹ غزوات میں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کتنے غزوات میں حضور کے ساتھ تھے؟ انہوں نے کہا: سترہ غزوات میں، میں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ انہوں نے ذات العسیر یا ذات العشیر کہا۔

٤٦٧٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ سَمِعَهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انیس ۱۹ غزوات میں گئے اور ہجرت کے بعد آپ نے ایک حج کیا اور حجۃ الوداع کے سوا اور کوئی حج نہیں کیا۔

سابقہ حوالہ (٤٦٦٩)

٤٦٧١ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا أُحُدًا مَنَعَنِي أَبِي فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٧١٣)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں انیس غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا، البتہ بدر اور احد میں شریک نہیں تھا، مجھے میرے والد نے روک دیا تھا اور جب جنگ احد میں عبد اللہ (میرے والد) شہید ہو گئے تو پھر میں نے کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

٤٦٧٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٩٦٣)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انیس غزوات میں گئے، آپ نے ان میں سے آٹھ غزوات میں جنگ کی، راوی ابوبکر نے "ان میں سے" کا ذکر نہیں کیا اور "عن" کی بجائے "حدثنی عبد الله بن بریدة" کہا۔

٤٦٧٣ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً. البخاری (٤٤٧٣)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ غزوات میں شریک رہا۔

٤٦٧٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ. البخاری (٤٢٧٠، ٤٢٧٢)

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک تھا اور جو لشکر آپ نے روانہ کیے ان میں نو مرتبہ شریک رہا۔ ایک مرتبہ ہمارے سردار حضرت ابوبکر تھے اور ایک مرتبہ حضرت اسامہ بن زید تھے۔

٤٦٧٥ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي كِلْتَيْهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

سابقہ حوالہ (٤٦٧٤)

امام مسلم نے ایک اور سند سے یہ حدیث روایت کی ہے اس میں دونوں جگہ سات کا عدد مذکور ہے۔

٥٠- بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

غزوہ ذات الرقاع

٤٦٧٦ - وَحَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے، ہم میں سے چھ آدمیوں کے حصہ میں ایک اونٹ تھا، جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے، ہمارے پیر زخمی ہو گئے اور میرے ناخن نکل

وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا فَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي فَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نُعَصِّبُ عَلَى أَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثَ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ قَالَ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَزَادَنِي غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللَّهُ يَجْزِي بِهِ. البخاری (٤١٢٨)

گئے، ہم نے ان زخموں پر کپڑے لپیٹے، اس وجہ سے اس غزوہ کا نام غزوہ ذات الرقاع پڑ گیا، حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ نے یہ حدیث بیان کی پھر ان کو اس حدیث کا بیان کرنا ناگوار ہوا، شاید وہ اپنے کسی عمل کو ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے، ابو اسامہ بیان کرتے ہیں کہ برید کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس حدیث میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس محنت کا اجر دے گا۔

٥١- بَابُ كَرَاهَةِ الْاِسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ بِكَافِرٍ

جہاد میں کافر سے مدد لینے کی کراہت

٤٦٧٧- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِئْتُ لِأَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَتْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَانْطَلِقْ.

ابوداؤد (٢٧٣٢) الترمذی (١٥٥٨) ابن ماجہ (٢٨٣٢)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف گئے، جب آپ حرۃ الوبرہ (مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ایک جگہ) میں پہنچے تو آپ کو ایک شخص ملا جس کی بہادری اور دلیری کا بہت چرچا تھا، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے جب اس کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے، جب وہ آپ سے ملا تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: میں اس لیے آیا ہوں کہ آپ کے ہمراہ لڑوں اور جو مال ملے اس سے حصہ پاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: لوٹ جاؤ، میں کسی مشرک سے ہرگز مدد نہیں لوں گا آپ آگے چلے گئے حتیٰ کہ جب ہم شجرہ پر پہنچے تو وہ شخص پھر آپ سے ملا اور اس نے وہی درخواست کی، جو پہلے کی تھی اور نبی ﷺ نے اس کو وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا اور فرمایا: لوٹ جاؤ میں کسی مشرک سے ہرگز مدد نہیں لوں گا، وہ لوٹ گیا اور پھر آپ سے مقام بیداء میں ملا، آپ نے فرمایا: کیا تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے اس نے کہا: ہاں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب چلو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٣٣- كِتَابُ الْإِمَارَةِ

حکومت سازی اور حکمرانی کا بیان

١- بَابُ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ

خلافت کا قریش کے

وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ — ساتھ اختصاص

٤٦٧٨ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ عَمْرٌو رِوَايَةً النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ.

البخاري(٣٤٩٥) مسلم(٦٤٠٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس (خلافت یا حکومت) میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔

٤٦٧٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ.

مسلم تحفة الاشراف(١٤٧٢٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی چند احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس (خلافت یا حکومت) میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان قریشی مسلمان کے تابع ہیں اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔

٤٦٨٠ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ.

مسلم تحفة الاشراف(٢٨٦٢)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ لوگ قریش کی پیروی کرتے ہیں۔

٤٦٨١ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ. البخاري(٣٥٠١، ٧١٤٠)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ چیز (خلافت) ہمیشہ قریش میں رہے گی خواہ لوگوں میں سے صرف دو شخص رہ جائیں۔

٤٦٨٢ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ح وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانَ) عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقَضِي حَتَّى يَمْضِيَ فِيهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: یہ خلافت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ بارہ خلیفہ پورے نہ ہو جائیں پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا جو مجھ پر مخفی رہا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: آپ نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ نے فرمایا ہے کہ وہ سب قریش ہی

قال قال كلهم من قريش. مسلم تحفة الاشراف (۲۱۳۳)

سے ہوں گے۔

۴۶۸۳ - وحدثنا ابن ابي عمر حدثنا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن جابر بن سمرة قال سمعت النبي ﷺ يقول لا يزال امر الناس ماضيا ما وليهم اثنا عشر رجلا ثم تكلم النبي ﷺ بكلمة خفيت علي فسالت ابي ماذا قال رسول الله ﷺ فقال كلهم من قريش.

البخاري (۷۲۲۲-۷۲۲۳)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: خلافت اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ بارہ خلیفہ حکمران رہیں گے، پھر نبی ﷺ نے آہستہ سے کوئی بات کہی، میں نے اپنے والد سے پوچھا: "رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

۴۶۸۴ - وحدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ابو عوانة عن سماك عن جابر بن سمرة عن النبي ﷺ بهذا الحديث ولم يذكر لا يزال امر الناس ماضيا.

مسلم تحفة الاشراف (۲۲۰۰)

حضرت جابر بن سمرہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس میں یہ نہیں ہے "یہ حکومت ہمیشہ جاری رہے گی"۔

۴۶۸۵ - وحدثنا هداب بن خالد الازدي حدثنا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول لا يزال الاسلام عزيزا الى اثني عشر خليفة ثم قال كلمة لم افهمها فقلت لابي ما قال فقال كلهم من قريش.

مسلم تحفة الاشراف (۲۱۶۸)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بارہ خلیفہ ہونے تک اسلام غالب رہے گا، پھر آپ نے ایک کلمہ فرمایا جس کو میں نہیں سمجھ سکا، میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ حضور نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا "سب قریش سے ہوں گے"۔

۴۶۸۶ - وحدثنا ابو بكر بن ابي شيبة حدثنا ابو معاوية عن داود عن الشعبي عن جابر بن سمرة قال قال النبي ﷺ لا يزال هذا الامر عزيزا الى اثني عشر خليفة قال ثم تكلم بشيء لم افهمه فقلت لابي ما قال فقال كلهم من قريش. ابوداود (۴۲۸۰)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بارہ خلیفہ پورے ہونے تک اسلام غالب رہے گا، پھر آپ نے کوئی بات کہی جس کو میں نہیں سمجھ سکا میں نے اپنے والد سے کہا: آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا: وہ سب قریش سے ہوں گے۔

۴۶۸۷ - وحدثنا نصر بن علي الجهضمي حدثنا يزيد بن زريع حدثنا ابن عون ح وحدثنا احمد بن عثمان النوفلي واللفظ له حدثنا ازهر حدثنا ابن عون عن الشعبي عن جابر بن سمرة قال انطلقت الى رسول الله ﷺ ومعي ابي فسمعته يقول لا يزال هذا الدين عزيزا منيعا الى اثني عشر خليفة فقال كلمة صمنيها الناس فقلت لابي ما قال قال كلهم من قريش. سابقہ حوالہ (۴۶۸۶)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا، میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بارہ خلیفہ پورے ہونے تک یہ دین غالب رہے گا، پھر آپ نے کوئی کلمہ فرمایا جسے لوگوں نے مجھے سننے نہیں دیا، میں نے اپنے والد سے پوچھا: حضور نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: آپ نے فرمایا کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

٤٦٨٨ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ) عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْأَسْلَمِيُّ يَقُولُ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصَيْبَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلِ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ. مسلم (۵۹۵۸) تحفۃ الاشراف (۲۲۰۲)

عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ حضرت جابر بن سمرہ کے پاس خط روانہ کیا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ کر بھیجیں جس کو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو۔ انہوں نے میری طرف لکھا کہ جمعہ کی شام کو جس دن حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رجم کیا گیا تھا میں نے رسول اللہ سے یہ سنا کہ قیامت تک یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا حتیٰ کہ مسلمانوں کے بارہ خلیفہ ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت کسریٰ یا آل کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرے گی اور میں نے آپ سے یہ سنا کہ قرب قیامت میں کذاب ظاہر ہوں گے، ان سے بچنا اور میں نے آپ سے یہ سنا کہ جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو کوئی اچھی چیز دے تو پہلے اس کو اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے اور میں نے آپ سے یہ سنا کہ میں تمہارا حوض پر پیش رو ہوں گا۔

٤٦٨٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ. سابقہ حوالہ (٤٦٨٨)

عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن سمرہ عدوی کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث سنی ہو وہ بتلایئے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ پھر حسب سابق حدیث بیان کی۔

٢ - بَابُ الْاِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهِ

خلیفہ بنانے اور اس کو ترک کرنے کا بیان

٤٦٩٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ أَتَحَمَّلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا لَوَدِدْتُ أَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي (يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ) وَإِنْ أَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ. البخاری (۷۲۱۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب میرے والد (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) زخمی ہوئے تو میں اس وقت موجود تھا، لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہا "اللہ آپ کو اچھی جزا دے" حضرت عمر نے کہا: مجھے اللہ کی رحمت کی امید ہے اور اس کے عذاب کا خوف ہے، لوگوں نے کہا: آپ کسی کو اپنا خلیفہ (جانشین) بنا دیجئے، حضرت عمر نے فرمایا: میں زندگی میں تمہارا بوجھ اٹھاتا رہا اب مرنے کے بعد بھی تمہارا بوجھ اٹھاؤں؟ مجھے صرف یہ خواہش ہے کہ خلافت کی خدمت میرے لیے برابر سرابر ہو جائیں۔ کار

خلافت کی وجہ سے نہ مجھے کوئی عذاب ہو اور نہ ثواب ہو، اگر میں خلیفہ بناؤں تو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی حضرت ابوبکر) انہوں نے خلیفہ بنایا تھا اور اگر میں تم کو اسی حال پر چھوڑ دوں تو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی رسول اللہ ﷺ) انہوں نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا تھا حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا: جب حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو میں نے جان لیا کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں بنائیں گے۔

٤٦٩١ - وحدثنا إسحاق بن إبراهيم وابن أبي عمر ومحمد بن رافع وعبد بن حميد وألفاظهم متقاربة قال إسحاق وعبد أخبرنا وقال الآخران حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري أخبرني سالم عن ابن عمر قال دخلت على حفصة فقالت أعلمت أن أباك غير مستخلف قال قلت ما كان ليفعل قالت إنه فاعل قال فحلفت أني أكلمه في ذلك فسكت حتى غدوت ولم أكلمه قال فكنت كأنما أحمل بيميني جبلا حتى رجعت فدخلت عليه فسألني عن حال الناس وأنا أخبره قال ثم قلت له إني سمعت الناس يقولون مقالة فآليت أن أقولها لك زعموا أنك غير مستخلف وإنه لو كان لك راعي إبل أو راعي غنم ثم جاءك وتركها رأيت أن قد ضيع فرعاية الناس أشد قال فوافقه قولي فوضع رأسه ساعة ثم رفعه إلي فقال إن الله عز وجل يحفظ دينه وإني لئن لا أستخلف فإن رسول الله ﷺ لم يستخلف وإن أستخلف فإن أبا بكر قد استخلف قال فوالله ما هو إلا أن ذكر رسول الله ﷺ وأبا بكر فعلمت أنه لم يكن ليعدل برسول الله ﷺ أحدا وأنه غير مستخلف.

ابوداؤد (۲۹۳۹) الترمذی (۲۲۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حفصہ کے پاس گیا، حضرت حفصہ نے کہا: کیا تم کو علم ہے کہ تمہارے والد کسی کو خلیفہ نہیں بنا رہے؟ میں نے کہا: وہ ایسا نہیں کریں گے، حضرت حفصہ نے کہا: وہ ایسا ہی کریں گے، حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے قسم کھائی کہ میں ان سے اس مسئلہ میں بات کروں گا، پھر میں خاموش ہو گیا حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور میں نے ان سے اس معاملہ میں بات کی، اور قسم کھانے کے سبب مجھے یوں لگتا تھا جیسے میں نے اپنے ہاتھ پر پہاڑ اٹھایا ہوا ہو، آخر کار میں حضرت عمر کے پاس گیا انہوں نے مجھ سے لوگوں کا حال دریافت کیا، میں نے آپ کو حالات سے باخبر کیا، پھر میں نے ان سے کہا: میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تھی اور وہ یہ کہ میں نے قسم کھائی کہ میں آپ سے اس کو ضرور بیان کروں گا، لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں بنائیں گے اور بات یہ ہے کہ اگر آپ کے اونٹوں یا بکریوں کا کوئی چرواہا ہو اور وہ ان اونٹوں یا بکریوں کو چھوڑ کر آپ کے پاس چلا آئے تو آپ بھی کہیں گے کہ اس نے ان اونٹوں یا بکریوں کو ضائع کر دیا ہے، سو لوگوں کی نگہبانی زیادہ اہم ہے، حضرت عمر نے میری اس رائے کی موافقت کی، کچھ دیر تک سر جھکائے (سوچتے رہے) پھر میری طرف سر اٹھا کر فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل اپنے دین کی حفاظت فرمائے گا اور اگر میں نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا تو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا تھا اور اگر میں نے کسی کو خلیفہ بنا دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنا چکے ہیں، حضرت ابن عمر نے کہا: بخدا جب

حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا تو میں نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کو چھوڑنے والے نہیں ہیں اور وہ کسی کو خلیفہ نہیں بنائیں گے۔

۳- بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا

امارت کو طلب کرنے کی ممانعت

٤٦٩٢ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا. سابقہ حوالہ (٤٢٥٧)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! امارت کا سوال نہ کرنا کیونکہ اگر تم کو سوال کے بعد امارت ملی تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے (یعنی تمہارے ساتھ تائید خداوندی نہیں ہوگی) اور اگر تمہیں سوال کے بغیر امارت ملی تو تمہاری (منجانب اللہ) مدد کی جائے گی۔

٤٦٩٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ. سابقہ حوالہ (٤٦٩٢)

امام مسلم کہتے ہیں کہ تین مختلف سندوں کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ نے نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

٤٦٩٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ. البخاری (٧١٤٩)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو عم زاد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دو میں سے ایک نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جو ملک آپ کو دیے ہیں آپ ان میں سے کسی ملک کی حکومت ہم کو عطا کیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا، آپ نے فرمایا: بخدا ہم کسی ایسے شخص کو عامل نہیں بنائیں گے جو اس کا سوال کرے گا اور نہ اس شخص کو عامل بنائیں گے جو اس کی حرص کرے گا۔

٤٦٩٥ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ) قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں دو اشعری شخصوں کے ساتھ حاضر ہوا، ایک میری دائیں جانب تھا اور دوسرا میری

أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ انْزِلْ وَأَلْقَى لَهُ وِسَادَةً وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السَّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مُعَاذٌ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ وَأَقُومُ وَأَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمَتِي. البخاري(٢٢٦١-٦٩٢٣-٧١٥٦-٧١٥٧) ابوداود(٣٥٧٩-٤٣٥٤) النسائي(٤)

بائیں جانب تھا ان دونوں نے کسی منصب کا سوال کیا اس وقت نبی ﷺ مسواک کر رہے تھے آپ نے فرمایا: اے ابوموسیٰ! تم کیا کہتے ہو یا آپ نے اے عبداللہ بن قیس فرمایا۔ میں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ان دونوں نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ ان کے دل میں کیا ہے؟ اور نہ مجھے یہ پتا تھا کہ یہ منصب کا سوال کریں گے، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہا: گویا کہ میں دیکھ رہا تھا کہ آپ کے ہونٹوں کے نیچے مسواک تھی جو کھسک گئی تھی، آپ نے فرمایا: جو شخص منصب کا سوال کرے گا، ہم اس کو ہرگز منصب پر فائز نہیں کریں گے، لیکن اے ابوموسیٰ یا فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! تم یمن جاؤ اور ان کو یمن بھیج دیا اور پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل کو بھیج دیا جب حضرت معاذ بن جبل وہاں پہنچے تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا: آئیے اور ان کے لیے ایک گدا بچھا دیا، وہاں اس وقت ایک شخص رسیوں سے بندھا ہوا تھا، حضرت معاذ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ حضرت ابوموسیٰ نے کہا: یہ ایک یہودی ہے، یہ مسلمان ہو گیا تھا اور پھر اپنے برے دین کی طرف لوٹ گیا اور یہودی ہو گیا، حضرت معاذ نے کہا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے مطابق اس کو قتل نہ کر دیا جائے، حضرت ابوموسیٰ نے کہا: ہم اس کو قتل کرتے ہیں آپ بیٹھئے حضرت معاذ نے کہا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اس شخص کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلے کے مطابق قتل نہیں کر دیا جائے گا، تین مرتبہ یہی مکالمہ ہوا، بالآخر اس شخص کو قتل کر دیا گیا، پھر ان دونوں میں رات کے قیام کے متعلق گفتگو ہونے لگی، حضرت معاذ نے کہا: میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور میں اپنے قیام میں جس اجر کی امید رکھتا ہوں اسی اجر کی میں اپنی نیند میں بھی توقع رکھتا ہوں۔

٤- بَابُ كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ

طلب امارت کی کراہت

٤٦٩٦- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عامل نہیں بنا ئیں

حدثني يزيد بن أبي حبيب عن بكر بن عمرو عن الحارث بن يزيد الحضرمي عن ابن حجيرة الأكبر عن أبي ذر قال قلت يا رسول الله ألا تستعملني قال فضرب بيده على منكبي ثم قال يا أبا ذر إنك ضعيف وإنها أمانة وإنها يوم القيامة خزي وندامة إلا من أخذها بحقها وأدى الذي عليه فيها. مسلم تحفة الاشراف (۱۱۹۶۱)

گے؟ آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے ابوذر! تم کمزور ہو اور یہ امارت امانت ہے اور یہ قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا باعث ہوگی، البتہ جو امارت کے حقوق ادا کرے اور اس کی ذمہ داریاں پوری کرے (وہ مستثنیٰ ہوگا)۔

٤٦٩٧ - وحدثنا زهير بن حرب وإسحق بن إبراهيم كلاهما عن المقرئ قال زهير حدثنا عبد الله بن يزيد حدثنا سعيد بن أبي أيوب عن عبيد الله بن أبي جعفر القرشي عن سالم بن أبي سالم الجيشاني عن أبيه عن أبي ذر أن رسول الله ﷺ قال يا أبا ذر إني أراك ضعيفا وإني أحب لك ما أحب لنفسي لا تأمرن على اثنين ولا تولين مال يتيم.

ابوداود (۲۸۶۸) النسائی (۳۶۶۹)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! میں تم کو کمزور پاتا ہوں اور میں تمہارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جسے اپنے لیے پسند کرتا ہوں، تم دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کا ولی بننا۔

٥- باب فضيلة الإمام العادل و عقوبة الجائر

عادل حاکم کی فضیلت اور ظالم حاکم کی مذمت

٤٦٩٨ - وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وزهير بن حرب وابن نمير قالوا حدثنا سفيان بن عيينة عن عمرو (يعني ابن دينار) عن عمرو بن أوس عن عبد الله بن عمرو قال ابن نمير وأبو بكر يبلغ به النبي ﷺ وفي حديث زهير قال قال رسول الله ﷺ إن المقسطين عند الله على منابر من نور عن يمين الرحمن عز وجل وكلتا يديه يمين الذين يعدلون في حكمهم وأهليهم وما ولوا. النسائی (٥٣٩٤)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عدل کرنے والے اللہ کے نزدیک اللہ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ کے دونوں دائیں ہاتھ ہیں، یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے اہل و عیال اور اپنی رعایا میں عدل سے فیصلے کریں گے۔

٤٦٩٩ - وحدثني هرون بن سعيد الأيلي حدثنا ابن وهب حدثني حرملة عن عبد الرحمن بن شماسة قال أتيت عائشة أسألها عن شيء فقالت ممن أنت فقلت رجل من أهل مصر فقالت كيف كان صاحبكم لكم في غزاتكم هذه فقال ما نقمنا منه شيئا إن كان ليموت للرجل منا البعير فيعطيه البعير والعبد فيعطيه العبد ويحتاج إلى النفقة فيعطيه النفقة فقالت أما إنه لا يمنعني

عبدالرحمن بن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کچھ پوچھنے کے لئے گیا۔ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے کہا: میں مصر والوں میں سے ہوں۔ حضرت عائشہ نے پوچھا: تمہارا حاکم جہاد میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے؟ میں نے کہا: ہمیں اس کی کوئی بات ناگوار نہیں گزری اگر ہمارے کسی شخص کا اونٹ مر جائے تو وہ اس کو اونٹ دے دیتا

الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخِي أَنْ أُخْبِرَكِ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۶۳۰۲)

ہے اور اگر غلام مر جائے تو وہ اس کو غلام دے دیتا ہے اور اگر کسی کو خرچ کی ضرورت ہو تو وہ اس کو خرچ دے دیتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: میرے بھائی محمد بن ابی بکر کے ساتھ اس نے جو کچھ کیا ہے وہ مجھے اس حدیث کو بیان کرنے سے باز نہیں رکھ سکتا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حجرے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اے اللہ! میری امت کا جو شخص بھی کسی پر والی اور حاکم ہوا اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر اور اگر وہ ان پر نرمی کرے تو تو بھی ان پر نرمی کر“۔

۴۷۰۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (۴۶۹۹)

عبد الرحمن بن شماسہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نبی ﷺ سے ایک اور روایت بھی اسی طرح بیان کی ہے۔

۴۷۰۱- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

البخاری (۸۹۳-۷۱۳۸) ابوداؤد (۲۹۲۸) الترمذی (۱۷۰۵)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سنو! تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا، سو جو امیر لوگوں پر حاکم ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا اور مرد اپنے اہل خانہ پر حاکم ہے اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر حاکم ہے اس سے ان کے متعلق سوال ہوگا اور نوکر اپنے مالک کے مال پر حاکم ہے اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا، سنو! تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر شخص سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔

۴۷۰۲- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ) ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى (يَعْنِي الْقَطَّانَ) كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ (يَعْنِي ابْنَ

امام مسلم نے اس حدیث کی سات مزید اسانید بیان کیں۔

عثمان) ح وحدثنا هارون بن سعيد الأيلي حدثنا ابن وهب حدثني أسامة كل هؤلاء عن نافع عن ابن عمر مثل حديث الليث عن نافع. البخاري (٢٥٥٤)

٤٧٠٣- قال أبو إسحق وحدثنا الحسن بن بشر حدثنا عبد الله بن نمير عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر بهذا مثل حديث الليث عن نافع. مسلم تحفة الاشراف (٧٩٩٤)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

٤٧٠٤- وحدثنا يحيى بن يحيى ويحيى بن أيوب وقتيبة بن سعيد وابن حجر كلهم عن إسماعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ ح وحدثني حرملة بن يحيى أخبرنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول بمعنى حديث نافع عن ابن عمر وزاد في حديث الزهري قال وحسبت أنه قد قال الرجل راع في مال أبيه ومسئول عن رعيته.

البخاري (٨٩٣-٢٧٥١-٧١٣٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرد اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا۔

٤٧٠٥- وحدثني أحمد بن عبد الرحمن بن وهب أخبرني عمي عبد الله بن وهب أخبرني رجل سماه وعمرو بن الحارث عن بكير عن بسر بن سعيد حدثه عن عبد الله بن عمر عن النبي ﷺ بهذا المعنى.

مسلم تحفة الاشراف (٦٦٥٤)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی ﷺ سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

٤٧٠٦- وحدثنا شيبان بن فروخ حدثنا أبو الأشهب عن الحسن قال عاد عبيد الله بن زياد معقل بن يسار المزني في مرضه الذي مات فيه فقال معقل إني محدثك حديثا سمعته من رسول الله ﷺ لو علمت أن لي حياة ما حدثتك إني سمعت رسول الله ﷺ يقول ما من عبد يسترعيه الله رعية يموت يوم يموت وهو غاش لرعيته إلا حرم الله عليه الجنة.

سابقه حواله (٣٦١)

حسن بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس مرض میں عیادت کرنے کے لئے گیا جس میں ان کی وفات ہو گئی، حضرت معقل نے فرمایا: میں تم کو ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جس کو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، اگر مجھے یہ یقین ہوتا کہ میں ابھی اور زندہ رہوں گا تو یہ حدیث نہ سناتا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کسی رعایا کا حاکم بنایا ہو اور وہ شخص جس دن مرے اس دن وہ اپنی رعایا کے ساتھ خیانت کرتا ہوا مرے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔

٤٧٠٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الأَشْهَبِ وَزَادَ قَالَ أَلاَّ كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ أَوْ لَمْ أَكُنْ لأُحَدِّثَكَ. سابقہ حوالہ (٣٦١)

حسن کہتے ہیں کہ ابن زیاد حضرت معقل کے پاس گیا درآں حالیکہ ان کو درد تھا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے البتہ اس میں یہ زائد ہے: ابن زیاد نے کہا کہ آپ نے آج سے پہلے یہ حدیث مجھے کیوں نہیں بیان کی؟ حضرت معقل نے فرمایا: میں نے نہیں بیان کی یا فرمایا: میں تمہارے لیے نہیں بیان کرتا۔

٤٧٠٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلاَ أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لاَ يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلاَّ لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ. سابقہ حوالہ (٣٦٤)

ابو الملیح بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری میں ان کے پاس گیا' حضرت معقل نے کہا: میں تم کو ایک حدیث بیان کروں گا اور اگر میں مرض الموت میں نہ ہوتا تو پھر تم کو یہ حدیث نہ بیان کرتا' میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو امیر مسلمانوں پر حاکم ہو اور ان کی خیر خواہی میں جدوجہد نہ کرے وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

٤٧٠٩ - وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ سَوَادَةُ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُودُهُ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١١٤٧٥)

ابو الاسود بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ حضرت معقل بن یسار بیمار ہو گئے تو عبید اللہ بن زیاد ان کی عیادت کے لیے گیا۔

٤٧١٠ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ أَىْ بُنَىَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ إِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (٥٠٥٩)

رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے حضرت عائذ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے اور فرمایا: اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بدترین حاکم ظالم بادشاہ ہے تم اس سے بچنا، اس نے کہا: بیٹھو! تم تو صرف محمد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کا چھلکا (بھوسی یا آخر میں بچنے والا تلچھٹ) ہو، انہوں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں چھلکا بھی ہے؟ چھلکا تو بعد کے لوگوں میں ہوگا یا غیر صحابہ میں ہوگا۔

٦- بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ

مال غنیمت میں خیانت کرنے پر عذاب کی وعید

٤٧١١ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

بن إبراهيم عن أبي حيان عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال قام فينا رسول الله ﷺ ذات يوم فذكر الغلول فعظمه وعظم أمره ثم قال لا ألفين أحدكم يجيء يوم القيامة على رقبته بعير له رغاء يقول يا رسول الله أغثني فأقول لا أملك لك شيئا قد أبلغتك لا ألفين أحدكم يجيء يوم القيامة على رقبته فرس له حمحمة فيقول يا رسول الله أغثني فأقول لا أملك لك شيئا قد أبلغتك لا ألفين أحدكم يجيء يوم القيامة على رقبته شاة لها ثغاء يقول يا رسول الله أغثني فأقول لا أملك لك شيئا قد أبلغتك لا ألفين أحدكم يجيء يوم القيامة على رقبته نفس لها صياح فيقول يا رسول الله أغثني فأقول لا أملك لك شيئا قد أبلغتك لا ألفين أحدكم يجيء يوم القيامة على رقبته رقاع تخفق فيقول يا رسول الله أغثني فأقول لا أملك لك شيئا قد أبلغتك لا ألفين أحدكم يجيء يوم القيامة على رقبته صامت فيقول يا رسول الله أغثني فأقول لا أملك لك شيئا قد أبلغتك. البخاری (۳۰۷۳)

ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے اور آپ نے مالِ غنیمت میں خیانت کرنے کی بہت مذمت کی اور اس پر سخت سزا کا ذکر کیا اور فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو کر بڑبڑا رہا ہو اور وہ شخص کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کیجیے اور میں کہوں گا: میں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں، میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو کر ہنہنا رہا ہو، وہ شخص کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کیجیے اور میں کہوں گا کہ میں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں، میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری سوار ہو کر منمنا رہی ہو، وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کیجیے، میں کہوں گا: میں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں، میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر کسی شخص کی جان سوار ہو اور وہ چیخ رہا ہو، وہ شخص کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کیجیے میں کہوں گا: میں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں، میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کپڑے لدے ہوئے ہل رہے ہوں اور وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کیجیے میں کہوں گا: میں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں، میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر سونا، چاندی لدا ہوا ہو، وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کیجیے اور میں کہوں گا: میں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں۔

۴۷۱۲ - وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا عبد الرحيم بن سليمان عن أبي حيان ح وحدثني زهير بن حرب حدثنا جرير عن أبي حيان وعمارة بن القعقاع

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں اور بیان کی ہیں۔

جَمِيعًا عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ. سابقہ حوالہ (۴۷۱۱)

۴۷۱۳- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ) عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بَعْدَ ذَلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَيُّوبُ.

سابقہ حوالہ (۴۷۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا اور اس کی سخت سزا بیان کی اور پوری حدیث بیان کی۔ حماد کہتے ہیں کہ یحییٰ نے بھی اس حدیث کو ایوب کی طرح بیان کیا ہے۔

۴۷۱۴- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. سابقہ حوالہ (۴۷۱۱)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ سے اسی طرح حدیث مروی ہے۔

۷- بَابُ تَحْرِيمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ

سرکاری ملازمین کو ہدیہ لینے کی ممانعت

۴۷۱۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ) قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا لِي أُهْدِيَ لِي قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ عَامِلٍ أَبْعَثُهُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى يَنْظُرَ أَيُهْدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَنَالُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ. البخاری (۹۲۵-۱۵۰۰-۲۵۹۷-۶۶۳۶-۶۹۷۹-۷۱۷۴-۷۱۹۷) ابوداؤد (۲۹۴۶)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو اسد کے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عامل بنایا، اس کا نام ابن اللتبیہ تھا، جب وہ (زکوٰۃ وصول کر کے) آیا تو اس نے کہا: یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا بیان کی اور فرمایا: ان عاملوں کا کیا حال ہے؟ میں ان کو (زکوٰۃ وصول کرنے) بھیجتا ہوں اور یہ آ کر کہتے ہیں کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ کیا گیا ہے، یہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا پھر ہم دیکھتے کہ اس کو کوئی چیز ہدیہ کی جاتی ہے یا نہیں، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، تم میں جو شخص بھی ان اموال میں سے کوئی چیز بھی لے گا، قیامت کے دن وہ مال اس کی گردن پر سوار ہوگا۔ (کسی شخص کی گردن پر) اونٹ بڑبڑا رہا ہوگا، یا گائے ڈکرا رہی ہوگی یا بکری منمنا رہی ہوگی، پھر آپ نے اپنے ہاتھ اتنے بلند کئے کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، اس کے بعد آپ نے دو مرتبہ فرمایا: اے اللہ!

میں نے تبلیغ کر دی ہے۔

٤٧١٦- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنْظُرَ أَيُهْدَى إِلَيْكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ. سابقہ حوالہ (٤٧١٥)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قبیلہ ازد کے ابن اللتبیہ نام کے ایک شخص کو زکوٰۃ کی وصول یابی کے لیے عامل بنایا، اس نے مال لا کر نبی ﷺ کو دیا اور کہا: یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: تم اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں جا کر کیوں نہیں بیٹھے، پھر ہم دیکھتے کہ تمہیں ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں! پھر نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، پھر حسب سابق حدیث ہے۔

٤٧١٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي. سابقہ حوالہ (٤٧١٥)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو بنو سلیم کے صدقات وصول کرنے کے لیے عامل بنایا، اس کو ابن اللتبیہ کہا جاتا تھا، جب وہ مال وصول کر کے لایا تو حساب کرنے لگا، یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں جا کر کیوں نہ بیٹھ گئے، تا کہ تمہارے پاس تمہارے ہدیے آتے، پھر آپ نے ہمیں خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: اما بعد! میں تم میں سے کسی شخص کو کسی ایسے کام کے لیے عامل بناتا ہوں جس کی تولیت (انتظام) اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد کی ہے اور وہ آ کر یہ کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے، وہ شخص اگر سچا ہے تو وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں جا کر کیوں نہیں بیٹھ گیا حتیٰ کہ اس کے پاس اس کا ہدیہ آتا، بخدا! تم میں سے جو شخص بھی اس مال میں سے کوئی ناحق چیز لے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ چیز اس کی گردن پر سوار ہوگی، میں تم میں سے کسی شخص کو ضرور پہچان لوں گا، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ بڑبڑاتا ہوا اونٹ یا ڈکراتی ہوئی گائے یا ممناتی ہوئی بکری کو اٹھائے ہوئے ہوگا، پھر آپ نے اپنے ہاتھ بلند کیے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دی، اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ اس واقعہ کو میری

آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا۔

٤٧١٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ تَعْلَمُنَّ وَاللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنَايَ وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي.

سابقہ حوالہ (٤٧١٥)

امام مسلم دو سندوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ جب وہ شخص آیا تو اس نے حساب کیا اور ابن نمیر کی روایت میں ہے: تم جان لو گے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، تم میں سے جو شخص بھی اس مال میں سے کسی چیز کو لے گا۔ سفیان کی روایت میں ہے: میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا، تم لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھ لو کیونکہ وہ بھی اس موقع پر میرے ساتھ تھے۔

٤٧١٩ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذَكْوَانَ (وَهُوَ أَبُو الزِّنَادِ) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِأَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مِنْ فِيهِ إِلَى أُذُنِي. سابقہ حوالہ (٤٧١٥)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صدقات کا عامل بنایا، وہ بہت زیادہ مال لے کر آیا اور کہنے لگا: یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو حمید ساعدی سے پوچھا: کیا تم نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے خود سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے یہ حدیث آپ کے منہ سے اپنے کانوں سے سنی ہے۔

٤٧٢٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى. ابوداؤد (٣٥٨١)

حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم تم میں سے جس شخص کو کسی کام پر عامل بنائیں اور وہ ایک سوئی یا اس سے بھی کم چیز چھپا لے تو یہ خیانت ہوگی اور وہ قیامت کے دن اس چیز کو لے کر آئے گا، حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا پھر ایک سیاہ رنگ کا انصاری کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ مجھ سے اپنا کام واپس لے لیجئے آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو اس اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ نے فرمایا: میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ ہم نے تم میں سے جس شخص کو کسی کا عامل بنایا وہ ہر چھوٹی بڑی چیز کو لے کر آئے، اس کے بعد جو چیز اس کو دی جائے وہ لے لے اور جو نہ دی جائے اس سے باز رہے۔

٤٧٢١ - وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (٤٧٢٠)

امام مسلم نے اس حدیث کو دو اور سندوں سے ذکر کیا ہے۔

٤٧٢٢ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

سابقہ حوالہ (٤٧٢٠)

حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے۔

ف: اس باب کی احادیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ عامل کا اپنے کام کے سلسلہ میں ہدیہ لینا حرام ہے، اگر کسی شخص نے ہدیہ لیا اور اب اس پر نادم ہے تو وہ ہدیہ دینے والے کو واپس کردے اور اگر اس کا پتا نہ چلے تو براءت عن الذمہ کی نیت سے کسی فقیر پر اس کو صدقہ کردے اور اس کا ثواب ہدیہ دینے والے شخص کو پہنچا دے۔

٨- بَابُ وُجُوبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ

غیر معصیت میں حاکم کی اطاعت کرنے کا وجوب اور معصیت میں تحریم

٤٧٢٣ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. البخاری (٤٥٨٤) ابو داؤد (٢٦٢٤) الترمذی (١٧٦٢) النسائی (٤٢٠٥)

ابن جریج نے بیان کیا کہ قرآن مجید کی آیت (ترجمہ) "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور صاحبان امر کی" حضرت عبداللہ بن حذافہ کے متعلق نازل ہوئی ہے، جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک لشکر کا امیر بنا کر روانہ کیا تھا، ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ اس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٤٧٢٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي. مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٨٩٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

٤٧٢٥ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي. مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٦٨٦)

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے اور اس میں یہ نہیں ہے "جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔"

٤٧٢٦ - وحدثني حرملة بن يحيى اخبرنا ابن وهب اخبرني يونس عن ابن شهاب اخبره قال حدثنا ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة عن رسول الله ﷺ انه قال من اطاعني فقد اطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله ومن اطاع اميري فقد اطاعني ومن عصى اميري فقد عصاني. البخاري (٧١٣٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

٤٧٢٧ - وحدثني محمد بن حاتم حدثنا مكي بن ابراهيم حدثنا ابن جريج عن زياد عن ابن شهاب ان ابا سلمة بن عبد الرحمن اخبره انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله ﷺ بمثله سواء. النسائي (٤٢٠٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد اس کی مثل ہے۔

٤٧٢٨ - وحدثني ابو كامل الجحدري حدثنا ابو عوانة عن يعلى بن عطاء عن ابي علقمة قال حدثني ابو هريرة من فيه الى في قال سمعت رسول الله ﷺ ح وحدثني عبيد الله بن معاذ حدثنا ابي ح وحدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر قالا حدثنا شعبة عن يعلى بن عطاء سمع ابا علقمة سمع ابا هريرة عن النبي ﷺ نحو حديثهم. النسائي (٥٥٢٤)

امام مسلم نے کہا ہے کہ تین مختلف سندوں کے ساتھ اس حدیث کی مثل حضرت ابو ہریرہ کی نبی ﷺ سے روایت ہے۔

٤٧٢٩ - وحدثنا محمد بن رافع حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة عن النبي ﷺ بمثل حديثهم. مسلم تحفة الاشراف (١٤٧٧٨)

ایک اور سند کے ساتھ اس حدیث کی مثل نبی ﷺ سے حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے۔

٤٧٣٠ - وحدثني ابو الطاهر اخبرنا ابن وهب عن حيوة ان ابا يونس مولى ابي هريرة حدثه قال سمعت ابا هريرة يقول عن رسول الله ﷺ بذلك وقال من اطاع الامير ولم يقل اميري وكذلك في حديث همام عن ابي هريرة. مسلم تحفة الاشراف (١٥٤٧٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا۔ اور فرمایا: جس نے امیر کی اطاعت کی یہ نہیں فرمایا کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی۔

٤٧٣١ - وحدثنا سعيد بن منصور وقتيبة بن سعيد كلاهما عن يعقوب قال سعيد حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن عن ابي حازم عن ابي صالح السمان عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ عليك السمع والطاعة في عسرك ويسرك ومنشطك ومكرهك واثرة عليك.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشکل اور آسانی میں، خوشی اور ناخوشی میں اور جب تم پر کسی اور کو ترجیح دی جائے (ان تمام حالات میں) تم پر امیر کے احکام سننا اور اس کی اطاعت کرنا لازم ہے۔

النسائی (٤١٦٦)

٤٧٣٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأُطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ. مسلم تحفة الاشراف (١١٩٥٦)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے یہ وصیت کی ہے کہ سنو اور اطاعت کرو خواہ ایک اعضاء بریدہ غلام تم پر حاکم ہو۔

٤٧٣٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا فِي الْحَدِيثِ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ. سابقہ حوالہ (٤٧٣٢)

ایک اور سند کے ساتھ ہے کہ خواہ اعضاء بریدہ حبشی غلام حاکم ہو۔

٤٧٣٤ - وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ. سابقہ حوالہ (٤٧٣٢)

ایک اور سند کے ساتھ ہے کہ خواہ اعضاء بریدہ غلام ہو۔

٤٧٣٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا.

النسائی (٤٢٠٢) ابن ماجہ (٢٨٦١)

یحییٰ بن حصین کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی سے سنا وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر تم پر ایک غلام کو حاکم بنایا جائے اور وہ تم کو کتاب اللہ کے موافق احکام بیان کرے تو اس کے احکام سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

٤٧٣٦ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا. سابقہ حوالہ (٤٧٣٥)

ایک اور سند کے ساتھ حبشی غلام کا ذکر ہے۔

٤٧٣٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا. سابقہ حوالہ (٤٧٣٥)

ایک اور سند کے ساتھ نکٹے حبشی غلام کا ذکر ہے۔

٤٧٣٨ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِنًى أَوْ بِعَرَفَاتٍ.

سابقہ حوالہ (٤٧٣٥)

ایک اور سند کے ساتھ نکٹے حبشی کا ذکر ہے اور یہ اضافہ ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے منیٰ یا عرفات میں سنا۔

٤٧٣٩ - وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

حضرت ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

الْأَحْمَسِيَّ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا. سابقہ حوالہ(٤٧٣٥)

میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں گئی، رسول اللہ ﷺ نے بہت سی باتیں فرمائیں، پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر تم پر ایک نکٹے غلام (میرا گمان ہے کہ آپ نے سیاہ بھی فرمایا) کو بھی حاکم بنا دیا جائے اور وہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق حکم دے تو اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

٤٧٤٠ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ.

الترمذی(١٧٠٧) ابن ماجہ(٢٨٦٤)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان شخص پر حاکم کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا لازم ہے خواہ اس کی بات اس کو پسند ہو یا ناپسند، البتہ معصیت کا حکم مستثنیٰ ہے، اگر اس کو معصیت کا حکم دیا جائے تو اس میں سماع ہے نہ اطاعت۔

٤٧٤١ - وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

البخاری(٢٩٥٥-٧١٤٤) ابوداؤد(٢٦٢٦)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں ذکر کی ہیں۔

٤٧٤٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ.

البخاری(٤٣٤٠-٧١٤٥-٧٢٥٧) ابوداؤد(٢٦٢٥) النسائی (٤٢١٦)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ایک شخص کو اس کا امیر بنایا اس شخص نے آگ جلائی اور لوگوں سے کہا: اس میں داخل ہو، بعض لوگوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور بعض نے کہا: ہم آگ ہی سے تو بھاگے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا جو آگ میں داخل ہونا چاہتے تھے "اگر تم آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے" اور دوسروں کی تعریف فرمائی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں ہے، اطاعت صرف نیکی اور معروف چیز میں ہے۔

٤٧٤٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَتَقَارَبُوا فِي اللَّفْظِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ایک انصاری کو اس لشکر کا امیر بنایا اور لشکر کو یہ حکم دیا کہ وہ امیر کے احکام سنیں اور اس کی اطاعت کریں، (اتفاق سے) اہل لشکر کی کسی بات سے امیر

وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا قَالُوا بَلَى قَالَ فَادْخُلُوهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذَلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطُفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ. سابقہ حوالہ (٤٧٤٢)

غضب ناک ہو گیا، اس نے کہا: میرے لیے لکڑیاں جمع کرو، لشکر نے لکڑیاں جمع کیں، پھر اس نے کہا: اس میں آگ جلاؤ، انہوں نے آگ جلائی، پھر کہا: کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے میرے احکام سننے اور ان پر عمل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا، انہوں نے کہا: کیوں نہیں، اس نے کہا: اس آگ میں داخل ہو جاؤ، بعض نے بعض کی طرف دیکھا اور یہ کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آگ سے بھاگ کر ہی تو آئے ہیں، وہ اسی موقف پر قائم رہے، حتیٰ کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھا دی گئی، جب وہ واپس لوٹے تو نبی ﷺ کے سامنے اس واقعہ کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: اگر یہ لوگ اس آگ میں داخل ہو جاتے تو پھر اس سے نکل نہ سکتے، اطاعت صرف نیک کاموں میں کی جاتی ہے۔

٤٧٤٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ (٤٧٤٢)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٤٧٤٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. البخاری (٧١٩٩-٧٢٠٠) النسائی (٤١٦٠، ٤١٦٥) ابن ماجہ (٢٨٦٦)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مشکل اور آسانی میں اور خوشی اور ناخوشی میں اور خود پر ترجیح دیے جانے کی صورت میں، سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور اس پر بیعت کی کہ ہم کسی شخص سے اس کے اقتدار کے خلاف جنگ نہیں کریں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں حق کے سوا کچھ نہیں کہیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

٤٧٤٦ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ (يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ) حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (٤٧٤٥)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٤٧٤٧ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ) عَنْ يَزِيدَ (وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ

امام مسلم نے کہا کہ ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت سے اس کی مثل روایت ہے۔

بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

سابقہ حوالہ (٤٧٤٥)

٤٧٤٨ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا أَصْلَحَكَ اللهُ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ قَالَ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ. البخاری (٧٠٥٥-٧٠٥٦)

جنادہ بن امیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے دراں حالیکہ وہ بیمار تھے، ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے ہم کو ایسی حدیث سنائیے جس کو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو اور وہ ہم کو نفع دے حضرت عبادہ بن صامت نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بلایا، ہم نے آپ سے بیعت کی، آپ نے ہم سے جن چیزوں پر بیعت لی تھی وہ یہ تھیں کہ ہم خوشی اور ناخوشی میں اور مشکل اور آسانی میں اور ہم پر ترجیح دیے جانے کی صورت میں بھی سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کریں اور جو شخص صاحب اقتدار ہو اس کے خلاف جنگ نہ کریں ہاں اگر تم کو اس میں کھلم کھلا کفر نظر آئے جس کے کفر ہونے پر تمہارے پاس قرآن اور سنت سے واضح دلیل ہو تو یہ صورت مستثنیٰ ہے۔

٩- بَابُ الْإِمَامِ جُنَّةٌ

امام مسلمانوں کی ڈھال ہے

٤٧٤٩ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ يَأْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١٣٩٣٠)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: امام (خلیفہ) ڈھال ہے اس کی پشت پناہی میں جنگ کی جاتی ہے اور وہ ذریعہ امان ہے، اگر امام اللہ عزوجل سے ڈرنے کا حکم دے اور عدل و انصاف سے کام لے تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اگر اس نے اس کے خلاف کچھ کیا تو اس کا اس پر وبال ہوگا۔

١٠- بَابُ وُجُوبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخَلِيفَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ

جس شخص کی خلافت پر پہلے بیعت کر لی جائے اس کو پورا کرنا واجب ہے

٤٧٥٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.

ابو حازم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پانچ سال رہا، میں نے ان کو نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ بنو اسرائیل کے انبیاء ان کا سیاسی انتظام کرتے تھے، جب ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہو جاتا اور بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور عنقریب میرے بعد بکثرت خلفاء ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا: ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: جس شخص کے

البخاری (٣٤٥٥) ابن ماجہ (٢٨٧١)

ہاتھ پر پہلے بیعت کر لو، اس بیعت کو پورا کرو اور حکام کا حق ادا کرو اور جو ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے حکام کے سپرد کی اس کے متعلق وہ خود ان سے سوال کرے گا۔

٤٧٥١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٤٧٥٠)

ایک اور سند سے اس حدیث کی مثل روایت ہے۔

٤٧٥٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذَلِكَ قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ.

البخاری (٣٦٠٣-٧٠٥٢) الترمذی (٢١٩٠)

امام مسلم پانچ سندوں کے ساتھ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد لوگوں کی (حق تلفیاں) ہوں گی اور برائیوں کا ظہور ہوگا، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے جس شخص کو یہ حالات پیش آئیں اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: تم پر جو (حکام کا) حق ہے تم اس کو ادا کرنا اور تمہارے حقوق کے متعلق اللہ ان سے سوال کرے گا۔

٤٧٥٣ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ

عبدالرحمن بن عبد رب الکعبہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے گرد جمع تھے، میں ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا، حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا: ہم ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں گئے، ہم نے ایک جگہ قیام کیا، بعض مسلمان اپنا خیمہ درست کرنے لگے بعض تیر اندازی کرنے لگے اور بعض اپنے مویشیوں میں رہے اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے ایک منادی نے آواز دی کہ "نماز تیار ہے" ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے آپ نے فرمایا: بلاشبہ مجھ سے پہلے ہر نبی پر یہ فرض تھا کہ وہ اپنے علم کے مطابق اپنی امت کو فلاح اور خیر کی رہنمائی کرے اور جو چیز اس کے علم میں بری ہو اس سے ڈرائے اور تمہاری اس امت کے سابقین میں عافیت ہے اور بعد کے

الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ هٰذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَهْوٰى إِلٰى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللّٰهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ.

ابوداؤد (٤٢٤٨) النسائی (٤٢٠٢) ابن ماجہ (٣٩٥٦)

لوگوں میں مصیبتیں، بلائیں اور برائیاں ہوں گی اور ایسے فتنوں کا ظہور ہوگا جن کے مقابلہ میں دوسرے فتنے کم معلوم ہوں گے، ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا: اس فتنہ میں تو میری تباہی ہے، پھر وہ فتنہ دور ہو جائے گا اور ایک اور فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا: یہی اصل فتنہ ہے، سو جو شخص جہنم سے دور ہونا اور جنت میں داخل ہونا چاہتا ہو اس پر لازم ہے (کہ وہ تاحیات اس پر قائم رہے) حتیٰ کہ جب اس کو موت آئے تو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت کے ایمان پر اس کا خاتمہ ہو اور اس پر لازم ہے کہ جس معاملہ کو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہو وہی معاملہ دوسروں کے ساتھ کرے اور جو شخص ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دل کی گہرائیوں سے کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے اس پر لازم ہے کہ مقدور بھر اس کی اطاعت کرے اور اگر دوسرا شخص اس کی امامت سے اختلاف کرے تو اس دوسرے کی گردن اڑا دو، راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کے قریب ہوا اور ان سے عرض کیا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے؟ حضرت عبداللہ نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: میں نے اپنے کانوں سے سنا اور اپنے دل میں اس کو یاد رکھا۔ میں نے ان سے کہا: یہ تمہارے عم زاد معاویہ ہیں جو ہم کو حکم دیتے ہیں کہ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے کھائیں اور ہم ایک دوسرے کو ناحق قتل کریں اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے "اے ایمان والو! ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ، ہاں باہمی رضامندی سے تجارت مستثنیٰ ہے اور تم ایک دوسرے کو قتل نہ کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر رحیم ہے" راوی نے کہا: پھر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص، ایک لمحہ خاموش رہے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ان کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کی معصیت میں ان کی نافرمانی کرو۔

٤٧٥٤ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں ذکر کی ہیں۔

سابقہ حوالہ (٤٧٥٣)

٤٧٥٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ. سابقہ حوالہ (٤٧٥٣)

عبدالرحمن بن عبدرب کعبہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت کو کعبہ کے پاس دیکھا پھر حسب سابق حدیث بیان کی۔

١١- بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِئْثَارِهِمْ

حکام کے ظلم پر صبر کرنے کا حکم

٤٧٥٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

البخاری (٣٧٩٢-٧٠٥٧) الترمذی (٢١٨٩) النسائی (٥٣٩٨)

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی میں عرض کیا: کیا آپ مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ جس طرح آپ نے فلاں شخص کو عامل بنایا ہے، آپ نے فرمایا: میرے بعد تم کو اپنے اوپر ترجیح کا سامنا ہوگا تم اس پر صبر کرنا حتی کہ تمہاری مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات ہو۔

٤٧٥٧ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (٤٧٥٦)

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی میں عرض کیا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٤٧٥٨ - وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

سابقہ حوالہ (٤٧٥٦)

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے اس میں راوی نے یہ نہیں کہا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے تنہائی میں عرض کیا۔

١٢- بَابٌ فِي طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ وَإِنْ مَنَعُوا الْحُقُوقَ

بادشاہوں کی فرمانبرداری کرنا

٤٧٥٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

علقمہ بن وائل حضرمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یہ بتلائیے کہ اگر ہم پر ایسے حاکم مسلط ہوں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں اور ہمارے حق ہمیں نہ دیں تو

أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ. الترمذی (٢١٩٩)

اس صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے اس سائل سے اعراض کیا، اس نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے پھر اعراض کیا، پھر جب اس نے دوسری یا تیسری بار سوال کیا تو اس کو اشعث بن قیس نے کھینچ لیا، آپ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو، کیونکہ ان کا بار ان پر ہے اور تمہارا بوجھ تم پر ہے۔

٤٧٦٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ.

سابقہ حوالہ (٤٧٥٩)

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے اس میں ہے کہ اشعث بن قیس نے سائل کو کھینچ لیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو، ان پر صرف ان کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارا بوجھ ہے۔

١٣ - بَابُ الْأَمْرِ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَتَحْذِيرِ الدُّعَاةِ إِلَى الْكُفْرِ

فتنہ کے وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم

٤٧٦١ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ فَقُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ.

البخاری (٣٦٠٦-٧٠٨٤) ابن ماجہ (٣٩٧٩)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے متعلق سوال کرتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں میں اس شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم زمانہ جاہلیت میں شر میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا، کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے کہا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں لیکن اس خیر میں کچھ کدورت ہوگی، میں نے عرض کیا: وہ کدورت کیسی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: لوگ میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میری ہدایت کے خلاف عمل کریں گے، ان میں اچھی اور بری دونوں باتیں ہوں گی، میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! کچھ لوگ جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے اور لوگوں کو بلائیں گے جو ان کی دعوت پر لبیک کہے گا وہ اس کو جہنم میں ڈال دیں گے! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کی صفت بیان کیجئے، آپ نے فرمایا: ان لوگوں کا رنگ ہماری طرح ہوگا اور وہ ہماری زبان بولتے ہوں گے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو میرے لیے کیا

حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: تم مسلمانوں کے امام اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ وابستہ رہنا، میں نے عرض کیا: اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت اور امام نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: تم ان تمام فرقوں سے الگ رہنا خواہ تم کو تا حیات درخت کی جڑیں چبانی پڑیں اور اسی حال میں تمہاری موت آ جائے۔

٤٧٦٢- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا يَحْيَى (وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ (يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللَّهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذَلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٣٣٨٥)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم شر میں مبتلا تھے، پھر اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: کیا اس شر کے بعد خیر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے پوچھا: کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ فرمایا: ہاں! میں نے پوچھا: اس کی کیا کیفیت ہو گی؟ آپ نے فرمایا: میرے بعد ایسے امیر ہوں گے جو میری ہدایت پر عمل نہیں کریں گے اور نہ میری سنت پر چلیں گے اور عنقریب ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کی طرح اور بدن انسانوں کی مانند ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! اگر میں ان کو پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: امیر کے احکام سننا اور اس کی اطاعت کرنا، خواہ تمہاری پیٹھ پر کوڑے مارے جائیں اور تمہارا مال چھین لیا جائے پھر بھی (احکام) سننا اور اطاعت کرنا۔

٤٧٦٣- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ (يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ) حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي قَيْسِ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ.

النسائی (٤١٢٥) ابن ماجہ (٣٩٤٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص (حاکم کی) اطاعت سے نکل جائے اور جماعت کو چھوڑ دے تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص اندھی تقلید میں کسی کے جھنڈے تلے جنگ کرے یا کسی عصبیت کی بناء پر غضب ناک ہو یا عصبیت کی طرف دعوت دے یا عصبیت کی خاطر جنگ کرے اور مارا جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور جس شخص نے میری امت پر خروج کیا اور اچھوں اور بروں سب کو قتل کیا، کسی مومن کا لحاظ کیا نہ کسی سے کیا ہوا عہد پورا کیا تو میرے دین پر نہیں ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔

٤٧٦٤- وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا.

سابقہ حوالہ (٤٧٦٣)

نبی ﷺ نے فرمایا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس میں "لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا" کے الفاظ ہیں۔

٤٧٦٥ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي وَمَنْ خَرَجَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي بِذِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي.

سابقہ حوالہ (٤٧٦٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص (امیر کی) اطاعت سے نکلا اور اس نے جماعت کو چھوڑ دیا پھر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور جو شخص اندھی تقلید میں کسی کے جھنڈے تلے مارا جائے، عصبیت کی بناء پر غضب ناک ہو اور عصبیت کی بناء پر جنگ کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے اور میری امت میں سے جو شخص میری امت پر خروج کرے، نیک اور بد ہر شخص کو قتل کرے، مومن کا لحاظ کرے نہ ذمی کا عہد پورا کرے وہ میرے دین پر نہیں ہے۔

٤٧٦٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا ابْنُ الْمُثَنَّى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحَدِيثِ وَأَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. سابقہ حوالہ (٤٧٦٣)

ایک اور سند سے یہ حدیث ہے ابن مثنی نے اپنی روایت میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر نہیں کیا اور ابن بشار نے دوسروں کی روایت کی طرح کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

٤٧٦٧ - وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ. بخاری (٧٠٥٣، ٧٠٥٤، ٧١٤٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اپنے امیر کی کوئی چیز ناگوار گزرے وہ صبر کرے کیونکہ جو شخص ایک بالشت برابر بھی جماعت سے الگ ہوگا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

٤٧٦٨ - وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً. سابقہ حوالہ (٤٧٦٧)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اپنے امیر کی کوئی بات ناگوار گزرے وہ اس پر صبر کرے، کیونکہ لوگوں میں سے جو شخص بھی سلطان (کی اطاعت) سے ایک بالشت بھی نکلا تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

٤٧٦٩ - وَحَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ

حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اندھی تقلید میں کسی کے

عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُوْ عَصَبِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ.

جھنڈے تلے مارا گیا، جو عصبیت کی دعوت دیتا تھا اور عصبیت کی مدد کرتا تھا اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

انسائی (٤١٢٦)

٤٧٧٠- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمٌ (وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ) عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ حِيْنَ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وِسَادَةً فَقَالَ إِنِّي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً.

نافع بیان کرتے ہیں کہ یزید بن معاویہ کے دور حکومت میں جب واقعہ حرا ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عبداللہ بن مطیع کے پاس گئے، ابن مطیع نے کہا: حضرت ابو عبدالرحمٰن (یہ حضرت ابن عمر کی کنیت تھی) کے لیے قالین بچھاؤ، حضرت ابن عمر نے فرمایا: میں تمہارے پاس بیٹھنے کے لیے نہیں آیا، میں تمہارے پاس صرف اس لیے آیا ہوں کہ تم کو ایک حدیث سناؤں جس کو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے (امام کی) اطاعت سے ہاتھ نکال لیا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے حق میں کوئی حجت نہیں ہوگی اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہیں تھی وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٦٦٤)

٤٧٧١- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُطِيعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ابن مطیع کے پاس گئے اور نبی ﷺ سے حدیث روایت کی۔

مسلم تحفۃ الاشراف (٧٦٠٧)

٤٧٧٢- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. مسلم تحفۃ الاشراف (٦٦٤٧)

ایک اور سند کے ساتھ نبی ﷺ کی یہی حدیث حضرت ابن عمر سے مروی ہے۔

١٤- بَابُ حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ

مسلمانوں کی جماعت میں تفریق کرنے والے کا حکم

٤٧٧٣- وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب فتنے ہوں گے سو جو شخص اس امت کی جمعیت کو توڑنے کا

عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ.

ابوداؤد (٤٧٦٢) النسائی (٤٠٣٢-٤٠٣٣-٤٠٣٤)

ارادہ کرے اس کو تلوار سے مار دو خواہ وہ کوئی شخص ہو۔

٤٧٧٤ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ح وَحَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَرَجُلٌ سَمَّاهُ كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَاقْتُلُوهُ.

سابقہ حوالہ (٤٧٧٣)

امام مسلم نے اس حدیث کی چار سندیں بیان کیں سب روایات میں "فاقتلوا" ہے۔

٤٧٧٥ - وَحَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ.

سابقہ حوالہ (٤٧٧٣)

حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ سنا ہے کہ جب تم ایک شخص کی امامت پر متفق ہو پھر کوئی شخص تمہارے اتحاد کی لاٹھی کو توڑنے کی کوشش کرے یا تمہاری جماعت میں تفریق کی کوشش کرے تو اس کو قتل کر دو۔

١٥ - بَابُ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ

دو خلیفوں سے بیعت کا حکم

٤٧٧٦ - وَحَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٢٢)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔

١٦ - بَابُ وُجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأُمَرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَتَرْكِ قِتَالِهِمْ مَا صَلَّوْا وَنَحْوِ ذَلِكَ

خلاف شرع امور میں حکام کا رد کرنا واجب ہے اور جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں ان کے خلاف جنگ کرنا ممنوع ہے

٤٧٧٧ - وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم پر ایسے حاکم مقرر ہوں گے جو اچھے اور برے کام کریں گے سو جس نے برے کاموں کو پہچان لیا وہ بری ہو گیا اور جس نے برے کاموں کو مسترد کیا وہ

مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا.

ابوداؤد(٤٧٦٠-٤٧٦١)الترمذی(٢٢٦٥)

سلامت رہا، البتہ جس شخص نے برے کاموں کو پسند کیا اور ان کی پیروی کی (وہ سلامت نہیں رہے گا) صحابہ نے عرض کیا: کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، جب تک کہ وہ نماز پڑھتے رہیں۔

٤٧٧٨۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ (وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ) حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا (أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ).

سابقہ حوالہ(٤٧٧٧)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم پر ایسے امیر مقرر کیے جائیں گے جن سے تم اچھائیاں بھی دیکھو گے اور برائیاں بھی، سو جو برے کام کو ناپسند کرے گا وہ بری ہو جائے گا اور جو اس کو مسترد کر دے گا وہ سلامت رہے گا، البتہ جو شخص ان کو پسند کرے گا اور ان کی اتباع کرے گا (وہ سلامت نہیں رہے گا یا بری نہیں ہوگا) صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم ان سے جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں، برا جاننے سے دل سے برا جاننا اور مسترد کرنے سے دل سے مسترد کرنا مراد ہے۔

٤٧٧٩۔ وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ وَهِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ. سابقہ حوالہ(٤٧٧٧)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے البتہ اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ جس نے انکار کیا وہ بری ہو گیا اور جس نے ناپسند کیا وہ سلامت رہا۔

٤٧٨٠۔ وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ لَمْ يَذْكُرْهُ.

سابقہ حوالہ(٤٧٧٧)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے البتہ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں "وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ"۔

١٧۔ بَابُ خِيَارِ الْأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ

اچھے اور برے حاکموں کا بیان

٤٧٨١۔ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ رُزَيْقِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین امام (خلیفہ) وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں تم ان کے لیے دعائے مغفرت کرو اور وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کریں اور تمہارے بدترین امام وہ ہیں جن سے تم بغض

أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ وُلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَاكْرَهُوا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۹۱۵)

رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں، تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا ہم ان کو تلوار کے زور سے معزول نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: نہیں جب تک کہ وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں اور جب تم اپنے حکمرانوں کی کوئی برائی دیکھو تو ان کے اس عمل کو برا جانو اور ان کی اطاعت سے دست کش نہ ہو۔

٤٧٨٢ - وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَخْبَرَنِي مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ (وَهُوَ رُزَيْقُ بْنُ حَيَّانَ) أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قَالُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ أَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ (يَعْنِي لِرُزَيْقٍ) حِينَ حَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ آللّٰهِ يَا أَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا أَوْ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۰۹۱۵)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے لیے دعاءِ مغفرت کرو اور وہ تمہارے لیے دعاءِ مغفرت کریں اور تمہارے بدترین امام وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں، صحابہ نے کہا: ہم نے عرض کیا کہ کیا ہم ایسے موقع پر ان کو تلوار سے معزول نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں، نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں، سنو! جن لوگوں پر کسی شخص کو حاکم بنایا گیا، پھر وہ لوگ اس حاکم کو اللہ کی کسی معصیت میں مبتلا دیکھیں تو وہ اللہ کی اس معصیت کو برا جانیں اور اس کی اطاعت سے دست کش نہ ہوں، ابن جابر بیان کرتے ہیں کہ جب رزیق بن حیان نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی تو میں نے کہا: اے ابو المقدام! میں تم کو خدا کی قسم دے کر یہ سوال کرتا ہوں، آیا تم کو یہ حدیث کسی نے بیان کی، یا تم نے مسلم بن قرظہ سے یہ حدیث خود سنی ہے، جنہوں نے اس کو عوف سے سنا اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، یہ سن کر رزیق گھٹنوں کے بل گر گئے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کہا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، میں نے مسلم بن قرظہ سے یہ حدیث سنی اور انہوں نے حضرت عوف بن مالک سے اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

٤٧٨٣ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ

امام مسلم نے نبی ﷺ سے حضرت عوف بن مالک کی اس روایت کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

رزيق مولى بني فزارة قال مسلم ورواه معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن مسلم بن قرظة عن عوف بن مالك عن النبي ﷺ بمثله. مسلم تحفة الأشراف (١٠٩١٥)

١٨- باب استحباب مبايعة الإمام الجيش عند إرادة القتال وبيان بيعة الرضوان تحت الشجرة

جنگ کے وقت مجاہدین سے بیعت لینے کا استحباب اور بیعت رضوان کا بیان

٤٧٨٤- وحدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا ليث بن سعد ح وحدثنا محمد بن رمح أخبرنا الليث عن أبي الزبير عن جابر قال كنا يوم الحديبية ألفا وأربع مائة فبايعناه وعمر آخذ بيده تحت الشجرة وهي سمرة وقال بايعناه على أن لا نفر ولم نبايعه على الموت.

مسلم تحفة الأشراف (٢٩٢٣)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن ہم چودہ سو تھے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی درآں حالیکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک درخت کے نیچے آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، ہم نے فرار نہ ہونے پر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کے ہاتھ پر موت کی بیعت نہیں کی۔

٤٧٨٥- وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا ابن عيينة ح وحدثنا ابن نمير حدثنا سفيان عن أبي الزبير عن جابر قال لم نبايع رسول الله ﷺ على الموت إنما بايعناه على أن لا نفر. الترمذي (١٥٩٤) النسائي (٤١٦٩)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بیعت نہیں کی، ہم نے آپ سے صرف اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم بھاگیں گے نہیں۔

٤٧٨٦- وحدثنا محمد بن حاتم حدثنا حجاج عن ابن جريج أخبرني أبو الزبير سمع جابرا يسأل كم كانوا يوم الحديبية قال كنا أربع عشرة مائة فبايعناه وعمر آخذ بيده تحت الشجرة وهي سمرة فبايعناه غير جد بن قيس الأنصاري اختبأ تحت بطن بعيره.

مسلم تحفة الأشراف (٢٨٦٤)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن آپ کی کتنی تعداد تھی؟ آپ نے فرمایا: ہم چودہ سو تھے، ہم نے آپ سے بیعت کی درآں حالیکہ حضرت عمر ایک درخت کے نیچے آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے (وہ درخت سمرہ کا تھا) ہم نے آپ سے بیعت کی لیکن جد بن قیس انصاری نے آپ سے بیعت نہیں کی، وہ اپنے اونٹ کے پیٹ کے نیچے چھپ گیا۔

٤٧٨٧- وحدثني إبراهيم بن دينار حدثنا حجاج بن محمد الأعور مولى سليمان بن مجالد قال قال ابن جريج وأخبرني أبو الزبير أنه سمع جابرا يسأل هل بايع النبي ﷺ بذي الحليفة فقال لا ولكن صلى بها ولم يبايع عند شجرة إلا الشجرة التي بالحديبية قال ابن جريج وأخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول دعا النبي ﷺ على بئر الحديبية

ابوالزبیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا: کیا نبی ﷺ نے ذوالحلیفہ میں بیعت لی تھی؟ انھوں نے کہا: نہیں آپ نے وہاں نماز پڑھی تھی اور حدیبیہ کے درخت کے سوا آپ نے کسی درخت کے نیچے بیعت نہیں لی، ابن جریج کہتے ہیں کہ انھیں ابوالزبیر نے یہ بتایا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حدیبیہ کے کنوئیں پر دعا کی تھی۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۲۸۶۳)

٤٧٨٨ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الأَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَ سَعِيدٌ وَإِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ لأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ. البخاری (٤١٥٤-٤٨٤٠)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن ہم ایک ہزار چار سو تھے، نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا: اس وقت تم تمام روئے زمین کے بہترین افراد ہو۔ حضرت جابر نے کہا: اگر میری بینائی ہوتی تو میں تم کو اس درخت کی جگہ دکھاتا۔

٤٧٨٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ. البخاری (٣٥٧٦-٤١٥٢-٥٦٣٩) النسائی (٧٧)

سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اصحاب شجرہ (اصحاب بیعت رضوان) کے متعلق پوچھا: انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

٤٧٩٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ كِلاَهُمَا يَقُولُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. سابقہ حوالہ (٤٧٨٩)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

٤٧٩١ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ. سابقہ حوالہ (٤٧٨٩)

سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر سے پوچھا: اس دن تم کتنے تھے؟ انہوں نے کہا: چودہ سو۔

٤٧٩٢ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلاَثَمِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ. البخاری (٤١٥٥)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب شجرہ تیرہ سو تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

٤٧٩٣ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٤٧٩٢)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

٤٧٩٤ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ. مسلم تحفۃ الاشراف (١١٤٧١)

ہیں کہ میں نے بیعت رضوان کے دن دیکھا کہ نبی ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں اور میں درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ کو آپ کے سر انور سے ہٹا رہا تھا، ہم اس وقت چودہ سو تھے انہوں نے کہا: ہم نے آپ سے موت پر بیعت نہیں کی، لیکن ہم نے یہ بیعت کی تھی کہ ہم بھاگیں گے نہیں۔

٤٧٩٥ - وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١١٤٧١)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٤٧٩٦ - وَحَدَّثَنَاهُ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ. البخاری (٤١٦٢، ٤١٦٥)

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میرے والد بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، انہوں نے کہا: جب ہم اگلے سال حج کے لیے گئے تو ہم کو وہ جگہ نہیں مل سکی، اگر تم کو وہ جگہ معلوم ہو جائے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

٤٧٩٧ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ. سابقہ حوالہ (٤٧٩٥)

سعید بن مسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بیعت رضوان کے سال وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر اگلے سال وہ اس درخت کو بھول گئے۔

٤٧٩٨ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا. سابقہ حوالہ (٤٧٩٥)

سعید بن مسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اس درخت کو دیکھا تھا، بعد میں پھر اس درخت کے پاس گیا تو اس درخت کو نہ پہچان سکا۔

٤٧٩٩ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ. البخاری (٢٩٦٠-٤١٦٩-٧٢٠٦) الترمذی (١٥٩٢) النسائی (٤١٧٠)

حضرت سلمہ بن اکوع کے مولیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ سے پوچھا کہ حدیبیہ کے دن تم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر کس چیز کی بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا: موت پر۔

٤٨٠٠ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ (٤٧٨٩)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٤٨٠١ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوئی

الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ هَذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلَى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

البخاری (۲۹۵۹-۴۱۶۷)

شخص آیا اور کہنے لگا: ابن حنظلہ لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں؟ پوچھا: کس چیز پر؟ کہا: موت پر۔ کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی شخص کے ہاتھ پر موت کی بیعت نہیں کروں گا۔

١٩ - بَابُ تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى اسْتِيطَانِ وَطَنِهِ

ہجرت کے بعد پھر اس جگہ کو وطن بنانے کی ممانعت

٤٨٠٢ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ.

البخاری (۷۰۸۷) النسائی (۴۱۹۷)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حجاج کے پاس گئے اس نے کہا: اے ابن الاکوع! کیا تم دوبارہ اپنی پہلی روش کے مطابق جنگلوں میں رہنے لگے؟ انہوں نے کہا: نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے جنگلوں میں رہنے کی اجازت دی تھی۔

٢٠ - بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

فتح مکہ کے بعد اسلام، جہاد اور خیر پر بیعت کرنا اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہ ہونے کی تاویل

٤٨٠٣ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ حَدَّثَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ.

البخاری (۲۹۶۲-۲۹۶۳-۳۰۷۸-۳۰۷۹-۴۳۰۵-۴۳۰۸)

حضرت مجاشع بن مسعود سلمی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل ہجرت کی ہجرت ختم ہو چکی ہے، تاہم اسلام، جہاد اور خیر پر بیعت کر لو۔

٤٨٠٤ - وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبَدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ.

سابقہ حوالہ (۴۸۰۲)

مجاشع بن مسعود سلمی بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد میں اپنے بھائی ابو معبد کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے آپ نے فرمایا: ہجرت والوں کی ہجرت ختم ہو چکی ہے، میں نے عرض کیا: پھر آپ کس چیز پر اس کی بیعت لیں گے؟ آپ نے فرمایا: اسلام جہاد اور خیر پر۔ ابو عثمان کہتے ہیں کہ میری حضرت ابو معبد سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان کو حضرت مجاشع کی حدیث سنائی، انہوں نے کہا: اس نے سچ کہا ہے۔

٤٨٠٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا مَعْبَدٍ. سابقہ حوالہ (٤٨٠٢)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے اس میں ہے کہ میری حضرت مجاشع کے بھائی سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا: اس نے سچ کہا اور ابو معبد کا ذکر نہیں ہے۔

٤٨٠٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا. سابقہ حوالہ (٣٢٨٩)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے وقت جس دن مکہ فتح ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب ہجرت نہیں ہے، لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم کو جہاد کے لیے بلایا جائے تو چلے آؤ۔

٤٨٠٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَلْهِلٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٣٢٨٩)

امام مسلم نے اس حدیث کی تین اور سندیں ذکر کی ہیں۔

٤٨٠٨ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا. مسلم تحفۃ الاشراف (١٧٣٧٩)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے، لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تم کو جہاد کے لیے بلایا جائے تو فوراً چل پڑو۔

٤٨٠٩ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤْتِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا. البخاری (١٤٥٢-٢٦٣٣-٣٩٢٣-٦١٦٥) ابوداؤد (٢٤٧٧) النسائی (٤١٧٥)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا: ہجرت تو بہت مشکل چیز ہے، کیا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: سمندر کے پار عمل کرتے رہو اللہ تعالیٰ تمہارے کسی عمل کو ہرگز رائیگاں نہیں کرے گا۔

٤٨١٠ - وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ اس میں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَهَلْ تَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ.

سابقہ حوالہ (۴۸۰۹)

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کسی چیز کو ضائع نہیں کرے گا اور یہ اضافہ ہے کہ اونٹنیاں پانی پینے کے لیے (گھاٹ یا چشمہ پر) جس دن آتی ہیں تو کیا تم (لوگوں کو) ان کا دودھ دوہنے کی اجازت دیتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں!

۲۱- بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

عورتوں کو بیعت کرنے کا طریقہ

۴۸۱۱- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ وَلَا وَاللَّهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَفَّ امْرَأَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُولُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا.

البخاری (۵۲۸۸) ابن ماجہ (۲۸۷۵)

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مسلمان عورتیں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتیں تو آپ اس آیت کی بناء پر ان کا امتحان لیتے تھے، (ترجمہ) "اے نبی! جب آپ کے پاس مسلمان عورتیں آئیں اور آپ سے اس پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے سوا کسی کو شریک نہیں بنائیں گی نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی الخ" حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مسلمان عورتوں میں سے جو عورت ان باتوں کا اقرار کر لیتی، اس کا امتحان منعقد ہو جاتا اور جب وہ ان باتوں کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے: جاؤ میں تمہیں بیعت کر چکا ہوں! بخدا! رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا، ہاں! نبی ﷺ ان کو زبان سے بیعت کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بخدا رسول اللہ ﷺ نے ان سے انہی باتوں کا عہد لیا جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی کبھی کسی عورت کی ہتھیلی سے مس نہیں ہوئی، آپ جب بھی ان سے بیعت لیتے تو زبانی فرما دیتے کہ میں نے تم سے بیعت کر لی۔

۴۸۱۲- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ امْرَأَةً قَطُّ إِلَّا أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا فَإِذَا أَخَذَ عَلَيْهَا فَأَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ. ابوداؤد (۲۹۴۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے متعلق بتایا کہ نبی ﷺ نے کبھی کسی عورت کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوا، البتہ آپ ان سے زبانی عہد لیتے تھے اور جب وہ عہد کر لیتیں تو آپ فرماتے: جاؤ میں نے تم کو بیعت کر لیا۔

ف: اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عورت کا ہاتھ پکڑے بغیر ضرورت کی بناء پر اس سے کلام کرنا جائز ہے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ مردوں سے ہاتھ پکڑ کر بیعت کرنا چاہیے اور یہ کہ ضرورت کے وقت اجنبی عورت کا کلام سننا جائز ہے اور یہ کہ ضرورت

شرعی کے بغیر عورت کے بدن کو چھونا جائز نہیں ہے، اس میں علاج معالجہ کی ضروریات داخل ہیں۔

۲۲-بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

حسب استطاعت' احکام سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت

۴۸۱۳- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَيُّوبَ) قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ) أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ.

الترمذی (۱۵۹۳) النسائی (۴۱۹۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتے تھے اور آپ ہم سے فرماتے تھے "جن کاموں کی تم میں استطاعت ہو"۔

ف: یہ نبی ﷺ کی امت پر انتہائی شفقت ہے کہ آپ بیعت کے وقت امت کو یہ تلقین فرماتے کہ کہو "جن کاموں کی ہمیں استطاعت ہے"۔ تاکہ بیعت کے عموم میں ایسی چیزیں نہ داخل ہوں جن کی استطاعت نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص کسی کو دیکھے کہ وہ اپنی قدرت اور طاقت سے زیادہ کسی چیز کا التزام کر رہا ہے تو اسے منع کرے جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "من الاعمال ما تطیقون" "وہ کام کرو جو ہمیشہ کر سکو"۔

۲۳-بَابُ بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوغِ

سن بلوغ کا بیان

۴۸۱۴- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ.

البخاری (۲۶۶۴) ابن ماجہ (۲۵۴۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد میں اپنے آپ کو جہاد کے لیے رسول اللہ ﷺ پر پیش کیا، اس وقت میری عمر چودہ سال تھی، آپ نے مجھے اجازت نہیں دی اور غزوہ خندق میں میری عمر پندرہ سال تھی اس وقت میں نے اپنے آپ کو پیش کیا تو آپ نے مجھے اجازت دے دی، نافع کہتے ہیں کہ جس زمانہ میں عمر بن عبدالعزیز خلیفہ تھے میں نے ان کے پاس جا کر یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا یہ صغیر اور کبیر کے درمیان حد ہے، پھر انہوں نے اپنے عاملوں کو یہ لکھ دیا کہ جو شخص پندرہ سال کا ہو اس کا حصہ مقرر کریں اور جو اس سے کم کا ہو اس کو بچوں میں شمار کریں۔

۴۸۱۵- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ (يَعْنِي الثَّقَفِيَّ) جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْغَرَنِي. ابوداؤد (۴۴۰۷)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے، اس میں ہے کہ جب میں چودہ سال کا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے صغیر سمجھا۔

٢٤ - بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ

کفار کے ہاتھ لگنے کا ڈر ہو تو قرآن مجید کو ارض کفار میں لے جانے کی ممانعت

٤٨١٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ.

البخاری (۲۹۹۰) ابوداؤد (۲۶۱۰) ابن ماجہ (۲۸۷۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کے ملک میں قرآن مجید کو لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٨١٧ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ. ابن ماجہ (۲۸۸۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دشمن کی سرزمین میں قرآن مجید کو لے کر سفر کرنے سے منع فرماتے تھے، اس خوف سے کہ دشمن کے ہاتھ قرآن مجید لگ جائے گا۔

٤٨١٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ قَالَ أَيُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ بِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۵۶۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو لے کر سفر نہ کرو، کیونکہ میں اس سے بے خوف نہیں ہوں کہ وہ دشمن کے ہاتھ پڑ جائے گا، راوی ایوب نے کہا: قرآن مجید دشمن کے ہاتھ لگ گیا تو وہ قرآن مجید کے ساتھ تم سے مقابلہ کرے گا۔

٤٨١٩ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ) ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَالثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ (يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ) جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ فَإِنِّي أَخَافُ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۷۵۶۶-۷۷۰۹)

امام مسلم نے اس حدیث کی تین سندیں بیان کیں، ایک سند کے ساتھ حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے خوف ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: دشمن کے ہاتھ لگنے کے خوف سے۔

٢٥ - بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا

گھڑ دوڑ میں مقابلہ اور اس کی تیاری کا بیان

٤٨٢٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اضمار شدہ گھوڑوں میں حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑ کا مقابلہ کرایا اور غیر اضمار شدہ گھوڑوں میں

ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا.

ثنیہ سے مسجد بنو زریق تک مقابلہ کرایا۔ حضرت ابن عمر نے بھی اس دوڑ میں حصہ لیا تھا۔

البخاری (٤٢٠) ابوداؤد (٢٥٧٥) النسائی (٣٥٨٦)

ف: اضمار کا معنی یہ ہے کہ گھوڑے کا چارہ کم کر کے اسے ایک گرم جھول پہنا کر کسی کوٹھڑی میں بند کر دیں تا کہ اس کو خوب پسینہ آئے اور اس کا گوشت کم ہو اور وہ زیادہ تیز دوڑ سکے۔

٤٨٢١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى (وَهُوَ الْقَطَّانُ) جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ (يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ) كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِي الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ.

امام مسلم نے اس حدیث کی نو (٩) سندیں ذکر کیں، ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں آگے نکل گیا اور گھوڑا مجھے لے کر مسجد میں چڑھ گیا۔

البخاری (٢٨٦٩-٧٣٣٦) النسائی (٣٥٨٥) ابن ماجہ (٢٨٧٧)

٢٦- بَابُ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت مرکوز ہونا

٤٨٢٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لیے برکت رکھ دی گئی ہے۔

البخاری (٢٨٤٩)

٤٨٢٣- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

امام مسلم نے اس حدیث کی پانچ سندیں ذکر کیں ہیں۔

حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.

البخاری (٣٦٤٤) النسائی (٣٥٧٥) ابن ماجہ (٢٧٨٧)

٤٨٢٤ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ قَالَ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ.

النسائی (٣٥٧٤)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی انگلیوں سے گھوڑے کی پیشانی کے بال بل رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ خیر اور برکت قیامت تک کے لیے گھوڑے کی پیشانی میں مرکوز ہے۔ یعنی اجر اور غنیمت۔

٤٨٢٥ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (٤٨٢٤)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کیں۔

٤٨٢٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

البخاری (٢٨٥٠ - ٢٨٥٢ - ٣١١٩ - ٣٦٤٣) الترمذی (١٦٩٤) النسائی (٣٥٧٦ و ٣٥٧٩) ابن ماجہ (٢٣٠٥ - ٢٧٨٦)

حضرت عروہ بارقی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیر اور برکت قیامت تک کے لیے گھوڑے کی پیشانی میں مرکوز ہے یعنی اجر اور غنیمت۔

٤٨٢٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمَ ذَاكَ قَالَ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. سابقہ حوالہ (٤٨٢٦)

حضرت عروہ بارقی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر مرکوز ہے، آپ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: قیامت تک اجر اور غنیمت۔

٤٨٢٨ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ.

سابقہ حوالہ (٤٨٢٦)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

٤٨٢٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ح

امام مسلم نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی ﷺ سے ایک اور روایت کی سند بیان کی۔

وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ.

سابقہ حوالہ(٤٨٢٦)

٤٨٣٠ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ. سابقہ حوالہ(٤٨٢٦)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی اس میں اجر اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

٤٨٣١ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ. البخاری(٢٨٥١-٣٦١٥) النسائی(٣٦٧٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی پیشانی میں ہے۔

٤٨٣٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. سابقہ حوالہ(٤٨٣١)

امام مسلم نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کی مثل مروی ہے۔

ف: ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اعداء دین سے قتال اور جہاد کرنے کے لیے گھوڑوں کو رکھنا مستحب ہے اور ان کی فضیلت اور ان کی خیر اور ان کے ذریعہ جہاد قیامت تک باقی رہے گا، بعض احادیث میں ہے کہ کبھی گھوڑوں میں نحوست بھی ہوتی ہے اس سے وہ گھوڑے مراد ہیں جن کو جہاد کے لیے نہ رکھا ہو، بعض احادیث میں ہے کہ گھوڑے کی تین اقسام ہیں: ایک گھوڑا اجر ہوتا ہے، دوسرا ستر ہے اور تیسرا گناہ اور بوجھ ہوتا ہے، اس کی تشریح یہ ہے کہ جو گھوڑا جہاد کے لیے ہو وہ اجر ہوتا ہے اور جو اپنے آرام اور دنیاوی کاموں کے لیے ہو وہ ستر ہوتا ہے اور جو گھوڑا ریاکاری اور نام و نمود کے لیے ہو وہ گناہ کا باعث ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں گھوڑے سے مراد مطلقاً جہاد کی سواری ہو خواہ وہ گھوڑا ہو یا کوئی اور چیز، اس صورت میں فوجی ٹرک، فوجی جیپ، فوجی طیارے اور فوجی بحری جہاز وغیرہ بھی قیامت تک کے لیے خیر اور برکت کا محل قرار پائیں گے۔

٢٧- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ

گھوڑے کی بری قسمیں کون سی ہیں؟

٤٨٣٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اشکل گھوڑے کو ناپسند کرتے تھے۔

الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ. ابوداؤد (٢٥٤٧) الترمذی (١٦٩٨) النسائی (٣٥٦٩) ابن ماجہ (٢٧٩٠)

٤٨٣٤ - وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ أَنْ يَّكُوْنَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرٰى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى. سابقہ حوالہ (٤٨٣٣)

عبد الرزاق بیان کرتے ہیں کہ جس گھوڑے کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو وہ گھوڑا اشکل ہوتا ہے۔

٤٨٣٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ جَمِيْعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَفِي رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ لَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ. النسائی (٣٥٦٨)

ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے۔

ف: قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ اشکل گھوڑا وہی ہوتا ہے جس کا حدیث میں ذکر ہے، ابن درید نے کہا ہے کہ جس گھوڑے کا ایک ہاتھ اور ایک پیر سفید ہو وہ اشکل ہوتا ہے، ابو عبید نے کہا ہے کہ جس گھوڑے کے تین پیروں میں سفیدی ہو اور ایک عام ہو یا ایک پیر میں سفیدی ہو اور تین عام ہوں، مطرزی نے کہا ہے کہ ایک قول یہ ہے کہ جس کے دو ہاتھ سفید ہوں اور ایک قول ہے کہ جس کے دو پیر سفید ہوں وہ اشکل ہوتا ہے۔ علامہ خطابی نے کہا کہ اشکل گھوڑے کو ناپسند کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اس کے پیروں میں دوڑنے کی زیادہ قوت نہیں ہوتی اور اس ناپسندیدگی سے شرعی کراہت مراد نہیں ہے۔

۲۸- بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوْجِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں نکلنے اور جہاد کی فضیلت

٤٨٣٦ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ (وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ) عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيْلِي وَإِيْمَانًا بِي وَتَصْدِيْقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِيْنَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں نکلے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہو جاتا ہے، جو شخص صرف میرے راستے میں جہاد کے لیے اور صرف مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق کی وجہ سے نکلا ہو تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ (اگر وہ شہید ہو گیا تو) اس کو جنت میں داخل کروں گا یا اس کو اجر اور غنیمت کے ساتھ اس کے گھر لوٹاؤں گا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اللہ کی

لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ.

البخاري(٣٦) النسائي(٥٠٤٥) ابن ماجه(٢٧٥٣)

راہ میں جو زخم لگے گا قیامت کے دن وہ اسی حالت میں اٹھے گا جس حالت میں وہ زخم لگا تھا، اس کا رنگ خون کی طرح ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لشکر کا ساتھ کبھی نہ چھوڑتا، لیکن میرے پاس اتنی وسعت نہیں ہے کہ میں سب مسلمانوں کو سواریاں مہیا کر سکوں اور نہ مسلمانوں کے پاس اتنی گنجائش ہے اور مسلمانوں کا میرے پیچھے رہ جانا ان کے لیے دشوار ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور قتل کیا جاؤں پھر جہاد کروں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر جہاد کروں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

٤٨٣٧ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ(٤٨٣٦)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

٤٨٣٨ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٣٨٩٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے درآں حالیکہ اس کا گھر سے نکلنا صرف اللہ کی راہ میں جہاد اور اس کے دین کی تصدیق کی خاطر ہو تو اللہ اس کے لیے اس بات کا ضامن ہو جاتا ہے کہ (اگر وہ شہید ہو گیا تو) اس کو جنت میں داخل کرے گا یا اجر اور غنیمت کے ساتھ اس کو اس کے مسکن میں واپس کر دے گا جہاں سے وہ روانہ ہوا تھا۔

٤٨٣٩ - وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ.

النسائي(٣١٤٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ کو خوب علم ہے کہ اس کی راہ میں کون زخمی ہو رہا ہے، وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ اس کا زخم بہہ رہا ہوگا اس کا رنگ خون کی طرح ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

٤٨٤٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو

امام بن منبہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی کئی احادیث روایت کیں، ان میں

كَثِيرَةً عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي.

مسلم تحفة الاشراف (۱۴۷۷۵-۱۴۷۷۹)

سے ایک حدیث یہ بھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کو اللہ کے راستہ میں جو زخم بھی لگے گا قیامت کے دن وہ زخم اسی حال پر ہوگا جیسا کہ زخم لگنے کے وقت تھا، اس سے خون ابل رہا ہوگا اس کا رنگ خون کی طرح ہوگا اور خوشبو مشک کی طرح ہوگی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں لڑنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا، لیکن میرے پاس اتنی وسعت نہیں ہے کہ میں سب مسلمانوں کو سواریوں پر سوار کرسکوں اور نہ سب مسلمانوں کے پاس سواریاں ہیں کہ وہی میرے ساتھ جاسکیں اور وہ میرے پیچھے رہ جانے پر بھی خوش نہیں ہیں۔

۴۸۴۱ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

مسلم تحفة الاشراف (۱۳۷۱۲-۱۳۷۱۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کے پیچھے نہ رہتا (یعنی ہر لشکر کے ساتھ جاتا) اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں محمد کی جان ہے مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں، اس کے بعد حسب سابق ہے۔

۴۸۴۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ (يَعْنِي الثَّقَفِيَّ) ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

البخاري (۲۹۷۲) مسلم (۴۸۵۳) النسائي (۳۱۵۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو مجھے یہ پسند تھا کہ میں کسی لشکر کے پیچھے نہ رہوں اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۴۸۴۳ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى.

مسلم تحفة الاشراف (۱۲۶۱۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں نکلتا ہے اللہ اس کے لیے ضامن ہے (اس کے بعد یہاں تک فرمایا:) جو لشکر اللہ کی راہ میں لڑنے کے لیے نکلے میں اس سے پیچھے نہ رہتا۔

۲۹- بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت

٤٨٤٤- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا أَنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ. مسلم تحفة الاشراف (٦٩٥)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر وہ شخص جو فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا اچھا اجر ہو وہ دنیا میں واپس جانے کو پسند نہیں کرتا اور نہ دنیا و مافیہا کو پسند کرتا ہے' البتہ شہید جب شہادت کی فضیلت کو دیکھے گا تو صرف وہ یہ تمنا کرے گا کہ وہ پھر دنیا میں واپس جائے اور اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے۔

٤٨٤٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ لَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرُ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ.

البخاری (٢٨١٧) الترمذی (١٦٦٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر وہ شخص جو جنت میں داخل ہو گا وہ دنیا میں واپس جانا پسند نہیں کرے گا خواہ اس کو روئے زمین کی تمام چیزیں مل جائیں' البتہ شہید جب اپنی عزت اور وجاہت دیکھے گا تو صرف وہ یہ تمنا کرے گا کہ وہ پھر دنیا میں جائے اور دس بار راہ خدا میں قتل کیا جائے۔

٤٨٤٦- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ قَالَ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى. مسلم تحفة الاشراف (١٢٦٣٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کے برابر بھی کوئی عبادت ہے' آپ نے فرمایا: تم اس عبادت کی استطاعت نہیں رکھتے' حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ صحابہ نے سوال پھر دہرایا یا تین بار پوچھا آپ نے ہر بار فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' تیسری بار فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا جہاد سے واپسی تک اس شخص کی طرح ہے جو روزہ دار ہو' قیام کرنے والا ہو' اللہ کی آیات پر عمل کرنے والا ہو روزے اور نماز سے تھکا یا اکتاتا نہ ہو۔

٤٨٤٧- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. الترمذی (١٦١٩)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں ذکر کی ہیں۔

٤٨٤٨- وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس تھا' ایک شخص نے

أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرُ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا.

مسلم تحفۃ الاشراف (١١٦٤١)

کہا: اسلام لانے کے بعد اگر میں صرف حاجی کو پانی پلاؤں اور کوئی عمل نہ کروں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، دوسرے شخص نے کہا: اگر اسلام لانے کے بعد میں صرف مسجد حرام کو آباد کروں اور اس کے سوا اور کوئی عمل نہ کروں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، تیسرے نے کہا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا تمہاری کہی ہوئی عبادتوں سے افضل ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس آواز اونچی نہ کرو، اس دن جمعہ تھا، میں جمعہ کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جس مسئلہ میں تمہارا اختلاف تھا اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "کیا تم حاجی کو پانی پلانے اور مسجد حرام کے آباد کرنے کو اس شخص کے عمل کے برابر قرار دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا؟"

٤٨٤٩ - وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي تَوْبَةَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (١١٦٤١)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس بیٹھا تھا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٣٠- بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

صبح یا شام کو راہ خدا میں نکلنے کی فضیلت

٤٨٥٠ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. مسلم تحفۃ الاشراف (٣٥٦)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح یا شام اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

٤٨٥١ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. البخاری (٦٤١٥)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کے وقت بندے کا خدا کی راہ میں نکلنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

٤٨٥٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

البخاري (٢٧٩٤) النسائي (٣١١٨)

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

٤٨٥٣ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ذَكْوَانَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنْ أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَلَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. سابقہ حوالہ (٤٨٤٢)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری امت میں ایسے لوگ نہ ہوتے، اس کے بعد فرمایا: اللہ کی راہ میں صبح کرنا یا شام کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

٤٨٥٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ (وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَإِسْحَقَ) قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ. النسائي (٣١١٩)

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو نکلنا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے۔

٤٨٥٥ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً. سابقہ حوالہ (٤٨٥٤)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے۔

٣١ - بَابُ بَيَانِ مَا أَعَدَّهُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمُجَاهِدِ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ

جنت میں مجاہد کے درجات کا بیان

٤٨٥٦ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوسعید! جو شخص اللہ کے رب ہونے پر راضی ہو گیا اور اسلام کے دین اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا، اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ابوسعید کو یہ بات اچھی لگی تو کہنے لگے: یا رسول

عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ النسائي (٣١٣١)

اللہ! اس بات کو دوبارہ فرمائیں، آپ نے دوبارہ اسی طرح فرمایا، پھر فرمایا: ایک بات اور بھی ہے جس کی وجہ سے بندے کے سو درجات بلند ہوتے ہیں اور ہر دو درجوں میں زمین اور آسمان جتنا فاصلہ ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ درجہ کس چیز سے ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ، جہاد فی سبیل اللہ۔

ف: قاضی عیاض نے کہا کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور درجات سے مراد منازل ہیں جو بعض، بعض سے بلند ہیں اور جنت کی ایسی ہی صفت ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جنتی اپنے بالاخانوں سے چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح نظر آئیں گے اور یہ بھی احتمال ہے کہ بلندی سے یہاں یہ مراد ہو کہ ان کو اتنی کثیر اور عظیم نعمتیں ملیں گی جن کا کوئی انسان تصور کر سکتا ہے نہ بیان کر سکتا ہے اور ان کو عزت و کرامت کی اس قدر انواع و اقسام حاصل ہوں گی جن کی بہت زیادہ فضیلت ہوگی یا یہ کہ ان کی فضیلت کا ہر درجہ اتنا بڑا ہوگا جتنا زمین اور آسمان میں فاصلہ ہے۔

٣٢- بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ إِلَّا الدَّيْنَ

جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے اس کے قرض کے سوا تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

٤٨٥٧ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذَلِكَ.

الترمذي (١٧١٢) النسائي (٣١٥٦-٣١٥٧)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام میں کھڑے ہو کر یہ ذکر کیا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا تمام اعمال میں افضل ہے، ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! یہ بتلائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں تو کیا اس سے میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ہاں! اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کیے جاؤ در آں حالیکہ تم صبر کرنے والے ہو (یعنی جم کر مقابلہ کرنے والے ہو) ثواب کی نیت رکھنے والے ہو، پیٹھ پھیرنے والے نہ ہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا: میں نے کہا تھا کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں تو کیا اس سے میرے گناہوں کی معافی ہو جائے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں در آں حالیکہ تم صبر کرنے والے ہو اور ثواب کی نیت رکھنے والے ہو، آگے بڑھ کر حملہ کرنے والے ہو اور پیٹھ پھیرنے والے نہ ہو، تو قرض کے سوا تمہارے باقی گناہ معاف کر دیے جائیں گے، کیونکہ (حضرت) جبرائیل علیہ السلام نے مجھے یہ ابھی بتایا ہے۔

٤٨٥٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى (يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ. سابقہ حوالہ (٤٨٥٧)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا: مجھے بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٤٨٥٩- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضُرِبْتُ بِسَيْفِي بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمَقْبُرِيِّ. النسائی (٣١٥٨)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ کمی اور زیادتی کے ساتھ یہ روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا درآں حالیکہ آپ منبر پر تھے اس نے کہا: مجھے یہ بتائیے کہ اگر میں اپنی تلوار سے مارا جاؤں پھر حسب سابق ہے۔

٤٨٦٠- وَحَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ (يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ) عَنْ عَيَّاشٍ (وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٨٨٥٨)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرض کے سوا شہید کا ہر گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

٤٨٦١- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٨٨٥٨)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل کیا جانا قرض کے سوا تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

ف: رسول اللہ ﷺ نے شہید کے گناہوں کی معافی سے قرض کو جو مستثنیٰ کیا ہے اس میں یہ تنبیہ ہے کہ جہاد، شہادت اور دوسرے نیک اعمال صرف حقوق اللہ کا کفارہ ہو سکتے ہیں، بندوں کے حقوق کا کفارہ نہیں ہو سکتے۔

٣٣- بَابُ فِي بَيَانِ أَنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

شہداء کی ارواح جنت میں ہوتی ہیں اور شہداء زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے

٤٨٦٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی "جو

إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ قَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا.

الترمذی (۳۰۱۱) ابن ماجہ (۲۸۰۱)

لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہیں ان کو مردہ گمان مت کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں ان کو رزق دیا جاتا ہے"۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: ہم نے بھی اس کو رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تھا، آپ نے فرمایا: ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں رہتی ہیں ان کے لیے عرش میں قندیلیں لگی ہوئی ہیں وہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں چرتی پھرتی ہیں پھر ان قندیلوں کی طرف لوٹ آتی ہیں ان کا رب ان کی طرف مطلع ہو کر فرماتا ہے: کیا تم کو کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم کو کس چیز کی خواہش ہو سکتی ہے ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں چرتے پھرتے ہیں، ان سے تین بار اللہ تعالیٰ یہ دریافت فرماتا ہے، پھر جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کو سوال کے بغیر نہیں چھوڑا جا رہا تو وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دیا جائے حتیٰ کہ ہم دوبارہ تیری راہ میں قتل کیے جائیں، پھر جب اللہ تعالیٰ یہ دیکھے گا کہ ان کو کوئی حاجت نہیں ہے تو پھر ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔

۳۴- بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ

سرحدوں پر پہرہ دینے اور جہاد کی فضیلت

۴۸۶۳ - وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

البخاری (۲۷۸۶-۶۴۹۴) ابو داود (۲۴۸۵) الترمذی (۱۶۶۰) النسائی (۳۱۰۵) ابن ماجہ (۳۹۷۸)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر یہ سوال کیا کہ لوگوں میں سے کون سا شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرتا ہے اس نے پوچھا: اس کے بعد پھر کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر وہ مومن افضل ہے جو پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہتا ہو وہ لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے اور اپنے رب عزوجل کی عبادت کرے۔

۴۸۶۴ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ مومن جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے، اس نے پوچھا کہ پھر کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر وہ شخص ہے جو پہاڑ

وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ. سابقہ حوالہ (٤٨٦٣)

کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں تنہا بیٹھ کر اللہ کو یاد کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

٤٨٦٥ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ.
سابقہ حوالہ (٤٨٦٣)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اس میں ہے "ورجل فی شعب" "ثم رجل" نہیں ہے۔

٤٨٦٦ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ.
ابن ماجہ (٣٩٧٧)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی بہترین زندگی کا طریقہ یہ ہے کہ ایک شخص گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ کی راہ میں نکل جائے وہ اس کی پشت پر اڑا جا رہا ہو جس طرف دشمن کی آہٹ یا خوف محسوس کرے اسی طرح گھوڑے کا رخ کر دے اور قتل یا موت کی تلاش میں نکل جائے، یا اس آدمی کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی کسی چوٹی یا کسی وادی میں نکل جائے وہاں نماز پڑھے، زکوٰۃ ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے حتیٰ کہ اسی حال میں اس کو موت آئے اور بھلائی کے سوا وہ لوگوں کے کسی معاملہ میں نہ پڑے۔

٤٨٦٧ - وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ وَيَعْقُوبُ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ) كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِي شِعْبَةٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيَى. سابقہ حوالہ (٤٨٦٦)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت ہے اور اس میں "من هذه الشعاب" کا لفظ ہے۔

٤٨٦٨ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ. سابقہ حوالہ (٤٨٦٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بھی حسب سابق ہے اور اس میں "فی شعب من الشعاب" کے الفاظ ہیں۔

٣٥- بَابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

قاتل اور مقتول کے جنت میں داخل ہونے کا بیان

٤٨٦٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف دیکھ کر۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ. النسائی (۳۱۶۵)

ہنستا ہے، کیونکہ ایک آدمی دوسرے کو قتل کرے گا اور یہ دونوں جنت میں داخل ہو جائیں گے، صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ایک شخص راہ خدا میں شہید کیا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس کے قاتل کو توبہ کی توفیق دے گا، وہ اسلام قبول کر کے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرے گا اور شہید ہو جائے گا، (جیسا کہ حضرت حمزہ اور وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔

۴۸۷۰ - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. ابن ماجہ (۱۹۱)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

۴۸۷۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْاٰخَرِ فَيَهْدِيْهِ اِلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۴۷۷۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو شخصوں کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے، ان میں سے ایک شخص دوسرے کو قتل کرے گا اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے، صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ کس طرح ہوگا؟ آپ نے فرمایا: یہ شخص قتل کیا جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ اس دوسرے شخص کو اسلام کی ہدایت دے گا، وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا اور شہید کر دیا جائے گا۔

ف: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے ہنسنے سے مراد انسانوں کی متعارف ہنسی نہیں ہے کیونکہ اس ہنسی کا محل اجسام ہوتے ہیں اور وہ چیزیں ہوتی ہیں جن میں تغیر راہ پا سکے، یہاں ہنسی سے مراد ہے ان دو بندوں کے فعل پر اللہ تعالیٰ کا راضی ہونا، ان کو ثواب عطا کرنا، ان کی تعریف و تحسین کرنا اور اللہ کے رسولوں کی ان سے محبت کے ساتھ ملاقات کرنا، نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ کی ہنسی سے مراد یہاں پر فرشتوں کی ہنسی ہو، کیونکہ بعض اوقات فرشتوں کے افعال کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دی جاتی ہے۔

۳۶- بَابُ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ

کافر کو قتل کرنے کے بعد نیک عمل پر قائم رہنا

۴۸۷۲ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ (يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ) عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ اَبَدًا. ابوداؤد (۲۴۹۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر اور اس کو قتل کرنے والا مسلمان جہنم میں کبھی بھی جمع نہیں رہیں گے۔

۴۸۷۳ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو شخص جہنم میں اس طرح جمع نہیں ہوں گے کہ ایک شخص دوسرے کو ضرر پہنچائے، عرض کیا گیا:

لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ.

یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: مومن جو کسی کافر کو قتل کرنے کے بعد نیکی پر قائم رہے۔

مسلم تحفۃ الاشراف (۱۲۷۸۹)

ف: اس حدیث پر یہ اشکال ہے کہ جو مومن کسی کافر کو قتل کرنے کے بعد نیکی پر قائم رہے گا وہ جہنم میں داخل ہی نہیں ہوگا، پھر جہنم میں ان کے اجتماع کی نفی سے کیا مراد ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نیکی پر قیام سے مراد ہے ایمان پر قائم رہے اور یہ ہو سکتا ہے کہ اس نے ایمان پر قائم رہنے کے بعد اور گناہ کیے ہوں تو اس لیے اس کو ان گناہوں کی سزا دی جائے گی لیکن وہ ایک دوسرے کو نہیں پہچانیں گے اور ایمان پر قائم رہنے والا مسلمان جہنم میں عارضی طور پر رہے گا اور بالآخر اس کو جہنم سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

٣٧- بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت

٤٨٧٤- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ. النسائی (۳۱۸۷)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اونٹنی کی مہار پکڑ کر لایا اور کہنے لگا: یہ اللہ کی راہ میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس کے بدلہ قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور ان سب کے نکیل ڈلی ہوگی۔

٤٨٧٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (٤٨٧٤)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٣٨- بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ

غازی اور مجاہد کی سواری وغیرہ کے ساتھ مدد کرنے کی فضیلت

٤٨٧٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ.

ابوداؤد (۵۱۲۹) الترمذی (۲۶۷۱-۲۶۷۱م)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! میرا جانور ضائع ہو گیا، آپ مجھے کسی جانور پر سوار کر دیجئے، آپ نے فرمایا: میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کو ایسا شخص بتاتا ہوں جو اس کو سوار کر دے گا، آپ نے فرمایا: جو شخص کسی نیکی کا راستہ بتائے گا اس کو بھی نیکی کرنے والے کا اجر ملے گا۔

٤٨٧٧- وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

امام مسلم نے اس حدیث کی دو سندیں ذکر کی ہیں۔

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (٤٨٧٦)

٤٨٧٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ (وَاللَّفْظُ لَهُ) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ أَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللَّهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيهِ. ابوداؤد (٢٧٨٠)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کے ایک شخص نے آکر عرض کیا: یارسول اللہ! میرا جہاد کرنے کا ارادہ ہے اور میرے پاس جہاد کا سامان نہیں ہے، آپ نے فرمایا: فلاں شخص کے پاس جاؤ اس نے جہاد کا سامان تیار کیا تھا لیکن وہ بیمار ہو گیا، وہ آدمی اس شخص کے پاس گیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے تم کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ تم مجھ کو وہ سامان دے دو جو تم نے تیار کیا ہے اور اس میں سے کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھو، انہوں نے کہا: اے فلانی! اس کو وہ چیز دے دو جو میں نے تیار کی ہے اور اس سے کچھ مت روکو، بخدا! اگر تم نے اس میں سے کوئی چیز بھی اپنے پاس رکھی تو اس میں برکت نہیں ہوگی۔

٤٨٧٩ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَقَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا. البخاری (٢٨٤٣) ابوداؤد (٢٥٠٩) ترمذی (١٦٢٨-١٦٣١) النسائی (٣١٨٠-٣١٨١)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کے راستہ میں کسی غازی کو سامان مہیا کیا اس نے بھی جہاد کیا اور جس شخص نے غازی کے گھر کی اچھی طرح دیکھ بھال کی تو اس نے بھی جہاد کیا۔

٤٨٨٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ (يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا.

سابقہ حوالہ (٤٨٧٩)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے کسی مجاہد کے لیے سامان مہیا کیا اور جس نے مجاہد کے گھر کی دیکھ بھال رکھی اس نے بھی جہاد کیا۔

٤٨٨١ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو لحیان (یہ ہذیل کی ایک شاخ ہے) کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا: ہر (گھر کے) دو مردوں میں سے ایک مرد نکلے اور ثواب دونوں کو ملے گا۔

فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا.

ابوداؤد (۲۵۱۰)

۴۸۸۲ - وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ) قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا بِمَعْنَاهُ. سابقہ حوالہ (۴۸۸۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا، اس کے بعد حسب سابق ہے۔

۴۸۸۳ - وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ (يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (۴۸۸۱)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

۴۸۸۴ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ إِلٰى بَنِي لِحْيَانَ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ. سابقہ حوالہ (۴۸۸۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا: ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جائے اور فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی (جہاد پر) جانے والے کے اہل وعیال کی دیکھ بھال کے لیے اور اس کے گھر اور اس کے مال کی نگہبانی کے لیے بیٹھے گا، اس کو جہاد کے لیے جانے والے شخص کا آدھا اجر ملے گا۔

۳۹- بَابُ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَإِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِيهِنَّ

مجاہدین کی عورتوں کی عزت اور ان میں خیانت کا گناہ

۴۸۸۵ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ.

ابوداؤد (۲۴۹۶) النسائی (۳۱۸۹-۳۱۹۰-۳۱۹۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھروں میں بیٹھنے والوں پر مجاہدین کی عورتوں کی عزت ان کی ماؤں کی عزت کی طرح ہے اور گھروں میں بیٹھنے والوں میں سے جو شخص مجاہدین کے گھر بار کی دیکھ بھال رکھے اور پھر اس میں خیانت کرے تو اس کو قیامت کے دن کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد اس کے عمل میں سے جو چاہے گا لے لے گا، اب تمہارا کیا خیال ہے؟

۴۸۸۶ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ (يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ) بِمَعْنٰى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

سابقہ حوالہ (۴۸۸۵)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس کے بعد حسب سابق ہے۔

٤٨٨٧- وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ. سابقہ حوالہ (٤٨٨٥)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے اس میں ہے کہ مجاہد سے کہا جائے گا کہ تم اس کی نیکیوں میں سے جو چاہو لے لو، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اب تمہارا کیا خیال ہے؟

٤٠- بَابُ سُقُوطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُورِينَ

معذوروں سے فرضیت جہاد کا ساقط ہونا

٤٨٨٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ يَكْتُبُهَا فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

البخاری (٢٨٣١-٤٥٩٣)

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت کریمہ (ترجمہ:) "گھر بیٹھنے والے مسلمان اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مسلمان برابر نہیں ہیں" کی تفسیر میں حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن ثابت کو یہ حکم دیا کہ وہ ایک شانہ کی ہڈی لے کر آئیں اور اس پر یہ آیت لکھ دیں، اس موقع پر حضرت ابن ام مکتوم نے اپنی نابینائی کی شکایت کی، تب اس آیت کے بعد "غیر اولی الضرر" "ماسوا معذوروں کے" یہ الفاظ نازل ہوئے، ایک اور سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس آیت کی تفسیر میں اسی کی مثل مروی ہے حضرت زید بن ثابت سے ایک اور سند سے بھی یہی روایت ہے۔

٤٨٨٩- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَلَّمَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَنَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ. مسلم تحفۃ الاشراف (١٨٨٩)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "گھر بیٹھنے والے مسلمان جہاد کرنے والے مسلمانوں کے برابر نہیں ہیں" تو حضرت ابن ام مکتوم نے آپ سے گفتگو کی تب "غیر اولی الضرر" "ماسوا معذوروں کے" یہ الفاظ نازل ہوئے۔

ف: اس باب کی احادیث میں یہ ثبوت ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے اور اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ عہد رسالت میں جہاد فرض عین تھا اور اب فرض کفایہ ہے، حقیقت یہ ہے کہ جہاد جب سے شروع ہوا ہے فرض کفایہ ہے۔

٤١- بَابُ ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ

شہید کے لیے جنت کا ثبوت

٤٨٩٠- وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ (وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ) أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ أَيْنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میرا کہاں ٹھکانا ہوگا؟ فرمایا: جنت میں، اس شخص کے ہاتھ میں جو کھجوریں تھیں اس نے ان کو پھینکا اور پھر لڑنا شروع کر دیا حتیٰ

وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ.

البخاري (٤٠٤٦) النسائي (٣١٥٤)

کہ وہ شہید ہو گیا اور سوید کی روایت میں یہ ہے کہ اس شخص نے نبی ﷺ سے غزوہ احد میں یہ سوال کیا تھا۔

٤٨٩١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى (يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ) عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ قَبِيلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَمِلَ هٰذَا يَسِيرًا وَأُجِرَ كَثِيرًا. مسلم تحفة الأشراف (١٨٣٤)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے ایک قبیلہ بنو نبیت سے ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور بلاشبہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر میدان میں آگے بڑھ کر اس نے لڑنا شروع کر دیا حتیٰ کہ وہ قتل کر دیا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے عمل کم کیا اور اس کو اجر زیادہ دیا گیا۔

٤٨٩٢ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ (وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ) عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا أَدْرِي مَا اسْتَثْنَى بَعْضَ نِسَائِهِ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُقَدِّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّى أَكُونَ أَنَا دُونَهُ فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَ يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا رَجَاءَةَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو سفیان کی خبر لانے کے لیے بسیسہ کو جاسوس بنا کر بھیجا، جس وقت وہ واپس آیا تو گھر میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا اور کوئی نہیں تھا، (راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ حضرت انس نے آپ کی ازواج میں سے کسی کا استثناء کیا تھا) حضرت انس کہتے ہیں کہ اس جاسوس نے آکر اپنی رپورٹ پیش کی، پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ہمیں ایک چیز کی طلب ہے سو جس کے پاس سواری ہے وہ ہمارے ساتھ سوار ہو کر چلے، کچھ لوگوں نے مدینہ کی چڑھائی سے اپنی سواریاں لانے کی اجازت طلب کی، آپ نے فرمایا: نہیں صرف وہی لوگ ساتھ چلیں جن کی سواریاں یہاں موجود ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب چل پڑے اور مشرکین سے پہلے "بدر" پر پہنچ گئے، ادھر مشرکین بھی آپہنچے، نبی ﷺ نے فرمایا: جب تک میں نہ کہوں تم میں سے کوئی شخص کسی چیز پر پیش قدمی نہ کرے، جب مشرکین قریب آگئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اس جنت کی طرف بڑھو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین ہیں"۔ حضرت عمیر بن حمام انصاری نے کہا: یا رسول اللہ! جنت کا عرض آسمان اور زمین ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں؟ اس نے کہا: آفرین آفرین! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اس کلمہ کی تحسین کہنے کی کیا وجہ

يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتَّى آكُلَ تَمَرَاتِي هَذِهِ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ. ابوداؤد (۲٦١٨)

ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! بخدا میں نے یہ فکر اس امید سے کہا ہے کہ میں جنت کا اہل ہو جاؤں! آپ نے فرمایا: بلاشبہ تم اہل جنت میں سے ہو۔ حضرت عمیر نے اپنے ترکش سے کچھ کھجوریں نکال کر انہیں کھانا شروع کیا، پھر کہا: اگر میں ان کھجوروں کو ختم کرنے تک زندہ رہا تو زندگی بڑی لمبی ہو جائے گی (یعنی جنت ملنے میں دیر ہو جائے گی) پھر اس نے ان کھجوروں کو پھینکا اور لڑائی میں گھس گیا حتی کہ شہید ہو گیا۔

ف: سبحان اللہ! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ علم تھا کہ کون جنتی ہے اور کون نہیں ہے۔

٤٨٩٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى) قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى آنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ. الترمذي (١٦٥٩)

حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ وہ دشمن کے سامنے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں، یہ سن کر ایک خستہ حال شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے ابو موسیٰ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے خود یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! یہ سن کر وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہنے لگا میں تم کو السلام علیکم کہتا ہوں، پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور اپنی تلوار لے کر دشمنوں میں گھس گیا حتی کہ قتل کر دیا گیا۔

٤٨٩٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا قَالَ وَأَتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتَّى أَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہو کر کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ چند آدمی بھیج دیجئے جو ہم کو قرآن اور سنت کی تعلیم دیں، سو آپ نے ان کے ساتھ ستر انصاری بھیجے جن کو قراء کہا جاتا تھا، ان میں میرے ماموں حضرت حرام بھی تھے، انصار کے یہ لوگ قرآن مجید پڑھتے تھے، یہ لوگ رات قرآن مجید کے درس، تدریس اور تعلیم میں گزارتے اور دن میں مسجد میں پانی لا کر رکھتے اور جنگل سے لکڑیاں لا کر فروخت کرتے اور اس کے عوض اصحاب صفہ اور فقراء کے لیے کھانا خریدتے، نبی ﷺ نے انہیں کفار کی طرف بھیجا اور کفار نے منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے ہی ان پر حملہ کر کے ان کو قتل کر دیا، اس وقت انہوں نے کہا: اے اللہ! ہماری طرف سے

ﷺ لِأَصْحَابِهِ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا.

مسلم تحفة الاشراف (۳۰۷)

ہمارے نبی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ "ہم نے تجھ سے ملاقات کر لی ہے اور ہم تجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے"۔ اس ساتھ میں ایک شخص نے پیچھے سے آ کر میرے ماموں کے اس طرح نیزہ مارا کہ وہ آر پار ہو گیا اور میرے ماموں نے کہا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تمہارے بھائی قتل کر دیے گئے اور انہوں نے کہا: "اے اللہ! ہمارے نبی کو یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم نے تجھ سے ملاقات کر لی سو ہم تجھ سے راضی ہو گئے اور تو ہم سے راضی ہو گیا"۔

۴۸۹۵- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ عَمِّيَ الَّذِي سُمِّيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُيِّبْتُ عَنْهُ وَإِنْ أَرَانِيَ اللَّهُ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيَرَانِيَ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ فَقَالَ وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِيَ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ قَالَ فَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ.

الترمذی (۳۲۰۰)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے وہ چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ بدر میں حاضر نہیں تھے اور یہ غیر حاضری ان پر بہت شاق گزری تھی، انہوں نے کہا: یہ پہلا معرکہ تھا جس میں رسول اللہ ﷺ تھے اور میں نہیں تھا، خیر اس کے بعد اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی معرکہ دکھایا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو دکھا دے گا کہ میں کیا کرتا ہوں، وہ ان کلمات کے علاوہ کوئی اور بات کہنے سے ڈرے، پھر غزوہ احد میں وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے، ان کے سامنے سے حضرت سعد بن معاذ آ رہے تھے، حضرت انس (میرے چچا) نے کہا: اے ابو عمرو! کہاں جا رہے ہو؟ مجھے تو احد پہاڑ کی جانب سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے، پھر وہ کفار کے خلاف لڑائی میں گھس گئے حتیٰ کہ شہید ہو گئے ان کی لاش پر تلواروں، نیزوں اور تیروں کے اسی ۸۰ سے زیادہ زخم تھے، پھر میری پھوپھی حضرت ربیع بنت نضر نے کہا: میں نے اپنے بھائی کی لاش کو صرف ان کے پوروں سے پہچانا تھا، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ:) "مسلمانوں میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا ان میں سے کوئی (جہاد میں شہید ہو کر) اپنی نذر پوری کر چکا اور ان میں سے کوئی (ہنوز) منتظر ہے اور ان لوگوں نے (اپنے وعدے میں) کوئی ذرہ بدل نہیں کیا" (احزاب: ۲۳:۳۳)

صحابہ کرام کا یہ خیال تھا کہ یہ آیت حضرت انس اور ان کے اصحاب کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

ف: اس باب کی احادیث میں شہداء کے لیے جنت کا ثبوت ہے، کسب حلال کی اور علم دین کے طلبہ پر صدقہ کرنے کی فضیلت ہے، اصحاب صفہ کا ذکر ہے، یہ وہ فقراء اور غرباء تھے جو مسجد نبوی میں رہتے تھے اور ان کے لیے مسجد کے آخر میں ایک چبوترہ بنا دیا گیا تھا جو مسجد سے علیحدہ تھا اس میں ایک سائبان ڈال دیا گیا تھا، یہ لوگ دین کا علم حاصل کرنے کے لیے اس چبوترہ میں رہتے تھے، یہ اسلام میں پہلا دینی مدرسہ تھا، باقی ستر قاریوں کی شہادت کی تفصیل اور تحقیق اور اس کے تمام مباحث ہم شرح صحیح مسلم جلد ثانی میں بیان کر چکے ہیں، اس باب کی احادیث میں کفار کے خلاف جاسوسی کرنے کا بھی ثبوت ہے، رسول اللہ ﷺ کے علم کا بیان ہے کہ کون شخص شہید ہوگا اور کون جنتی ہوگا اور مسجد میں طلباء کے لیے کھانے پینے کے لیے صدقات لانے کا بیان ہے۔

٤٢- بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جو شخص دین کی سربلندی کے لیے جہاد کرے اسی کا جہاد فی سبیل اللہ ہے

٤٨٩٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ أَنَّ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

البخاری(٢٨١٠-٣١٢٦-٧٤٥٨)ابوداؤد(٢٥١٧-٢٥١٨)

الترمذی(١٦٤٦)النسائی(٣١٣٦)ابن ماجہ(٢٧٨٣)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی نے آ کر کہا: یارسول اللہ! ایک شخص مال غنیمت کی خاطر لڑتا ہے، ایک شخص نام آوری کے لیے لڑتا ہے اور ایک شخص اظہار شجاعت کے لیے لڑتا ہے، ان میں سے اللہ کے لیے لڑنے والا کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جہاد کرے وہی درحقیقت اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے۔

٤٨٩٧ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. سابقہ حوالہ(٤٨٩٦)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص شجاعت کے لیے لڑتا ہے، ایک شخص تعصب کی وجہ سے لڑتا ہے اور ایک شخص نمود و نمائش کے لیے لڑتا ہے، ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے لڑے درحقیقت وہی اللہ کے لیے لڑنے والا ہے۔

٤٨٩٨ - وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ایک شخص اظہار شجاعت

شُجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٤٨٩٦)

٤٨٩٩ - وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

سابقہ حوالہ (٤٨٩٦)

کے لیے لڑتا ہے۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کے متعلق سوال کیا اور کہا کہ ایک شخص غضب کی وجہ سے جنگ کرتا ہے اور ایک شخص تعصب کی وجہ سے جنگ کرتا ہے، آپ نے اس شخص کی طرف سر اٹھا کر دیکھا، آپ نے صرف اس لیے سر اٹھا کر دیکھا کہ وہ شخص کھڑا تھا، آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جنگ کرتا ہے وہی درحقیقت اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے۔

٤٣- بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ

دکھاوے اور نام ونمود کی خاطر جہاد کرنے والا جہنمی ہے

٤٩٠٠ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ أَهْلِ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ جب لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے چھٹ گئے تو اہل شام میں سے ناتل نامی ایک شخص نے کہا: اے شیخ! آپ مجھے وہ حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس شخص کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہوگا، اس کو بلایا جائے گا اور اسے اس کی نعمتیں دکھائی جائیں گی، جب وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا تو (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ شہید ہو گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے، بلکہ تو نے اس لیے قتال کیا تھا تاکہ تو بہادر کہلائے سو تجھے بہادر کہا گیا، پھر اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا، حتیٰ کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ایک شخص نے علم حاصل کیا اور لوگوں کو تعلیم دی اور قرآن مجید پڑھا اس کو بلایا جائے گا اور اس کو اس کی نعمتیں دکھائی جائیں گی، جب وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا تو (اللہ تعالیٰ) اس سے فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم حاصل کیا اور اس علم کو سکھلایا اور تیرے لیے قرآن مجید پڑھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے تو

وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ. النسائی (۳۱۳۷)

نے اس لیے علم حاصل کیا تھا تاکہ تو عالم کہلائے اور تو نے قرآن پڑھا تاکہ تو قاری کہلائے سو تجھے (عالم اور قاری) کہا گیا پھر اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا، حتیٰ کہ اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ایک شخص پر اللہ نے وسعت کی اور اس کو ہر قسم کا مال عطا کیا' اس کو قیامت کے دن بلایا جائے گا اور وہ نعمتیں دکھائی جائیں گی اور جب وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا: میں نے ہر اس راستہ میں خرچ کیا جس راستہ میں مال خرچ کرنا تجھ کو پسند ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے، تو نے یہ کام اس لیے کیے تاکہ تجھ کو سخی کہا جائے' سو تجھ کو سخی کہا گیا پھر اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا اور پھر اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

۴۹۰۱- وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلٌ الشَّامِيُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ. سابقہ حوالہ (۴۹۰۰)

سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ جب لوگ حضرت ابوہریرہ کے پاس سے چھٹ گئے تو شام کے ایک ناتل نامی شخص نے کہا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

۴۴- بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَمْ يَغْنَمْ

جس غازی کو غنیمت ملی اور جس کو غنیمت نہیں ملی، دونوں کے فرق کا بیان

۴۹۰۲- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ. ابوداؤد (۲۴۹۷) النسائی (۳۱۲۵) ابن ماجہ (۲۷۸۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لشکر اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جاتا ہے اور مال غنیمت حاصل کر لیتا ہے، اسے اجر آخرت کا دو تہائی حصہ مل جاتا ہے اور اس کا صرف ایک تہائی حصہ اجر رہ جاتا ہے اور اگر ان کو مال غنیمت نہ ملے تو ان کا مکمل اجر ہوتا ہے۔

۴۹۰۳- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس غزوہ یا لشکر کے لوگ جہاد کریں اور مال غنیمت حاصل کر کے سلامتی سے لوٹ آئیں تو وہ دنیا میں ہی اپنے اجر کا دو تہائی حصہ حاصل کر لیتے ہیں اور

وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ.

جس غزوہ یا لشکر کے لوگ خالی لوٹیں اور نقصان اٹھائیں ان کو آخرت میں پورا اجر ملے گا۔

سابقہ حوالہ (٤٩٠٢)

٤٥- بَابُ قَوْلِهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَأَنَّهُ يَدْخُلُ فِيهِ الْغَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

اعمال کا مدار نیت پر ہے، ان اعمال میں جہاد بھی شامل ہے

٤٩٠٤- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. بخاری (١ -٥٤- ٢٥٢٩- ٣٨٩٨- ٥٠٧٠- ٦٦٨٩- ٦٩٥٣) ابوداؤد (٢٢٠١) الترمذی (١٦٤٧) النسائی (٧٥- ٣٤٣٧- ٣٨٠٣) ابن ماجہ (٤٢٢٧)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا مدار نیت پر ہے، ہر شخص کے عمل پر اس کی نیت کا پھل ملتا ہے، سو جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہی معتبر ہے اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف معتبر ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔

٤٩٠٥- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ (يَعْنِي الثَّقَفِيَّ) ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ (يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ) وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. سابقہ حوالہ (٤٩٠٤)

امام مسلم نے اس حدیث کی چھ سندیں ذکر کی ہیں۔ بعض اسانید سے یہ روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی۔

٤٦- بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

شہادت فی سبیل اللہ طلب کرنے کا استحباب

٤٩٠٦- وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

سَلَمَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۳۵۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صدق دل سے شہادت کا طالب ہو، اس کو شہادت کا اجر دیا جاتا ہے خواہ وہ شہید نہ ہو۔

۴۹۰۷ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ بِصِدْقٍ.

ابوداود (۱۵۲۰) الترمذی (۱۶۵۳) النسائی (۳۱۶۲) ابن ماجہ (۲۷۹۷)

سہل بن حنیف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص صدق دل سے شہادت کا سوال کرے اس کو اللہ تعالیٰ شہداء کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے، خواہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو، ابو الطاہر نے اپنی روایت میں صدق کا ذکر نہیں کیا۔

۴۷- بَابُ ذَمِّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ

اس شخص کی مذمت کا بیان جو جہاد یا اس کی تمنا کیے بغیر مر گیا

۴۹۰۸ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وُهَيْبٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَنُرَى أَنَّ ذَلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

ابوداود (۲۵۰۲) النسائی (۳۰۹۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مر گیا درآں حالیکہ اس نے جہاد کیا تھا نہ جہاد کی تمنا کی تھی اس کی موت نفاق کے ایک شعبہ پر ہوگی، عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ ہمارے خیال میں یہ حکم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کے ساتھ خاص تھا۔

۴۸- بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ آخَرُ

جو شخص بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے جہاد نہ کر سکے اس کے ثواب کا بیان

۴۹۰۹ - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ.

ابن ماجہ (۲۷۶۵)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ نے فرمایا: مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ تم جس جگہ سے گزرتے ہو یا جس وادی کو طے کرتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے مرض کی وجہ سے ساتھ نہیں جا سکے۔

۴۹۱۰ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی اس

وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِلَّا شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ. سابقہ حوالہ (٤٩١٠)

٤٩- بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ

٤٩١١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ يَشُكُّ أَيَّهُمَا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

البخاری (٢٧٨٨- ٢٧٨٩- ٦٢٨٢- ٦٢٨٣- ٧٠٠١)

ابوداؤد (٢٤٩١) الترمذی (١٦٤٥) النسائی (٣١٧١)

میں ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ثواب میں شریک ہوتے ہیں۔

سمندر پار کر کے جہاد کرنے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ام حرام بنت ملحان (یہ حضور کی رضاعی خالہ تھیں اور آپ کی محرم تھیں) کے پاس تشریف لے جاتے اور وہ آپ کو طعام پیش کرتی تھیں، حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں، ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا اور پھر آپ کے سر میں جوئیں دیکھنے لگیں، (آپ کا سر جوؤں سے پاک تھا) رسول اللہ ﷺ سو گئے، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، حضرت ام حرام کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کس چیز کے باعث تبسم فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے (خواب میں) میری امت کے کچھ مجاہدین دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں سمندر میں بادشاہوں کے تختوں کی مثل سواری پر سوار ہو کر جا رہے تھے، حضرت ام احرام کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان مجاہدین میں شامل کر دے، آپ نے ان کے لیے دعا کی اور پھر اپنا سر رکھ کر سو گئے، پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کس چیز کے باعث ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے (خواب میں) اپنی امت کے کچھ لوگ راہ خدا میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے گئے جس طرح پہلے فرمایا تھا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے، آپ نے فرمایا: تم پہلے گروہ میں سے ہو، پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں حضرت ام حرام بنت ملحان سمندر (کے جہاد) میں سوار ہوئیں اور جب سمندر سے نکلیں تو سواری سے گر کر ہلاک ہو گئیں۔

٤٩١٢ - وحدثنا خلف بن هشام حدثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن أنس بن مالك عن أم حرام وهي خالة أنس قالت أتانا النبي ﷺ يوما فقال عندنا فاستيقظ وهو يضحك فقلت ما يضحكك يا رسول الله بأبي أنت وأمي قال أريت قوما من أمتي يركبون ظهر البحر كالملوك على الأسرة فقلت ادع الله أن يجعلني منهم قال فإنك منهم قالت ثم نام فاستيقظ أيضا وهو يضحك فسألته فقال مثل مقالته فقلت ادع الله أن يجعلني منهم قال أنت من الأولين قال فتزوجها عبادة بن الصامت بعد فغزا في البحر فحملها معه فلما أن جاءت قربت لها بغلة فركبتها فصرعتها فاندقت عنقها. البخاری(٢٧٩٩-٢٨٠٠-٢٨٧٧-٢٨٧٨-٢٨٩٤-٢٨٩٥) ابوداؤد(٢٤٩٠-٢٤٩٢) النسائی(٣١٧٢) ابن ماجہ(٢٧٧٦)

حضرت انس بن مالک کی خالہ حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا: پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے (خواب میں) میری امت کا ایک گروہ دکھایا گیا جو بادشاہوں کے تختوں کی شکل پر سمندر میں سواری کر رہا تھا، میں نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے آپ نے فرمایا: تم بھی انہی میں سے ہو، حضرت ام حرام کہتی ہیں کہ آپ پھر سو گئے اور دوبارہ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے اور میں نے پھر آپ سے سوال کیا اور آپ نے پہلے کی طرح جواب دیا، میں نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے آپ نے فرمایا: تم پہلے گروہ میں سے ہو، پھر اس کے بعد حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا، انہوں نے سمندر کے راستہ جہاد کیا اور حضرت ام حرام کو اپنے ساتھ لے گئے، جب وہ واپس لوٹیں تو ان کے پاس ایک خچر لایا گیا وہ اس پر سوار ہوئیں لیکن خچر نے ان کو گرا دیا جس سے ان کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

٤٩١٣ - وحدثناه محمد بن رمح بن المهاجر ويحيى بن يحيى قالا أخبرنا الليث عن يحيى بن سعيد عن ابن حبان عن أنس بن مالك عن خالته أم حرام بنت ملحان أنها قالت نام رسول الله ﷺ يوما قريبا مني ثم استيقظ يتبسم قالت فقلت يا رسول الله ما أضحكك قال ناس من أمتي عرضوا علي يركبون ظهر هذا البحر الأخضر ثم ذكر نحو حديث حماد بن زيد

سابقہ حوالہ(٤٩١٢)

حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے قریب سو گئے پھر آپ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے (خواب میں) میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اس سبز سمندر پر سوار ہو کر جا رہے تھے، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

٤٩١٤ - وحدثني يحيى بن أيوب وقتيبة وابن حجر قالوا حدثنا إسماعيل (وهو ابن جعفر) عن عبد الله بن عبد الرحمن أنه سمع أنس بن مالك يقول أتى رسول

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کی خالہ بنت ملحان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس سر رکھ کر سو گئے، اس کے

اللّٰهِ ﷺ ابْنَةَ مِلْحَانَ خَالَةَ أَنَسٍ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ. سابقہ حوالہ (۴۹۱۲)

بحسب سابق روایت ہے۔

۵۰-بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

خدا کے راستہ میں پہرہ دینے کی فضیلت

۴۹۱۵-وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ (يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ. النسائی (۳۱۶۷-۳۱۶۸)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن اور ایک رات سرحد پر پہرہ دینا ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر وہ مر گیا تو اس کا وہ عمل جاری رہے گا، اس کا رزق جاری کیا جائے گا اور اس کو قبر کے فتنوں سے محفوظ کیا جائے گا۔

۴۹۱۶-وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى. سابقہ حوالہ (۴۹۱۵)

حضرت سلمان خیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس قسم کی ایک روایت کی ہے۔

ف: اس حدیث میں اسلام کی سرحدوں پر پہرہ دینے والوں کی ظاہر فضیلت ہے، کیونکہ ان کی موت کے بعد بھی ان کا عمل جاری رہتا ہے، اس فضیلت میں ان کا کوئی اور شریک نہیں ہے اور صحیح مسلم کے علاوہ دوسری روایات میں صراحتاً ہے کہ سرحد پر پہرہ دینے والے کے سوا ہر شخص کا عمل موت کے بعد منقطع ہو جاتا ہے اور سرحدی محافظ کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے۔

۵۱-بَابُ بَيَانِ الشُّهَدَاءِ

شہیدوں کا بیان

۴۹۱۷-وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. فَقَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

البخاری (۶۵۲-۲۴۷۲) مسلم (۶۶۱۲) الترمذی (۱۹۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کہیں جا رہا تھا اس نے راستہ میں ایک خاردار شاخ دیکھی تو اس کو راستہ سے ایک طرف ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کر لیا اور اس کو بخش دیا، پھر آپ نے فرمایا: پانچ شخص شہید ہیں، (۱) طاعون کی بیماری میں مرنے والا، (۲) پیٹ کی بیماری میں مرنے والا، (۳) ڈوبنے والا، (۴) کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا، (۵) اور جو شخص اللہ عزوجل کی راہ میں شہید ہو۔

۴۹۱۸-وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ قَالُوا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ. مسلم تحفة الاشراف (١٢٦١٢)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شہید کس کو گنتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو شخص اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں مر جائے وہ شہید ہے، جو شخص طاعون میں مرے وہ شہید ہے، جو شخص پیٹ کی بیماری میں مرے وہ شہید ہے۔ ابن مقسم نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارے باپ نے یہ بھی کہا تھا کہ جو ڈوب جائے وہ شہید ہے۔

٤٩١٩- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَخِيكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ.

مسلم تحفة الاشراف (١٢٦٣٣)

عبیداللہ بن مقسم نے کہا کہ میں تیرے بھائی پر گواہی دیتا ہوں اور اس حدیث میں یہ زیادہ ہے کہ جو غرق ہو جائے وہ شہید ہے۔

٤٩٢٠- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَزَادَ فِيهِ وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ. مسلم تحفة الاشراف (١٢٧٦٢)

امام مسلم نے ایک اور سند بیان کی ہے اس میں ہے کہ جو شخص غرق ہو جائے وہ شہید ہے۔

٤٩٢١- وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ (يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ) حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُونِ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

البخاري (٢٨٣٠-٥٧٣٢)

حضرت حفصہ بنت سیرین کہتی ہیں کہ مجھ سے حضرت انس بن مالک نے پوچھا کہ یحییٰ بن ابی عمرہ کس سبب سے فوت ہوئے تھے؟ میں نے کہا: طاعون سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کی شہادت ہے۔

٤٩٢٢- وَحَدَّثَنَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

سابقہ حوالہ (٤٩٢١)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٥٢- بَابُ فَضْلِ الرَّمْيِ

تیر اندازی کی فضیلت

٤٩٢٣- وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا

أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ.

ابوداؤد (۲۵۱٤) ابن ماجہ (۲۸۱۳)

ہے: "وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ" "کفار کے خلاف زیادہ سے زیادہ قوت حاصل کرو" سنو قوت تیر اندازی ہے، سنو قوت تیر اندازی ہے، سنو قوت تیر اندازی ہے۔

٤٩٢٤ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُونَ وَيَكْفِيكُمُ اللَّهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۹۲۱)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تم کو فتوحات حاصل ہوں گی اور تمہارے لیے اللہ کافی ہے، سو تم میں سے کوئی شخص تیر اندازی کی مشق سے غافل نہ ہو۔

٤٩٢٥ - وَحَدَّثَنَاهُ دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۹۲۱)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٤٩٢٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَأَنْتَ كَبِيرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ أُعَانِيهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شِمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى.

مسلم تحفۃ الاشراف (۹۹۳۳)

عبدالرحمٰن بن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ فقیم لخمی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا کہ آپ بوڑھے ہونے کے باوجود ان نشانوں کے درمیان آتے جاتے ہیں یہ آپ پر دشوار ہوگی۔ حضرت عقبہ بن عامر نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حارث کہتے ہیں کہ میں نے ابن شماسہ سے پوچھا: وہ کیا حدیث ہے؟ انہوں نے کہا: آپ نے فرمایا: جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس کو ترک کر دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا فرمایا: اس نے نافرمانی کی۔

ف: ان احادیث میں تیر اندازی سیکھنے اور اس میں مشق اور مہارت حاصل کرنے کی ترغیب اور فضیلت ہے اور تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس کے بھلانے پر وعید ہے سو یہ کروہ تحریمی ہے اور یہ جو فرمایا ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ ہمارے طریقہ کامل پر نہیں ہے۔ تیر اندازی سے مراد ہر اس اسلحہ اور ہتھیاروں کی مشق ہے جن کا اس دور میں رواج ہو اس لیے اس دور کے مسلمانوں پر جدید فوجی تکنیک کو سیکھنا اور اس کی مشق کرنا ضروری ہے جس طرح پہلے تیر اندازی کا سیکھنا ضروری تھا۔

٥٣ - بَابُ قَوْلِهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ

رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد کہ: "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا اسے کسی کی مخالفت سے نقصان نہیں ہوگا"

۴۹۲۷ - وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ) عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذَلِكَ.

الترمذی(۲۲۲۹) ابن ماجہ(۱۰)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، جو شخص ان کو رسوا کرنا چاہے گا وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، وہ اسی حال پر رہیں گے حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔

۴۹۲۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَوَكِيعٌ وَعَبْدَةُ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ (يَعْنِي الْفَزَارِيَّ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ. البخاری(۳۶۴۰-۷۳۱۱-۷۴۵۹)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گا حتیٰ کہ قیامت آجائے گی درآں حالیکہ وہ غالب ہوں گے"۔

۴۹۲۹ - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءً. سابقہ حوالہ(۴۹۲۸)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اس کے بعد حسب سابق ہے۔

۴۹۳۰ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ. مسلم تحفۃ الاشراف(۲۱۸۷)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس دین کی خاطر قیامت تک جنگ کرتی رہے گی۔

۴۹۳۱ - وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

سابقہ حوالہ(۳۹۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر جنگ کرتا رہے گا وہ (بعض) لوگوں پر غالب رہیں گے حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔

۴۹۳۲ - وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى

عمیر بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی

بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ هَانِئٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ.

البخاری (۳۶٤۱-۷۳۱۲)

اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا جو شخص ان کو رسوا کرنا چاہے گا یا ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا وہ (ہمیشہ) لوگوں پر غالب رہیں گے حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔

۴۹۳۳- وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ (وَهُوَ ابْنُ بُرْقَانَ) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى مِنْبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۱۱٤٤۹)

یزید بن اصم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کو ایک حدیث بیان کرتے ہوئے سنا جو میں نے کسی اور سے منبر پر نہیں سنی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، مسلمانوں کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر جنگ کرتا رہے گا اور اپنے مخالفین پر قیامت تک غالب رہے گا۔

۴۹۳٤- وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ يَا عُقْبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ عُقْبَةُ هُوَ أَعْلَمُ وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۹۳٤)

عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں کہ میں مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ان کی مجلس میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص بیٹھے تھے، حضرت عبداللہ نے کہا: قیامت صرف بدترین مخلوق پر قائم ہوگی جو زمانہ جاہلیت کے لوگوں سے بھی بدتر لوگ ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کی بھی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ اس کو رد کر دے گا، اسی اثناء گفتگو میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ گئے مسلمہ نے کہا: اے عقبہ! سنیے عبداللہ کیا بیان کر رہے ہیں، حضرت عقبہ نے کہا: وہ زیادہ جانتے ہیں لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم کی خاطر لڑتا رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا اور دشمنوں کی مخالفت ان کو ضرر نہیں دے گی، حضرت عبداللہ نے کہا: ہاں، اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجے گا جس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور چھونے میں ریشم کی طرح ہوگی اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ ہوا اس ایمان کو قبض کر لے گی پھر بدترین لوگ رہ جائیں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہو

کی۔

٤٩٣٥ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ. مسلم تحفة الاشراف (٣٩٠٤)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل غرب ہمیشہ حق پر قائم رہیں گے حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

٥٤- بَابُ مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَابِّ فِي السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ

سفر میں جانوروں کی رعایت کرنا اور آخر شب کو راستہ میں اترنے کی ممانعت

٤٩٣٦ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ. مسلم تحفة الاشراف (١٢٥٩٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ہریالی میں سفر کرو تو زمین سے اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی (یا قحط) کے موسم میں سفر کرو تو زمین سے جلدی گزرو اور جب تم آخر شب میں اترو تو راستہ سے ہٹا کیونکہ رات کو وہ جگہ حشرات الارض کا ٹھکانا ہے۔

٤٩٣٧ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ (يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ) عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ. الترمذي (٢٨٥٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم ہریالی (یعنی جب زمین میں ہر طرف سبزہ اگا ہوا ہو) میں سفر کرو تو زمین سے اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو تیز چلو (تاکہ اونٹ کمزور نہ ہو جائیں) اور جب تم آخر شب میں قیام کرو تو راستہ میں ٹھہرنے سے احتراز کرنا کیونکہ رات کے وقت وہ جگہ جانوروں اور حشرات الارض کی آماجگاہ ہوتی ہے۔

ف: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے سفر کرنے کے اور سفر میں قیام کرنے کے آداب بتائے ہیں، کیونکہ حشرات الارض زہریلے کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں اور رات کو درندے بھی پھرتے ہیں اس لیے آپ نے رات کے وقت جنگل کے راستہ میں قیام کرنے سے منع فرمایا۔

٥٥- بَابُ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَاسْتِحْبَابُ تَعْجِيلِ الْمُسَافِرِ إِلَى أَهْلِهِ بَعْدَ قَضَاءِ شُغْلِهِ

سفر عذاب کا ٹکڑا ہے اور فراغت کے بعد جلد گھر لوٹے

٤٩٣٨ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ وَأَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ وَمَنْصُورُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے وہ تم کو سونے اور

بن أبي مريم وقتيبة بن سعيد قالوا حدثنا مالك ح وحدثنا يحيى بن يحيى التميمي (واللفظ له) قال قلت لمالك حدثك سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال السفر قطعة من العذاب يمنع أحدكم نومه وطعامه وشرابه فإذا قضى أحدكم نهمته من وجهه فليعجل إلى أهله قال نعم.

البخاري(١٨٠٤-٣٠٠١-٥٤٢٩) ابن ماجه(٢٨٨٢)

کھانے پینے سے روک دیتا ہے، جب تم میں سے کسی شخص کا کام پورا ہو جائے تو وہ اپنے گھر آنے میں جلدی کرے۔

٥٦- باب كراهة الطروق وهو الدخول ليلا

رات کے وقت گھر واپس لوٹنے کی کراہت

٤٩٣٩ - وحدثني أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا يزيد بن هارون عن همام عن إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك أن رسول الله ﷺ كان لا يطرق أهله ليلا وكان يأتيهم غدوة أو عشية. البخاري(١٨٠٠)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اپنے گھر نہیں آتے تھے، آپ صبح یا شام کو تشریف لاتے تھے۔

٤٩٤٠ - وحدثنيه زهير بن حرب حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث حدثنا همام حدثنا إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ بمثله غير أنه قال كان لا يدخل. سابقہ حوالہ(٤٩٣٩)

ایک اور سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس روایت کی مثل مروی ہے البتہ اس میں "لا يطرق" کی جگہ "لا يدخل" ہے۔

٤٩٤١ - وحدثني إسماعيل بن سالم حدثنا هشيم أخبرنا سيار ح وحدثنا يحيى بن يحيى (واللفظ له) حدثنا هشيم عن سيار عن الشعبي عن جابر بن عبد الله قال كنا مع رسول الله ﷺ في غزاة فلما قدمنا المدينة ذهبنا لندخل فقال أمهلوا حتى ندخل ليلا أي عشاء كي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة. سابقہ حوالہ(٣٦٢٥)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم شہر میں جانے لگے آپ نے فرمایا: کچھ توقف کرو حتیٰ کہ ہم رات کے وقت یعنی عشاء کے وقت جائیں تاکہ جس عورت کے بال بکھرے ہوئے ہیں وہ اپنے بال درست کر لے اور جس عورت کا شوہر غائب تھا وہ اب اپنے موئے زیر ناف صاف کر لے۔

٤٩٤٢ - وحدثنا محمد بن المثنى حدثني عبد الصمد حدثنا شعبة عن سيار عن عامر عن جابر قال قال رسول الله ﷺ إذا قدم أحدكم ليلا فلا يأتين أهله طروقا حتى تستحد المغيبة وتمتشط الشعثة.

سابقہ حوالہ(٤٩٤١)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو گھر واپس آئے تو رات کو (اچانک) جا کر گھر کا دروازہ نہ کھٹکھٹائے (بلکہ اتنی دیر توقف کرے) کہ جس عورت کا شوہر غائب تھا وہ اپنے موئے زیر ناف صاف کر لے اور جس کے بال پراگندہ ہوں وہ اپنے بال ٹھیک کر لے۔

٤٩٤٣- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

سابقہ حوالہ (٤٩٤١)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٤٩٤٤- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوقًا. البخاری (٥٢٤٤) ابوداؤد (٢٧٧٧)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب کسی انسان کی گھر سے غیر حاضری طویل ہو جائے تو وہ (اچانک) رات کو اپنے گھر نہ جائے۔

٤٩٤٥- وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (٤٩٤٣)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٤٩٤٦- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلاً يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ. البخاری (١٨٠١-٥٢٤٣) ابوداؤد (٢٧٧٦)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ انسان رات کو (اچانک) گھر جا پہنچے اور گھر کے حالات کا تجسس کرے اور گھر والوں کی کمزوریوں پر مطلع ہو۔

٤٩٤٧- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الإِسْنَادِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانُ لاَ أَدْرِي هَذَا فِي الْحَدِيثِ أَمْ لاَ يَعْنِي أَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ. سابقہ حوالہ (٤٩٤٥)

ایک اور سند سے بھی یہ حدیث ہے اس میں راوی نے یہ کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ "گھر کے حالات کا تجسس کرے اور گھر والوں کی کمزوریوں پر مطلع ہو" یہ الفاظ حدیث میں ہیں یا نہیں۔

٤٩٤٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالاَ جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَرَاهَةِ الطُّرُوقِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَتَخَوَّنُهُمْ وَيَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ.

سابقہ حوالہ (٤٩٤٥)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے (اچانک) رات کو گھر آنے کی کراہت نقل کرتے ہیں اور اس حدیث میں یہ جملہ نہیں ہے: گھر کے حالات کا تجسس کرے اور گھر والوں کی کمزوریوں پر مطلع ہو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

٣٤- كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

لائق شکار حلال جانوروں اور ذبیحوں کا بیان

١- بَابُ الصَّيْدِ بِالْكِلاَبِ الْمُعَلَّمَةِ

سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا حکم

٤٩٤٩- وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلاَبَ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سدھائے کتوں کو چھوڑتا ہوں، وہ میرے لیے شکار کو روک کر رکھتے ہیں اور میں اس پر

الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قُلْتُ لَهُ فَإِنِّي أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَأُصِيبُ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ. البخاري (٥٤٧٧-٧٣٩٧) ابوداؤد (٢٨٤٧) الترمذي (١٤٦٥) النسائي (٤٢٧٦-٤٢٧٨-٤٣١٦) ابن ماجه (٣٢١٥)

بسم اللہ بھی پڑھتا ہوں، آپ نے فرمایا: جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا چھوڑو اور اس پر بسم اللہ پڑھ لو تو پھر اس کو کھا لیا کرو، میں نے کہا: خواہ وہ شکار کو مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا: خواہ وہ شکار کو مار ڈالے بشرطیکہ کوئی اور کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہوا ہو، میں نے عرض کیا: میں شکار پر بغیر پر (یا پیکان) کا تیر مارتا ہوں جس سے وہ مر جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جب تم بغیر پر (پیکان) کا تیر مارو اور وہ اس کے جسم میں نفوذ کر جائے تو اس کو کھا لو اور اگر تیر کے عرض سے شکار مرے تو اس کو مت کھاؤ۔

٤٩٥٠- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.

البخاري (٥٤٨٣-٥٤٨٧) ابوداؤد (٢٨٤٨) ابن ماجه (٣٢٠٨)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا کہ: ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم اپنا سدھایا ہوا کتا چھوڑو اور اس پر بسم اللہ پڑھو تو کتے نے جو شکار تمہارے لیے روکا ہے اس کو کھا لو خواہ کتے نے اس شکار کو مار ڈالا ہو البتہ اگر کتے نے بھی اس شکار سے کچھ کھا لیا ہے تو پھر مت کھاؤ، کیونکہ پھر یہ خدشہ ہے کہ کتے نے شاید اپنے لیے اس کو شکار کیا ہے اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ اور کتے بھی مل جائیں تو پھر اس شکار کو مت کھاؤ۔

٤٩٥١- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ وَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ. البخاري (١٧٥-٢٠٥٤-٥٤٧٦-٥٤٨٦) ابوداؤد (٢٨٥٤) النسائي (٤٢٨٣-٤٣١٧)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بغیر پر کے تیر کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا: اگر شکار تیر کی دھار سے مرا ہو تو اس کو کھا لو اور اگر تیر کا عرض لگنے سے مرا ہو تو وہ موقوذ (چوٹ کھایا ہوا) ہے اس کو نہ کھاؤ اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے کتے کے شکار کا حکم معلوم کیا، آپ نے فرمایا: جب تم (شکار پر) اپنے کتے کو چھوڑو اور اس پر بسم اللہ پڑھو تو اس کو کھا لو، اگر کتے نے اس شکار میں سے کچھ کھا لیا ہے تو اس کو مت کھاؤ، کیونکہ اب کتے نے اس شکار کو اپنے لیے روکا ہے، میں نے کہا: اگر میں اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتے کو بھی دیکھوں اور مجھے پتا نہ ہو کہ کس کتے نے شکار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: پھر تم مت کھاؤ کیونکہ تم نے صرف اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں پڑھی۔

٤٩٥٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٤٩٥٠)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بغیر پر کے تیر کے متعلق سوال کیا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٤٩٥٣ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَعَنْ نَاسٍ ذَكَرَ شُعْبَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

سابقہ حوالہ (٤٩٥٠)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض (بغیر پر کا تیر) کے متعلق سوال کیا، اس کے بعد مثل سابق حدیث ہے۔

٤٩٥٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخْذُهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ.

البخاري (٥٤٧٥) الترمذي (١٤٧١) النسائي (٤٢٧٥- ٤٢٨٠، ٤٢٨٥-٤٣١٩) ابن ماجه (٣٢١٤)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض (بغیر پر کا تیر) کے شکار کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا: اگر شکار اس کی دھار سے مرا ہوا ہو تو کھالو اور اگر اس کے عرض سے شکار مرا ہو تو نہ کھاؤ کیونکہ اب وہ وقیذ (چوٹ کھایا ہوا) ہے اور میں نے آپ سے کتے کے شکار کے متعلق دریافت کیا: آپ نے فرمایا: اگر کتا تمہارے لیے شکار کو روک رکھے اور اس سے خود نہ کھائے تو اس کو کھالو، کیونکہ اس شکار کو کتے کا پکڑ لینا ہی اس کا ذبح کرنا ہے اور اگر تم شکار کے پاس ایک اور کتے کو دیکھو اور تمہیں یہ خدشہ ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو پھر اس کو نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں پڑھی۔

٤٩٥٥ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

سابقہ حوالہ (٤٩٥٤)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

٤٩٥٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ

شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نہرین میں ہمارے ہمسایہ اور شریک کار تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ سوال کیا کہ میں شکار پر اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتا بھی دیکھتا ہوں اور مجھے یہ پتا نہیں چلتا کہ ان میں سے کس نے شکار کو پکڑا ہے آپ نے فرمایا: پھر تم اس کو مت کھاؤ کیونکہ تم نے

تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ. النسائي (٤٢٨١-٤٢٨٤)

اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے، دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں پڑھی۔

٤٩٥٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ. النسائي (٤٢٨٣-٤٢٨٤)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے حسب سابق روایت کی ہے۔

٤٩٥٨ - وَحَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قُتِلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ. البخاري (٥٤٨٤) ابو داود (٢٨٤٩-٢٨٥٠) الترمذي (٤٢٧٤-٤٣٠٩--١٤٦٩-٢٤١) النسائي (٤٢٧٩-٤٢٨٦) ابن ماجه (٣٢١٣)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے بیان فرمایا: جب تم اپنا کتا بھیجو تو بسم اللہ پڑھو، اگر وہ تمہارے لیے شکار کو روک لے اور تم شکار کو زندہ پاؤ تو اس کو ذبح کر دو اور اگر تم شکار کو اس حال میں پاؤ کہ کتے نے مار ڈالا ہو اور اس سے کچھ کھایا نہ ہو تو اس کو کھالو اور اگر تم اپنے کتے کے ساتھ ایک اور کتے کو پاؤ اور شکار کو کتے نے مار ڈالا ہو تو اس کو نہ کھاؤ، کیونکہ تم کو پتا نہیں کہ ان دونوں میں سے کس کتے نے اس کو مارا ہے اور اگر تم تیر پھینکو تو بسم اللہ پڑھو، پھر اگر ایک دن تک تمہارا شکار غائب رہے اور تمہیں اس میں اپنے تیر کے علاوہ اور کوئی نشان نہ ملے تو اگر تم چاہو تو اس کو کھالو اور اگر تم کو شکار پانی میں ڈوبا ہوا ملے تو پھر اس کو مت کھاؤ۔

٤٩٥٩ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ. سابقہ حوالہ (٤٩٥٦)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: جب تم اپنا تیر پھینکو تو بسم اللہ پڑھو، پھر اگر تم کو شکار مرا ہوا ملے تو اس کو کھالو اور اگر تم کو شکار پانی میں ڈوبا ہوا ملے تو مت کھاؤ، کیونکہ تم کو پتا نہیں کہ وہ پانی سے مرا ہے یا تمہارے تیر سے مرا ہے۔

٤٩٦٠ - وَحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ أَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي

حضرت ابن ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں شکار کیا جاتا ہے، میں اپنی کمان، اپنے سدھائے ہوئے کتے اور غیر سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں، آپ مجھے یہ بتائیے کہ ان میں سے کون سا شکار ہمارے لیے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: تم نے

يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُونَ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

البخاري (٥٤٧٨-٥٤٨٨-٥٤٩٦) ابوداود (٢٨٥٥) الترمذي (١٥٦٠م) النسائي (٤٢٧٧) ابن ماجه (٣٢٠٧)

جو یہ کہا ہے کہ ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر اور برتن نہ مل سکیں تو پھر ان کے برتنوں کو دھو کر ان میں کھالو اور تم نے جو یہ کہا ہے کہ تمہارے ملک میں شکار کیا جاتا ہے تو تم جب اپنی کمان سے شکار کرو تو اس پر بسم اللہ پڑھ لو پھر اس کو کھالو اور تم نے جو اپنے سدھائے ہوئے کتے کا شکار پایا ہے تو اس پر بسم اللہ پڑھو اور کھالو اور غیر سدھائے ہوئے کتے سے اگر تم نے شکار کیا ہے تو اگر تم نے شکار کو زندہ پایا ہے تو اس کو ذبح کر کے کھالو۔ (ورنہ نہیں)

٤٩٦١ - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ كِلَاهُمَا عَنْ حَيْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ صَيْدَ الْقَوْسِ.

سابقہ حوالہ (٤٩٥٨)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے البتہ ابن وہب نے اپنی روایت میں کمان کے شکار کا ذکر نہیں کیا۔

٢- بَابُ إِذَا غَابَ عَنْهُ الصَّيْدُ ثُمَّ وَجَدَهُ

شکار (زخمی جانور) کا گم ہونے کے بعد ملنا

٤٩٦٢ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ.

ابوداود (٢٨٦١) النسائي (٤٣١٤)

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم (شکار پر) اپنا تیر مارو اور پھر شکار تم سے اوجھل ہو جائے پھر تم کو وہ مل جائے تو جب تک وہ بدبودار نہ ہو اس کو کھالو۔

٤٩٦٣ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ.

سابقہ حوالہ (٤٩٦٢)

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اپنا شکار تین دن کے بعد ملے تو وہ اس میں بدبو پیدا ہونے سے پہلے اس کو کھا سکتا ہے۔

٤٩٦٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَهُ فِي الصَّيْدِ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ

امام مسلم نے حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور سند سے روایت ذکر کی ہے اور اس میں بدبو کا ذکر نہیں ہے اور کتے کے شکار کے بارے میں فرمایا: تین دن کے بعد بھی اس کو کھالو البتہ اگر اس سے بدبو آنے لگے تو پھر اس کو چھوڑ دو۔

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُونَتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ إِلَّا أَنْ يُنْتِنَ فَدَعْهُ. الترمذی (١٤٦٤)

٣- بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ

کچلیوں والے درندوں اور پنجوں سے شکار کرنے والے پرندوں کو کھانے کی ممانعت

٤٩٦٥- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ زَادَ إِسْحَقُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهَذَا حَتَّى قَدِمْنَا الشَّامَ.

البخاری (٥٥٣٠-٥٧٨٠) ابوداؤد (٣٨٠٢) الترمذی (١٤٧٧)
النسائی (٤٣٣٦-٤٣٥٣) ابن ماجہ (٣٢٣٢)

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہر کچلی (نوک دار دانت) والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے، اسحاق اور ابن ابی عمر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ زہری نے بیان کیا کہ ملک شام میں آنے تک ہم نے اس حدیث کو نہیں سنا۔

٤٩٦٦- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتَّى حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ. سابقہ حوالہ (٤٩٦٥)

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے، ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ ہم نے حجاز میں اپنے علماء سے یہ حدیث نہیں سنی، حتیٰ کہ شام کے فقہاء میں سے ابو ادریس نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔

٤٩٦٧- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو (يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ) أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. سابقہ حوالہ (٤٩٦٥)

حضرت ابو ثعلبہ خشنی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٤٩٦٨- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَغَيْرُهُمْ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ ح

امام مسلم نے اس حدیث کی چار سندیں ذکر کیں سب نے کھانے کا ذکر کیا ہے مگر صالح اور یوسف کی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے ہر کچلی والے درندے سے منع فرمایا ہے۔

وَحَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَعَمْرٍو كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ إِلَّا صَالِحًا وَيُوسُفَ فَإِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ. سابقہ حوالہ (٤٩٦٥)

٤٩٦٩ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ (يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ) عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر کچلیوں والے درندے کو کھانا حرام ہے۔

وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

النسائی (٤٣٣٥) ابن ماجہ (٣٢٣٣)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

٤٩٧٠ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. ابوداؤد (٣٨٠٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تمام کچلیوں والے درندوں اور ناخنوں والے پرندوں کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٤٩٧١ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٤٩٦٨)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

٤٩٧٢ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ وَأَبُو بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. سابقہ حوالہ (٤٩٦٨)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تمام کچلیوں والے درندوں اور ناخنوں والے پرندوں کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٤٩٧٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَبُو بِشْرٍ أَخْبَرَنَا عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى ح وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ.

سابقہ حوالہ (٤٩٦٨)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٤- بَابُ إِبَاحَةِ مَيْتَاتِ الْبَحْرِ

٤٩٧٤- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَأَتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ قَالَ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا قَالَ فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُ فَأَكَلَهُ.

(ابوداؤد ٣٨٤٠)

سمندر میں مرے ہوئے جانور کی اباحت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حضرت ابوعبیدہ کے زیر کمان کفار قریش کے قافلے کے خلاف بھیجا اور کھجوروں کی ایک بوری ہمیں بطور زاد راہ عنایت فرمائی، اس کے علاوہ آپ کو اور کوئی چیز نہیں ملی، حضرت ابوعبیدہ ہر روز ہمیں ایک ایک کھجور دیا کرتے تھے (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا: تم ایک کھجور پر کس طرح گزارہ کرتے تھے؟ حضرت جابر نے کہا: ہم اس کھجور کو بچے کی طرح چوستے تھے، پھر اس کے اوپر پانی پیتے تھے، وہ کھجور ہمیں رات تک کافی ہوتی تھی اور ہم لاٹھیوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے، پھر ان کو پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے، ایک دن ہم ساحل سمندر پر گئے، وہاں کنارے پر ایک بڑے ٹیلے کی مانند کوئی چیز پڑی ہوئی تھی، ہم اس کے پاس گئے، دیکھا تو وہ ایک جانور ہے، جس کو عنبر کہا جاتا تھا، حضرت ابوعبیدہ نے کہا: یہ مردار ہے، پھر کہا: نہیں! ہم رسول اللہ ﷺ کے نمائندے ہیں اور اللہ کے راستے میں ہیں اور تم لوگ حالت اضطرار میں ہو سو اس کو کھالو، ہم لوگ تین سو تھے اور وہاں ایک ماہ ٹھہرے اور اس کو کھا کر ہم موٹے ہو گئے تھے، مجھے یاد ہے کہ ہم نے اس کی آنکھ کے ڈھیلے سے مٹکوں سے بھر بھر کر اس جانور سے چربی نکالی تھی اور اس میں سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹے تھے، حضرت ابوعبیدہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لے کر اس کی آنکھ کے ڈھیلے میں بٹھا دیے اور اس کی ایک پسلی کو کھڑا کیا اور سب سے بڑے اونٹ کی پیٹھ پر کجاوہ کس کر اس کے نیچے سے گزار لیا اور اس کے گوشت کو ابال کر ہم نے زاد راہ تیار کر لیا، مدینہ پہنچنے کے بعد ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: یہ ایک رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمایا ہے، کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟ اگر ہے تو ہمیں کھلاؤ، حضرت جابر کہتے ہیں کہ پھر ہم نے اس میں سے کچھ گوشت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور آپ

نے اس کو تناول فرمایا۔

٤٩٧٥- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتَّى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَأَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ وَجَلَسَ فِي حِجَاجِ عَيْنِهِ نَفَرٌ قَالَ وَأَخْرَجْنَا مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِنْ تَمْرٍ فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ.

البخاری (٤٣٦١-٥٤٩٤) النسائی (٤٣٦٣)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین سو سواروں کے ساتھ ہمیں بھیجا اور ہمارے امیر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح تھے، ہم قریش کے قافلہ کی گھات میں تھے، ہم نصف ماہ تک ساحل سمندر پر ٹھہرے رہے، ہم کو شدید بھوک کا سامنا تھا، حتیٰ کہ ہم نے درختوں کے پتے کھائے اور اس لشکر کا نام ہی "پتوں کا لشکر" پڑ گیا، سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور نکال کر پھینکا جس کو عنبر کہتے تھے، ہم نصف ماہ تک اس کو کھاتے رہے اور بدن پر اس کا تیل لگاتے رہے، یہاں تک کہ ہم خوب فربہ ہو گئے، حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی نصب کی اور لشکر کے سب سے طویل آدمی کو سب سے اونچے اونٹ پر سوار کیا تو وہ اونٹ اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا اور اس کی آنکھ کے ڈھیلے میں کئی آدمی بیٹھ گئے۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ ہم نے اس کی آنکھ کے ڈھیلے میں سے اتنے اتنے گھڑے چربی نکالی، ہمارے ساتھ کھجوروں کی ایک بوری تھی، حضرت ابو عبیدہ پہلے ہر شخص کو ایک ایک مٹھی کھجور دیتے تھے، پھر ایک ایک کھجور دینے لگے اور جب کھجور ملنا بند ہو گئی تو ہم نے جان لیا کہ اب کھجوریں ختم ہو گئیں۔

٤٩٧٦- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ فِي جَيْشِ الْخَبَطِ إِنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ.

سابقہ حوالہ (٤٩٧٥)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "پتوں کے لشکر" میں ایک دن ایک شخص نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر تین ذبح کیے، پھر تین ذبح کیے، اس کے بعد ابو عبیدہ نے اس کو منع کر دیا۔

٤٩٧٧- وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ (يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا.

البخاری (٢٤٨٣-٢٩٨٣-٤٣٦٠) الترمذی (٢٤٧٥) النسائی (٤٣٦٢) ابن ماجہ (٤١٥٩)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں روانہ کیا اس وقت ہم تین سو تھے، ہم اپنے اپنے زادِ راہ کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے۔

٤٩٧٨- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَفَنِيَ زَادُهُمْ فَجَمَعَ أَبُو عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِي مِزْوَدٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا حَتّٰى كَانَ يُصِيبُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ.

سابقہ حوالہ (۴۹۷۷)

کہ رسول اللہ ﷺ نے تین سو کا ایک لشکر بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو اس کا امیر بنایا، جب ان کا زادِ راہ ختم ہو گیا تو حضرت ابو عبیدہ نے سب کے زادِ راہ جمع کیے اور ہم کو کھجوریں کھلاتے تھے اور آخر میں ہر روز ایک کھجور دیتے تھے۔

۴۹۷۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً أَنَا فِيهِمْ إِلَى سِيفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوا جَمِيعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ فَأَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً. سابقہ حوالہ (۴۹۷۷)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سمندر کے کنارے ایک لشکر روانہ فرمایا میں بھی اس لشکر میں تھا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے البتہ وہب بن کیسان کی روایت میں یہ ہے کہ لشکر نے اٹھارہ دن تک اس (مچھلی) کا گوشت کھایا۔

۴۹۸۰ - وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ الْقَزَّازُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا إِلَى أَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. مسلم تحفۃ الاشراف (۲۳۸۹)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارض جہینہ کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا اور ایک شخص کو اس کا امیر بنایا۔

۵- بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

پالتو گدھوں کے کھانے کی ممانعت

۴۹۸۱ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ. سابقہ حوالہ (۳۴۱۷)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے سے منع فرما دیا۔

۴۹۸۲ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا

امام مسلم نے اس حدیث کو چار سندوں کے ساتھ روایت کیا یونس کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

بإسحاق وعبد بن حميد قالا أخبرنا عبد الرزاق أخبرنا معمر كلهم عن الزهري بهذا الإسناد وليس في حديث يونس وعن أكل لحوم الحمر الأهلية. سابقہ حوالہ (٣٤١٧)

٤٩٨٣ - وحدثني الحسن بن علي الحلواني وعبد بن حميد كلاهما عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد حدثنا أبي عن صالح عن ابن شهاب أن أبا إدريس أخبره أن أبا ثعلبة قال حرم رسول الله ﷺ لحوم الحمر الأهلية.
البخاری (٥٥٢٧)

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت کو حرام کر دیا۔

٤٩٨٤ - وحدثنا محمد بن عبد الله بن نمير حدثنا أبي حدثنا عبيد الله حدثني نافع وسالم عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل لحوم الحمر الأهلية.
البخاری (٤٢١٥-٤٢١٧-٤٢١٨-٥٥٢٢)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے سے منع فرما دیا۔

٤٩٨٥ - وحدثني هارون بن عبد الله حدثنا محمد بن بكر أخبرنا ابن جريج أخبرني نافع قال قال ابن عمر ح وحدثنا ابن أبي عمر حدثنا أبي ومعن بن عيسى عن مالك بن أنس عن نافع عن ابن عمر قال نهى رسول الله ﷺ عن أكل الحمار الأهلي يوم خيبر وكان الناس احتاجوا إليها. مسلم تحفة الأشراف (٧٧٨٦-٨٣٩٤)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت کو کھانے سے منع فرما دیا حالانکہ لوگوں کو اس کی ضرورت تھی۔

٤٩٨٦ - وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا علي بن مسهر عن الشيباني قال سألت عبد الله بن أبي أوفى عن لحوم الحمر الأهلية فقال أصابتنا مجاعة يوم خيبر ونحن مع رسول الله ﷺ وقد أصبنا للقوم حمرا خارجة من المدينة فنحرناها فإن قدورنا لتغلي إذ نادى منادي رسول الله ﷺ أن اكفئوا القدور ولا تطعموا من لحوم الحمر شيئا فقلت حرمها تحريم ماذا قال تحدثنا بيننا فقلنا حرمها ألبتة وحرمها من أجل أنها لم تخمس.
البخاری (٣١٥٥-٤٢٢٠) النسائی (٤٣٥٠) ابن ماجہ (٣١٩٢)

شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق دریافت کیا انہوں نے بتایا کہ خیبر کے دن ہمیں بھوک لگی ہوئی تھی، ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، ہم نے شہر سے باہر نکلنے والے یہودیوں کے گدھوں کو پکڑ لیا، ہم نے ان کو ذبح کر دیا، ہماری دیگچیوں میں ان کا گوشت پک رہا تھا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ دیگچیاں الٹ دو اور گدھوں کے گوشت کو بالکل نہ کھاؤ، میں نے پوچھا کہ آپ نے اس کو حرام کرتے ہوئے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ نے اس کو قطعی طور پر حرام کیا اور اس وجہ سے حرام کیا کہ اس میں خمس نہیں نکالا گیا تھا۔

٤٩٨٧ - وحدثنا أبو كامل فضيل بن حسين حدثنا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے

عَبْدُ الْوَاحِدِ (يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ وَلاَ تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ آخَرُونَ نَهَى عَنْهَا أَلْبَتَّةَ.

سابقہ حوالہ(٤٩٨٦)

ہیں کہ جنگ خیبر کی راتوں میں ہمیں بھوک لگی، ہم پالتو گدھوں پر ٹوٹ پڑے، جس وقت ان کا گوشت ہماری دیگچیوں میں پک رہا تھا، رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ دیگچیاں الٹ دو، پالتو گدھوں کے گوشت بالکل نہ کھاؤ، اس وقت بعض صحابہ نے یہ کہا کہ ان کو اس لیے حرام کیا ہے کہ ان کا خمس نہیں نکالا گیا اور بعض نے کہا کہ ان کو قطعی طور پر حرام کر دیا گیا۔

٤٩٨٨ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ (وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ) قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولاَنِ أَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اكْفَئُوا الْقُدُورَ.

البخاری(٤٢٢١،٤٢٢٥-٥٥٢٥-٥٥٢٦)

حضرت براء اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ دیگچیاں الٹ دو۔

٤٩٨٩ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ أَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ. مسلم تحفۃ الاشراف(١٨٨٢)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خیبر کے دن ہم نے گدھے پکڑ لیے پھر رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ دیگچیاں الٹ دو۔

٤٩٩٠ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ نُهِينَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ.

مسلم تحفۃ الاشراف(١٧٥٢)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا گیا۔

٤٩٩١ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ نِيئَةً وَنَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پالتو گدھوں کے گوشت کو پھینکنے کا حکم دیا خواہ کچا ہو یا پکا اور پھر ہمیں اس کے کھانے کا حکم نہیں دیا گیا۔

وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ (يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ) عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

البخاری(٤٢٢٦)النسائی(٤٣٤٩)ابن ماجہ(٣١٩٤)

٤٩٩٢ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے پتا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گدھوں کا گوشت کھانے سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَدْرِي إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ أَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

البخاری (٤٢٢٧)

اس لیے منع فرمایا تھا کہ جو بوجھ اٹھانے کے کام آتے ہیں سو آپ نے اسے ناپسند کیا کہ بوجھ اٹھانے کا ذریعہ ختم ہو جائے یا آپ نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت کو حرام کر دیا۔

٤٩٩٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ.

سابقہ حوالہ (٤٦٤٤)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے خیبر فتح کر دیا۔ فتح کے دن لوگوں نے شام کو بہت آگ جلائی، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: یہ کیسی آگ جل رہی ہے، کیا پکا رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم گوشت پکا رہے ہیں! آپ نے پوچھا: کس چیز کا گوشت پکا رہے ہو؟ صحابہ نے کہا: پالتو گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیگچیاں الٹ دو اور ان کو توڑ دو، ایک شخص نے عرض کیا: اگر ہم دیگچیاں انڈیل کر دھولیں؟ آپ نے فرمایا: ایسا کرو۔

٤٩٩٤ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (٤٦٤٤)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٤٩٩٥ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ أَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِمَا فِيهَا. البخاری (٤١٩٩-٥٥٢٨)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کر لیا تو ہم نے بستی سے باہر نکلنے والے گدھوں کو پکڑ لیا اور ان کا گوشت پکایا اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ آواز دی: سنو! اللہ اور اس کا رسول تم کو اس سے منع کرتے ہیں کیونکہ یہ نجس ہے اور عمل شیطان سے ہے، پھر ان دیگچیوں کو الٹ دیا گیا درآں حالیکہ ان میں گوشت ابل رہا تھا۔

٤٩٩٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا طَلْحَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! گدھوں کا گوشت کھا لیا گیا، پھر ایک اور نے آ کر کہا: یا رسول اللہ! گدھوں کو فنا کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو طلحہ کو حکم دیا اور انہوں نے یہ اعلان کیا کہ اللہ اور اس

فَنَادَى إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ أَوْ نَجَسٌ قَالَ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا.
سابقہ حوالہ (٤٩٩٥)

کا رسول تم کو پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ وہ ناپاک ہیں، پھر دیگچیوں کو گوشت سمیت الٹ دیا گیا۔

٦- بَابٌ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کا گوشت کھانا

٤٩٩٧ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ (وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى) قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ.
البخاری (٤٢١٩-٥٥٢٠-٥٥٢٤) ابوداود (٣٧٨٨-٣٨٠٨) الترمذی (١٧٩٣) النسائی (٤٣٣٨)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

٤٩٩٨ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دنوں میں ہم نے جنگلی گدھوں اور گھوڑوں کا گوشت کھایا اور نبی ﷺ نے ہم کو پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا۔

وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.
النسائی (٤٣٥٤) ابن ماجہ (٣١٩٢)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

٤٩٩٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ.
البخاری (٥٥١٠-٥٥١١-٥٥١٢-٥٥١٩) النسائی (٤٤١٨-٤٤٣٢-٤٤٣٣) ابن ماجہ (٣١٩٠)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم نے ایک گھوڑا ذبح کرکے کھایا۔

٥٠٠٠ - وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (٤٩٩٩)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کیں۔

٧- بَابُ إِبَاحَةِ الضَّبِّ

گوہ کے گوشت کی اباحت

٥٠٠١ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے گوہ کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے فرمایا: میں اس کو

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۱۴۲)

کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں۔

۵۰۰۲ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۳۱۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے گوہ کھانے کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا: میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں۔

۵۰۰۳ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ. مسلم تحفۃ الاشراف (۷۹۹۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے گوہ کھانے کے متعلق سوال کیا درآں حالیکہ آپ منبر پر تھے، آپ نے فرمایا: میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں۔

۵۰۰۴ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ. مسلم تحفۃ الاشراف (۸۱۹۸)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

۵۰۰۵ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَيُّوبَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

مسلم تحفۃ الاشراف (۸۴۹۱-۸۴۰۳-۷۷۸۵-۷۵۶۸-۷۴۸۲)

امام مسلم نے چھ مختلف اسانید کے ساتھ حضرت ابن عمر کی نبی ﷺ سے حسب سابق روایت بیان کی، البتہ ایوب کی روایت میں یہ ہے کہ نبی ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی تو آپ نے اس کو نہیں کھایا اور نہ اس کو حرام کیا اور اسامہ کی روایت میں ہے کہ ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور آں حالیکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تھے۔

۵۰۰۶ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَأُتُوا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ لَحْمُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے ساتھ آپ کے کچھ اصحاب تھے جن میں حضرت سعد بھی تھے، اتنے میں گوہ کا گوشت لایا گیا، اس وقت نبی ﷺ کی کسی زوجہ نے یہ آواز دی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے، رسول اللہ ﷺ نے

ضَبٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي. البخاری (٧٢٦٧) ابن ماجہ (٢٦)

فرمایا: کھاؤ، کیونکہ یہ حلال ہے لیکن یہ میرا طعام نہیں ہے۔

٥٠٠٧- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هَذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ. سابقہ حوالہ (٥٠٠٦)

عنبری کہتے ہیں کہ مجھ سے شعبی نے کہا: تم نے حسن کی وہ حدیث سنی ہے جس کو وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ڈیڑھ یا دو سال بیٹھا رہا لیکن میں نے ان سے اس حدیث کے علاوہ نبی ﷺ کی کوئی اور روایت نہیں سنی، نبی ﷺ کے اصحاب میں سے حضرت سعد بھی اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٥٠٠٨- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ.

مسلم تحفۃ الاشراف (٥٣٦٠)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے، انکے میں ایک بھنی ہوئی گوہ لائی گئی، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھانے کا قصد کیا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر جو عورتیں تھیں ان میں سے کسی نے کہا: رسول اللہ ﷺ جو چیز کھانا چاہتے ہیں وہ آپ کو بتلاؤ، (یہ سنتے ہی) آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، لیکن یہ جانور ہماری زمین میں نہیں ہوتا اس بناء پر مجھے اس سے کراہت آتی ہے، حضرت خالد کہتے ہیں کہ پھر میں نے اس گوہ کو اپنی طرف کھینچا اور کھا لیا درآں حالیکہ رسول اللہ ﷺ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

٥٠٠٩- وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید جنہیں سیف اللہ کہا جاتا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، حضرت میمونہ، حضرت خالد اور حضرت ابن عباس دونوں کی خالہ تھیں۔ وہاں ان کی بہن حضرت حفیدہ بنت الحارث نجد سے لائی ہوئی ایک بھنی ہوئی گوہ لے کر آئیں اور اس گوہ کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا، رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب بھی کوئی طعام پیش کیا جاتا تو بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ کو بتایا نہ جاتا ہو (کہ وہ کیا چیز ہے) رسول اللہ ﷺ نے گوہ کی طرف اپنا ہاتھ

الْمَحْنُوذِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِي.

البخاری (٥٣٩١ --- ٥٤٠٠ - ٥٥٣٧) ابوداؤد (٣٧٩٤)
النسائی (٤٣٢٧-٤٣٢٨) ابن ماجہ (٣٢٤١)

پڑھانے کا قصد کیا تو اس مجلس میں جو خواتین حاضر تھیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بتلایا کہ انہوں نے کیا چیز پیش کی ہے سو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ گوہ ہے (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ ہم لوگوں کے علاقہ کا جانور نہیں ہے اس لیے مجھے اس سے کراہت معلوم ہوتی ہے، حضرت خالد کہتے ہیں کہ پھر میں نے اس کو گھسیٹ کر کھا لیا اور آپ حالیکہ رسول اللہ ﷺ ملاحظہ فرما رہے تھے اور آپ نے مجھے اس سے منع نہیں فرمایا۔

٥٠١٠ - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقُدِّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ أُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حَجْرِهَا. سابقہ حوالہ (٥٠٠٩)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، وہ ان کی خالہ تھیں، رسول اللہ ﷺ کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا، اس گوہ کو ام حفید بنت الحارث نجد سے لائی تھیں، یہ بنو جعفر کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ ﷺ اس وقت تک کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک کہ آپ یہ جان نہ لیں کہ وہ کیا چیز ہے؟ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت خالد، حضرت میمونہ کی زیر پرورش تھے۔

٥٠١١ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيدَ بْنَ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ. مسلم تحفۃ الاشراف (٥٣٦٠)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں دو بھنی ہوئی گوہ لائی گئیں، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور یزید بن اصم نے میمونہ کا ذکر نہیں کیا۔

٥٠١٢ - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے اور ان کے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اتنے میں گوہ کا گوشت لایا گیا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ. مسلم تحفة الاشراف (٥٣٦٠)

٥٠١٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهْدَتْ خَالَتِي أُمُّ حُفَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. البخاری (٢٥٧٥-٥٣٨٩-٥٤٠٢-٧٣٥٨) ابوداؤد (٣٧٩٣) النسائی (٤٣٢٩-٤٣٣٠)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ ام حفید رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ کو بھیجا، آپ نے گھی اور پنیر کو کھالیا اور گوہ کو ناپسند کرتے ہوئے ترک کردیا اور گوہ رسول اللہ ﷺ کے دستر خوان پر کھائی گئی تھی اگر یہ حرام ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی۔

٥٠١٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَآكِلٌ وَتَارِكٌ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا آكُلُهُ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِئْسَ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مُحِلًّا وَمُحَرِّمًا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى إِذْ قُرِّبَ إِلَيْهِمْ خِوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَأْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ هَذَا لَحْمٌ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ وَقَالَ لَهُمْ كُلُوا فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْمَرْأَةُ وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ لَا آكُلُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَيْءٍ يَأْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. مسلم تحفة الاشراف (٦٥٥٣-١٨٠٧٠)

یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک دولہا نے ہماری دعوت کی اور ہمارے سامنے تیرہ عدد (پکے ہوئے) گوہ رکھے، ہم میں سے بعض نے گوہ کھائی اور بعض نے ترک کردی، دوسرے دن میری حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان کو یہ واقعہ سنایا، اس وقت حضرت ابن عباس کے گرد بہت سے لوگ تھے، ایک شخص نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: میں اس کو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں، حضرت ابن عباس نے کہا: تم نے بری بات کی، رسول اللہ ﷺ تو صرف حلال یا حرام کرنے ہی کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔ جس وقت حضور ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس حضرت فضل بن عباس اور خالد بن ولید اور ایک عورت تھی، اتنے میں سب کے سامنے ایک دستر خوان پیش کیا گیا، جس میں گوشت تھا، جب نبی ﷺ نے اس کو کھانے کا ارادہ کیا تو حضرت میمونہ نے کہا: یہ گوہ کا گوشت ہے، آپ نے اس سے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: یہ وہ گوشت ہے جس کو میں نے کبھی نہیں کھایا اور لوگوں سے فرمایا: کھاؤ سو اس گوہ سے (حضرت) فضل اور حضرت خالد بن ولید اور ایک عورت نے کھایا اور حضرت میمونہ نے کہا: میں تو صرف اس چیز سے کھاؤں گی جس سے رسول اللہ ﷺ کھائیں گے۔

٥٠١٥ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

قال أخبرنا عبد الرزاق عن ابن جريج أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول أتي رسول الله ﷺ بضب فأبى أن يأكل منه وقال لا أدري لعله من القرون التي مسخت. مسلم تحفة الاشراف (٢٨٥٣)

کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی۔ آپ نے اس کو کھانے سے انکار فرمایا اور یہ فرمایا: میں (از خود) نہیں جانتا' شاید یہ ان قوموں میں سے ہو جن کو مسخ کر دیا گیا تھا۔

٥٠١٦- وحدثني سلمة بن شبيب حدثنا الحسن بن أعين حدثنا معقل عن أبي الزبير قال سألت جابرا عن الضب فقال لا تطعموه وقذره وقال قال عمر بن الخطاب إن النبي ﷺ لم يحرمه إن الله عز وجل ينفع به غير واحد فإنما طعام عامة الرعاء منه ولو كان عندي طعمته. ابن ماجه (٣٢٣٩م)

ابو الزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر سے گوہ کے متعلق سوال کیا، انہوں نے کہا: اس کو مت کھاؤ اور اس سے اظہار نفرت کیا اور بیان کیا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے گوہ کو حرام نہیں کیا، بلا شبہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بہتوں کو نفع پہنچاتا ہے، عام چرواہوں کی غذا صرف یہی ہے، اگر یہ میرے پاس ہوتی تو میں اس کو کھاتا۔

٥٠١٧- وحدثني محمد بن المثنى حدثنا ابن أبي عدي عن داود عن أبي نضرة عن أبي سعيد قال قال رجل يا رسول الله إنا بأرض مضبة فما تأمرنا أو فما تفتينا قال ذكر لي أن أمة من بني إسرائيل مسخت فلم يأمر ولم ينه قال أبو سعيد فلما كان بعد ذلك قال عمر إن الله عز وجل لينفع به غير واحد وإنه لطعام عامة هذه الرعاء ولو كان عندي لطعمته إنما عافه رسول الله ﷺ. ابن ماجه (٣٢٤٠)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ایسے علاقہ میں رہتے ہیں جہاں گوہ بکثرت ہوتی ہے، آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں یا کہا: کیا فتویٰ دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا کہ بنو اسرائیل کا ایک گروہ مسخ کرکے گوہ بنا دیا گیا، آپ نے مجھے گوہ کھانے کا حکم دیا اور نہ اس سے روکا، اس واقعہ کے بعد حضرت عمر نے کہا: اللہ عز وجل گوہ سے بہتوں کو نفع دیتا ہے، عام چرواہوں کی غذا یہی جانور ہے، اگر یہ میرے پاس ہوتی تو میں تم کو اس سے کھلاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے تو اس سے صرف کراہت کا اظہار فرمایا تھا۔

٥٠١٨- وحدثني محمد بن حاتم حدثنا بهز حدثنا أبو عقيل الدورقي حدثنا أبو نضرة عن أبي سعيد أن أعرابيا أتى رسول الله ﷺ فقال إني في غائط مضبة وإنه عامة طعام أهلي قال فلم يجبه فقلنا عاوده فعاوده فلم يجبه ثلاثا ثم ناداه رسول الله ﷺ في الثالثة فقال يا أعرابي إن الله لعن أو غضب على سبط من بني إسرائيل فمسخهم دواب يدبون في الأرض فلا أدري لعل هذا منها فلست آكلها ولا أنهى عنها. مسلم تحفة الاشراف (٤٣٠٥)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں ایک نشیبی علاقہ میں رہتا ہوں جہاں پر گوہ بکثرت ہوتی ہے اور میرے گھر والوں کی عام غذا یہی ہے۔ آپ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا، ہم نے اس سے کہا: دوبارہ عرض کرو، اس نے دوبارہ عرض کی، مگر آپ نے تین بار تک کوئی جواب نہیں دیا، پھر تیسری بار رسول اللہ ﷺ نے اس کو آواز دی اور فرمایا: اے اعرابی! اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے کسی گروہ پر لعنت کی یا غضب فرمایا اور ان کو زمین پر چلنے والے جانوروں کی شکل میں

مسخ کر دیا مجھے علم نہیں، شاید یہ انہیں جانوروں میں سے ہو، سو میں اس کو کھاتا ہوں نہ اس سے روکتا ہوں۔

۸- بَابُ إِبَاحَةِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانے کا جواز

۵۰۱۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ.

بخاری (٥٤٩٥) ابوداؤد (٣٨١٢) الترمذی (١٨٢١-١٨٢٢) النسائی (٤٣٦٧-٤٣٦٨)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں گئے جس میں ہم ٹڈیاں کھاتے رہے۔

۵۰۲۰ - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَقَالَ إِسْحَاقُ سِتَّ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ سِتَّ أَوْ سَبْعَ.

سابقہ حوالہ (٥٠١٩)

ایک اور سند سے یہ روایت ہے، اس میں ابن عمر نے چھ یا سات غزوات کا ذکر کیا۔

۵۰۲۱ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ كِلاَهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ. سابقہ حوالہ (٥٠١٩)

ابو یعفور نے اس حدیث کو اسی سند سے روایت کیا ہے، اس میں سات غزوات کا ذکر ہے۔

۹- بَابُ إِبَاحَةِ الأَرْنَبِ

خرگوش کھانے کا جواز

۵۰۲۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتَّى أَدْرَكْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَبِلَهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (ایک جگہ) جا رہے تھے، ہم نے مر الظہران کے مقام پر ایک خرگوش کا پیچھا کیا، لوگ دوڑے اور تھک گئے، پھر میں دوڑا حتی کہ میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو حضرت ابو طلحہ کے پاس لایا، انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کی سرین اور دو رانیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجیں، میں ان کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کو قبول کر لیا۔

وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ) كِلاَهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا.

بخاری (٢٥٧٢-٥٤٨٩-٥٥٣٥) ابوداؤد (٣٧٩١) الترمذی

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے، اس میں سرین اور رانوں کو "او" (حرف شک) کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

(۱۷۸۹) النسائی (۴۳۲۳) ابن ماجہ (۳۲۴۳)

۱۰ - بَابُ إِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الِاصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ

شکار اور دوڑ میں مدد حاصل کرنے کا جواز اور کنکر پھینکنے کی کراہت

۵۰۲۳ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ أَوْ قَالَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ فَإِنَّهُ لَا يُصْطَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلَكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُخْبِرُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ أَوْ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ أَرَاكَ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا.

ابن بریدہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو کنکر پھینکتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا: کنکر مت پھینکو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ ناپسند فرماتے تھے، یا کہا کہ رسول اللہ ﷺ کنکر پھینکنے سے منع فرماتے تھے، کیونکہ کنکر سے کسی چیز کو شکار نہیں کیا جاتا اور نہ اس سے دشمن ہلاک ہوتا ہے، لیکن یہ دانت توڑتا ہے اور آنکھ پھوڑتا ہے، اس واقعہ کے بعد پھر حضرت عبداللہ نے اس شخص کو کنکر پھینکتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا: میں نے تم کو بتایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ (اس کو) ناپسند کرتے تھے، یا کہا تھا کہ آپ کنکر پھینکنے سے منع فرماتے تھے، پھر میں تم کو کنکر پھینکتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، میں تم سے اتنی مدت تک بات نہیں کروں گا۔

البخاری (۵۴۷۹) النسائی (۴۸۳۰)

۵۰۲۴ - وَحَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا كَهْمَسٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

سابقہ حوالہ (۵۰۲۳)

۵۰۲۵ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ إِنَّهَا لَا تَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْقَأُ الْعَيْنَ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا ہے، ابن جعفر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ کنکر نہ دشمن کو ہلاک کرتا ہے نہ شکار مارتا ہے لیکن یہ دانت توڑتا ہے یا آنکھ پھوڑتا ہے اور ابن مہدی نے کہا کہ یہ دشمن کو ہلاک نہیں کرتا اور آنکھ پھوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔

البخاری (۴۸۴۱-۶۲۲۰) ابوداؤد (۵۲۷۰) ابن ماجہ (۳۲۲۷)

۵۰۲۶ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ قَرِيبًا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ

ابن جبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے کسی رشتہ دار نے کنکر پھینکا، انہوں نے اس کو منع فرمایا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ کنکر نہ کسی جانور کو شکار کرتا ہے، نہ دشمن کو ہلاک کرتا ہے لیکن یہ دانت توڑتا ہے اور آنکھ پھوڑتا ہے، راوی کہتے

أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ أَبَدًا. ابن ماجه(١٧-٣٢٢٦)

ہیں کہ اس شخص نے دوبارہ کنکر مارا، حضرت عبداللہ بن مغفل نے فرمایا: میں نے تم کو حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تم پھر کنکر پھینک رہے ہو، میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

٥٠٢٧ - وَحَدَّثَنِيهِ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. سابقہ حوالہ(٥٠٢٦)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی۔

١١ - بَابُ الْأَمْرِ بِإِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيدِ الشَّفْرَةِ

چھری تیز کرنے اور احسن طریقہ سے ذبح اور قتل کرنے کا حکم

٥٠٢٨ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ. ابوداؤد(٢٨١٥) الترمذی(١٤٠٩) النسائی(٤٤١٧-٤٤٢٣ تا ٤٤٣٤) ابن ماجہ(٣١٧٠)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو باتیں یاد رکھی ہیں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، سو جب تم کسی کو قتل کرو تو احسن طریقہ سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو احسن طریقہ سے ذبح کرو، تم میں سے کسی شخص کو چاہیے کہ وہ چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

٥٠٢٩ - وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ. سابقہ حوالہ(٥٠٢٨)

امام مسلم نے اس حدیث کی پانچ سندیں ذکر کیں۔

١٢ - بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ

جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت

٥٠٣٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ. البخاری(٥٥١٣) ابوداؤد(٢٨١٦) النسائی(٤٤٥١) ابن ماجہ(٣١٨٦)

ہشام بن زید بن انس کہتے ہیں کہ میں اپنے دادا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر آیا، وہاں کچھ لوگ ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٥٠٣١ - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

امام مسلم نے اس حدیث کی تین اور سندیں بیان کی

سعيد وعبد الرحمن بن مهدي ح وحدثني يحيى بن حبيب حدثنا خالد بن الحارث ح وحدثنا أبو كريب حدثنا أبو أسامة كلهم عن شعبة بهذا الإسناد.

ہیں۔

سابقہ حوالہ (٥٠٣٠)

٥٠٣٢ - وحدثنا عبيد الله بن معاذ حدثنا أبي حدثنا شعبة عن عدي عن سعيد بن جبير عن ابن عباس أن النبي ﷺ قال لا تتخذوا شيئا فيه الروح غرضا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی جاندار کو ہدف مت بناؤ۔

البخاری (٥٥١٥ م) النسائی (٤٤٥٥، ٤٤٥٦)

٥٠٣٣ - وحدثناه محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر وعبد الرحمن بن مهدي عن شعبة بهذا الإسناد مثله. سابقہ حوالہ (٥٠٣٢)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

٥٠٣٤ - وحدثنا شيبان بن فروخ وأبو كامل (واللفظ لأبي كامل) قالا حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر عن سعيد بن جبير قال مر ابن عمر بنفر قد نصبوا دجاجة يترامونها فلما رأوا ابن عمر تفرقوا عنها فقال ابن عمر من فعل هذا إن رسول الله ﷺ لعن من فعل هذا.

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا چند لوگوں پر گزر ہوا جو ایک مرغی کو نصب کر کے تیر اندازی کر رہے تھے جب انہوں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا تو ادھر ادھر ہو گئے، حضرت ابن عمر نے کہا: یہ کون کر رہا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کام کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

البخاری (٥٥١٥) النسائی (٤٤٥٣-٤٤٥٤)

٥٠٣٥ - وحدثني زهير بن حرب حدثنا هشيم أخبرنا أبو بشر عن سعيد بن جبير قال مر ابن عمر بفتيان من قريش قد نصبوا طيرا وهم يرمونه وقد جعلوا لصاحب الطير كل خاطئة من نبلهم فلما رأوا ابن عمر تفرقوا فقال ابن عمر من فعل هذا لعن الله من فعل هذا إن رسول الله ﷺ لعن من اتخذ شيئا فيه الروح غرضا.

سابقہ حوالہ (٥٠٣٤)

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر کا قریش کے چند جوانوں پر گزر ہوا جو ایک پرندے کو باندھ کر اس پر تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے اور انہوں نے پرندے والے سے یہ طے کر لیا تھا کہ جس کا تیر نشانہ پر نہیں لگے گا وہ اس کو کچھ دے گا، جب انہوں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا تو ادھر ادھر ہو گئے، حضرت ابن عمر نے فرمایا: جو شخص اس طرح کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، جو شخص کسی جاندار کو ہدف بنائے، بلا شبہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے۔

٥٠٣٦ - وحدثني محمد بن حاتم حدثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج ح وحدثنا عبد بن حميد أخبرنا محمد بن بكر أخبرنا ابن جريج ح وحدثني هارون بن عبد الله حدثنا حجاج بن محمد قال قال ابن جريج أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر بن عبد الله يقول نهى

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا.

ابن ماجہ (۳۱۸۸)

ف: جانور کو باندھ کر تیر اندازی کی مشق کرنا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس فعل پر لعنت کی ہے، نیز اس میں جان اور مال کو بغیر کسی منفعت کے ضائع کرنا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

۳۵- كِتَابُ الْأَضَاحِيّ

قربانی کا بیان

١- بَابُ وَقْتِهَا

قربانی کے وقت کا بیان

٥٠٣٧- وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي جُنْدَبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَعْدُ أَنْ صَلَّى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَرَى لَحْمَ أَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ أُضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ.

البخاری (۹۸۵-۵۵۰۰-۵۵۶۲-۶۶۷۴-۷۴۰۰) النسائی (۴۳۸۰-۴۴۱۰) ابن ماجہ (۳۱۵۲)

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عید الاضحیٰ کو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا، ابھی آپ نے نماز سے فارغ ہو کر سلام نہیں پھیرا تھا کہ آپ نے ذبح شدہ قربانیوں کا گوشت دیکھا، آپ نے فرمایا: جس شخص نے اپنی یا ہماری نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کیا ہے وہ اس کی جگہ دوسری قربانی ذبح کرے اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

٥٠٣٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلَى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ سابقہ حوالہ (۵۰۳۷)

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عید الاضحیٰ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، جب آپ لوگوں کو نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ نے ذبح کی ہوئی بکری کو دیکھا، آپ نے فرمایا: جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کی ہے وہ اس کی جگہ دوسری بکری کو ذبح کرے اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

٥٠٣٩- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ كَحَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ. سابقہ حوالہ (۵۰۳۷)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٥٠٤٠- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ سَمِعَ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ

حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا، آپ نے نماز

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أَضْحَى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ. سابقہ حوالہ(٥٠٣٧)

پڑھا کر خطبہ دیا پھر فرمایا: جس شخص نے نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کیا ہے وہ اس کی جگہ دوسری قربانی ذبح کرے اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

٥٠٤١ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ(٥٠٣٧)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

٥٠٤٢ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ضَحَّى خَالِي أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحَّى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ. البخاری(٩٥١-٩٥٥-٩٦٥-٩٦٨-٩٧٦-٩٨٣-٥٥٤٥-٥٥٥٦-٥٥٦٠-٥٥٦٣-٦٦٧٣)ابوداؤد(٢٨٠٠-٢٨٠١)الترمذی(١٥٠٨)النسائی(١٥٦٢-١٥٦٩-١٥٨٠-٤٤٠٦-٤٤٠٧)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ماموں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی کر دی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک بکری کا گوشت ہے، حضرت ابو بردہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس بکری کا ایک چھ ماہ کا بچہ ہے، آپ نے فرمایا: تم اس کی قربانی کر دو اور تمہارے سوا کسی اور کے لیے اس کی قربانی کرنا جائز نہیں ہے پھر آپ نے فرمایا: جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا اس نے اپنے نفس کے لیے ذبح کیا ہے اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی پوری ہوگی اور اس نے مسلمانوں کے طریقہ کو پا لیا۔

٥٠٤٣ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ خَالَهُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَإِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيكَتِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَجِيرَانِي وَأَهْلَ دَارِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعِدْ نُسُكًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. سابقہ حوالہ(٥٠٤٢)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کر دی اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں (قربانی کے علاوہ) گوشت کی خواہش رکھنا مکروہ ہے اور میں نے اپنے بچوں، ہمسایوں اور گھر والوں کو کھلانے کے لیے قربانی کو جلدی ذبح کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی قربانی کو دہراؤ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک کم عمر کی دودھ پیتی بکری ہے جس میں دو بکریوں سے زیادہ گوشت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری دونوں قربانیوں میں بہتر ہے اور تمہارے بعد کسی کے لیے بھی ایک سال سے کم کی بکری کی قربانی کرنا کافی نہیں ہوگا۔

٥٠٤٤ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدٌ حَتَّى

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر کو خطبہ دیا اور فرمایا: کوئی شخص نماز سے پہلے قربانی نہ کرے، میرے ماموں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ وہ دن

مُصَلَّيَّ قَالَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمُ اللَّحْمِ فِيهِ مَكْرُوهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ هُشَيْمٍ.

سابقہ حوالہ (٥٠٤٢)

ہے جس میں (قربانی کے علاوہ) گوشت کی خواہش کرنا مکروہ ہے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٥٠٤٥ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِي فَقَالَ ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِأَهْلِكَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي شَاةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ قَالَ ضَحِّ بِهَا فَإِنَّهَا خَيْرُ نَسِيكَةٍ.

سابقہ حوالہ (٥٠٤٢)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہماری طرح قربانی کی وہ نماز پڑھنے سے پہلے قربانی نہ کرے، میرے ماموں نے کہا: یارسول اللہ! میں اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا ہوں، آپ نے فرمایا: تم نے اپنے گھر والوں کے لیے اس کو جلد ذبح کرلیا، انہوں نے کہا: میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے' آپ نے فرمایا: تم اس کی قربانی کر دو، وہ تمہاری بہتر قربانی ہے۔

٥٠٤٦ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْإِيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. سابقہ حوالہ (٥٠٤٢)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کے دن ہم جس کام کو سب سے پہلے کریں گے وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں گے، اس کے بعد ہم قربانی کریں گے سو جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا اور جس نے (پہلے) ذبح کرلیا تو یہ وہ گوشت ہے جس کو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کیا ہے' اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں ہے، حضرت ابو بردہ بن نیار اس سے پہلے ذبح کر چکے تھے، انہوں نے کہا: میرے پاس ایک چھ ماہہ بکری ہے جو ایک سال کی بکری سے بہتر ہے، آپ نے فرمایا: تم اس کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد یہ کسی اور کے لیے درست نہیں ہوگا۔

٥٠٤٧ - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٥٠٤٢)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی مثل روایت ہے۔

٥٠٤٨ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر کو نماز کے بعد ہمیں خطبہ دیا، پھر اس کے بعد اس کی مثل حدیث ہے۔

ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

سابقہ حوالہ(٥٠٤٢)

٥٠٤٩ - وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ (يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ) حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يُضَحِّيَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ فَضَحِّ بِهَا وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. سابقہ حوالہ(٥٠٤٢)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر کو ہمیں خطبہ میں فرمایا: کوئی شخص نماز پڑھنے سے پہلے قربانی نہ کرے، ایک شخص نے کہا: میرے پاس ایک سال سے کم عمر کی بکری ہے، جس میں دو بکریوں سے زیادہ بہتر گوشت ہے، آپ نے فرمایا: تم اس کی قربانی کرلو اور تمہارے بعد کسی کے لیے چھ ماہ بکری کی قربانی جائز نہیں ہو گی۔

٥٠٥٠ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ (يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْدِلْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَظُنُّهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. البخاری(٥٥٥٧)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کر لی، نبی ﷺ نے فرمایا: اس کے بدلہ میں دوسری قربانی کرو، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے کم کا بچہ ہے (شعبہ کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ انہوں نے کہا) وہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ اس کو ذبح کر دو اور تمہارے بعد یہ کسی اور سے کفایت نہیں کرے گا۔

٥٠٥١ - وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ. سابقہ حوالہ(٥٠٥٠)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی، اس میں راوی کا یہ شک مذکور نہیں ہے کہ یہ ایک سالہ بکری سے بہتر ہے۔

٥٠٥٢ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ (وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو) قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا قَالَ فَرَخَّصَ لَهُ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا قَالَ وَانْكَفَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر کو فرمایا: جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ اس کو دہرائے، ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! اس دن میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اس نے اپنے پڑوس کی حاجت کا ذکر کیا، گویا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تصدیق کی، اس نے کہا: میرے پاس ایک سال سے کم عمر کی بکری ہے اس میں دو بکریوں سے زیادہ پسندیدہ گوشت ہے، کیا میں اس کو ذبح کر لوں؟ آپ نے اس کو اجازت دے دی، راوی کہتے ہیں کہ مجھے پتا نہیں کہ یہ اجازت ان کے ماسوا کو شامل ہے یا نہیں، رسول اللہ ﷺ دو مینڈھوں کی جانب متوجہ

فَمَرَّ عُوا أَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوهَا.

البخاری (٩٥٤، ٩٨٤، ٥٥٤٦، ٥٥٤٩، ٥٥٥٤، ٥٥٦١) النسائی (١٥٨٧، ٤٤٠٠، ٤٤٠٨) ابن ماجہ (٣١٥١)

ہوئے اور ان کو ذبح کیا، پھر لوگ ایک بکری کی طرف گئے اور اس کا گوشت تقسیم کیا۔

٥٠٥٣ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذِبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ. سابقہ حوالہ (٥٠٥٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا پھر آپ نے یہ حکم دیا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ اس کو دہرائے، اس کے بعد ابن علیہ کی مثل حدیث ہے۔

٥٠٥٤ - وَحَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (يَعْنِي ابْنَ وَرْدَانَ) حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أَضْحًى قَالَ فَوَجَدَ رِيحَ لَحْمٍ فَنَهَاهُمْ أَنْ يَذْبَحُوا قَالَ مَنْ كَانَ ضَحَّى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا. سابقہ حوالہ (٥٠٥٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو عید الاضحیٰ کے دن خطبہ دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو گوشت کی بو آئی، آپ نے ان کو ذبح کرنے سے منع کیا اور فرمایا: جو شخص قربانی کر چکا ہے وہ دہرائے، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٢- بَابُ سِنِّ الْأُضْحِيَّةِ

قربانی کے جانوروں کی عمریں

٥٠٥٥ - وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ.

ابوداؤد (٢٧٩٧) النسائی (٤٣٩٠) ابن ماجہ (٣١٤١)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف مسنہ (ایک سال کی بکری، دو سال کی گائے اور پانچ سال کا اونٹ) کی قربانی کرو، ہاں اگر تم کو دشوار ہو تو چھ سات ماہ کا دنبہ یا مینڈھا ذبح کر دو۔

٥٠٥٦ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوا وَظَنُّوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ أَنْ يُعِيدَ بِنَحْرٍ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتَّى يَنْحَرَ النَّبِيُّ ﷺ. مسلم تحفۃ الاشراف (٢٨٥٢)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر کو مدینہ میں ہمیں نماز پڑھائی لیکن لوگوں نے جلدی سے (نماز سے پہلے) نحر کر لیا اور یہ گمان کیا کہ نبی ﷺ نے بھی نحر کر لیا ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ حکم دیا کہ جس شخص نے آپ سے پہلے نحر کیا وہ دوبارہ نحر کرے اور نبی ﷺ کی قربانی سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے۔

٥٠٥٧ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلَى صَحَابَتِهِ.

البخاری (٢٣٠٠، ٢٥٠٠، ٥٥٥٥) الترمذی (١٥٠٠) النسائی

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ بکریاں عطا کیں تا کہ وہ ان کو صحابہ میں قربانی کے لیے تقسیم کر دیں، آخر میں بکری کا ایک سالہ بچہ رہ گیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: اس کی تم قربانی کر دو، قتیبہ کی روایت میں ہے: "علی صحابته"۔

(٤٣٩١) ابن ماجہ (٣١٣٨)

٥٠٥٨- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِينَا ضَحَايَا فَأَصَابَنِي جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَصَابَنِي جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ.

البخاری(٥٥٤٧) الترمذی(١٥٠٠م) النسائی(٤٣٩٢-٤٣٩٣)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں قربانی کے جانور تقسیم کیے، مجھے ایک، ایک سال سے کم عمر کا بچہ ملا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے تو ایک، ایک سال سے کم عمر کا بچہ ملا ہے، آپ نے فرمایا: تم اس کی قربانی کر دو۔

٥٠٥٩- وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى (يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ) أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ (وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. سابقہ حوالہ(٥٠٥٨)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب میں قربانی کے جانور تقسیم کیے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٣- بَابُ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ

بسم اللہ اور تکبیر پڑھ کر اپنے ہاتھ سے قربانی کا استحباب

٥٠٦٠- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا. البخاری(٥٥٦٥) الترمذی(١٤٩٤) النسائی(٣٩٩)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو گندمی رنگ کے سینگ والے مینڈھوں کی اپنے ہاتھ سے قربانی کی، آپ نے بسم اللہ پڑھی اور اللہ اکبر کہا اور اپنا قدم مبارک ان کے ایک پہلو پر رکھا۔

٥٠٦١- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمَّى وَكَبَّرَ.

البخاری(٥٥٥٨) النسائی(٤٤٢٧-٤٤٢٨-٤٤٢٩) ابن ماجہ (٣١٢٠-٣١٥٥)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو گندمی رنگ کے سینگ والے مینڈھوں کی قربانی کی۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ آپ نے ان کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، ان کے پہلوؤں پر اپنا قدم مبارک رکھا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔

٥٠٦٢- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ (يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ قُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ. سابقہ حوالہ(٥٠٦١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی، اس کے بعد اس کی مثل حدیث ہے، میں نے راوی سے کہا: کیا تم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث خود سنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

٥٠٦٣- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مثل روایت کی البتہ انہوں نے یہ کہا کہ آپ فرماتے

كَبَّرَ قَالَ وَيَقُولُ بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. النسائي (٤٤٣٠)

ترجمہ: بسم اللہ، اللہ اکبر۔

٥٠٦٤ - وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ. ابوداؤد (٢٧٩٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سینگ والا مینڈھا لانے کا حکم دیا، جس کے ہاتھ پیر اور آنکھیں سیاہ ہوں، سو قربانی کرنے کے لیے ایسا مینڈھا لایا گیا، آپ نے فرمایا: اے عائشہ! چھری لاؤ، پھر فرمایا: اس کو پتھر سے تیز کرو، میں نے اس کو تیز کیا، پھر آپ نے چھری لی، مینڈھے کو پکڑا، اس کو لٹایا اور ذبح کرنے لگے، پھر فرمایا: اللہ کے نام سے، اے اللہ! محمد، آل محمد اور امت محمد کی طرف سے اس کو قبول فرما، پھر اس کی قربانی کی۔

٤- بَابُ جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ

دانت، ناخن اور ہڈی کے سوا ہر خون بہانے والی چیز سے ذبح کرنے کا جواز

٥٠٦٥ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ ﷺ أَعْجِلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ قَالَ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

البخاري (٢٤٨٨-٢٥٠٧-٣٠٧٥-٥٤٩٨-٥٥٠٣-٥٥٠٩-٥٥٤٣-٥٥٤٤-٥٥٠٦) ابوداؤد (٢٨٢١) الترمذي (١٤٩٢-١٤٩١-١٦٠٠) النسائي (٤٣٠٨-٤٤٢٢-٤٤٢٣-٤٤٠٣-٤٤١٥) ابن ماجه (٣١٨٢-٣١٣٧-٣١٧٨-٣١٨٣)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کل دشمن سے مقابلہ کریں گے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، آپ نے فرمایا: جس چیز سے بھی خون بہ جائے جلدی کرنا، جس چیز پر بھی خدا کا نام لیا جائے سو اس کو کھالو، بشرطیکہ دانت اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے اور میں عنقریب تم کو بتاؤں گا، رہے دانت تو وہ ہڈی ہیں اور رہے ناخن تو وہ حبشیوں کی چھری ہے، حضرت رافع کہتے ہیں کہ ہمیں مال غنیمت میں اونٹ اور بکریاں حاصل ہوگئیں ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا ایک شخص نے اس کے تیر مارا، اس تیر نے اس کو ٹھہرا لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اونٹوں میں سے بعض اونٹ وحشی ہوتے ہیں اگر ان میں سے کوئی اونٹ تمہاری گرفت میں نہ آئے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

٥٠٦٦ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ذوالحلیفہ کے مقام تہامہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، ہم کو مال غنیمت میں کچھ بکریاں اور اونٹ حاصل ہوئے، لوگوں نے جلدی سے ہانڈیوں میں ان کا گوشت چڑھا دیا، رسول اللہ ﷺ نے ان دیگچیوں کو الٹنے کا حکم دیا، پھر آپ نے

عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ. سابقہ حوالہ (٥٠٦٥)

دس بکریوں کو ایک اونٹ کے مساوی قرار دیا، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

٥٠٦٧ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّي بِاللِّيطِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَصْنَاهُ. سابقہ حوالہ (٥٠٦٥)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے دادا بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم بانس کی کھپچیوں سے ذبح کر سکتے ہیں؟ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ ہمارا ایک اونٹ بھاگ گیا تو ہم نے اس کو تیر مار مار کر گرا دیا۔

٥٠٦٨ - وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ. سابقہ حوالہ (٥٠٦٥)

ایک اور سند میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس چھری نہیں ہے، کیا ہم بانس سے ذبح کر لیں؟

٥٠٦٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ.

سابقہ حوالہ (٥٠٦٥)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کل ہم دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہوں گی، اس کے بعد حسب سابق روایت ہے، البتہ اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ قوم نے جلدی سے ہانڈیاں چڑھا دیں اور آپ نے ہانڈیاں گرانے کا حکم دیا۔

٥ - بَابُ بَيَانِ مَا كَانَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ وَإِبَاحَتِهِ إِلَى مَتَى شَاءَ

ابتداء اسلام میں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت اور پھر اس کے منسوخ ہونے کا بیان

٥٠٧٠ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ.

سابقہ حوالہ (٢٦٦٦)

ابو عبید کہتے ہیں کہ میں عید میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، حضرت علی نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن کے بعد ہمیں اپنی قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٥٠٧١ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ

ابن ازہر کہتے ہیں کہ وہ عید کے دن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے پھر انہوں نے حضرت علی

أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا.

سابقہ حوالہ (٢٦٦٦)

بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، حضرت علی نے پہلے ہمیں نماز پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم کو تین راتوں سے زیادہ اپنی قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے، سو تم مت کھاؤ۔

٥٠٧٢ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. سابقہ حوالہ (٢٦٦٦)

امام مسلم نے اس حدیث کی تین مزید سندیں بیان کی ہیں۔

٥٠٧٣ - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. الترمذی (١٥٠٩)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔

٥٠٧٤ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ (يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ) كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ. مسلم تحفۃ الاشراف (٧٧١٠)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اس کی مثل حدیث روایت کی ہے۔

٥٠٧٥ - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ. النسائی (٤٤٣٥)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے، سالم نے کہا کہ حضرت ابن عمر تین دن سے اوپر قربانی کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور ابن ابی عمر نے تین دن کے بعد کا لفظ کہا۔

٥٠٧٦ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَّ

حضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین (دن) کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا، عبداللہ بن ابی بکر کہتے ہیں کہ میں نے عمرہ سے اس حدیث کا ذکر کیا، عمرہ نے کہا کہ انہوں نے سچ کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا

أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحٰى زَمَنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ادَّخِرُوا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُونَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قَالُوا نَهَيْتَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا.

ابوداؤد(۲۸۱۲) النسائی(۴۴۴۳)

ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عید الاضحیٰ کے موقع پر دیہات سے کچھ لوگ آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تین دن تک گوشت کو جمع کرو اس کے بعد جو باقی بچے اس کو صدقہ کردو، اس کے بعد صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانی (کی کھالوں) سے مشکیں بناتے تھے اور اس (قربانی) کی چربی رکھتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب کیا ہوا؟ صحابہ نے کہا آپ نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا ہے، آپ نے فرمایا: میں نے تم کو ان محتاجوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو اس وقت آئے تھے، اب قربانیوں کو کھاؤ، جمع کرو اور صدقہ کرو۔

۵۰۷۷ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا. النسائی(۴۴۳۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تین (دن) کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا اس کے بعد فرمایا: کھاؤ اور زادِ راہ بناؤ اور اکٹھا کرو۔

۵۰۷۸ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَأَرْخَصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قُلْتُ لِعَطَاءٍ قَالَ جَابِرٌ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ.

البخاری(۱۷۱۹)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم منیٰ کے تین دنوں سے زیادہ اپنے اونٹوں کی قربانیوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رخصت دی اور فرمایا: کھاؤ اور زادِ راہ بناؤ، (راوی کہتے ہیں) میں نے عطاء سے کہا کہ حضرت جابر نے یہ کہا تھا کہ حتیٰ کہ ہم مدینہ آگئے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

۵۰۷۹ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي فَوْقَ ثَلَاثٍ

مسلم تحفۃ الاشراف(۲۴۱۵)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم تین (دن) سے زیادہ قربانیوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے، پھر ہم کو رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ ہم اس کو زادِ راہ بنائیں اور اس سے کھاتے رہیں یعنی تین (دن) سے زیادہ۔

۵۰۸۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

البخاری (٢٩٨٠-٥٤٢٤-٥٥٦٧)

کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قربانیوں کا گوشت بطور زادِ راہ مدینہ لے جاتے تھے۔

٥٠٨١ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا أَوِ ادَّخِرُوا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى شَكَّ عَبْدُ الْأَعْلَى. مسلم تحفۃ الاشراف (٤٣٧٦-٤٣٣٩)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اہل مدینہ! تین (دن) سے زیادہ قربانیوں کا گوشت نہ کھاؤ، ابن مثنی کی روایت میں تین دن ہے، پھر حضرات صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ شکایت کی کہ ہمارے بال بچے اور نوکر چاکر ہیں، آپ نے فرمایا: کھاؤ اور کھلاؤ اور اس کو رکھو یا ذخیرہ کرو، ابن مثنی نے کہا کہ عبدالاعلیٰ کو ان الفاظ میں شک ہے۔

٥٠٨٢ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ أَوَّلَ فَقَالَ لَا إِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِجَهْدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ يَفْشُوَ فِيهِمْ. البخاری (٥٥٦٩)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں (اس میں سے) کوئی چیز نہ رہے، جب اگلا سال آیا تو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اسی طرح کریں جس طرح پہلے سال کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اس سال لوگوں کو (گوشت کی) زیادہ احتیاج تھی تو میں نے یہ چاہا کہ گوشت ان میں پھیل جائے۔

٥٠٨٣ - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ فَلَمْ أَزَلْ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ. ابوداؤد (٢٨١٤)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کو ذبح کیا، پھر فرمایا: اے ثوبان! اس گوشت کو سنبھال کر رکھو، پھر میں رسول اللہ ﷺ کو برابر اس گوشت میں سے کھلاتا رہا حتیٰ کہ آپ مدینہ آگئے۔

٥٠٨٤ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. سابقہ حوالہ (٥٠٨٣)

امام مسلم نے اس حدیث کی دو اور سندیں بیان کیں۔

٥٠٨٥ - وَحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ

رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر

الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ قَالَ فَأَصْلَحْتُهُ فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِينَةَ.

مجھ سے فرمایا: اس گوشت کو ٹھیک ٹھاک کر کے رکھو، پھر میں نے اس کو ٹھیک ٹھاک کیا اور آپ مدینہ منورہ تک اس گوشت میں سے کھاتے رہے۔

وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. سابقہ حوالہ (۵۰۸۳)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے اس میں حجۃ الوداع کے الفاظ نہیں ہیں۔

۵۰۸۶- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا.

سابقہ حوالہ (۲۲۵۷)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم کو پہلے زیارت قبور سے منع کیا تھا، لیکن اب تم زیارت کیا کرو اور میں نے پہلے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا، اب تمہارا جب تک جی چاہے قربانی کا گوشت رکھ لیا کرو اور میں نے تم کو مشک کے علاوہ تمام برتنوں میں نبیذ کے استعمال سے منع کیا تھا، اب تم تمام برتنوں میں نبیذ استعمال کرو، البتہ نشہ آور چیز کو نہ پینا۔

۵۰۸۷- وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ. سابقہ حوالہ (۲۲۵۸)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم کو پہلے منع کیا تھا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٦- بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

فرع اور عتیرہ کا حکم

۵۰۸۸- وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ اور ابن رافع کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ فرع اونٹنی کے پہلے بچہ کو کہتے ہیں جس کو مشرک ذبح کیا کرتے تھے۔

اللّٰهِ ﷺ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ.

البخاری(٥٤٧٣-٥٤٧٤) ابوداود(٢٨٣١) الترمذی(١٥١٢)

النسائی(٤٢٣٣-٤٢٣٤) ابن ماجہ(٣١٦٨)

٧-بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ التَّضْحِيَةِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا

قربانی کرنے والے کے لیے قربانی کرنے سے پہلے بال اور ناخن کٹوانے کی ممانعت

٥٠٨٩-وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لٰكِنِّي أَرْفَعُهُ. ابوداود(٢٧٩١) الترمذی(١٥٢٣)

النسائی(٤٣٧٣-٤٣٧٤-٤٣٧٥) ابن ماجہ(٣١٤٩-٣١٥٠)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب عشرہ ذوالحج شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو بالکل نہ کاٹے، سفیان (راوی) سے کہا گیا کہ بعض راوی اس حدیث کو مرفوعا بیان نہیں کرتے' انہوں نے کہا: میں اس کو مرفوعا بیان کرتا ہوں۔

٥٠٩٠-وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ أُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا. سابقہ حوالہ(٥٠٨٩)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عشرہ ذوالحج داخل ہو جائے تو جس شخص کے پاس قربانی ہو اور وہ قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ اپنے بالوں کو کاٹے نہ ناخنوں کو۔

٥٠٩١-وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ.

سابقہ حوالہ(٥٠٨٩)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم ذوالحجہ کا ہلال دیکھو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ کرے تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو اسی حال پر رہنے دے۔

٥٠٩٢-وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ أَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

سابقہ حوالہ(٥٠٨٩)

امام مسلم نے اس حدیث کی ایک اور سند بیان کی۔

٥٠٩٣-وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا

نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان

أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ. سابقہ حوالہ (٥٠٨٩)

کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ذبح کرنے کے لیے کوئی ذبیحہ ہو تو جب ذوالحجہ کا چاند نظر آ جائے تو وہ قربانی کرنے تک اپنے بالوں اور ناخنوں کو بالکل نہ کاٹے۔

٥٠٩٤ - وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْأَضْحَى فَاطَّلَى فِيهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هَذَا أَوْ يَنْهَى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي هَذَا حَدِيثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو. سابقہ حوالہ (٥٠٨٩)

عمرو بن مسلم بن عمار لیثی بیان کرتے ہیں کہ عید الاضحیٰ سے کچھ پہلے ہم حمام میں تھے، بعض لوگوں نے چونے سے اپنے بال صاف کیے، بعض اہل حمام نے کہا کہ سعید بن مسیب اس فعل کو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں، میری سعید بن مسیب سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا: اے بھتیجے! یہ حدیث بھلا دی گئی اور ترک کر دی گئی مجھے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

٥٠٩٥ - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْجُنْدَعِيِّ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ. سابقہ حوالہ (٥٠٨٩)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اس کی مثل روایت بیان کی۔

٨- بَابُ تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَعْنِ فَاعِلِهِ

غیر اللہ کی تعظیم کے لیے ذبح کرنے کی حرمت اور ذبح کرنے والے پر لعنت کا بیان

٥٠٩٦ - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ مَرْوَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ [illegible]

عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ نبی ﷺ آپ سے سرگوشیوں میں کیا کہتے تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے کوئی راز نہیں بتایا جس کو اور لوگوں [illegible] ارشاد فرمایا

قَالَ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ. النسائی (٤٤٣٤)

نے کہا: حضور نے فرمایا: جو شخص اپنے والد پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص غیر اللہ کے لیے ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جو شخص زمین (کی حد بندی) کے نشانات کو مٹائے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

٥٠٩٧- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسَرَّهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا أَسَرَّ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ. سابقہ حوالہ (٥٠٩٦)

ابوالطفیل کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمیں وہ راز بتایئے جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بتلایا ہے۔ آپ نے فرمایا: حضور نے مجھے کوئی ایسی چیز نہیں بتائی جس کو لوگوں سے چھپایا ہو لیکن میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جس نے کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جس نے اپنے والدین پر لعنت کی اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جس نے زمین (کی حد بندی) کے نشانات تبدیل کیے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

٥٠٩٨- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ أَبِي بَزَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ أَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا قَالَ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا. سابقہ حوالہ (٥٠٩٦)

ابوالطفیل کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کسی چیز کے ساتھ خاص کر لیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم کو کسی ایسی چیز کے ساتھ خاص نہیں کیا جس کی خبر اور لوگوں کو نہیں دی، البتہ میری اس تلوار کی نیام میں کچھ احکام ہیں پھر آپ نے ایک صحیفہ نکالا جس میں لکھا ہوا تھا کہ جو شخص غیر اللہ کے لیے ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو اور جو شخص زمین کی (حد بندی کی) نشانی چرائے اس پر اللہ کی لعنت ہو اور جو شخص اپنے والد پر لعنت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو اور جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔